میں سراپا مخزن راز ہوں میں رہا ہوں مدتوں راز میں
تری شوق دید کشاں کشاں مجھے کھینچ لائی مجاز میں

دینی، سماجی، اخلاقی اور علمی اقدار کا محافظ
ماہنامہ
انوارِ رضا
جوہرآباد
چیف ایڈیٹر ملک محبوب الرسول قادری
جلد نمبر 4 شمارہ نمبر 3

قاسم علوم و فیضان مجدد الف ثانی

حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی

کے وصال مبارک پر تاریخی دستاویز

حضرت اخندزادہ مبارک نمبر

نقش ثانی



چیف ایڈیٹر
ملک محبوب الرسول قادری



انٹرنیشنل غوثیہ فورم
0321,0300 9429027
E-mail:mahboobqadri787@gmail.com

Quarterly **ANWAR-E-REZA** Jauharabad
Vol: 4
No. 3 - 2010



حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی رحمتہ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ میں اہل سنت کے نامور صحافی سہ ماہی "انوار رضا" جوہر آباد کے چیف ایڈیٹر ملک محبوب الرسول قادری کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ انہوں نے ایک فقید المثال ضخیم حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی نمبر شائع کیا۔ ان کی انتھک محنت اور اخلاص نے اس اشاعت خاص کو کمال پذیرائی بخشی حضرت شہنشاہ خراسان رحمتہ اللہ علیہ کے وصال مبارک کے بعد وہ اپنے اس نمبر کا نقش ثانی پیش کر رہے ہیں جس سے دنیا بھر کی مقتدر شخصیات کے تاثرات بھی شامل ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ان کا یہ کارنامہ ہمارے تاثراتی سوانحی ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ثابت ہوگا۔ حلقہ سیفیہ ملک محبوب الرسول قادری کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول ومحبوب بندے کی بارگاہ میں ان کے اس خراجِ عقیدت کو قبول فرمائے۔ آمین

خاکِ راہِ صاحب دلاں

فقیر میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی غفرلہ

آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

دینی، سماجی، اخلاقی اور ملی اقدار کا محافظ — جوہر آباد

سہ ماہی

انوار رضا

چیف ایڈیٹر: ملک محبوب الرسول قادری

جلد نمبر 4 شمارہ نمبر 3

حضرت اخندزادہ نمبر (نقش ثانی)

ایڈیٹر: ملک محمد قمر الاسلام قمر

چیف ایگزیکٹو: مفتی آصف محمود قادری

معاون ایڈیٹرز: علامہ محمد شاہد جمیل اویسی، سید غفران شرف گیلانی

اشاعت خاص: مولانا ظہیر عباس کھرل قادری

قیمت فی شمارہ: 320 روپے

سالانہ رکنیت فیس: 1000 روپے

انٹرنیشنل غوثیہ فورم انوار رضا لائبریری بلاک نمبر 4 جوہر آباد ضلع خوشاب
0300-9429027
0321-9429027
Ph: 0454-721787





بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله رب العالمين
الرحمن الرحيم مالك يوم
الدين اياك نعبد واياك
نستعين اهدنا الصراط
المستقيم صراط الذين
انعمت عليهم غير المغضوب
عليهم ولا الضالين

برائے ایصال ثواب

حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ (مدفون: لاہور)

حضرت قائد اہل سنت شیخ الاسلام مولانا الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ (مدفون: کراچی)

غازی اسلام جانثار پاکستان ملک عبد الرسول قادری رحمۃ اللہ علیہ (مدفون: جوہر آباد)

حُسنِ ترتیب

حضرت اخندزادہ مبارک کی حیاتِ مبارکہ کی آخری تحریر

پیغام

حجۃ الخلف بقیۃ السلف

حضرت پیر طریقت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی مدظلہ العالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن اردو زبان میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ عظیم علمی و روحانی شاہکار ہے کہ جس کی اہمیت وافادیت کسی باشعور صاحبِ علم وذی شعور سے مخفی نہیں اور نہ ہی کوئی دیانت دار شخص اس کی عظیم علمی حیثیت کا انکار کرسکتا ہے۔ قرآن کریم کے ترجمہ کے لئے ضروری ہے کہ مترجم روحِ قرآن سے آشنا ہو اور اس اصول پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پورے اترتے ہیں اسی لئے کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن میں شانِ الوہیت کا مکمل پاس رکھا گیا ہے اور منصبِ نبوت ورسالت کے آداب کو بھی پیش نظر رکھ کر ترجمہ کیا گیا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ بہت عمدہ اور باادب ترجمہ ہے۔ کنز الایمان کی زبان کوثر وسلسبیل سے دھلی ہوئی اور عشقِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبوؤں سے معطر ومعنبر ہے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا قلم عرفانِ ذات کی روشنیاں بکھیرتا ہے اور ظلمت وبدعقیدگی کو کافور کرتا چلا جاتا ہے۔ نقاہت و علالت کے سبب میں زیادہ کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں ورنہ دیگر مترجمین کی لغزشوں اور غلطیوں کی نشاندہی کے ساتھ کنز الایمان کی افادیت پر سیر حاصل کتاب لکھ دیتا۔

سہ ماہی ''انوار رضا'' جوہر آباد کی طرف سے اشاعتِ خاص ''انوار کنز الایمان'' اہل حق کے لئے ارمغانِ علم و عرفان ہے میں اس کی اشاعت پر مسرور ہوں نیز اس کی کامیابی، قبولیت اور مقبولیت کے لئے دُعا گو ہوں۔

املاء شیخ الحدیث محمد حمید جان سیفی

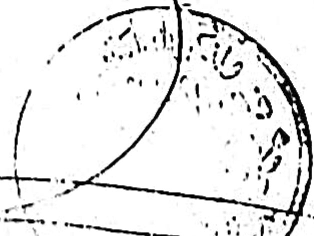
0300-4132454

الفقیر سیف الرحمٰن بقلم ڈاکٹر احمد سعید المعروف یار جان سیفی

0300-4636846

اخندزادہ پیر ارچی





از تبرکات: حضرت اخندزادہ مبارکؒ

شعر

یا الٰہی من دوست را دارم اغیار نمیخواہم

بغیر تو دل بُردی دلدار نمیخواہم

ای دی تو مرا با بغیر تو چون گویم

تو دانی و من دانم اظہار نمیخواہم

ابر گریان باغ را خندان کند

صحبت مردان از مردان کند

محبت باعث رسوائی عالم میگردد / اگر جبریل بدام عشق افتد خار میگردد

گر تو خواہی جذبہ دامن مرد خدا آور بدست

سالک بی جذبہ خود آگاہ نیست

واقف این منزل این راہ نیست

شاہ خراسان حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کے دست مبارک کی ایک نادر تحریر...... جو اُن کے ذوقِ سخن کی بھی آئینہ دار ہے۔

پیغامِ سعید

جانشینِ شبیہہ مجددؒ الف الثانی حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ الحدیث والقرآن پیر **محمد سعید حیدری السیفی** صاحب مدظلہٗ



قیومِ زماں مجددِ دوراں محبوبِ سبحان حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک رحمتہ اللہ علیہ نہ صرف ہمارے خاندان کے سربراہ تھے بلکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے سرتاج اور موسس اعلیٰ بیک وقت متبحر عالمِ دین، مجاہد اسلام، عظیم محدث و فقیہہ، علم و فضل کا بہر ناپید کنار، روحانیت کے شہسوار اور حقیقی وارثِ رسول اکرم ﷺ تھے۔ آپ کی صحبت میں آنے والا بلواسطہ اور بلا واسطہ ہر شخص شریعتِ مصطفیٰ ﷺ کا نمونہ بن جاتا تھا۔ آپ اتنے خزینۃ الرحمت تھے کہ آپ اپنے بچوں اور مریدین میں کوئی فرق نہ کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے مجھے فرمایا کہ میرے لیے تم سب برابر ہو، فرق صرف یہ ہے کہ تم میرے محرم شرعی ہو اور مریدین سالکین ہیں۔ آپ کے سامنے ہمیں کوئی فکر نہ تھا۔ اب ایک دم احساس محرومی نے جھنجوڑ کر رکھ دیا ہے۔ والد اور مرشد کا سایہ کیا ہوتا ہے اس کا اندازہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے ہوتا ہے، کہ جب آپ علیہ السلام کی والدہ دنیا میں نہ رہیں تو اللہ تعالیٰ نے کلام کے وقت اپنے پیارے نبی کو بتایا کہ اب ذرہ احتیاط سے۔

قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ اہل سنت پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان تھے۔ صحتِ عقیدہ، علم و عمل میں لاکھوں لوگ آپ مبارک سے فیض یاب ہوئے۔ اب میرے ناتواں کندھوں کے اوپر بہت بھاری ذمہ داری آن پڑی ہے جو حضرت کے تصرف و توجہ کی بدولت پوری کرنے کی سعی کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ہمارا حامی و ناصر ہو۔ ملک محبوب الرسول قادری چیف ایڈیٹر سہ ماہی انوارِ رضا جوہرآباد آپ کے چہلم شریف کے موقع پر حضرت مبارک صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی دینی، علمی، فکری، نظری، جماعتی اور روحانی خدمات کے اعتراف میں خصوصی نمبر شائع فرما رہے ہیں جو کہ ایک تاریخی دستاویز ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نمبر کے لیے چند الفاظ تحریر کیے ہیں کہ اس کوہ گراں صدمہ میں دل کی بات اور الفاظ صحیح ساتھ نہیں دے رہے۔ اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کے طفیل ملک محبوب الرسول قادری کی اس سعی جمیلہ کو قبول و دوام بخشے۔ آمین

دستخط ....

پیغام

شیخ المشائخ پیر طریقت حضرت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی مدظلہ العالی

آستانہ عالیہ راوی ریان شریف

میں اس وقت اپنے پیر و پیشوا ہادی و راہنما امیر شریعت و طریقت، قیوم زماں، محبوب سبحا امام خراساں حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک پیر ارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی کے صدمے سے نڈھال اور بہت دکھی ہوں کسی طرح کے تاثرات کے لیے اپنے اندر سکت موجود نہیں پاتا میرے مرشد و مربی ایسی کریم شخصیت، میں نے اپنے عہد میں کہیں نہیں دیکھی انھوں نے مجھ ایسے نامہ کاروں اور بے کاروں کو زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمان کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ مجھے جو کچھ عزت و تکریم اللہ پاک نے عطا فرمائی ہے یہ میرے مبارک مرشد کے مبارک قدموں کا صدقہ ہے وہ سخاوت و عطا میں ایسے تھے کہ ان جیسا اور کوئی کہاں ہوگا؟ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے وارث اور آپ کی عطاؤں کے امین تھے میرا یقین ہے کہ آج بھی میرے مرشد کا فیض جاری و ساری ہے اور قیامت تک جاری و ساری رہے گا ملک محبوب الرسول قادری میرا بھائی ہے حق گو ہے اور حق کا ساتھ دینے والا ہے انھوں نے باڑہ جا کر میرے مرشد پاک کا انٹرویو کیا تھا تحقیق کی اور پھر ہر طرح کے خدشے سے بے نیاز ہو کر نہایت دیانت داری اور سچائی سے اسے 2003ء میں شائع کیا اس کے بعد 2008ء میں ان پر نہایت ضخیم اور شاندار خصوصی نمبر شائع کیا۔ میرے مرشد پاک بھی ان سے بے حد خوش تھے ہمیشہ انھیں دعاؤں سے نوازتے تھے میرا یقین ہے کہ وہ آج بھی ان سے خوش ہیں کیونکہ انھوں نے اپنی زندگی کا آخری خط بھی اپنے وصال مبارک سے صرف چار روز پہلے ملک صاحب کو لکھا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ محبوب الرسول نہایت خوش نصیب انسان ہے کہ حضرت مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسے ہمیشہ شفقت اور پیار سے نوازتے تھے۔ اب میرے مرشد پاک کے حوالے سے ان کے ختم چہلم کے موقع پر "انوار رضا" کے خصوصی نمبر کا چھپنا ہمارے لیے خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ ملک صاحب کو جزائے خیر سے نوازے اور ان کو دین و دنیا میں کامیابیاں عطا کرے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان شاء اللہ ہر موڑ پر ان کے ساتھ ہیں۔

خاک راہ صاحب دلاں

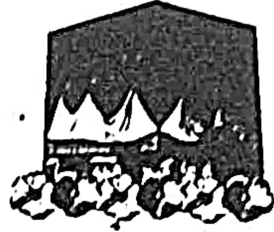
فقیر میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی غفرلہٗ

آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ

راوی ریان شریف

یا اللہ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — یارسول اللہ ﷺ





الصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یارسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک سیدی یارسول اللہ

﴿ارشاد بے مثل﴾

حضور غوث جہاں، قیوم زماں، فرد دوراں، مجدد وقت، محی سنت، قاطع بدعت والضلالت، تاجدار اہل سنت مشرف بمقام صدیقیت وعبدیت، قطب الارشاد والتکوین، نائب جناب سید المرسلین ﷺ

سیدنا ومرشدنا جناب حضرت اخندزادہ **سیف الرحمٰن** اطال اللہ حیاتہ

کا اپنے خلیفہ مطلق (فی الطرق الاربعہ) جناب حضرت **میاں محمد** حنفی سیفی کے متعلق ارشاد بے مثل

بتاریخ 21-02-2006 بروز منگل بعد نماز عصر ختم خواجگان کے دوران

جناب اعلیٰ حضرت مرشدنا مبارک (اخندزادہ سیف الرحمٰن اطال اللہ حیاتہ)

نے محفل میں موجود اپنے خلیفہ مطلق (فی الطرق اربعہ) **میاں محمد** حنفی سیفی سے ارشاد فرمایا کہ حضرت محمد شاہ المعروف روحانی صاحب اطال اللہ حیاتہ کے علاوہ میرے ہزاروں اور لاکھوں مرید ہیں لیکن ان سب کے ہونے کے باوجود میرے دل کو اتنی تسلی نہیں ہوتی۔ جتنی کہ میاں صاحب آپ میرے پاس ہوں تو میرے دل کو تسلی ہوتی ہے۔ وبعداً جناب مرشد گرامی قدر سید الانس والجن (اخندزادہ سیف الرحمٰن اطال اللہ حیاتہ) نے ارشاد فرمایا کہ میاں صاحب آپ میرے مریدوں میں جناب حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس چالیس ہزار دینار تھے کہ جن میں سے بیس ہزار دینار آپؓ نے مکہ مکرمہ میں جناب رسول اکرم ﷺ پر فدا کئے تھے اور پھر باقی بیس ہزار دینار آپؓ نے مدینہ منورہ میں جناب رسول اکرم ﷺ پر جانثار کئے تھے اور خصوصاً غزوہ تبوک کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ نے جہاد کے چندہ کے لئے امر فرمایا تو آپؓ نے اپنے گھر کا تمام مال واسباب لاکر حاضر کر دیا اور جب جناب رسول اکرم ﷺ نے آپ ابوبکر صدیقؓ سے دریافت فرمایا کہ گھر میں کیا چھوڑا ہے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ میرے لئے اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی کافی ہے، تو میاں صاحب آپ نے بھی میری اسی طرح ظاہری و باطنی، جانی و مالی خدمتیں کی ہیں اور کر رہے ہیں و بعداً جناب راحت اللعاشقین ومراد المشتاقین سیدنا ومرشد حضرت (اخندزادہ سیف الرحمٰن اطال اللہ حیاتہ) نے اپنے متعلق اپنے مرشد مبارک قیوم جہان محبوب سبحانی واقف متشبہات قرآنی جناب حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانیؒ کا ارشاد بے مثل سنایا آپ نے فرمایا کہ میرے آقا ومولا مرشد مبارک جناب حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانیؒ نے مجھے بھی اسی طرح کا ارشاد فرمایا تھا کہ آپؒ فرماتے تھے کہ کسی شخص کا ایک بیٹا ہو لیکن نر ہو تو وہ ہزاروں اور لاکھوں سے بہتر ہے تو اسی بنا پر میاں صاحب میں نے بھی آپ کو اسی طرح کہا ہے۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذالفضل العظیم



دستخط: الفقیر سیف الرحمٰن
اخندزادہ پیر ارچی

احقر الخلائق: سید احمد شاہ سیفی

حضرت میاں محمد حنفی سیفی کے لیے حضرت اخندزادہ کا مکتوب خاص

استاذ العلماء مولانا ملک عطا محمد بندیالوی قدس سرہ کے اہم تاثرات کا عکس

وضاحتِ مسئلہ

مولانا محمد داؤد صادق (گوجرانوالہ) نے ایک آدمی کے ذریعے مسئلہ کی وضاحت طلب کی۔

مسئلہ: جو شخص اولیاء اللہ کا منکر ہو اور اپنے آپ کو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اعلیٰ سمجھتا ہو۔ آپ ایسے شخص کے بارے کیا فرماتے ہیں؟ مولانا ابو داؤد کا نشانہ حضرت پیر طریقت قبلہ سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک تھے۔

میں نے فتویٰ اس مسئلہ کے پیش نظر دیا۔

آج مورخہ 05 دسمبر بروز ... حضرت پیر طریقت صاحب شریعت قبلہ سیف الرحمٰن کے مریدین کے ایک نمائندہ وفد جو علماء مشائخ پر مشتمل ہے مجھ سے ملاقات کی۔

الجواب: علماء مشائخ کے نمائندہ وفد سے مسئلہ کے بارے تفصیلاً بات چیت ہوئی۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ پیر صاحب کے بارے جو باتیں منسوب کی گئی ہیں وہ تمامی لغو اور بے بنیاد ہیں۔ آپ مسلکاً اہلِ سنت والجماعت حنفی، ماتریدی ہیں۔ حضرت غوث اعظم الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بالواسطہ اپنا شیخ اور پیر مانتے ہیں۔ ہر شام ختم خواجگان میں سرکار غوث اعظم پر ختم برائے ایصال ثواب کرتے ہیں۔ قبلہ پیر صاحب شریعت محمدی کی ترقی اور ترویج کیلئے شبانہ روز کوشاں ہیں۔ علاوہ ازیں جو کچھ رسائل و جرائد میں قبلہ پیر صاحب کے بارے مجھ سے منسوب کی گئی تحریریں ہیں بے بنیاد ہیں۔

میں ایسی ہستی کا دلی طور پر احترام کرتا ہوں۔

طالب دعا گو عطا محمد چشتی گولڑوی ... بندیالوی

05/12/97

مکتوبِ خاص

حضرت اخندزادہ سیف الرحمن پیر ارچی خراسانی کے پیرو مرشد حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی قدس سرہ المعروف مولوی بزرگ کے فرزندِ ارجمند

حضرت مولانا محمد سمنگانی ہاشمی مدظلہ کے پشتو میں تاثراتی تحریر کا عکس

زه محمد هاشم ابن شیخ المشائخ وسیلتنا الی الله حضرت مولانا صاحب سمنگانی
نورالله مرقده اقرار او تصدیق کوم چې پیر طریقت شیخ المشائخ وسیلتنا الی
حضرت آخندزاده صاحب مبارک د حضرت مولانا صاحب مبارک اول او محبوب
او منظور بلکه د ټولو کمالات خلیفه مطلق دی او د ده او د ده مبارک بې شانه
خدمات د علم څخه ډیر بانه بې شماره دي د علم او بصیرت خاوندانو ته
پوره او څرګندې دي. د بعضو نا سمو او خرافاتو اود سلوک او طریقت د دښمنانو د زوب
او د آخندزاده صاحب مبارک په مابین کې ستر تبلیغات په نامه د جوابات
عین الله ضمان او الی سائله ـ او حقیقت د تصوف او اوراد د مخالفینو
وغیره رسالو کې نشر کړل زه جمعا ټول تردید بلکه د دښمن ملامتیا کوم
زه د حضرت مولانا صاحب مبارک او حضرت آخندزاده صاحب مبارک عزت
او اکرام فقط او فقط نه یوازې لازم او ملزوم بولم
او د دوی مبارکانو عزت او اکرام د ټول سلسلې بلکه د محمد رسول الله ﷺ
عزت او اکرام ګڼم بیا تر دوی پورې په خپله ټول اهل زمانه
ته اعلان کوم چې زه د آخندزاده صاحب مبارک د موقف او عقیدې
ځکه او ثابت تاشید کوونکی او پیروي کوم او د سلوک او طریقت په مشیخه
لاره کې ګامونه تر د صحبت لاره وینم او د دوی مبارکانو په رضا کې
د الله ج او حضرت د رسول ﷺ رضا وینم او فضیل السعادت
د دنیا او آخرت هم د دوی په رضا کې وینم والسلام

وصی الدین محمد هاشم

۱۴۲۸/۶/۵

افغانستان کے نامور بزرگ عالم مولانا عبدالرشید کے خراج کا تحریری عکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

بفضل اللہ تعالی وکرمہ انا اعرف الشیخ العالم العارف صاحب احوال الشریفۃ ومتبع السنۃ النبویۃ اخندزادہ صاحب سیف الرحمن من سن الصغارۃ حین ما کنت طالبا للعلم وکان عمری اثنا عشر او ثلاث عشر سنۃ وکنت من خواصہ وصاحب تخلیہ والشواکر والنعمۃ ما جربت علیہ کلمۃ ولا جملۃ مخالفۃ للسنۃ والشریعۃ وکان حریصا باحیاء السنۃ حتی المستحبات والفقہ وتنبیہ سیاسا فی تربیۃ المخلصین وکان صریحا صراحۃ بارزۃ فی اعلاء الحق ومحق الباطل وفی جعل مخلصیہ علی النہج واجرائی التزکیۃ والاخلاق دلالۃ واضحۃ علی ذالک واحیل امرارہ الی اللہ تعالی ولا ازکی علی اللہ والرحیم السر واخفی واسأل اللہ تعالی لہ بقاء وطولیۃ لاصلاح نفوس المخلصین والصلاۃ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

کتبہ فقیر مولوی عبدالرشید شینواری

1-8-2003.

23 رجب 1424ھ

منقبت

حضرت پیر مبارک باصفا رخصت ہوئے
نقش بندی سلسلے کے رہنما رخصت ہوئے

دین کی خاطر پھرے وہ ازخراساں تا لاہور
اور جب حق سے بلاوا آ گیا رخصت ہوئے

عابد و زاہد بھی تھے اور متقی پرہیزگار
عارف و عالم، سخی و پارسا رخصت ہوئے

ملک بھر میں انھوں نے کھولے مراکز رشد کے
اور سبق دے کر ہدایت، فقر کا رخصت ہوئے

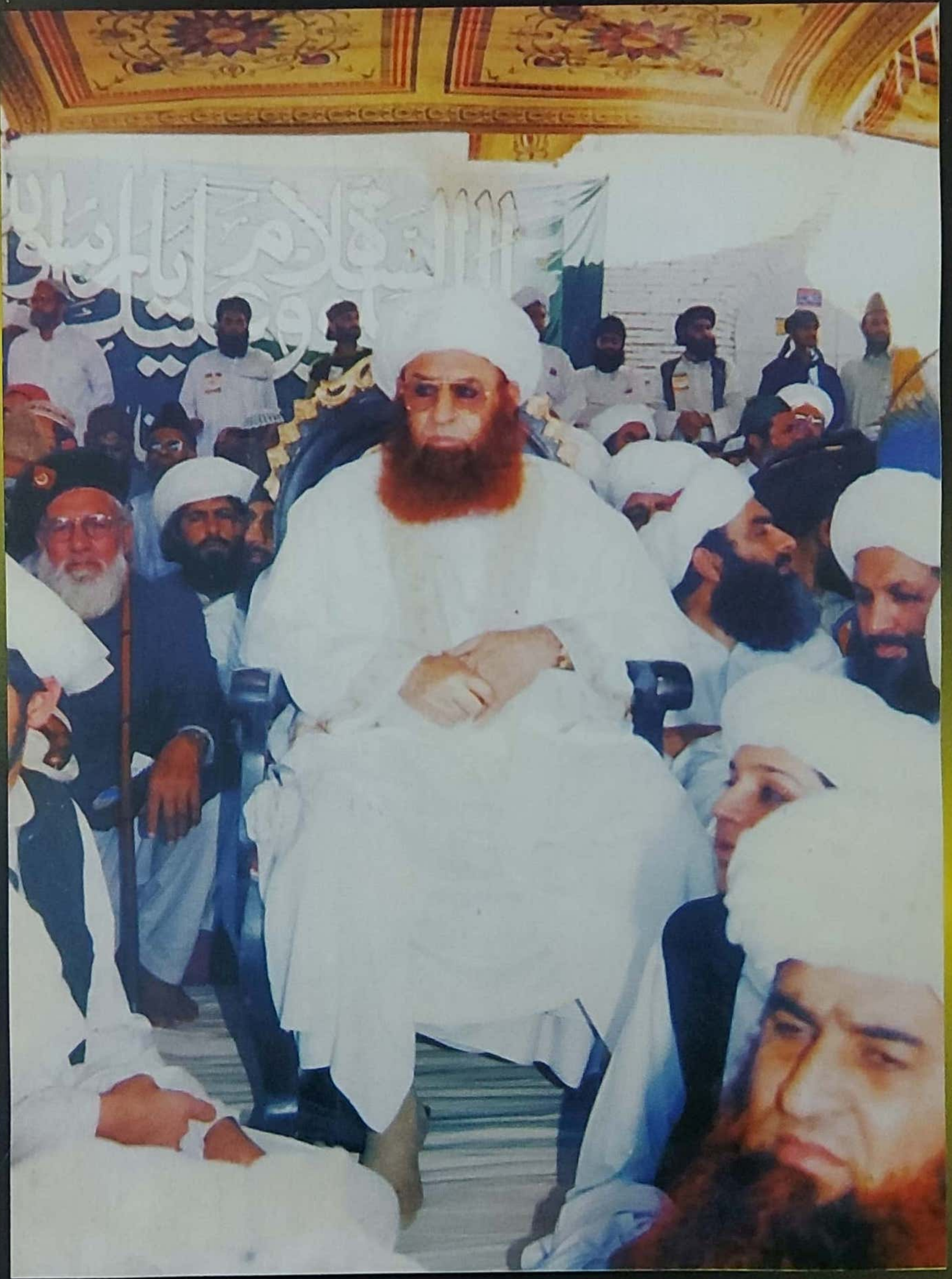
جن سے وابستہ تھے لاکھوں سالکانِ باوفا
آہ وہ لاکھوں دلوں کا آسرا رخصت ہوئے

کفر سے لڑتے رہے وہ مردِ میداں، مردِ حق
اور پا کر زندگی کا مدعا رخصت ہوئے

وہ مجدد الف ثانی سلسلے کی اک کڑی
خادمِ غوث الوریٰ، احمد رضا رخصت ہوئے

آج بھی وہ صاحبِ نسبت دلوں کے پاس ہیں
گرچہ میں نے اے سعیدی یہ کہا "رخصت ہوئے"

(صلاح الدین سعیدی)



سنی کانفرنس ملتان کی صدارت کا منظر.......

حضرت اخندزادہ سیف الرحمان پیر ارچی خراسانی رحمہ اللہ تعالیٰ علماء مشائخ کے جھرمٹ میں نمایاں



ملتان سنی کانفرنس میں حضرت اخندزادہ سیف الرحمان پیرارچی خراسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ ایک اجلاس کی صدارت فرما رہے ہیں جبکہ مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ تعالیٰ مہمان خصوصی ہیں اسٹیج پر شیخ الحدیث محمد شریف رضوی، شیخ الحدیث محمد حمید جان السیفی، حضرت پیر طریقت میاں محمد حنفی سیفی، انجینئر محمد سلیم اللہ خان اور علماء مشائخ نمایاں ہیں

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ غوث اعظم ہیں اس میں انکار یا تشکیک کی کوئی گنجائش نہیں میرا کیا امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کا یہی موقف ہے

(حضرت اخندزادہ مبارک)

بحوالہ انٹرویو:
ماہنامہ سوئے حجاز لاہور بابت ماہ اگست 2003ء
مجلہ انوار رضا جوہر آباد 12 اگست 2003ء



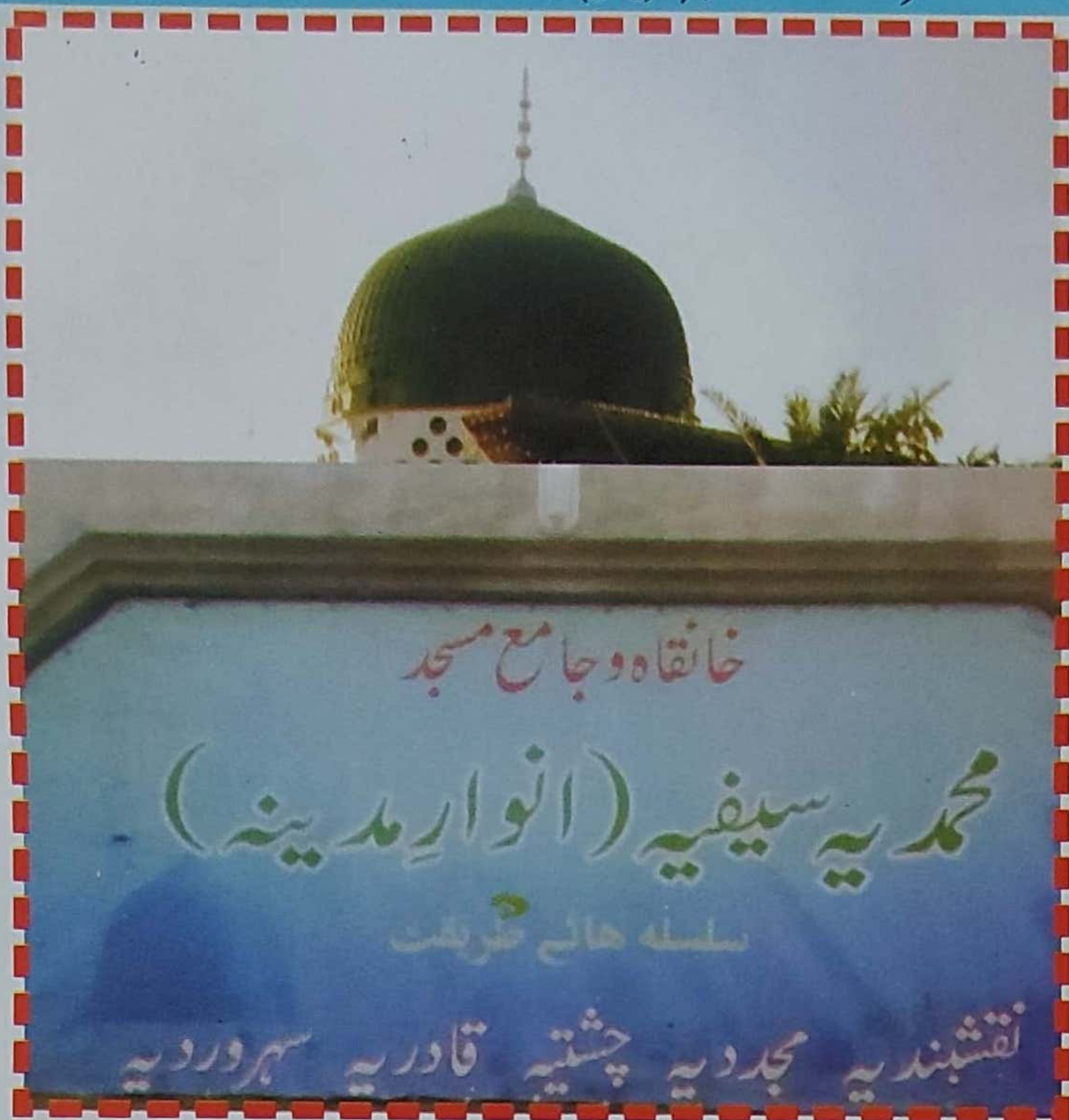




حضرت صاحبزادہ
استاذ العلماء شیخ الحدیث
احمد سعید یار جان سیفی
اظہار خیال فرما رہے ہیں



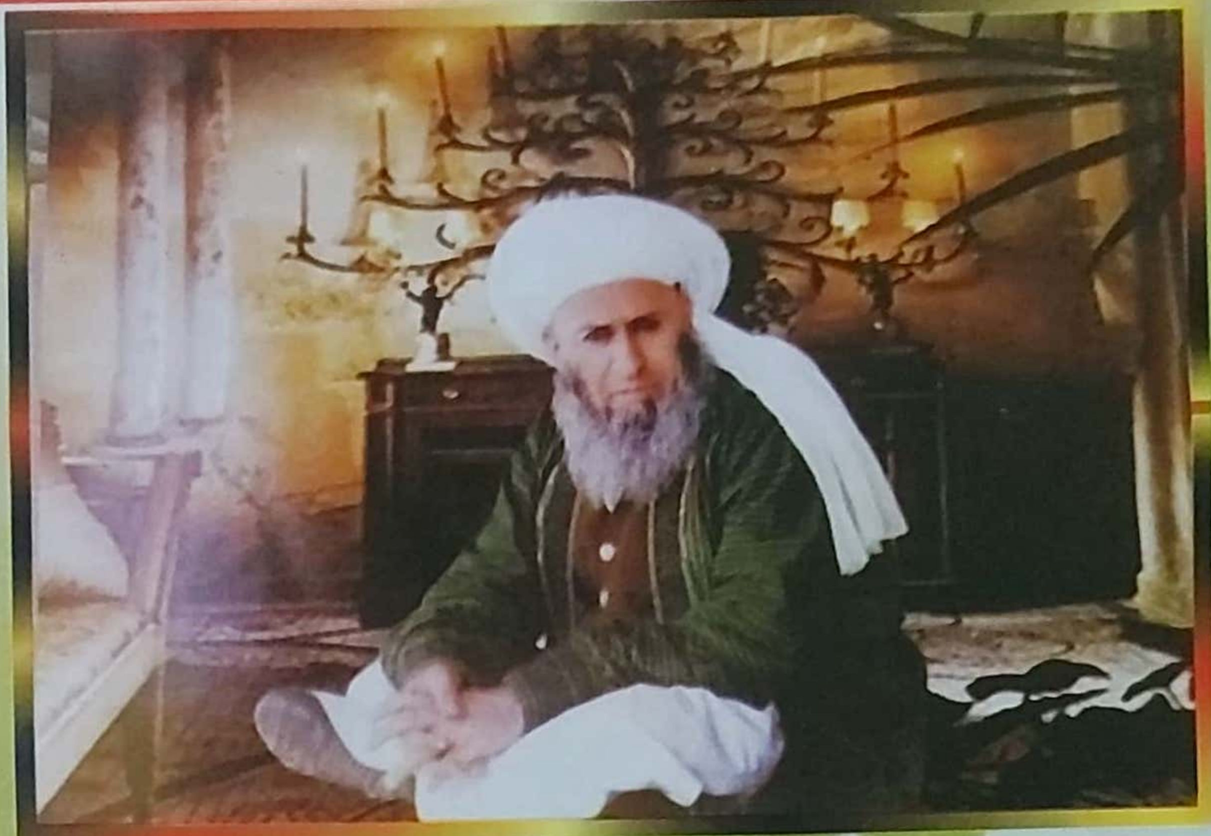

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ (ترنول) اسلام آباد میں ڈاکٹر پیر محمد سرفراز محمدی سیفی کی طرف سے بلائی گئی سیدنا غوث اعظم کانفرنس کا اجتماع ---پیر سید عبدالقادر ترمذی سیفی کا خطاب



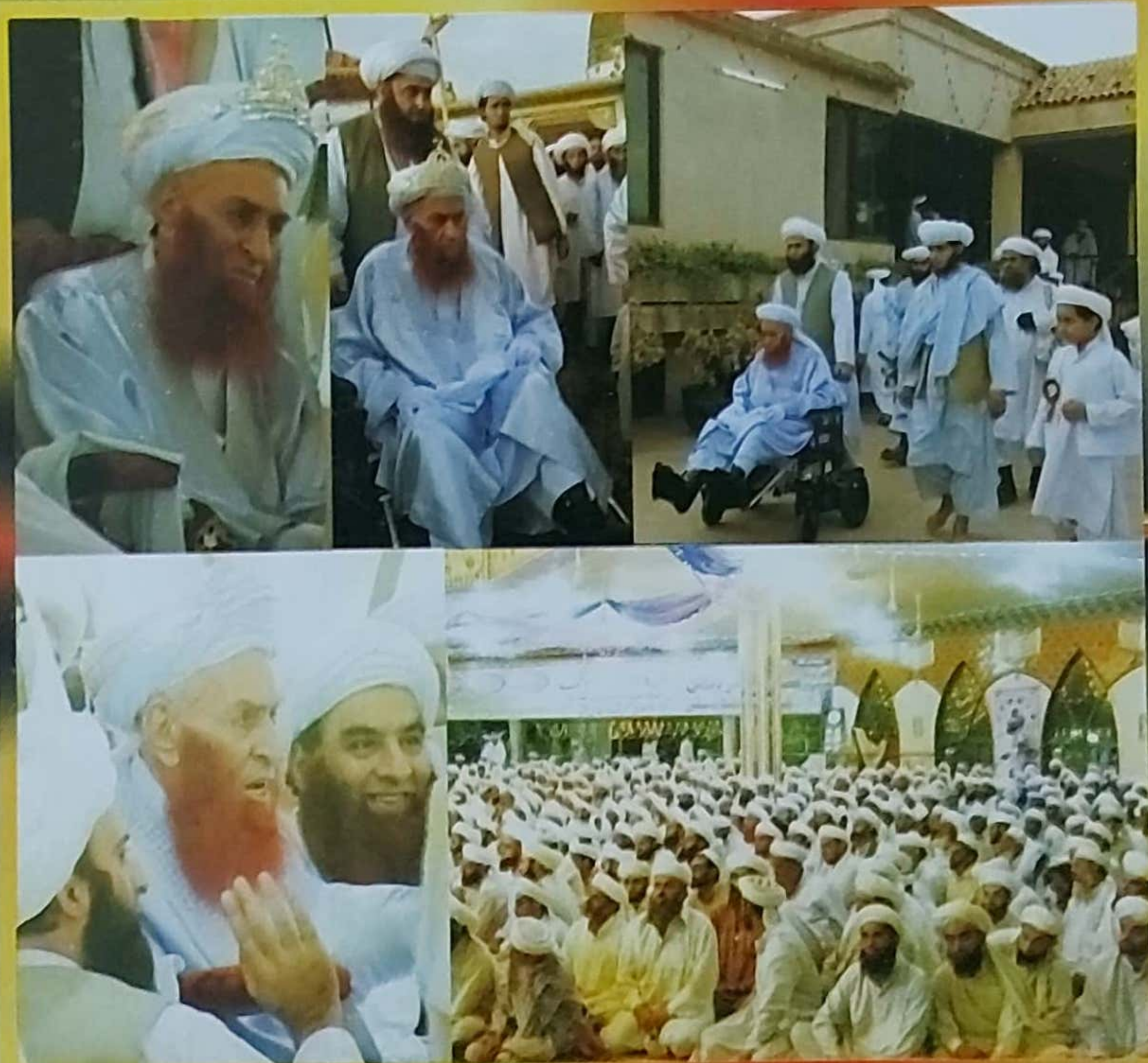
آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ (ترنول) اسلام آباد کی پُرشکوہ جامع مسجد کا روح پرور منظر



حضرت پیر طریقت میاں محمد سیفی ماتریدی اور پیر ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی



حضرت اخندزادہ سیف الرحمان پیر ارچی خراسانی کی ایک یادگار تصویر 1970ء کی دہائی میں



آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ (ترنول) اسلام آباد میں تشریف آوری کے موقع پر
حضرت اخندزادہ سیف الرحمان پیر ارچی خراسانی قدس سرہ کی مختلف یادگاریں



حضرت اخندزادہ محمد سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی، ملک محبوب الرسول قادری (چیف ایڈیٹر) کوانٹرویودے رہے ہیں
حضرت پیرمیاں محمد حنفی اور پیر عابد حسین سیفی بھی موجود ہیں



حضرت پیرارچی رحمتہ اللہ علیہ
کی زیرِ صدارت
ڈاکٹر طاہر القادری
کا خطاب



حضرت پیر سید افضال حسین شاہ محمدی سیفی
آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ ریحان والا شریف



مدینے کا مسافر

الحاج صوفی غلام مرتضیٰ سیفی
چیف ایگزیکٹو
محمدیہ سیفیہ ٹورز اینڈ ٹریولز (گجرات)



حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ-----عالم استغراق میں

(حضرت پیر میاں محمد حنفی سیفی شیخ کامل کی خدمت عالیہ سے فیض یاب ہو رہے ہیں)



سوئے حجاز

اگست 2003

سانحہ سیالکوٹ کے اصل محرکات

تفسیر سورة العادیات

آیئے! مسلمان سے مومن بنیں

کیا پانی پر دم کرنا ناجائز ہے؟

ایک نجدی قلمکار کی تحقیق

قبروں کا طواف

جادو اور اس کی ماہیت

سیف الرحمٰن

اسلامک میڈیا سنٹر

27/A (شیخ ہندی سٹریٹ) داتا دربار مارکیٹ، لاہور

Cell: 0300-9429027, 0321-9429027, 042-37214940

E-mail: mahboobqadri787@gmail.com

کلامِ قطب

حمد باری تعالیٰ

خیال و وہم سے ادراک سے ہے تو بالا
مرا خدا ہے تو سبحان ربی الاعلیٰ
کوئی بلا سے نہ مانے تجھے مگر تو نے
کسے نہیں ہے نواز کسے نہیں پالا
ہر ایک پھول کی پتی میں تیرے حُسن کا عکس
ترے جمال کے مظہر سبھی گل و لالہ
ترے کمال کا آئینہ دار تیرا حبیب ﷺ
قریب ہم سے وہ ایسا کہ جان سے اولیٰ
تو آپ اپنے کرم سے ہی بخش دے مجھ کو
کہ ہو چکا ہے مرا نامۂ عمل کالا
جبینِ شوق جھکی جا رہی ہے تیرے حضور
کسی نے تجھ کو نہ دیکھا ہے اور نا بھالا
تری جناب میں دستِ طلب کیا ہے دراز
کہ در سے تو نے سوالی کبھی نہیں ٹالا
معاف میری خطائیں مرے غفور و رحیم
تو ہی ہے قطب کا والی تو اس کا ہے مولیٰ

(19 جولائی 2010ء، پاکپتن شریف)

نعت شریف

جسے حضور ﷺ کا بابِ کرم بلاتا ہے
وہ خوش نصیب درِ مصطفےٰ ﷺ پہ جاتا ہے
ہر ایک شاہ و گدا ریزہ خوار ہے ان کا
زمانہ اُن کے ہی خوانِ کرم سے کھاتا ہے
وہ ہیں حبیب ﷺ، رضا اُن کی چاہتا ہے خدا
وگرنہ ناز کسی کے وہ کب اٹھاتا ہے
عبودیت کو نکھارا ہے جس کی ہستی نے
خدا سے عبدِ خدا کو وہی ملاتا ہے
وہ جس کے نام سے ہے نبضِ کائنات میں دم
اُسی کا نام اندھیروں میں جگمگاتا ہے
سیاہ لاکھ سہی نامۂ عمل میرا
مرا کریم خطائیں مری مٹاتا ہے
بہ بزم ناز حضوری ہے اذن پر موقوف
بنامِ قطب وہیں سے پیام آتا ہے

(19-06-2010 گلاسکو سے برمنگھم واپسی پر ٹرین میں مکمل ہوئی)

منقبت غوثیہ

استغاثہ بہ بارگاہِ پناہ سیدنا غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ

عرض گزار: ملک محبوب الرسول قادری

المدد یاغوث اعظم المدد یا دستگیر
پیر پیراں، میر میراں، شاہ جیلاں دستگیر

امت اسلام اب پھر بحرِ ظلمت میں گری
شاہِ محی الدین آقا المدد یادستگیر

دشمنانِ دین مسلم جبر پر ہیں ڈٹ گئے
یا رسول اللہ مدد کن یاعلی یادستگیر

ارضِ پاکستان کو پھر امن کی خیرات دے
یا امان الخائفین یا خدائے دستگیر

اہل سنت، اہل جنت راسخ الایمان ہیں
مشکلیں حل کر خدا یا از طفیل دستگیر

مشرق و مغرب میں تیرے علم کا عرفان
ہر جگہ ہے فیض جاری غوث اعظم دستگیر

حضرت احمد رضا خاں قادریؒ کے فیض سے
ہم کو حاصل ہو گئی نسبت تمہاری دستگیر

غوث، قطب، ابدال سارے، اولیاء مستور بھی
آپ کے دربار کے سائل ہیں سارے دستگیر

آپ کے لطف و کرم سے میری دنیا پُر بہار
آپ ہی عقبیٰ میں میرے مہربان و دستگیر

میرے ہادی میرے آقا میرے والی مرشدی
پنجتن کا فیض عرفان ہو عطا یادستگیر

قادریؔ تو کر کرم کی عرض اپنے شیخ سے
تجھ کو دم بھر میں نوازیں غوث اعظم دستگیر

استغاثہ آپ سے اور آپ کے اجداد سے
عرض کرتا ہوں دوبارہ غوث اعظم دستگیر

المدد یاغوث اعظم المدد یادستگیر
پیر پیراں میر میراں شاہِ جیلاں دستگیر

غوث قطب ابدال سارے اولیاء مستور بھی
آپ کے دربار کے سائل ہو یا سارے دستگیر

مناقب بحضور حضرت اخندزادہ مبارک

اس نے بانٹی دولت عشق خداو مصطفےٰ
بزم دنیا سے گیا وہ خادم دینِ رسول
ہر قدم پر امتحاں، تھیں مشکلیں ہر گام پر
جادۂ حق سے ہٹا ہرگز نامرد بااُصول
عمر بھر تبلیغ دین مصطفےٰ کرتا رہا
اس خدماتِ جلیلہ ہیں یہ پیشِ حق قبول
خدمتِ دین میں گزارا اس نے لمحہ ایک ایک
کب بسر کی زندگی اس بندۂ حق نے فضول
اس کے مرقد پر گل افشانی کرے دائم فلک
اس کی تربت پر سدا ہو ابرِ رحمت کا نزول
دل فگار و سوختہ جاں اس کی فرقت سے محبّ
اس کی رحلت سے ہوئے خدامِ دینِ حق ملول
مرشدِ دوراں سے اظہار محبت کے لیے
اس کی خدمت میں کیے ہیں پیش طارق نے یہ پھول
فکر تھی تاریخ کی آئی یہ آوازِ سروش
سیف رحماں مردِ حق "قندیلِ فیضانِ رسول"

۱۴۳۱ھ

طارق سلطانپوری

قطعہ تاریخ رحلت

"مردِ عارف اخندزادہ سیف الرحمان مبارکؒ"

۲۰۱۰ء

سیف الرحماں قدوۂ اربابِ حق خندہ جبیں
دستگیر اہل عالم افتخارِ کاملیں
در شریعت بے ہمال و در طریقت باکمال
سینہ اش روشن زحب سرورِ دنیا و دیں
بود بہرہ ور ز فیض و لطف او خلقِ کثیر
در جہاں آں عظمت پیشیاں را بُدامیں
چاردہ از ماہِ معراجِ نبیؐ یک شنبہ روز
از جہانِ پُرفتن شُد جانب خلدِ بریں
شد نہاں از چشم ما آن چہرۂ غفراں مآب
از فراقش طالباں ہم مخلصاں گشتند حزیں
مرقدش را کن فروزاں تا ابد یا کبریا
مسکنش او را عطا کن در جوارِ مرسلیںؑ

مصرعِ سالِ وصالش گفتہ ام فیض الامین
"شد زِ دنیا سیف الرحماں رونق بزم یقیں"

۱۴۳۱ھ

صاحبزادہ فیض الامین فاروقی

گلہائے عقیدت

پیر سیف الرحمٰن ارچی رحمۃ اللہ علیہ

علم و عمل کا پیکر ہیں پیر سیف ارچی
دینِ مبیں کے رہبر ہیں پیر سیف ارچی
تھا قول و فعل راسخ، کردار تھا مثالی
پُرنور ان کے رُخ پر اک نور تھا جمالی
اُلفت کے جام بانٹے دل کر دیے منور
عشقِ نبی ﷺ اُتارا ہر ایک دل کے اندر
فرقان کے وہ عامل قرآں تھا اُن کو ازبر
پیغامِ مصطفیٰ ﷺ کا پہنچا رہے تھے گھر گھر
اُن کے خلیفہ[1] آئے ایک روز میرے دفتر
ہمراہ ان کے آئے محبوب[2] اور اختر[3]
بارش کرم کی ہو گی ولیوں سے رکھ عقیدت
فضلِ خدا سے تجھ کو طاہؔر ملے گی عظمت

شاعرِ حمد و نعت طاہؔر سلطانی
مدیر: ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' کراچی 0300-28-31-89

نتیجۂ فکر: خواجہ غلام قطب الدین فریدی

منقبت حضرت پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن نقشبندی مجددیؒ

لو! سیفیوں کا مرشد کامل چلا گیا
تج کر سفر کو جانبِ منزل چلا گیا
داغِ فراق دے کے مریدوں کی روح کو
ہونے کو حق کی ذات سے واصل چلا گیا
کتنے گھروں میں ہے صفِ ماتم بچھی ہوئی
کتنے دلوں کو کر کے وہ گھائل چلا گیا
ہیں نوحہ خوان جان بہ جان عاشقانِ زار
بھر کر غم و الم بہ دل و دل چلا گیا
فیضاؔن کوئی چارہ نہیں صبر کے سوا
وہ صاحبِ بہشتِ شمائل چلا گیا

(پروفیسر فیض رسول فیضاؔن)

---

[1] حضرت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی مدظلہ
[2] ملک محبوب الرسول قادری
[3] پیر سیف الرحمٰن ارچی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدینِ مخلصین

حضرت اخندزادہ
پیر سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک ؒ نور اللہ مرقدہ
کا سانحہ رتحال

راولپنڈی سے نامور صحافی امجد شیخ نے ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی سے معلومات لے کر تعزیتی ایڈیشن مرتب کیا

حضور نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری سے قبل دور جاہلیت تھا لوگ بے جان بتوں کی پرستش کرتے، بددیانتی، جھوٹ، ریاکاری ان کی فطرت کا خاصہ بن چکی تھی ان کے اعمال اور افعال اس قدر سیاہ تھے کہ دنیا میں تاریکی کے بادل چھا چکے تھے ایسے میں آپ ﷺ کی آمد روشنی کا مینار ثابت ہوئی آپ ﷺ کی تعلیمات سے کفر و شرک کے اندھیرے دور ہو گئے۔ توحید و رسالت کی کرنوں نے سارے جہاں کو منور کر دیا۔ یہ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ تھی کہ لوگ ایک خدا کی عبادت کرنے، رسول ﷺ کے احکام بجا لانے اور اپنی زندگی اعمال صالحہ کے مطابق گزارنے لگے۔ اگرچہ آپ کو تبلیغ دین کے سلسلے میں مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ ﷺ صبر و استقلال کے ساتھ آگے بڑھتے رہے پھر ایک وقت ایسا آیا جب دنیا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو چکی تھی اور یہی آپ ﷺ کی تعلیمات کا نچوڑ تھا کہ ہر شخص یہ کہہ رہا تھا کہ آپ ﷺ نہ ہوتے تو کسے اپناتے، آپ ﷺ کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد اشاعت اسلام اور اصلاح اعمال کا فریضہ صحابہ کرامؓ اور اہلبیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے انجام دیا، یہ انہی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ تھا کہ ہر طرف اسلام کا بول بالا ہوا۔ ان کے بعد اسلام کی سربلندی اور شریعت

محمدی ﷺ کی حفاظت کی ذمہ داری اولیائے کرام اور صالحین کاملین نے انجام دی یہ آنحضور ﷺ کا مبارک فیض ہے کہ اولیائے کرام نے نہ صرف اسلام کا پرچم بلند رکھا بلکہ امت مسلمہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عشق کی شمع روشن کر دی۔ یہی وہ علمائے حق اور اولیائے کاملین ہیں جو "العلماء ورثة الانبیاء" کی عملی تفسیر ہیں۔ یہ مبارک ہستیاں ہر دور میں اسلام کے پروانوں میں اضافے اور شریعت محمدیؐ کی پاسبانی کے لیے کوشاں نظر آتی ہیں۔ ان ہستیوں کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ شیطان لعین مسلمانوں کو صراط مستقیم سے ہٹانے کے لیے مختلف حربوں کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔ مغربی ثقافتی یلغار، ہندوانہ تہذیب و تمدن اور مغربی میڈیا اپنی پوری قوت کے ساتھ امت مسلمہ کا اخلاق بگاڑنے میں مصروف عمل ہے۔ ایسے پرفتن دور میں رشد و ہدایت کے سلسلہ کو برقرار رکھنے اور مسلمانوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عشق کی تڑپ پیدا کرنے کے لیے محبوب سبحان، مجدد زماں، علم و عمل کے حسین پیکر الشیخ اخوندزادہ سیف الرحمٰن المعروف امام خراسان کی شخصیت سامنے آتی ہے۔ حضرت قبلہ سیف الرحمٰن (نور اللہ مرقدہ) افغانستان سے ہجرت فرما کر سرزمین پاکستان تشریف لائے آپؒ نے اپنی علمی و روحانی تعلیمات سے نہ صرف غیر مسلموں کے قلوب میں انقلاب برپا کیا بلکہ مسلمانوں کے دل بھی اللہ کے نور سے بھر دیے۔ آج آپؒ کے پچاس ہزار خلفائے کرام اور لاکھوں مریدین نہ صرف پاکستان بلکہ کئی ممالک میں اپنے مرشد کی تعلیمات پھیلا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہوا کہ پاکستان کے لاکھوں افراد راہ راست پر آ گئے، اپنی زندگی کو شریعت کا پابند بنا لیا ان کے قلوب میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ایسی تڑپ پیدا ہوئی کہ یہ لوگ جہاں سے گزرتے ہیں حدیث رسول ﷺ کے مصداق وہاں لوگوں کو اللہ یاد آ جاتا ہے۔ یہ امام خراسان حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمان پیر ارچی خراسانی ؒ کے فیوض باطنی کا کمال ہے کیونکہ وہ خود اسوۂ رسول کا عملی نمونہ، مجسم عشق و محبت، سوز و ساز کا پیکر، ذوق و مستی کا قلزم، وجدان کیف کا سمندر اور پیکر خاکی میں عشق کا نور تھے۔ اس لیے آپؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے والے شریعت و طریقت کے پروانے اور سنت مصطفےٰ ﷺ کے پابند ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو اپنے محبوب مکرم ﷺ کے طفیل روحانی اور نورانی خزانوں کی خاص نوازشات عطا فرمائی ہیں

جو آپؒ نے مخلوق خدا کو جھولیاں بھر بھر کر عطا فرمائیں۔ آپ اور آپ کے خلفائے کرام و مریدین نے مسلک حق اہلسنت و جماعت کے فروغ کے لیے انتھک کوششیں فرمائیں۔ آپؒ کے تمام خلفاء اسلام کے مبلغ اور ظاہر و باطن میں شریعت مصطفیٰ ﷺ کے سچے پیروکار ہیں۔ اکیسویں صدی میں علم و تدبر، حکمت و دانائی اور تقویٰ و تصوف کے حوالے سے امامِ خراسان حضرت سیف الرحمانؒ کی شخصیت روشن چاند کی طرح جگمگا رہی ہے آپؒ بلاشبہ اپنے وقت کے سلطان الاولیاء ہیں۔ قدرت کے آگے ہر کوئی بے بس ہے اور اس دنیا سے ہر شخص نے سفر آخرت اختیار کرنا ہے۔ اسی اصول کے تحت امام خراسان پیر و مرشد حضرت اخندزادہ سیف الرحمانؒ بھی ستائیس جون، 2010ء بمطابق 14 رجب المرجب 1431ھ کو داغ مفارقت دے گئے۔ اگرچہ وہ اس دنیا سے چلے گئے ہیں لیکن وہ اپنے ہر چاہنے والے کے دل میں زندہ ہیں۔ وہ ہر ایک کے ساتھ ہیں ان کے فیض کا سلسلہ انشاء اللہ جاری و ساری رہے گا۔ مجدد زماں حضرت پیر سیف الرحمانؒ کی ولادت مبارک بروز سوموار بمطابق 20 محرم الحرام 1344ھ اور عیسوی تقویم کے اعتبار سے 10 اگست 1925ء کو افغانستان کے صوبہ ننگرہار کے ضلع کوٹ، تحصیل قلعہ وال، گاؤں بابا کلی ارچی میں ہوئی جو جلال آباد سے تقریباً بیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے آپؒ کے والد گرامی کا اسم مبارک صوفی باصفا حافظ قاری محمد سرفراز خانؒ ہے۔ آپؒ کے والد محترم جب آپ کو اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں لے گئے تو انھوں نے دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ بچہ اپنے وقت کے تمام اولیاء کا سلطان ہوگا۔ اس کی عظمت کے جھنڈے پوری دنیا میں لہرائیں گے۔ ان کی یہ بات سو فیصد درست ثابت ہوئی آپؒ کے والد گرامی کے پیر و مرشد نے آپؒ کو اپنا لعاب دہن بھی عطا فرمایا۔ آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی چونکہ اس وقت پاکستان دینی تعلیم کے لیے مشہور تھا اور افغانستان سے اسلامی علوم کے طلبہ یہاں ہی حصول علم کے لیے آتے تھے اس لیے حضرت پیر سیف الرحمان نے بھی تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، عقائد اور تجوید کی تعلیم اپنے وقت کے ممتاز اساتذہ سے حاصل کی۔ اس دور کے عظیم المرتبت، استاذ العلماء شیخ المشائخ حضرت خواجہ شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت اور مجلس کا اثر ہوا اور آپؒ نے ان سے طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت و ذکر کی سعادت حاصل کی۔ یہ آپ کی پہلی بیعت تھی۔

حضرت خواجہ شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ان کی وصیت کے مطابق ان کے نامور خلیفہ قیوم زماں حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔ یہ آپؒ کی بیعت ثانی تھی۔

تبلیغ دین اور فروغ شریعت میں آپؒ کا انداز حضرت مجدد الف ثانیؒ سے انتہائی مماثلت رکھتا ہے بلکہ ان کا پرتو تھا چونکہ سلسلہ نقشبندیہ جو کہ حضرت خواجہ خواجگان محمد بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے، کو عرب وعجم میں شہرت دوام اور قبول عام کا درجہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل حاصل ہوا۔ برصغیر کے علاوہ افغانستان میں اس سلسلہ نے بہت مقبولیت حاصل کی۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقیؒ کی اولاد نے افغانستان میں دین حق کی لازوال خدمات انجام دیں۔ حضرت امام خراسان پیر سیف الرحمٰنؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مشن کے حقیقی وارث تھے۔ شہنشاہ خراسان حضرت سیف الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سنت رسولؐ کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ آپؒ اپنے مریدین کو بھی یہی تلقین فرماتے کہ شریعت کی پابندی لازم ہے۔ ایک موقع پر آپؒ نے فرمایا کہ میرا پیغام میرے مریدین، دوستوں اور بچوں سمیت سب کے لیے یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی رسول اللہ ﷺ کی شریعت میں اتباع اور غلامی رسولؐ میں پنہاں ہے جسے اختیار کرنے والا کامیابیوں سے ہمکنار ہوگا اور محروم رہنے والا نامراد رہے گا۔ آپؒ نے فرمایا کہ میں نے کوشش کی ہے کہ میں اپنے بچوں اور مریدین کو اسلام کے سانچے میں ڈھالوں۔ اپنے اس کام میں مجھے اطمینان ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ اچھا سلوک فرمائے گا۔ حضرت پیر سیف الرحمٰن جب باڑہ (کھجوری) میں رہائش پذیر تھے تو راقم الحروف کو بھی ان کے پاس جانے کا اتفاق ہوا میں اور میرے ایک دوست سجاد حسین نے نماز عصر کے بعد آپؒ سے ملاقات کی۔ جب ہم نے بتایا کہ ہم واہ کینٹ سے آئے ہیں تو بہت خوش ہوئے اور تلقین فرمائی کہ نماز پڑھا کرو اور اپنے دل کو اللہ اور رسول ﷺ کے عشق سے منور کرلو۔ ہم نے وہاں یہ نظارہ بھی دیکھا کہ آپؒ اللہ کے ذکر اور اپنی توجہات سے قلب کی کیفیت بدل دیتے۔ چونکہ اسلام میں قلب کی صفائی، پاکیزگی اور تزکیہ نفس پر زیادہ زور دیا گیا ہے اسی تزکیہ نفس اور اصلاح قلب کا نام تصوف ہے اور یہی کام آپؒ بخوبی

سرانجام دیتے رہے۔

اسی طرح آپؒ ظاہری طہارت کے ساتھ روح کی طہارت پر بھی زور دیتے تھے۔ آپؒ اور آپ کے خلفاء کی قلبی کیفیات دیکھ کر کئی غیر مسلم مسلمان ہوئے جبکہ لاکھوں مسلمان راہ راست پر آ گئے۔ آپؒ کی محافل میں سنت رسول ﷺ اور عشق رسول ﷺ کی تڑپ سے مزین ہوتیں۔ یہی وہ سوز و عشق ہے جو پروانے کو شمع کے گرد اکٹھا کرتا ہے۔ شہنشاہ خراسان حضرت پیر سیف الرحمان کا معمول تھا کہ روزانہ تین پارے تلاوت فرماتے، نماز عصر کے بعد باقاعدگی سے ختم خواجگان کرواتے، آپؒ نے ہمیشہ اخلاق حمیدہ کی تلقین، اخلاق رذیلہ سے اجتناب، عقائد باطلہ کی تردید اور مذہب حنفی کی تائید فرمائی۔ آپؒ مذہبا حنفی اور اصول وعقائد میں اہل سنت و جماعت کے عظیم پیشوا حضرت امام ابو منصور ماتریدی کے تابع ہیں آپؒ عظمت اولیاء اللہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اے بے سمجھ انسان! بزرگوں کو خود پر قیاس کر کے برا نہ کہو اگرچہ وہ بظاہر ہماری طرح نظر آتے ہیں مگر وہ سنت نبویؐ پر عمل پیرا ہو کر اپنے دل کا آئینہ صاف و شفاف کر چکے ہیں اور ان کا نفس ان کے تابع ہو گیا ہے۔ حضور غوث الاعظمؒ کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے آپؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادرؒ غوث الاعظمؒ ہیں اور جو مقام اللہ تعالیٰ نے غوث الاعظم کو عطا فرمایا وہ کسی کے انکار سے ختم نہیں ہو سکتا۔

آپؒ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ کی عظمت یوں بیان فرمائی کہ اعلیٰ حضرت ولی کامل، عاشق رسولؐ بے مثال عالم اور مجاہد تھے۔ وہ امام وقت اور مرد کامل تھے ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ میں عقیدے، مذہب، قوم اور علاقہ ہر اعتبار سے ان کے موافق ہوں۔ شہنشاہ خراسان حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی ان مقدس ہستیوں میں سے تھے جن کا وجود مسعود امت کے لیے رحمت اور غنیمت تھا۔ علمی یا روحانی میدان ہو، عقائد یا اعمال کا میدان ہو، الغرض جس فضیلت والے میدان میں دیکھیں۔ آپؒ عظیم شاہسوار نظر آتے ہیں۔ آپؒ کی علمی تحقیق اس قدر مستحکم تھی کہ اعتراض کرنے والے کو سکوت کے سوا کوئی راستہ نظر نہیں آتا آپؒ کی استقامت بھی کرامت سے کم نہیں۔ آپؒ خداداد صلاحیتوں اور باکمال حافظہ کے مالک تھے عقائد اہل سنت کی ترویج و اشاعت میں

آپؒ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ جس طرح عقائد اہلسنت کی آپؒ نے حفاظت فرمائی آپؒ کے دور میں شاید ہی کسی نے کی ہو۔

2000ء میں آپؒ نے ملتان میں انٹرنیشنل سنی کانفرنس کی صدارت کی۔ جب آپؒ خلفاء کے جھرمٹ میں تشریف لائے تو پورا سٹیڈیم آپ کی طرف متوجہ ہو گیا۔ آپؒ کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے تو ایک عجب سماں بندھ گیا۔ آپؒ کی شخصیت نے سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ فضاء اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی۔ لوگ آپؒ کی شخصیت سے اس قدر متاثر تھے کہ اکثر یہ کہتے رہے کہ حضرت کو دیکھ کر حدیث رسول ﷺ کے مصداق اللہ یاد آتا ہے۔ امام خراسان پیر سیف الرحمٰن نے 2006ء میں لاہور (فقیر آباد) کی طرف ہجرت فرمائی اور یہیں سکونت فرمائی۔ 27 جون 2010ء بروز اتوار بمطابق 14 رجب 1431ھ حضرت پیر سیف الرحمٰن کی یہ عظیم ہستی ہم سے جدا ہو گئی۔ حضرت شہنشاہ خراسان قبلہ اخوندزادہؒ سیف الرحمٰن کے وصال کی خبر تہجد کے وقت سے ہر طرف پھیل گئی۔ خبر سنتے ہی ہر آنکھ اشکبار ہو گئی۔ خلفاء اور مریدین اپنی تمام مصروفیات ترک کر کے آستانہ عالیہ فقیر آباد شریف میں آنا شروع ہو گئے۔ ہر کوئی اس خبر کو سن کر غم سے نڈھال تھا۔ تدفین کا مرحلہ شروع ہوا تو شدید گرمی کے باوجود تمام لوگ اس نیک کام میں اپنی حاضری لگوانے کے لیے پیش پیش تھے۔ اس موقع پر حضرت اخندزادہ سیف الرحمانؒ کے ملک و بیرون ملک کے خلفاء و مریدین بڑی تعداد میں موجود تھے۔ جنازے میں ملک بھر کے جید علمائے کرام اور مشائخ عظام کی کثیر تعداد بھی حاضر تھی۔ جو وقتاً فوقتاً حضرت صاحب کی شخصیت کو خراج تحسین پیش کر رہے تھے۔ نماز ظہر کے بعد حیلہ اسقاط ادا کیا گیا حیلہ اسقاط ایسا شرعی مسئلہ ہے جو ہماری شریعت کی کتب میں موجود ہونے کے باوجود اس پر عمل درآمد ناپید ہے۔ امام خراسان حضرت اخوندزادہ سیف الرحمانؒ نے اپنے وصال سے پہلے روپے کے بجائے سونا خرید کر اس مقصد کے لیے رکھا ہوا تھا کہ وقت انتقال اسے غرباء میں تقسیم کیا جائے۔ گویا اپنے وصال کے موقع پر اس حیلہ اسقاط کو ادا کر کے تجدید و احیائے سنت فرمائی۔ جنازے کے لیے صفوں کا اعلان ہوا۔ سالکین کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا، مسجد، صحن اور میدان ہر جگہ شرکاء حضرات سے بھر چکی تھی۔ نماز جنازہ پونے پانچ بجے حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰنؒ کے

فرزند ارجمند شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا حمید جان صاحب دامت برکاتہم القدسیہ نے پڑھائی نماز جنازہ کے بعد ہر کوئی امام خراسان کے آخری دیدار کی کوشش میں بے تاب دیوانہ وار مسجد کی جانب لپک رہا تھا۔ ایک اندازے کے مطابق نماز جنازہ میں قریباً سوا لاکھ کے قریب افراد نے شرکت کی۔ تدفین کے بعد ہر چہرہ غم سے نڈھال تھا کہ اب حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰنؒ کی زیارت وصحبت میسر نہ ہو سکے گی لیکن ہر ایک یہ عزم مصمم کر کے لوٹ رہا تھا کہ جس ہستی نے ان کی زندگیاں بدلی ہیں اب ان کی تعلیمات وفیض کو جہاں تک ہو سکے گا عام کیا جائے۔



آئینہ

دنیائے اسلام کے عظیم شیخ طریقت
حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مدظلہ العالی

(احوال و آثار، خدمات و کارہائے نمایاں اور عقائد و نظریات)

تحریر و ترتیب: مرزا مجاہد احمد، ملک محبوب الرسول قادری

ولادت باسعادت

آپ کی ولادت باسعادت 1349ھ میں جلال آباد (افغانستان) سے 20 کلو میٹر دور جنوب کی طرف واقع ایک گاؤں بابا کلی، کوٹ میں ہوئی۔ آپ کے والدین نے آپ کا نام سیف الرحمٰن رکھا۔

ابتدائی تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم، ناظرہ قرآن مجید اور کچھ سورتوں کا حفظ اپنے والد گرامی حضرت قاری سرفراز خاں سے کیا جو خدا ترس اور نیک انسان تھے اور فقراء کے ساتھ بڑی عقیدت و محبت رکھتے تھے۔

حصول علم دین کے لیے سفر

جب آپ کی عمر 13 برس ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ انتقال کر گئیں۔ اس کے بعد آپ نے حصول علم دین کے لیے پشاور کا رخ کیا اور یہاں جید علمائے کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیے۔ اس کے بعد اپنے وطن واپس آ کر کتب تصوف کا کثرت سے مطالعہ کرنے لگے۔

آپ کے اساتذہ کرام

آپ نے علوم عقلیہ و نقلیہ، تفسیر و حدیث فقہ و اصول فقہ، صرف و نحو وغیرہ درج

ذیل اساتذہ کرام سے حاصل کیے:

1- حضرت مولانا محمد آدم خان صاحب آمازو گڑھی
2- شیخ القرآن محمد اسلام بابا صاحب بابا کلی کوٹ
3- حضرت مولانا ولید صاحب
4- مولوی محمد اسلم صاحب حیدر خیل کوٹ
5- مولانا محمد حسین صاحب مترانی گاؤں
6- مولانا محمد فقیر صاحب سرہ غنڈے
7- فرید کلا جات مولانا عبدالباسط صاحب
8- سید عبداللہ شاہ صاحب
9- سید احمد خیل گاؤں صاحب
10- مولوی صاحب لوگر باغ سری پایان ضلع قندوز

اس کے علاوہ کئی ماہرین اسرار و دقائق اور عارفین سے استفادہ کیا۔

ازدواجی زندگی

آپ نے کل سات نکاح کیے۔ جب پہلی شادی کی۔ تو بیوی کا انتقال ہو گیا پھر شادی کی۔ ایک کو طلاق دی۔ اس وقت آپ کے عقد میں چار ازواج ہیں:

آپ کی اولاد میں 13 بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

بیٹوں کے نام یہ ہیں:

- محمد سعید حیدری سابقہ چیف جسٹس سپریم کورٹ حکومت افغانستان
- مولوی احمد سعید المعروف یار صاحب
- شیخ الحدیث مولانا محمد حمید جان
4- عبدالباقی
5- قاری حافظ مولانا محمد حبیب
6- حافظ سید احمد حسین

7- محمد سیف اللہ

8- محمد صفی اللہ

9- سید احمد حسن

10- محمد نجیب اللہ

11- محمد حبیب اللہ

12- سید محمد محسن

13- حسین اللہ

قطغن روانگی

پہلی شادی کے 6 ماہ بعد آپ قطغن گئے اور لودین میں اقامت اختیار کی جو ضلع قندوز میں ہے۔ یہاں 3 سال تک قیام پذیر رہے۔ حکومت افغانستان کی طرف سے دشتِ ارچی میں آپ کو زمین دی گئی جہاں آپ نے مکان بنا کر رہائش اختیار کی۔ آبادی بڑھتے بڑھتے گاؤں کی شکل اختیار کر گئی۔ یہاں آپ نے مسجد تعمیر کی اور بغیر کسی اجرت کے امامت و خطابت اور درس و تدریس میں مشغول ہو گئے اور ساتھ ساتھ اپنی زمینوں پر بھی کام کرتے رہے۔

بیعت

آپ کی ملاقات حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی تو آپ ان کی شخصیت سے حد درجہ متاثر ہوئے۔ بالآخر آپ حضرت طالقانی کے ہاتھ پر بیعت ہو گئے اس وقت آپ کی عمر 32 سال تھی۔

1381ھ میں حضرت شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ وصال پا گئے تو آپ ان کے خلیفہ حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو گئے اور منازل سلوک طے کرنے لگے۔ حضرت سمنگانی نے نہایت توجہ اور محنت و محبت سے آپ کی تربیت کی۔ ایک مرتبہ حضرت سمنگانی سخت بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنے تمام مریدین آپ کے حوالے کر دیئے اور ان کی تربیت کی ذمہ داری آپ کو سونپی۔

اس کے کچھ عرصہ بعد آپ مختلف علاقہ جات میں جا کر نشر معرفت اور اپنے شیخ حضرت سمنگانی کے مریدین کی تربیت کے لیے سخت محنت و جدوجہد کرنے لگے۔ اس پر حضرت سمنگانی نے آپ کو مطلق خلافت عطا کی۔ آپ نے حضرت سمنگانی کی خدمت میں 3 سال گزارے۔

آپ اپنے مرشد گرامی کے امر کے مطابق حاجی پچیر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور طریقہ عالیہ قادریہ میں ان سے تلقین کے طلبگار ہوئے چنانچہ انہوں نے آپ کو تلقین کی اور استعداد و صلاحیت کے پیش نظر خلافت سے بھی نوازا۔

تبلیغ دین کے لیے سفر

آپ تبلیغ اسلام کے لیے افغانستان سے پاکستان آئے اور نوشہرہ میں مولانا عبدالسلام کے گھر قیام کیا۔ صاحب خانہ کا تقریباً سارا خاندان آپ سے بیعت ہو گیا۔ یہاں رہ کر آپ طالبان حق کی تربیت فرماتے رہے۔

افغانستان واپسی

پاکستان میں کچھ عرصہ قیام کے بعد افغانستان واپس چلے گئے اور ننگر ہار، جلال آباد، لغمان اور ان کے اطراف میں درس معرفت کے جام پلاتے رہے۔

ارچی قندوز میں آمد

اس کے بعد حضرت پیر صاحب اپنے مرشد مولانا محمد ہاشم سمنگانی کے حکم پر اپنے وطن دشتِ ارچی تشریف لے گئے اور وہاں معرفت خداوندی کے فروغ و اشاعت کے لیے سرگرم ہو گئے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب حضرت پیر صاحب ارچی کے لیے روانہ ہونے لگے تو آپ کے مرشد گرامی آپ کی جدائی برداشت نہ کر سکے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس واقعہ سے یہ اندازہ لگانا آسان ہے کہ آپ کے مرشد گرامی کو آپ سے کس قدر محبت تھی۔

حضرت سمنگانی کا وصال

حضرت سمنگانی 1391ھ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

جب حضرت پیر صاحب کو آپ کے وصال کی خبر ملی تو زارو قطار رونے لگے اور اپنے مرشد گرامی کے مزار پر جو نوشہرہ کے نزد موضع پیر سباق میں واقع ہے افغانستان سے تشریف لائے اور آپ کا مزار دیکھ کر پیر صاحب کی حالت غیر ہو گئی۔ اپنے مرشد گرامی کے مزار کی تزیین و آرائش کروائی تاکہ زائرین اور یہاں بیٹھنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔

سلسلہ قادریہ اور سہروردیہ میں ارشاد کی اجازت

حضرت سمنگانی کے وصال کے بعد آپ حضرت طالقانی کے مزار پر حاضر ہوئے اور سلسلہ قادریہ وسہروردیہ کے ارشاد کی اجازت حاصل کی۔

ارچی قندوز میں واپسی

پھر آپ اپنے وطن واپس تشریف لائے لوگ دور دراز سے علم وعرفان کے جام پینے کے لیے آپ کے پاس آنے لگے۔ قندوز کے آس پاس کے علاقوں کابل، تخار، ام البلاد، بلخ، جوزجان، قندھار، سمنگان وغیرہ کے اضلاع میں آپ کے معتقدین ومریدین کی تعداد کافی بڑھ گئی۔

اس دوران مولوی عبدالسلام فاریابی نامی شخص آپ کی مخالفت کرنے لگا۔ آپ فاریاب گئے جر قدوق میں قیام کیا اور مولوی عبدالسلام فاریابی کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ تین دن مسلسل انتظار کے باوجود فاریابی مناظرہ کے لیے نہ آیا۔

زیارت حج بیت اللہ

1398ھ میں آپ نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور روضۂ رسول پر بھی حاضری دی اور مختلف علاقہ جات کی سیاحت کے بعد اپنے وطن واپس پہنچے۔

پاکستان کی طرف ہجرت

افغانستان میں جب دہریوں کا غلبہ ہو گیا تو آپ نے پاکستان کی طرف ہجرت کی اور پاکستان میں ضلع نوشہرہ کے ایک گاؤں پیر سباق میں اپنے مرید مولانا عبدالسلام کے پاس قیام کیا اور یہاں دعوت الی اللہ دینے لگے۔ چند وجوہات کی بنا پر آپ پیر سباق کو چھوڑ کر نوشہرہ آئے اور ایک جامع مسجد دل آرام میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے لگے۔

نوشہرہ میں آپ نے تبلیغی جماعت کو مغلوب کیا اور 3 سال تک نوشہرہ میں قیام کیا۔ اس کے بعد نوشہرہ سے علاقہ کھجوری، باڑہ گئے اور وہاں مسجد، دارالعلوم اور سالکین کے لیے ایک خانقاہ کی بنیاد رکھی۔

اخلاق و کردار

آپ کے اخلاق و کردار کی چند جھلکیاں درج ذیل ہیں:

محبت رسول ﷺ

محبت رسول ﷺ جان ایمان ہے۔ آپ بچپن ہی سے محبت رسول ﷺ میں اس قدر ڈوبے ہوئے تھے کہ جب آپ کے سامنے حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر پاک ہوتا تو بے اختیار زار و قطار رونے لگتے۔ ہر روز چھ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنا آپ کا معمول ہے جس سے نبی کریم ﷺ کی عقیدت و محبت ظاہر ہوتی ہے کیونکہ کثرت درود و سلام محبت محبوب خدا ﷺ کی علامت ہے۔

ایثار و سخاوت

آپ ایثار و سخاوت میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا، ضرورتمندوں کی مدد کرنا آپ کا شیوہ ہے۔ آپ کا کہنا ہے:

- "اگر تمام دنیا کے خزانے میرے ہاتھ میں آجائیں تو انھیں اللہ کے راستے میں لٹا دوں۔"

مہمان نوازی

آپ کے اوصاف میں سے مہمان نوازی کی صفت بڑی نمایاں ہے۔ اس سلسلے میں آپ اپنے، پرائے، دوست، دشمن، مرید، عقیدت مند اور بڑے چھوٹے کا لحاظ نہیں رکھتے بلکہ جو کچھ بھی موجود ہوتا ہے مہمان کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔

عیادت

آپ اکثر و بیشتر مریضوں کی عبادت کے لیے جاتے ہیں اور انہیں سنت کے مطابق تسلی و تشفی دیتے ہیں اور ان کی صحت کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اگر خود نہ جاسکیں تو

اپنے احباب واعزہ کوحکم دیتے ہیں کہ فلاں کی عیادت کرو۔

مولانا محمد انور سیفی اپنی کتاب ''تصویر مجدد الف ثانی یعنی پیرارچی خراسانی'' میں آپ کے معمولات کچھ اس طرح رقم کرتے ہیں:

نوافل

اگر وقت مکروہ نہ ہوتو دو رکعت تحیۃ الوضوء ادا فرماتے ہیں آپ قدس سرہ نماز تہجد کی بارہ رکعتیں ادا فرماتے ہیں اور تہجد کے بعد صبح صادق تک چھ سو مرتبہ استغفار پڑھتے ہیں۔ صبح صادق طلوع ہونے کے بعد فجر کی سنتیں ادا فرماتے ہیں پھر مسنونہ تکیہ کے بعد 41 مرتبہ الحمد شریف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی (زیر) الحمد کے لام سے ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھتے ہیں اور فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص تلاوت فرماتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ عن أبي هريرة أن رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم) قرأ في ركعت الفجر قل يايها الكافرون وقل هو الله احد (مسلم شریف) ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فجر کی دو رکعتؒ (یعنی دو سنتوں میں) قل یایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھیں۔

نماز فجر

آپ قدس سرہ نماز فجر جامع مسجد میں باجماعت ادا فرماتے ہیں اور نماز فجر کے بعد حلقہ بناتے ہیں اور کسی موجود یعنی ماہر قاری صاحب سے سورہ یٰسین شریف سنتے ہیں۔ اس کے بعد نماز اشراق تک کبھی علوم معارف میں مباحثہ فرماتے ہیں کبھی احیاء سنت رسول کریم ﷺ کی سالکین و مریدین کو تربیت دیتے ہیں اور کبھی نعت شریف (ذکر کے ساتھ) سنتے ہیں اور شائقین کو بیعت فرماتے ہیں یہ سلسلہ طلوع آفتاب تک جاری رہتا ہے۔

نماز اشراق

طلوع آفتاب کے تقریباً پانچ منٹ بعد چار رکعت (دو دو کرکے) نماز اشراق ادا فرماتے ہیں اس کے بعد خانقاہ شریف میں تشریف لے جاتے ہیں اور سالکین اور مہمانوں کے ساتھ مل کر ناشتہ تناول فرماتے ہیں۔

علوم معارف کا بیان

ناشتے کے بعد چاشت کے وقت تک علماء کی موجودگی میں ضروری علوم معارف اور دقائق سلوک پر گفتگو فرماتے ہیں اس کے بعد گھر تشریف لے جاتے ہیں اور وضو تازہ فرماتے ہیں، تحیۃ الوضو کے دو نفل ادا فرمانے کے بعد نماز چاشت ادا فرماتے ہیں۔

تلاوت قرآن مجید

نماز چاشت کے بعد گھر میں ہر روز تقریباً تین سپارے قرآن مجید تلاوت فرماتے ہیں پھر گھریلو، ہمسایوں اور مہمانوں وغیرہ کے حقوق وضروریات سے فارغ ہو کر قیلولہ فرماتے ہیں جو کہ سنت ہے اس کے بعد خانقاہ شریف میں تشریف لاتے ہیں۔ سالکین اور مہمانوں کے ساتھ دوپہر کا کھانا تناول فرماتے ہیں۔

نماز ظہر

کھانے کے بعد نماز ظہر کے لیے تیاری فرماتے ہیں نماز ظہر جامع مسجد میں طوال مفصل اور کبھی کبھی اوساط مفصل سے ادا فرماتے ہیں موسم گرما میں نماز ظہر تاخیر سے ادا فرماتے ہیں جیسا کہ احناف کا مذہب ہے اس حدیث شریف کے مصداق **"ابردوا بالظهر فإن شدة الحر فيها من فيح جهنم"** (بخاری شریف) ترجمہ: سردی کرو ساتھ ظہر کے بے شک گرمی کی شدت جہنم کی فیح میں سے ہے۔ (یعنی ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی فیح میں سے ہے) بلکہ تمام نمازیں مستحبہ اوقات پر قرات مسنونہ کے ساتھ ادا فرماتے ہیں اور سردیوں میں نماز ظہر جلدی ادا فرماتے ہیں جیسا کہ فقہائے کرام کا مذہب ہے۔ نماز ظہر کے بعد سورہ فتح۔ کا آخری رکوع کسی قاری صاحب سے سماعت فرماتے ہیں۔ پھر اذان عصر تک ذکر توجہ اور بیعت کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور کبھی علوم معارف اور کبھی عقائد اہلسنت پر گفتگو فرماتے ہیں اور فرقہ ضالہ خوارج کے متعلق مریدین کو آگاہ فرماتے ہیں اور ان کی خباثت سے مریدین و دیگر مسلمین کو خبردار فرماتے ہیں اور کبھی علوم طریقہ نقشبندیہ اور علوم نسبت مجددیہ پر مباحثہ فرماتے ہیں۔

نماز عصر

اذان عصر کے بعد گھر تشریف لے جاتے ہیں وضو تازہ فرماتے ہیں اور تحیۃ الوضو کے دو نفل ادا کرنے کے بعد جامع مسجد میں تشریف لاتے ہیں اور مسجد میں تحیۃ المسجد ادا فرماتے ہیں اور نماز عصر جامع مسجد میں اوساط مفصل کے ساتھ ادا فرماتے ہیں۔

ختم خواجگان شریف

نماز عصر کے بعد ختم خواجگان یعنی ختم ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ختم خلفائے ثلاثہ یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ختم خواجہ معصوم اول رحمۃ اللہ علیہ، ختم حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، ختم پیر پیران حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ختم حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ، ختم حضرت امام خراسانی رحمۃ اللہ عنہ، ختم حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ عنہ اور ختم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھواتے ہیں اس کے بعد سورہ عم سماعت فرماتے ہیں اور جمعہ کے دن سورہ عم کے بعد سورۂ کہف بھی سماعت فرماتے ہیں اس کے بعد دعا فرماتے ہیں پھر اذان مغرب تک خلفاء اور مریدین کے ساتھ ایک دو نعت شریف سنتے اور کبھی کبھی خود بھی مثنوی شریف کے اشعار یا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ بزرگوں کے اشعار پڑھتے ہیں۔

نماز مغرب اور اوابین

غروب آفتاب کے بعد اذان مغرب ہو جاتی ہے اذان کے بعد مغرب کی نماز قصار مفصل کے ساتھ جامع مسجد میں باجماعت ادا فرماتے ہیں۔ نماز کے بعد گھر تشریف لے جاتے ہیں اور چھ رکعت (دو دو کر کے) نماز اوابین ادا فرماتے ہیں۔ اور پھر سورۂ یٰسین اور سورہ واقعہ خود تلاوت فرماتے ہیں پھر خانقاہ شریف میں تشریف لے آتے ہیں اور مہمانوں اور سالکین کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے ہیں۔

آداب طریقت کی تعلیم

کھانے کے بعد نماز عشاء تک آداب طریقت کی تعلیم، اخلاق حمیدہ کی تلقین، حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کی تائید، اخلاق رذیلہ سے اجتناب کی تعلیم اور شریعت

محمدیہ ﷺ کی اتباع کی تلقین، عقائد باطلہ کی تردید، مذہب حق حنفی کی تائید، مشائخ کبار رحمۃ اللہ علیہم کے تعجب انگیز اور باعبرت واقعات، مصائب اور مشکلات پر صبر کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ استقامت علی الشریعہ والطریقۃ اور جمع بین الشریعت اور اتباع سنت کی تائید وغیرہ مختلف فرماتے ہیں جس میں جید علمائے کرام بھی تشریف فرما ہوتے ہیں۔ مغرب کے ڈیڑھ گھنٹہ بعد اذان عشاء ہوتی ہے۔

نمازِ عشاء

رات کی ایک تہائی سے پہلے نماز عشاء جامع مسجد میں باجماعت اوساط مفصل کے ساتھ ادا فرماتے ہیں اور نماز وتر کے بعد سبحان الملک القدوس دو بار آہستہ اور تیسری بار بلند آواز سے پڑھتے ہیں جیسا کہ احادیث شریفہ میں ہے:

۱. عن أبي كعب قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم إذ سلم في الوتر كان سبحان الملك القدوس.

۲. في روايته النسائى عن عبدالرحمان بن البزي عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم بقول إذسلم سبحان الملك القدوس ثلاثاً و يرفع صوته بالثالث.

ترجمہ:۔ ابی کعب ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب وتر کے سلام پھیرتے تو سبحان الملک القدوس پڑھتے تھے اور دوسری روایت نسائی میں ہے کہ عبدالرحمٰن ابن البزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو سبحان الملک القدوس تین مرتبہ کہتے تھے اور تیسری مرتبہ باآواز بلند فرماتے ہیں۔

وتر اور سنتوں سے فارغ ہو کر آیت الکرسی، تیسرا کلمہ، 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر وغیرہ اذکار مسنونہ کے بعد تین بار دعا مانگتے ہیں جو کہ مسنون اور مستحب عمل ہے۔ آپ عام طور پر ہر نماز کے بعد مندرجہ ذیل دعائیں پڑھتے ہیں:

آپ کی پنج گانہ نماز کے بعد کی دعائیں

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ

الْعَلِیْمِ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَاخْصُصْ مِنْ بَیْنِھِمْ حَضْرَتِ سَیِّدِنَا وَمُرْشِدِنَا وَاغْفِرْ لِاَسَاتِذِنَا ولتلامیذنا وَلِاَحْبَابِنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَo

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنَ وَاَنْتَ اغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا وَاِذَا اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَۃً فَتَوَفَّنَا غَیْرَ مَفْتُوْنِیْنَ وَنَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُقَرِّبُنَا اِلَیْکَ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ اَرْزَلِ الْعُمُرِ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ اِیْمَانَنَا وَسَلِّمْ دِیْنَنَا وَسَلِّمْ اِسْلَامَنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَo

(۳) اَللّٰھُمَّ اَعِزِّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الْمُجَاھِدِیْنَ الْکَشْمِیْرِیْنَ وَالْبُوْسِنِیْنَ وَالسَّیْفِیِّیْنَ وَغَیْرِھِمْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰھُمَّ قَھِّرْ وَدَمِّرْ اَعْدَآئَنَا وَشَطِّطْ شَمْلَھُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَھُمْ وَقَصِّرْ اَعْمَارَھُمْ وَخَرِّبْ بُنْیَانَھُمْ وَشَغِّلْھُمْ بِاَبْدَانِھِمْ وَخُذْھُمْ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ اَللّٰھُمَّ اشْغِلِ الظَّالِمِیْنَ بِالظَّالِمِیْنَ وَاَخْرِجْنَا مِنْ بَیْنِھِمْ سَالِمِیْنَ وَغَانِمِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِo

اس کے بعد موجود (یعنی ماہر) قاری سے سورہ الملک سماعت فرماتے ہیں پھر اگر جمعرات ہوتو تشریف رکھتے ہیں، محفل ذکر توجہ اور بیعت فرماتے ہیں اور ساتھ ساتھ نعت رسول مقبول ﷺ بھی سنتے ہیں اس کے بعد آپ دعا فرما کر گھر تشریف لے جاتے ہیں اور

گھر میں جا کر الم سجدہ کی تلاوت خود فرماتے ہیں اور نقشبندیہ شریف کے 36 مراقبات اور چشتیہ شریف کے چار اسباق، طریقہ قادریہ شریف و سہروردیہ شریف کے نو نو اسباق مکمل فرماتے ہیں۔

حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن کے عقائد و نظریات

حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی مدظلہٗ عقائد و نظریات کے باب میں انتہائی متصلب راسخ العقیدہ باعمل مسلمان ہیں مسلکاً حنفی ماتریدی ہیں ان کا مطالعہ بہت وسیع اور مستحضر ہے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی توحید اور حضور رسول پناہ ﷺ کی رسالت قرآن کی حقانیت و صداقت اور دیگر ضروریاتِ دین کے صرف قائل و مداح نہیں بلکہ ان کے بہترین پرچار کر ہیں ان کی تبلیغ و مساعی کے نتیجہ میں لاکھوں افراد کو عقائد و نظریات کے حوالے سے پختگی اور یقین کا نور نصیب ہوا ہے بعض دیگر امور کے حوالے سے ذیل میں ہم حضرت پیر صاحب کے چند عقائد و نظریات رقم کرنے جا رہے ہیں جن کی مدد سے آپ کے مسلک و مشرب کا آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور پیدا کی گئی محض غلط فہمیاں (جن کے اسباب کچھ بھی ہوں) خود بخود دم توڑ جائیں گی۔

1- عظمت اولیاء اللہ

آپ عظمت اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اے بے سمجھ انسان! بزرگوں کو خود پر قیاس کر کے برا نہ کہو اگرچہ بظاہر وہ ہماری طرح نظر آتے ہیں۔ مگر وہ سنت نبوی پر عمل پیرا ہو کر اپنے دل کا آئینہ صاف و شفاف کر چکے ہیں اور ان کا نفس ان کے تابع ہو گیا ہے۔ ہمارا اور ان کا فرق دیکھنا ہو تو شِیر اور شیر کے الفاظ ملاحظہ کرو۔ ہ الفاظ بظاہر اگرچہ ایک جیسے نظر آتے ہیں لیکن ان کے معانی میں بڑا فرق ہے۔ شِیر (دودھ) آدمی کی خوراک ہے جبکہ شیر (درندہ) بعض اوقات آدمی کو اپنی خوراک بنا لیتا ہے۔''

2- عظمت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''حضرت شیخ عبدالقادر ہی غوث اعظم ہیں اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں۔

حضرت غوث اعظم کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام عطا فرمایا ہے وہ کسی کے انکار سے ختم نہیں ہو سکتا۔ صرف میں ہی نہیں امام ربانی مجدد الف ثانی بھی آپ کو سید الاولیاء تسلیم کرتے ہیں۔"

3۔ مقام اعلٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

بارگاہ اعلٰحضرت میں بایں الفاظ خراج تحسین پیش کرتے ہیں:

"۔۔۔ اعلٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل، عاشق رسول، بے مثال عالم اور مجاہد تھے۔ وہ امام وقت اور مرد کامل تھے۔ وہ ولایت میں اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ آپ اپنے وقت کے عظیم وفقیہ، بے مثال محدث ومفسر اور جامع المنقول و المعقول تھے۔ میں ان کی شخصیت سے انتہائی متاثر ہوں۔ میں عقیدے، مذہب، قوم اور علاقہ ہر اعتبار سے ان کے موافق ہوں اور ان سے کوئی اختلاف نہیں بلکہ ان کے فتاویٰ رضویہ سے خوشہ چینی کرتا ہوں۔"

4۔ شان علمائے اہل سنت و بزرگان دین

علمائے اہل سنت اور اسلاف کی مدح میں کہتے ہیں:

"ہمارے اسلاف کی تاریخ گواہ ہے کہ ان بزرگان دین نے اپنے وقت کے فتنوں کا تن تنہا مقابلہ کیا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیابیوں سے ہمکنار فرمایا اور لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا فرمائی بلکہ انہوں نے لوگوں کے دلوں پر حکومتیں کیں۔ مادہ پرستی کے اس دور میں اگر روشنی کے مینار دیکھنے ہیں تو یہی بزرگان دین اور علمائے اہل سنت ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ نسبت پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ان کی مثال ریل گاڑی کے انجن کی مانند ہے۔ اگر انجن صحیح و درست حالت میں کام کرتا ہو تو پیچھے لگے ہوئے ڈبے بحفاظت منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں اور اگر خدانخواستہ انجن میں کوئی نقص یا خرابی ہو جائے تو ساتھ جڑے دیگر ڈبوں کا منزل مقصود پر پہنچنا مشکل تو کیا ناممکن ہو جاتا ہے یا تو انجن تبدیل کرنا ہوگا یا پھر اس فنی خرابی کو درست کرنا لازم ہوگا۔ یہی حالت سچے عاشقان رسول کی ہے۔"

5۔ شریعت وطریقت کا باہمی تعلق

شریعت وطریقت کا باہمی تعلق ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"شریعت کی مثال درخت کے تنے کی طرح ہے جبکہ طریقت کی مثال شاخوں کی

سی ہے۔ اگر کسی درخت کی شاخیں کاٹ دی جائیں تو اس پر پھل کیسے آئے گا طریقت اور شریعت ایک ہی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔"

6- شریعت، طریقت اور حقیقت کی مثال

شریعت، طریقت اور حقیقت کا باہمی فرق ایک مثال کے ذریعہ سمجھاتے ہیں:

"شریعت، طریقت اور حقیقت کی مثال یوں سمجھیں جیسے جھوٹ بولنا منع ہے۔ اگر کوئی شخص کوشش کرے کہ اس کی زبان پر جھوٹ جاری نہ ہو تو یہ شریعت ہے اگر دل سے جھوٹ کا خیال نکل جائے تو یہ طریقت ہے اگر زبان و دل دونوں سے یہ بات نکل جاتی ہے تو یہ حقیقت ہے۔"

7- شیخ طریقت کے لیے عالم ہونا ضروری ہے

شیخ طریقت کے لیے علم کو ضروری قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"علم حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے۔ یہ انبیائے کرام کی میراث ہے۔ عام مسلمانوں کے لیے علم کی اس قدر اہمیت ہے تو پھر شیخ طریقت کے لیے اس کی کس قدر اہمیت ہو گی۔"

8- شیخ اور سنت رسول ﷺ

شیخ کے لیے سنت رسول کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"شیخ کے لیے سنت رسول کی اتباع ضروری ہے جو شیخ خلاف سنت کام کرے وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اس سے الگ ہو جانا ضروری ہے۔"

9- شیخ کامل اور مرید صادق کی علامات

شیخ کامل کی علامات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

"شیخ وہ ہے جو کچھ بھی نبی کریم ﷺ کا ناپسندیدہ ہے ترک کر دے اور جو کچھ آپ کو پسند ہے اختیار کر لے اور اپنی تمام ذاتی خواہشات کا قلع قمع کر دے۔ وہ آئینہ ذات بن کر ابھرے اور اخلاق محمدی کا نمونہ بن کر مظہر ذوالجلال ہو جائے۔"

مرید صادق کی علامات ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:۔

"مرید صادق وہ ہے جس کی تمام خواہشات ارادت کی تاثیر میں نیست و نابود ہو جائیں اور وہ اپنی تمام توجہ ماسوا سے پھیر کر شیخ کی طرف رکھے اور اسی کا جمال اس کا قبلہ ہو جائے۔"

10- تصور کرامت

ولایت کے لیے ظہور کرامت ضروری نہیں اس سلسلے میں کہتے ہیں:

"اللہ رب العزت کے انوار و تجلیات اور فیوض و برکات اولیائے کرام کو نصیب ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ان سے کرامت ظاہر ہو جاتی ہے اور بعض اوقات نہیں ہوتی۔ کرامت اور خوارق عادت ممکن ہیں۔ بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو جلیل القدر منصب پر فائز تھے۔ ان سے کرامتیں ظاہر نہیں ہوئیں اور بعض اولیاء سے خوارق کا ظہور ہوا ہے۔"

مزید فرماتے ہیں:

"کرامت بڑی شے نہیں قلب کا ذاکر ہونا بڑی چیز ہے۔"

11- علم و عمل کا مقصد

حصول علم اور عمل کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہونا چاہئے اس سلسلے میں فرماتے ہیں:۔

"عمل اور علم اگر رضائے الٰہی کے حصول کے لیے ہو تو مفید ہے وگرنہ نقصان دہ ہے۔"

12- علم ظاہر اور علم باطن کا فرق

علم ظاہر اور علم باطن کا فرق بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"صنعت و حرفت کے استاد سے علم دین والا استاد افضل ہے اور علم دین والے استاد سے علم باطن والا استاد افضل ہے۔"

مزید فرماتے ہیں:

"علم ظاہر شاگرد کی لیاقت و قابلیت پر منحصر ہے جبکہ علم باطن شیخ پر منحصر ہے کیونکہ وہ مرید کے سینے میں منتقل کرتا ہے۔ ستر ہزار حجابات شیخ کی توجہ سے اٹھ جاتے ہیں اور یہاں سے سالک ابرار سے نکل کر مقربین میں شامل ہو جاتا ہے۔"

13- قلب ذاکر کی اہمیت

قلب ذاکر کی اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اگر قلب جاری ہو جائے تو ہر سانس کے بدلے ایک سو نیکی ہے اور اجر ہے۔ روح نرم اور لطیف شے ہے اور اسی لطیف شے سے لطیفہ نکلا ہے۔ لطائف کی زندگی ایک حقیقت ہے اس کا تعلق خالصتاً محسوسات سے ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔ لطائف کی زندگی سے مراد ذکر الٰہی کا جاری ہونا ہے جس شخص کا قلب جاری ہو جائے وہ مر بھی جائے تو زندہ ہے کیونکہ اس کا ذکر جاری ہے۔''

14- دوران نماز چیخنا چلانا اور رونا

نماز کے دوران چیخنا چلانا اگر دکھاوے کی غرض سے ہو یا جان بوجھ کر ہو تو نماز کو فاسد کر دیتا ہے بے اختیاری کی کیفیت اس سے استثناء ہے۔ اس مسئلہ کی وضاحت میں پیر صاحب کہتے ہیں:

''بے اختیار ہو کر اللہ کی محبت میں رونے اور چیخنے سے نماز نہیں ٹوٹتی قرآن سنتے ہوئے آہ وغیرہ کرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا اگر درد، تکلیف یا غم کی وجہ سے آواز نکالی جائے تو مفسد ہے۔''

پیر صاحب اپنے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''مخالفین ایک بھی گواہ پیش کر دیں کہ میں نے کبھی بھی کسی بھی نماز میں چیخ و پکار کی ہو تو میں ایک لاکھ روپے جرمانہ دینے کے لیے تیار ہوں۔''

15- فرق باطلہ سے میل جول

فرق باطلہ کے ساتھ روابط کے حوالے سے فرماتے ہیں:

''باطل فرقوں کے ساتھ نکاح درست نہیں۔ احتیاط کرنی چاہئے۔ ان کے ساتھ میل جول اور اٹھنے بیٹھنے سے ایمان کا خسارہ ہوتا ہے۔''

16- عقیدہ جبریہ کے متعلق وضاحت

عقیدہ جبریہ رکھنے والوں کے متعلق کہتے ہیں:

''عقیدہ جبریہ رکھنے والے کسی طور پر بھی مسلمان نہیں۔ ایسے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے سب اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ میں ایسے لوگوں سے استفسار کرتا ہوں کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ لوگوں سے چوری، زنا، جھوٹ اور قتل و غارت وغیرہ کرواتا ہے۔''

17- کھانے کے آداب

کھانا کھانے کے آداب کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اگر کھانا کھاتے وقت انسان ذکر جاری رکھے تو اس کی برکت سے پیٹ نور سے بھر جاتا ہے۔''

18- فکرِ آخرت کا درس

فکرِ آخرت کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایک نہ ایک دن ہمیں مرنا ہے لوگ ہمیں نہلائیں گے، کفنائیں گے، دفنائیں گے۔ قبر و حشر میں حساب و کتاب ہوگا۔ اللہ کے ہاں پیشی ہوگی۔ خدانخواستہ اس وقت ہمارے دامن میں شرمندگی اور رسوائی کے سوا کچھ بھی نہ ہوا تو۔ آیئے ہم سب مل کر اپنے اعمال کا محاسبہ خود کریں۔ زندگی کا جو حصہ گزر گیا اس پر رونے دھونے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اپنی بقیہ زندگی میں اس قول و فعل سے اجتناب کریں جو مذہب، دین اور ملک و قوم کے منافی ہو۔ ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں برابر کے شریک رہیں اور ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے اور غیبت و بہتان تراشی سے پرہیز کریں۔ اللہ کے حضور اپنے گناہوں کی عجز و انکساری کے ساتھ معافی مانگیں اور آئندہ صدقِ دل سے توبہ کریں اس کے لیے چند راہنما اصول ہیں جو حق و صداقت کی مضبوطی، ارادے کی پختگی اور نیت کا خلوص پر مبنی ہیں۔ تمام مسلمانانِ عالمِ اسلام ان اصولوں کو مشعلِ راہ بنا کر زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔''

19- لولا السنتان لھلک النعمان

یہ جملہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا فرمان عالیشان ہے۔ ''السنتان'' تثنیہ کا صیغہ ہے جس کی واحد ''السنۃ'' ہے۔ اس سے مراد دو سال ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر دو سال (جو امام جعفر صادق کی خدمت میں گزارے) نہ ہوتے تو نعمان (امام اعظم) ہلاک ہو جاتا۔

حضرت پیر صاحب اس فرمان کا ایک اور مطلب بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''اس جملہ میں مذکور لفظ ''السنتان'' کا سین مضموم ہے یعنی دو سنتیں۔ ایک سنت سے مراد طریقت اور دوسری سے مراد شریعت ہے۔ اس قول سے واضح ہوا کہ حضرت امام اعظم نے حضرت امام جعفر صادق سے شریعت و طریقت کے اسباق حاصل فرمائے۔''

حب الوطن من الایمان

آپ (اخندزادہ مبارک قدس سرہ) فرماتے ہیں کہ:

''میں حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی (اپنے مرشد) کے ساتھ ارچی میں تھا کہ آپ (مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ حدیث شریف پڑھی۔ ''حب الوطن من الایمان'' (یعنی وطن کی محبت ایمان میں سے ہے) اور فارسی میں یہ شعر پڑھا۔

تو مکانی اصل تو در لا مکان

این دوکان بر بندہ و بکشاں آں دوکان

مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی تاویل اس طرح فرمائی کہ محبت وطن سے مراد اصل روح ہے (اصل روح سے مراد وہ مقام ہے جہاں روح جسد عنصری میں پھونکنے سے پہلے تھی) علاوہ ازیں اس وقت آپ (مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) نے عجیب و غریب مقامات و عروجات بیان فرمائے۔

آپ (اخندزادہ مبارک قدس سرہ) اس وقت مراقبہ فرمایا کرتے تھے۔ پس آپ قدس سرہ نے فرمایا مجھے کشف ہوا کہ اس محبت وطن سے مراد وہ وطن ہے جس وطن میں دیدار خداوندی ہوتا ہے اور مراد اس سے جنت ہے چنانچہ جب میں نے یہ بیان کیا تو انہوں نے (مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھے ڈانٹا اور اس ڈانٹنے میں یہ حکمت عملی تھی کہ میری تربیت صحیح ہو کیونکہ میں نے حدیث شریف کی تاویل مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تاویل کے خلاف کی تھی (یعنی میری تاویل مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تاویل کے الٹ تھی) اس کے بعد آپ (مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ بے شک اولیاء اللہ کے کوئی غرض و حاجت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا کے اور ان کو جنت اور دوزخ کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ اس پر میں (اخندزادہ مبارک قدس سرہ) نے عرض کیا کہ بے شک لوگوں کے تین قسم کے مراتب ہیں۔

1- عوام 2- خواص 3- اخص الخواص

پس عوام جنت کی آرزو اور خواہش رکھتے ہیں اس لیے کہ وہ عیش وعشرت اور راحت کی جگہ ہے اور جو خواص ہیں وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر میں مستغرق ہیں اور جنت اور دوزخ کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور اخص الخواص کی طلب جنت ہے کیونکہ وہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا اور دیدار کی جگہ ہے اور دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں کیونکہ دوزخ اللہ تعالیٰ کے غضب اور دیدار الٰہی سے محروم ہونے کی جگہ ہے۔ پس میں (اخندزادہ مبارک قدس سرہ) نے جو تاویل کی ہے وہ اخص الخواص کے شان مرتبہ کے لائق ہے اور یہ کہ اولیاء اللہ کا دوزخ اور جنت کی پروانہ نہ کرنا یہ خواص کا مرتبہ ہے اس لیے میری اور آپ (حضرت مولانا صاحب) کی تاویل میں کوئی اختلاف نہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد مولانا صاحب نے علمائے کرام کی ایک جماعت کو فرمایا کہ بے شک اخندزادہ سیف الرحمٰن اس بابت میں حق بجانب ہیں اور جو میں نے تاویل کی ہے۔ وہ خواص کا مقام تھا اور جو انہوں نے (اخندزادہ مبارک قدس سرہ) نے بیان کیا وہ اخص الخواص کا مقام تھا۔

ایک مکتوب میں اپنے اعتقادی پہلو واضح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

''میں فقیر اخندزادہ سیف الرحمٰن بن قاری سرفراز خان بن محمد حیدر (حنفی مذہبا، نقشبندی مشربا، ماتریدی اعتقاداً، کوٹ ننگرہار مولداً، ارچی ترکستان موطناً، باڑا کھجوری منڈی کس مسکنا) تمام اہل اسلام کو عموماً اور علماء کرام و مشائخ عظام کو خصوصاً ایک اہم حقیقت واضح کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ الحمد اللہ میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا عاجز بندہ ہوں کہ تمام سر زمین پر اپنے آپ سے باعتبار ذوق کوئی اور مجھے ادنی ترین نظر نہیں آتا اور میں خاتم النبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر اعتقاد رکھتا ہوں اور فروع وفقہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ عنہ کا مقلد ہوں اور اصول و عقائد میں اہلسنت و جماعت کے عظیم پیشوا حضرت امام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کا تابع اور تصوف وطریقت میں حضرت بزرگ محمد بہاؤالدین شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کا تابع اور انہیں بزرگان دین کا بالواسطہ مرید ہوں۔ لیکن اس امر میں باشعور مسلمانوں کے نزدیک کوئی خفاء نہیں کہ ہر زمانہ میں اہل

حق اور فقراء طریقت کے حاسدین اور متعصبین ہوتے ہیں جو کہ قسم قسم افتراء بازیوں کے ذریعہ کم فہم اہل اسلام کے دلوں میں فاسد شکوک وشبہات ڈالتے ہیں اور انہیں اولیاء کرام کے خلاف ابھارتے ہیں۔ لیکن اہل حق شکر اللہ سعیھم ہر زمانہ میں ان منکرین اور حاسدین کو منہ توڑ جواب سے نوازتے ہیں اور عام اہل اسلام کو ان کے دجل وفریب سے بچاتے ہیں اور انہیں راہ راست پر لگاتے ہیں۔''

حضرت اخندزادہ کی ایک اہم وضاحت

تمام مسلمانان عالم بالخصوص مسلمانان پاکستان کی اطلاع کے لیے ایک ضروری وضاحت پیش خدمت ہے کہ فقیر اخندزادہ سیف الرحمٰن المعروف بہ پیر ارچی بحمداللہ مذھباً سنی، حنفی مسلمان ہے اور طریقت میں سلاسل اربعہ یعنی نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ اور سہروردیہ کا تابع ہے۔ اس طرح یہ فقیر مذہب میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا مقلد اور طریقت میں حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی شہید، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری اور امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کا مرید ہے۔

چند روز قبل کچھ شرپسندوں نے مسلک اہل سنت و جماعت کی عظمت اور فقیر کی شہرت سے گھبرا کر اخبارات میں یہ غلط پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ پیر سیف الرحمٰن ایک نئے مذہب یعنی مذہب سیفیہ کا بانی ہے۔ واضح رہے کہ سیفیہ کسی مذہب کا نام نہیں یہ ہمارے سلسلہ طریقت کا اضافی تعارفی لفظ ہے جو میرے معتقدین دیگر تمام مشائخ کے معتقدین کی طرح صرف پہچان کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ بحمد للہ میں میرے خلفاء اور تمام مریدین راسخ العقیدہ سنی مسلمان ہیں اور جو کوئی بھی یہ کہے کہ ''سیفیہ'' نیا مذہب ہے وہ شخص مفسد اور جھوٹا ہے اور تمام مسلمانوں کو ایسے شرپسندوں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔

علی ھذا القیاس جو شخص یہ کہے کہ میرا علم، نبی کے علم کے برابر یا زیادہ ہے وہ قطعی طور پر کافر ہے اور اس کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر ہے۔ نیز جو شخص یہ دعوی کرے کہ جنگ بدر میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی تلوار میں تھا اور میری وجہ سے حضور علیہ الصلوۃ السلام کو فتح نصیب ہوئی وہ بھی صریحاً کافر ہے اور اس کو کافر نہ سمجھنے والا بھی کافر ہے۔

میرے خلاف اخبارات میں شائع ہونے والے تمام الزامات قطعاً بے بنیاد اور

علمی خیانت ہیں۔ یہ الزامات ایک مخصوص طبقہ لگا رہا ہے جو مشائخ اہل سنت کی شہرت سے ہمیشہ خائف رہا ہے۔ علماء اہل سنت سے درخواست ہے کہ کسی بھی موضوع پر اشتباہ رفع کرنے کے لیے جب بھی چاہیں فقیر سے رابطہ فرمائیں۔

اس کے بعد حضرت نے ایک کھلا خط مشائخ اہل سنت کے نام جاری کیا جس کا عنوان ''مشائخ اہل سنت کے نام ایک اہم پیغام'' تجویز فرمایا بہت مناسب ہے کہ وہ وضاحتی مکتوب بھی یہاں پیش کر دیا جائے۔ سو ملاحظہ فرمائیں:

الصلوۃ والسلام و علیک یا رسول اللہ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم و علی اله و اصحابه و اتباعه اجمعین امابعد!

میں فقیر سیف الرحمٰن بن قاری سرفراز خان بن قاری محمد حیدر (حنفی مذہبا نقشبندی مشربا و ماتریدی اعتقاد ''اکوٹ ننگر مولدا'' ارچی ترکستان مسکنا باڑہ کھجور منڈی کس) تمام اہل اسلام علمائے کرام و مشائخ عظام کو خصوصاً یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ الحمد للہ میں اللہ تعالیٰ کا عاجز بندہ ہوں تمام سرزمین پر اپنے آپ سے بااعتبار ذوق کوئی اور مجھے ادنیٰ ترین نظر نہیں آتا اور میں نور مجسم رحمت عالم خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کا امتی ہوں اور فقہ میں امام اعظم ابو حنیفہ ﷛ کا مقلد ہوں اور اصول و عقائد میں اہل سنت و جماعت کے عظیم پیشوا حضرت ابو منصور ماتریدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خواجہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات کا تابع ہوں اور ان بزرگان دین کا بالواسطہ مرید ہوں لیکن اس امر میں باشعور مسلمان اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ ہر زمانہ میں اہل حق و فقراء طریقت کے حاسدین اور معاندین موجود ہوتے ہیں جو قسم قسم کی افتراء بازیوں کے ذریعے عام مسلمانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرتے رہتے ہیں اور اولیاء کرام کے خلاف عوام کو ابھارتے رہتے ہیں لیکن اہل حق شکر اللہ ہر زمانہ میں ان منکرین اسلام اور حاسدین کا منہ توڑ جواب دیتے ہیں اللہ رب العزت نے قرآن میں ارشاد فرمایا۔

الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون. (القرآن)

ہر دور میں بزرگان دین و ملت اہل اسلام کو اس کی مکاریوں سے آگاہ فرماتے رہتے ہیں اس پرفتن دور میں سنت و شریعت کی پابندی کرنا نفس کے ساتھ بہت بڑا جہاد ہے اور اس کا اجر اس قدر عظیم ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ فساد امت کے وقت جس نے میری ایک سنت پر عمل کیا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

یہ فقیر بتا سکتا ہے کہ لاکھوں خلفاء مریدین دنیا کے تقریباً ہر حصے میں احیاء سنت اور شریعت محمدی ﷺ کا ایک عظیم اور روحانی انقلاب برپا کر رہے ہیں اور ہزاروں بلکہ لاکھوں و بدعقیدہ اور بھٹکے ہوئے گمراہ لوگ ہدایت پا چکے ہیں۔ پنجاب میں میرے خلیفہ میاں محمد حنفی سیفی میرے مریدوں میں ایک روشن مثال ہیں جو کہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف لاہور میں خلق اللہ کی خدمت کے لیے دن رات کوشاں ہے۔

قیاس کن زءِ بہار من گلستان من را

اس فقیر کے بارے میں یہ عقیدہ لوگوں نے یہ افترا بازی کی کہ چونکہ میں بریلوی نہیں کہلواتا اس لیے مجھے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ جات سے اتفاق نہیں ہے تو اس فقیر نے بارہا معزز علماء مشائخ عظام کو موجودگی میں یہ بات کی کہ اس حقیقت سے یہ فقیر آگاہ ہے کہ عظیم المرتبت عاشق ماہ رسالت مجدد دین ملت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تمام زندگی احیائے سنت اور اماتت بدعت کے لیے کوشاں رہے آپ کی محققانہ خدمات اور چشمہ فیض لاکھوں کی تعداد میں لوگ مستفیض ہو رہے ہیں۔

اور میں یعنی فقیر اخندزادہ سیف الرحمٰن نے خطیب بے مثل مولانا علامہ مقصود احمد قادری صاحب خطیب مسجد حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر علمائے کرام کی موجودگی میں بارہا یہ بیان کیا کہ مجھے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تمام فتاویٰ جات سے اتفاق ہے۔

اور یہ افتراء بازی کی گئی کہ میں معاذ اللہ گستاخ رسول کو کافر قرار نہیں دیتا تو فقیر

نے بارہا یہ بیان کیا کہ میرے نزدیک اجماعی قاعدہ جو میرے سمیت تمام علمائے اہلسنت کا اجماعی قائدہ ہے کہ ''اگر کوئی ضروریات دین سے انکار کرے تو کافر ہے اور اگر کوئی گستاخی رسول ﷺ کا مرتکب ہوا تو اگر وہ دیوبندی ہو یا غیر دیوبندی کافر ہے۔''

اس کے باوجود جب میرے سامنے حفظ الایمان کی وہ عبارت جس میں رسول اکرم ﷺ کے علم کو پاگلوں کے علم سے تشبیہ دی گئی تھی تو میں نے اس کے مصنف قائل مصدق و مصحح کو کافر قرار دیا اور اسی طرح دیگر گستاخانہ عبارات کے قائل مصدق و مصحح کو کافر قرار دیا اور میرا آج بھی یہی فتویٰ ہے۔ اور الحمد اللہ میں کتاب ''حسام الحرامین'' کی بھی مکمل تائید کرتا ہوں۔

المختصر یہ کہ حضرت پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی اعتقادی حوالے سے مشائخ و آئمہ اہلسنّت کے تابع، السنت العقیدہ اور راسخ العلم بزرگ ہیں اور ان کے احوال عجلت میں جس قدر دستیاب ہو سکے ہم نے پیش کرنے کی سعی کی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ آپ کا سایہ دراز فرمائے اور ان کے وجود سے مخلوق خدا کو فیض یاب رکھے اور ابلاغ و اشاعتِ دین کے لیے ان کی سعی کو مشکور فرما کر انھیں اس کا بہتر اجر عطا فرمائے۔ آمین

(صفحہ نمبر 53 سے آگے ملاحظہ ہوں)

خدمات پر مامور ہوں۔

13- صاحبزادہ محمد حسین اللہ السیفی

حضرت مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے اور تیرہویں صاحبزادے ہیں یہ بھی زیر تعلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں علم نافع عطا فرمائے اور ان کے ذریعے ملک وقوم کو نفع و خیر عطا کرے۔ آمین

حضرت اخندزادہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے صاجبزادگان کا تعارف

تحریر: پیر طریقت کرنل ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

اللہ تعالیٰ نے حضرت اخندزادہ مبارک سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کو نیک اور صالح اولاد سے نوازا۔ الحمدللہ آپ کی تمام اولاد علم دین کے زیور سے آراستہ و پیراستہ شریعت مطہرہ کی پابند، خدمت دین کے جذبے سے سرشار اور مصروف جہدِ خیر ہے آپ کے 13 صاجبزادے ہیں جن کے تعارف بالترتیب اختصار کے ساتھ پیشِ خدمت ہیں۔

1- شیخ القرآن مولانا محمد سعید حیدری السیفی

آپ حضرت کے فرزند اکبر ہیں شیخ الحدیث اور شیخ الفقہ کے منصب پر فائز ہیں حضرت اخندزادہ مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال مبارک کے بعد آپ ہی جانشین بنے۔ حضرت مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے ہی میں پبی (پشاور) کے دارالعلوم کے مہتمم رہے اور آستانہ عالیہ میں گراں قدر انتظامی ذمہ داریاں بطریق احسن نبھاتے رہے۔

2- شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد حمید جان السیفی

آپ حضرت کے فرزندِ ثانی ہیں مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی زیرنگرانی عرصہ دراز سے دارالعلوم میں صدر مدرس اور آستانہ عالیہ کی جملہ انتظامی ذمہ داریاں نبھانے پر فائز تھے۔ حضرت مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کو ''مولانا صاحب'' کے مقدس الفاظ کے ساتھ یاد فرمایا کرتے تھے اور آپ اس وقت بھی دارالعلوم فقیرآباد لاہور میں حدیث پاک کی تدریس اور سالکین کی تعلیم وتربیت کا فریضہ نبھا رہے ہیں۔

3- مولانا عبدالباقی السیفی

حضرت مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے اپنے بڑے بھائی شیخ الحدیث مولانا حمید جان مدظلہ العالی سے ساری تعلیم اور جملہ فنون میں دسترس حاصل کی۔ خانقاہ عالیہ کے جملہ امور میں دلچسپی سے خدمت کرتے ہیں۔ آپ سنجیدہ مزاج کے حامل ہیں۔

4- قاری محمد حبیب جان السیفی

آپ حضرت اخندزادہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے چوتھے صاحبزادے ہیں۔ مستند قاری ہیں تجوید و قرأت کے تدریس میں آپ کا شمار اساتذۂ فن میں ہوتا ہے دارالعلوم لکھو ڈیر (فقیر آباد) میں شعبہ قرأت کے نگران اعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خدمتِ قرآن کریم کا جذبہ وافر طور پر ودیعت فرمایا ہے گذشتہ پندرہ سال سے حضرت مبارک کے حکم پر مسجد کی امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

5- صاحبزادہ احمد سعید عرف یار جان صاحب

آپ پانچویں صاحبزادے ہیں درس نظامی کے پائے کے مدرس، بہترین خطیب اور مثالی قلمکار ہیں۔ اکثر و بیشتر آستانہ عالیہ کی مسجد میں خطاب فرماتے ہیں۔ نہایت خلیق اور کشادہ جبیں انسان ہیں اسی وجہ سے ''یار جان'' کے لقب سے معروف ہوئے۔ دارالعلوم میں تدریس کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ شریعت مطہرہ کے نہایت پابند اور متقی انسان ہیں۔

6- صاحبزادہ احمد حسین السیفی

حضرت مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے چھٹے صاحبزادے، حافظ قرآن اور مستند قاریٔ قرآن ہیں۔ خانقاہ عالیہ میں انتظامی امور اور قرآن کریم کی تدریس میں مصروف عمل رہتے ہیں۔ آپ بھی آنے والوں کو نہایت کشادہ دلی اور اخلاق سے ملتے ہیں۔

7- صاحبزادہ سیف اللہ السیفی

صاحبزادہ سیف اللہ السیفی حضرت اخندزادہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے ساتویں صاحبزادے ہیں آپ نے جامعہ سیفیہ سے ہی علم دین کی تعلیم حاصل کی اپنے بڑے

بھائیوں اور ماہر اساتذہ فن سے علم حاصل کیا۔ سالکین کی خدمت اور خانقاہ کے امور میں فرائض ادا کرتے ہیں۔

8- صاحبزادہ صفی اللہ السیفی

حضرت اخندزادہ مبارک کے آٹھویں صاحبزادے حضرت صاحبزادہ صفی اللہ السیفی آج کل خانقاہ عالیہ کی مرکزی جامع مسجد میں امامت کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ عالم دین ہیں۔ حافظ قرآن ہیں۔ مجود قاری ہیں اور خدمت دین پر مامور ہیں۔ تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

9- صاحبزادہ احمد حسن السیفی

آپ حضرت اخندزادہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے نویں صاحبزادے ہیں عالم باعمل، عصری علوم پر دسترس رکھنے والے اور عصری حالات سے آگاہ و شناسا رہنے والے نوجوان ہیں۔ شعوری طور پر وحدتِ اہلِ سنت کے خواب دیکھتے رہتے ہیں اور اس حوالے سے اکثر مشاورت کرتے ہیں۔ اس وقت خانقاہ عالیہ میں خدمت دین پر مامور ہیں۔ آپ خالص ادبی ذوق وشوق کے حامل ہیں۔ اعلیٰ درجے کے مدرس بھی ہیں۔

10- صاحبزادہ نجیب اللہ السیفی

آپ حضرت اخندزادہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے دسویں صاحبزادے ہیں حافظ قرآن ہیں اور خانقاہ عالیہ میں خدمت کرتے ہیں۔

11- صاحبزادہ حبیب اللہ السیفی

حضرت اخندزادہ مبارک کے گیارہویں صاحبزادے ہیں اور اس وقت درس نظامی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں مگر خدمتِ تدریس کا شوق ابھی سے ہے اور تبلیغی امور میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

12- صاحبزادہ محمد محسن السیفی

حضرت مبارک قدس سرہٗ کے بارہویں صاحبزادے ہیں اور زیر تعلیم ہیں خدا کرے مستقبل میں مستند باعمل عالم دین بنیں اور ملت و امت کے لیے اپنے اجداد کی طرح

(باقی صفحہ نمبر ۵۷ پر)

علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ ترمذی سیفی ☆

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''پروردگار مجھے اتار برکت کے ساتھ (مبارک) اور تو ہی بہتر اتارنے والا ہے۔''

......مبارک......

ایک ایسا ''کلمہ مبارک'' ہے کہ جسے سنتے ہی سماعتوں میں سرور، دلوں میں نور محسوس ہونے لگتا ہے اور اسے سننے کا ہر شخص متمنی ہوتا ہے اور یہ ہمیشہ، خوشی، کامیابی، عطاء، شفاء، وغیرہ کے لحاتِ خیر پر ہی بولا اور سنا جاتا ہے۔ چنانچہ اس ''کلمۂ مبارک'' میں خیر ہی خیر ہے اور جس کے لیے بولا جائے اُس کے لیے بھی خیر و خوبی ہی مراد ہوتی ہے اور سننے والا بھی خیر و خوبی کی ہی وجہ و دلیل سمجھتا ہے۔

جس ہستی کے بارے میں مجھے اپنے تاثرات کے اظہار کے لیے فرمایا گیا۔ ان کے نام نامی اسم گرامی کا تخلص ہی ''مبارک صاحب'' ہے۔ میری مراد قیومِ زماں، مجدد دوراں، قطب الارشاد، فرد الافراد، غوثِ زماں، جانِ سالکاں پیر طریقت، رہبر شریعت منبع فیوض و برکات سیدنا و مرشدنا اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی المعروف ''حضرت مبارک صاحب'' علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذاتِ ستودہ صفات ہے۔

بلاشبہ وہ اسم بامسمّٰی تھے اور بے شک ان کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ، ہر لحظہ مبارک تھا، نہ صرف اپنے لیے بلکہ ہر ہم نشین، تمام سالکین کے لیے اور ان کا وصالِ باکمال بھی مبارک ہے کہ بفرمانِ رحمٰن جل جلالہٗ، یاتیھا النفس المطمئنۃ○ ارجعی الٰی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبدی○ و ادخلی جنتی○ کا مصداق اتم ہے۔

☆ موسس: ادارہ العرفان اہل سنت و جماعت حنفی ٹرسٹ غوثیہ چوک، شاہدرہ لاہور

آپ علیہ الرحمہ ایسے ''مبارک'' تھے جو بھی سچی عقیدت و محبت سے پاس بیٹھا، وہ بھی ''مبارک'' ہو گیا۔ آپ کا قدم پُرکرم جہاں بھی گیا وہ جگہ وہ علاقہ ''مبارک'' ہو گیا اور اس کی بے شمار مثالیں واضح طور پر موجود ہیں اور اب آپ کے اس دارِفانی سے دارِ باقی کی رحلت فرما جانے کے بعد ''مزارِ مبارک'' سے بھی اہل نظر وہی کچھ حاصل کر سکتے ہیں جو کہ آپ کی ظاہری صحبت مبارک میں عطا ہوتا تھا۔ انشاء اللہ و باذن اللہ۔ اس فقیر و ناچیز کی 1998ء میں سیدی و مرشدی مخدوم اہلسنّت، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت قبلہ میاں محمد حنفی سیفی مبارک دامت برکاتہم العالیہ سے نسبتِ غلامی کے بعد باڑہ شریف، فقیر آباد شریف اور سفر و حضر میں کئی ملاقاتوں کا شرف نصیب ہوا اور اُن میں سے کئی بہت اہم اور اسرار رموز والی ہیں جن کا اظہار ان مختصر صفحات میں مشکل ہے۔

اور اِس ناچیز پر ''سید آلِ رسول'' کی نسبتِ ومطہرہ کے باعث خصوصی شفقت و نظر فیض و برکات فرماتے تھے۔ جزاھم اللّٰہ و رسولہ فی البرزخ. آمین

اس فقیر کی کمزوری بصارت کے باعث تحریری سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ تاہم یہ چند سطور گرامی القدر صحافی اہلسنت، محبوب العلماء والمشائخ جناب ملک محبوب الرسول قادری صاحب اطال اللہ حیاتہٗ کے ایماء پر اپنی بخشش و نجات بطفیل ''حضرت مبارک'' صاحب علیہ الرحمۃ تحریر کر دی ہیں جو کہ ''حضرت مبارک'' علیہ الرحمہ کے چہلم شریف پر ان کے سہ ماہی رسالہ ''انوار رضا'' کی اشاعت خاص کی مناسبت سے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ جناب ملک صاحب اس نمبر کا نام ہی ''انوار رضا کا ''مبارک نمبر'' رکھ دیں تو خوب ہے ویسے وہ بہتر سمجھتے ہیں۔ وہ اس میدان کے شہسوار ہیں اور فقیر لگے ہاتھوں جناب ملک صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہے کہ وہ علمائے کرام و مشائخ عظام کی سیرت و سوانح اور خدمات کے حوالے سے بڑی محنت شاقہ کر کے ''خصوصی نمبر'' شائع کر کے عوام اہلسنّت کو اپنے اسلاف سے باخبر رکھتے ہیں۔ جزاھم اللّٰہ خیراً.

اور میرے خیال میں یہ اعزاز صرف جناب ملک محبوب الرسول قادری زید مجدہم کو بھی حاصل ہے کہ علماء و مشائخ کی حیاتِ ظاہری میں بھی ان پر ''خصوصی نمبر'' شائع کرتے ہیں جیسا کہ ''حضرتِ مبارک'' پر بھی انوارِ رضا کا خوبصورت نمبر حضرت مبارک

صاحب علیہ الرحمہ کی حیات میں بھی شائع کیا گیا جس کے لیے انھوں نے پورے ملک کے دورے اور سفر بھی کیے اور حضرت مبارک صاحب علیہ الرحمہ کا تفصیلی انٹرویو جو کہ آپ نے باڑہ شریف جا کر کیا تھا وہ بھی شائع ہوا تھا۔ جزاہم اللہ خیراً۔

اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت مبارک صاحب علیہ الرحمۃ کے درجات رفیعہ کو اور بلندی عطا فرمائے اور ہمیں ان کی روحانیت سے بہرہ مند فرمائے اور جناب ملک صاحب کی اس سعی سعید کو منظور فرما کر ہر خاص و عام کے لیے مشعل راہ بنائے اور انھیں جزائے جزیل وجمیل عطا فرمائے۔

یہ تیرے پرُ اسرار بندے

تحریر: علامہ محمد ظہیر عباس قادری

مجمع البحرین، صاحب علوم ظاہری و باطنی شمس المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن نقشبندی علیہ الرحمۃ کی ناچیز نے پہلی مرتبہ ترنول میں بارڈہ سے آمد کے موقعہ پر زیارت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اس ولی کامل کی زیارت سے ہی ایمان تازہ ہوگیا اور وہ فرمان دل و دماغ میں گردش کرنے لگا اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضرت اخندزادہ یقیناً اس فرمان کے مصداقِ حقیقی ہیں ''کہ ولی وہ ہوتا ہے جسے دیکھ کر خدا یاد آجائے'' جدھر ان کی نگاہ اُٹھتی تشنگانِ معرفت تڑپ جاتے اور وجدانی کیفیات پر آنے والے لمحے دل کو مسرور کررہے تھے۔ برادرِ مکرم حضرت مولانا پیر عابد حسین سیفی صاحب کے توسل سے حضرت علیہ الرحمۃ کا تفصیلی تعارف ہوا تو مزید ان کی محبت دل میں جاگزیں ہوتی گئی اور یہ سلسلہ محبت الحمدللہ تاحال عروج پکڑ رہا ہے۔ حضرت مبارک سرکار علیہ الرحمۃ کا فیضانِ فیض پوری دنیا میں بڑی تیزی سے ترقی کررہا ہے اور غافل لوگوں کو معرفت حق کے جام پلائے جارہے ہیں۔ دن بدن اس قافلۂ عشاقانِ مصطفیٰ علیہ السلام میں عشق و محبت مکینِ گنبدِ خضری ﷺ سے سرشار مجاہد، دین متین و امت محمدیہ کی خدمت کے لیے تیار ہو رہے ہیں۔ یہ یقیناً حضرت مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خاص نگاہِ عنایت و فیضان نظر کا ثمرہ ہے۔ اللہ مزید برکتیں عطا فرمائے۔ حضرت مبارک سرکار نے جس طرح محبت مصطفیٰ علیہ السلام کا مظاہرہ گستاخانِ امام الانبیاء کے ساتھ پنجۂ آزمائی کر کے کیا وہ یقیناً ہمارے لیے بہت بڑا درس ہے کہ انھوں نے کبرسنی میں باوجود نقاہت و کمزوری کے دشمنانِ دین کے خلاف جہاد کیا۔ ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے اور اس مشن کے لیے کمربستہ ہو جانا چاہیے۔ حضرت مبارک سرکار نے اپنی عمر مبارکہ کے آخری لمحے تک مسلک اعلیٰ حضرت

کو اپنا کر ہمیں یہ درس دیا کہ ہم اُن کے ساتھ محبت کرنے والے بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قریہ قریہ، بستی بستی، نگر نگر، کوچہ کوچہ محبتِ مصطفیٰ علیہ السلام کو پھیلائیں اور جہاں بھی دشمنانِ عظمت رسالت اپنی کاروائیاں کرنے میں مصروف ہوں یا سیدھے سادھے مسلمانوں کے عقائد حقہ پر ڈاکہ ڈال رہے ہوں۔ ہم اُن کا قرآن و حدیث سے دفاع کریں۔

اللہ کریم حضرت مبارک سرکار کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت ابوالرضا صوفی گلزار حسین قادری رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰاَیتھا النَّفسُ المُطمَئِنۃo ارجعی الٰی ربک راضیۃ مرضیہo سورۃ فجر'

''لحد میں عشقِ رخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے''

(اعلیحضرت بریلوی علیہ الرحمہ)

اسلامیان اہلسنّت و جماعت ایک عظیم عالم دین اور دور حاضر کے عظیم شیخ طریقت، ولی کامل جن کا وجود مسعود اہل اسلام کے لیے بڑی تقویت وطمانیت کا باعث تھا سے محروم ہوگئی ہے۔ سلسلہ سیفیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بانی و سربراہ حضرت علامہ، فقیہ و شیخ المشائخ اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے باعث اہل سنت بالعموم اور سلسلہ عالیہ سیفیہ بالخصوص بڑے سانحہ سے دوچار ہوئے ہیں۔ اتنے عظیم انسان کا خلاء گردش ایام سے پرُ ہوتا نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ کے صدقے آپ کی دینی و روحانی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے اور اپنے خاص بندوں میں عزت و شرف کے مقام سے نوازے۔

آپ نے پاکستان میں تشریف لانے کے بعد بہت قلیل وقت میں جو عزت و شہرت پائی وہ ہر ایک کے نصیب کی بات نہیں۔ آپ عالم باعمل تھے اور ارادت مندوں کی نظرِ ظاہری و بصیرتِ باطنی کے طغیان سے صراط مستقیم کی طرف کایا پلٹتے رہے۔ آج آپ

کے ارادت مند تمام شعبہ حیات میں بکثرت موجود ہیں اور دور سے نمایاں نظر آتے ہیں۔ آپ ایسے صاحب شرف شیخ ہیں کہ ورثہ میں بہت بڑی جماعت کے ساتھ ساتھ نیک و صالح علماء کرام کی صورت میں اپنی اولاد کو اہل اسلام کی راہنمائی کے لیے چھوڑ گئے ہیں جو حضرت کے مشن کو تادیر کامیابی و کامرانی سے چلاتی رہے گی اور دین اسلام کی خدمت سرانجام دیتی رہے گی۔

اسلامیان اہلسنّت اس وقت قیادت و اتحاد سے محروم ہیں۔ کوئی مرد خدا آگے بڑھے اور ان کی قیادت سنبھالے اور پھر سے ان کی قوت کو یکجا کر دے یہ وقت کا تقاضا ہے اس لیے کہ بڑے منظم دشمن کا آپ کو سامنا ہے جو آپ کے وجود کے خاتمے کی قسم کھائے بیٹھا ہے۔

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں

صلی اللہ
علیٰ رسولہٖ
محمد
وعلیٰ آلہٖ وسلم



بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ



بے شک اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے
آپ بھی اطمینانِ قلب کے لیے ذکرِ الٰہی کی طرف رجوع کریں

ہفتہ وار محفل ذکر

ہر اتوار بعد نماز عشاء

بفیضانِ نظر

امیر شریعت وطریقت قیوم زماں محبوب سبحاں امام خراساں

حضرت اخوندزادہ **پیر سیف الرحمٰن مبارک** پیر ارچی وخراسانی رحمۃ اللہ علیہ

بنظر عنایت

غوث جہاں قطب دوراں شیخ العلماء

حضرت پیر **میاں محمد حنفی سیفی** ماتریدی دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف کالا شاہ کاکو لاہور

زیر صدارت

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر **محمد امجد ظہیر محمدی سیفی** مدظلہ العالی

خدام

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ

(ائرپورٹ روڈ) فیصل آباد

گلی نمبر 13۔ افغان آباد نمبر 1 فیصل آباد

0300-8660001
0300-4518739

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ





وہی بزم ہے وہی دھوم ہے وہی عاشقوں کا ہجوم ہے
ہے کمی تو بس اُسی چاند کی جو تہہ مزار چلا گیا

نہیں کیوں نصیرؔ نہ اشکِ غم کروں کیوں نہ نالہ وزاریاں
ہمیں بے قرار وہ چھوڑ کر سرِ راہ گذار چلا گیا

بے شک اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے آپ بھی اطمینانِ قلب کے لیے ذکرِ الٰہی کی طرف رجوع کریں





ہفتہ وار محفلِ ذکر نماز جمعۃ المبارک تا نماز عصر

ماہانہ محفلِ ذکر ہر اسلامی مہینے (ہجری تقویم) کا پہلا جمعہ

درویش زادہ پیر محمد عبدالحکیم گیانی سیفی المعروف پیر پٹھان

آستانہ عالیہ نقشبندیہ چشتیہ قادریہ سہروردیہ سیفیہ

جامع مسجد سردار پیر پٹھان والی (نزد سیم پُل) سرفراز کالونی

جوہرآباد ضلع خوشاب (پنجاب) پاکستان 0301-6701681



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ



ہفتہ وار محفل ذکر

اتوار بعد نماز عشاء

ماہانہ محفل ذکر

ہر ماہ کا پہلا اتوار

بے شک اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے آپ بھی اطمینانِ قلب کے لیے ذکرِ الٰہی کی طرف رجوع کریں



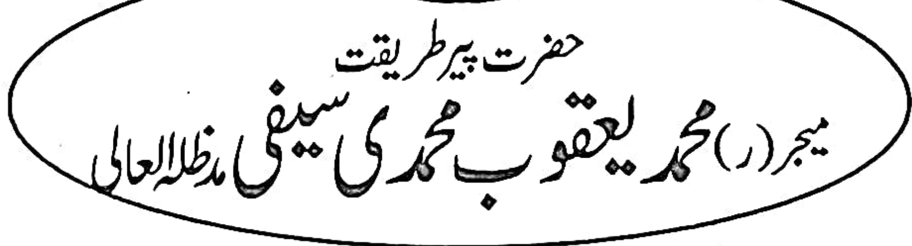
بنظر عنایت

غوث جہاں قطب دوراں شیخ العلماء

حضرت پیر میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف کالا شاہ کاکو لاہور

زیر صدارت



خدام آستانہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ محمدیہ ملکوال شریف تلہ گنگ (پنجاب)

0300-5394964, 0543-411961

لطائف کی زندگی ایک حقیقت ہے اس کا تعلق محسوسات سے ہے

نظریۂ وحدت الوجود کی مثال ایک تنگ گلی کی سی ہے، میں شہودی ہوں

عالمی غلبۂ اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہوگا

اس وقت چار بیویاں ہیں الحمد اللہ 13 بیٹے اور سات بیٹیاں ہیں

صوبہ سرحد کے نامور شیخ طریقت جید عالم دین

حضرت اُخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی مدظلہ

کی باتیں

ملاقات: ملک محبوب الرسول قادری

○ اسم گرامی؟

☆ ''سیف الرحمٰن''

○ ولدیت؟

☆ حضرت قاری سرفراز خاں رحمۃ اللہ علیہ جو سلسلہ قادریہ میں مشہور بزرگ حضرت شیخ المشائخ حاجی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے نہایت متقی، پارسا اور پرہیزگار انسان تھے۔ مجھے ان کی تربیت اور نسبت نے اللہ کے فضل سے بہت کچھ عطا کیا ہے۔

○ تاریخ پیدائش اور مقام ولادت؟

☆ میری ولادت جلال آباد (افغانستان) سے بیس کلو میٹر دور جنوب کی طرف واقع ایک گاؤں بابا کلی، کوٹ میں ہوئی۔ یہ سال ۱۳۴۹ھ تھا۔

○ بتدائی تعلیم؟

☆ میں نے قرآن حکیم اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ سے ناظرہ پڑھا اور کچھ

سورتیں حفظ بھی کیں۔ گویا میرے والد گرامی میرے استاد بھی تھے۔

○ آپ کے دیگر اساتذہ؟

☆ یوں تو میرے اساتذہ کرام بہت سارے ہیں لیکن حضرت مولانا محمد آدم خان آماز وگڑھی، حضرت شیخ القرآن محمد اسلام بابا صاحب (باباکلی کوٹ)، حضرت مولانا ولید صاحب، وزیر ملا صاحب (کوٹ حیدر خیل)، مولوی محمد اسلم صاحب (حیدر خیل کوٹ)، مولانا محمد حسین صاحب مترانی، مولانا محمد فقیر صاحب سرہ غنڈے، فرید کلاجات، مولانا عبدلباسط صاحب، حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب وغیرہ جیسی ہستیاں میرے اساتذہ کرام میں شامل رہی ہیں۔

○ آپ کی بیعت؟

☆ میری بیعت اپنے زمانے کے بہت بڑے ولی اللہ حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔

○ آپ کے پیرومرشد کے کچھ احوال؟

۴۰ سال تدریس کا فریضہ نبھایا، خالص حنفی ہوں

☆ میرے پیرو پیشوا حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ میں وہ تمام اوصاف بدرجہ اتم موجود تھے۔ جو کسی بھی اللہ کے محبوب اور مقرب بندے کا خاصا ہوتے ہیں۔ مجھے ان کے ساتھ جو شرف نیاز حاصل تھا وہ تو تھا لیکن میں اس حوالے سے بھی خوش نصیب ہوں کہ میرے شیخ مجھ سے بے پناہ محبت فرماتے تھے۔ بیعت کے بعد جب میں نے حضرت سے اجازت لی اور اپنے گاؤں ارچی روانہ ہوا تو پھر میرے شیخ نے جو مجھے خط لکھا وہ میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔

وہ خط یہ تھا!۔۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔۔۔عزیز میرے کمالات کے نقش ثانی میرے شریک کار دوست اخندزادہ (سیف الرحمٰن) صاحب اور میرے غم خوار عاشق پاچالالا صاحب (جو مبارک صاحب کے بڑے بھائی ہیں) اور باقی تمام دوستوں کو تحفۂ سلام پہنچے۔ الحمد للہ کہ میں خیریت سے ہوں لیکن اخندزادہ (سیف

الرحمٰن) کی جدائی فقیر (حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ) کے لیے بہت بھاری ہے۔

○ میں نہیں جانتا اس کی کیا وجہ ہے؟

خطہ تہ می چہ گوری ورتہ ژاڑہ
ماچہ لیکہ ورتہ می ڈیر ژڑلی دی نہ
خلق پہ یار سلام وائی زماوی سل زلہ
سلام پہ تاسووینہ

ترجمہ: جب میرا خط پڑھو تو گریہ زاری اختیار کرو کیونکہ خط لکھتے وقت میں (مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ بھی بہت رویا تھا۔ لوگو! میرے دوست کو سلام پہنچاؤ، میری طرف سے تمہیں سینکڑوں سلام ہوں۔

○ اہم شخصیات، جن سے آپ کی ملاقات ہوئی؟

☆ حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانے کے شیخ کامل اور قطب ارشاد تھے۔ مجھے ان کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا شاہ سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے لوگ صدیوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں مجھے اللہ نے ان کی خدمت بابرکت میں بھی بیٹھنے کا شرف عطا فرمایا ہے۔

جوسنت پر پوری طرح کاربند ہو، خلافت اس کا حق ہے

ان کے ہاتھ پر بے شمار لوگوں نے گناہ کی زندگی سے توبہ کی اور نیکی کے راستے اختیار کیے۔ مجھے شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت بھی عطا فرمائی اور توجہ خلافت کی خاص اجازت مرحمت کی۔ میں ان کی شفقتوں کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ مجھے سلسلہ قادریہ شریف میں مولانا عبداللہ عرف مولوی سرخوردی جن کا تعلق ضلع ننگر ہار (افغانستان) سے ہے کے ہمراہ حضرت شیخ المشائخ خداینظر المعروف حاجی پچیر و صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس سلسلہ میں میرے مرشد گرامی حضرت مولانا ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد بھی تھا۔

O علم، شیخ طریقت کے لیے کس قدر ضروری ہے؟

☆ علم ہر مرد اور عورت پر فرض ہے اور علم سے مراد، علم باطن ہے۔ اور انبیاء کی چیزوں میں سے علم ظاہر و باطن ہی باقی ہے اور یہی علم انبیاء کی میراث ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے لکھا ہے کہ علم دو قسم کا ہے۔

علم صرف نحو وغیرہ اور علم احکام وغیرہ۔

حضور ﷺ کا کچھ علم، بخاری، مسلم، ابوداؤد جیسی کی کتب سے حاصل کیا جاتا ہے یہ علم یہاں تک درس کے ذریعے پہنچا ہے۔ یہ علم ہمیں ثمر اور فائدہ دے گا۔ جب تک کوئی اپنے عمل پر محمول نہ کرے اور جو علم پر عمل نہ کرے اس کی مثال گدھے جیسی ہے قرآن میں اللہ نے بنی اسرائیل کے لیے یہ فرمایا: ایسے عالم پر اللہ تعالیٰ کی گرفت زیادہ ہوگی اور عذاب زیادہ ہوگا۔ یہ عمل اور علم رضائے الٰہی کے لیے ہو تو مفید ہے ورنہ نقصان دہ ہے جب عام مسلمان کے لیے علم کی یہ اہمیت ہے تو شیخ طریقت کے لیے بدرجہ اولیٰ اس کی اہمیت کہیں زیادہ ہے اسی طرح عبادت کے حوالے سے قاضی عیاض قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ ''اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو یا پھر اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔'' ایمان کی حالت میں جو دنیا سے جائے تو اس کو جنت ملے گی۔ کیونکہ ہر نبی اور مرسل جنت میں ہوگا۔

علم حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے اگر علم پر عمل نہ کیا جائے تو اس عالم کی مثال گدھے جیسی ہے

حدیث شریف میں ہے مومن کی نظر سے ڈریں کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے (مولانا روم قدس سرہٗ کا قول) بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت زبانی نہیں ہو سکتی۔

اس طرح تو مکہ کے لوگ اپنی اولاد کی طرح حضور ﷺ کو پہچانتے تھے۔ جبکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی معرفت اور پہچان حقیقی تھی لیکن مکہ والوں میں تو کافر اور منافق بھی تھے جو حضور ﷺ کی نبوت پر ایمان نہ لاتے۔

اگر قلب جاری ہو جائے تو ہر سانس کے بدلے ایک سو نیکی ہے اور اجر ہے روح نرم اور لطیف شے ہے اور اسی لطیف شے سے لطیفہ نکلا ہے۔ لطائف کی زندگی ایک حقیقت

ہے اس کا تعلق خالصتاً محسوسات کے ساتھ ہے۔ جس سے انکار ممکن نہیں۔ لطائف کی حیات سے مراد ذکر الٰہی کا جاری ہونا جس شخص کا قلب جاری ہو جائے وہ مر بھی جائے تو وہ زندہ ہے۔ کیونکہ اسکا ذکر جاری ہے۔

○ تعویذ اور دم کے حوالے سے آپ کا موقف کیا ہے؟

☆ درست ہے، تعویذ روا ہے۔ حضرت ابن عباس تعویذ لکھ کر اپنے بچوں کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔ حضور ﷺ نے ایک دعا انہیں تعلیم فرمائی تھی جو شخص اس دعا کو پڑھے اس کو فالج نہیں ہوتا۔ میں شب و روز اس دعا کا وظیفہ پڑھتا ہوں۔ دعا یہ ہے۔ اعوذ بکلمۃ اللہ التامات کلہا من شر ما خلق بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم۔

○ شیعہ، سنی، وہابی، نجدی وغیرہ کے باہمی روابط کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

باطل فرقوں کے ساتھ نکاح درست نہیں ہے۔ احتیاط کرنی چاہیے۔ ان کے ساتھ میل جول اور اٹھنے بیٹھنے سے ایمان کا خسارہ ہوتا ہے۔

اخلاص کے ساتھ علم و عمل کا امتزاج، رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے

○ علم ظاہر اور علم باطن کی تفریق کیسے ہوگی؟

☆ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ۔۔۔"۔۔۔علم کی فضیلت اور برکت یہ ہے کہ علم جو حاصل کیا جارہا ہے اس کے حوالے سے فیض ہے علم کی اہمیت کے حوالے سے اس چیز کے لیے علم باطن، علم ذات ہے یہ غیر مخلوق ہے علم ظاہر، صرف نحو وغیرہ یہ مخلوق ہے۔۔۔"۔۔۔علم باطن والے صوفیاء، علم ظاہر والوں سے افضل ہیں۔

○ علم باطن کے پرکھنے کے لیے کسوٹی کیا ہے؟

☆ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہاتھ سے کیے جانے والے کام، صنعت و حرفت والے استاذ سے علم دین والا استاذ افضل ہے اور علم دین والے استاذ سے علم باطن والا استاذ افضل ہے۔ جو بھی علم حاصل کیا جائے جس سے حاصل کیا جائے گا اگر چہ وہ حکماً استاد ہے لیکن علم باطن والی بات اس سے جدا اور الگ ہے۔ علم ظاہر

شاگرد کی لیاقت اور قابلیت پر منحصر ہے، جبکہ علم باطن، شیخ پر منحصر ہے کیونکہ وہ مرید کے سینے میں منتقل کردیتا ہے ستر ہزار حجابات شیخ کی توجہ سے اُٹھ جاتے ہیں پردے ہٹ جاتے ہیں اور یہاں سے سالک (مرید) دائرہ ابرار سے نکل کر مقربین میں شامل ہوجاتا ہے جیسا فرمایا کہ مقربین کے گناہ، ابرار کی نیکیاں قرار پاتی ہیں۔

حضرت امام مالک قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ جس نے فقہ سیکھا اور تصوف نہ سیکھا وہ فاسق ہے اور جس نے تصوف سیکھا اور فقہ نہ سیکھا وہ زندیق ہے۔

علم باطن اور تصوف، اوراق سے نہیں ملتا بلکہ سینہ سے سینہ میں منتقل ہوتا ہے۔

صحابہ کرام نے بھی اس طرح معروف معنوں میں کتب نہیں پڑھیں بلکہ وہاں بھی سینوں سے علم منتقل ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام اس کی زندہ مثال ہیں۔ انہیں علم حضور ﷺ نے عطا کیا اور فرمایا کہ جو کچھ اللہ نے میرے سینے میں ڈالا وہ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینے میں ڈال دیا ہے۔

علمِ باطن کا استاذ (مرشد) علم ظاہر کے استاذ سے افضل ہے

اور اس سے مراد ظاہری علم نہیں بلکہ علم باطن تھا۔ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر اولیاء کے سینوں میں وہ علم پہنچا۔ جس سے ساری مخلوق فیض یاب ہو رہی ہے۔

یہ علوم سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے ہیں ۔ کنز اور ہدایہ (فقہ کی کتب) سے اللہ کی معرفت نہیں ملتی، ثواب گناہ کے مسئلے تو ملتے ہیں لیکن اصل معرفت اور کمال تو درویشوں کے سینوں سے حاصل ہوتا ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس کو قوتِ قلبی حاصل ہوجائے وہ عارف ہے اور غیر عارف کی ایک لاکھ نماز پر اس کی دو رکعت نماز کو فضیلت ہے۔ اس کی مثال یوں بیان کی گئی ہے انہوں نے کہا کہ صحابہ کی غیر صحابی پر فضیلت یہ ہے کہ صحابی کی ایک مٹھی جو، غیر صحابی کا اُحد کے برابر سونا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔ کہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ آسمان کے تاروں کے برابر بھی کسی کی نیکیاں ہیں؟

فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھر پوچھا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتنی ہیں؟ فرمایا: کہ جتنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی (عمر بھر کی) ساری ہیں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک ہے صرف غار ثور والی نہیں بلکہ ہر ایک نیکی کا یہ حال ہے۔ کیونکہ وہ یہ معرفت رسالت اور اس علم باطن کے سبب ہے۔ جس طرح بعض علماء بعض علماء کے سامنے جاہل کا حکم رکھتے ہیں مثلاً استاذ کے سامنے شاگرد۔ جو علم معرفت حاصل نہیں کر سکے وہ جاہل ہیں، علم معرفت والے کے سامنے۔ فرمایا کہ اگر (میری) زندگی کے دو سال نہ ہوتے تو (میں) نعمان ہلاک ہو جاتا۔ یعنی ایک سال حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک سال حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہے ایک نقشبندیہ دوسرا اس وقت "امیریہ" کہلاتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان سے آخری دو سال مراد ہیں یہ غلط ہے آخری نہیں۔ بلکہ طریقت والے دو سال مراد ہیں۔

میں نے خزانے کا نشان بتا دیا ہے اگر میں نہیں پہنچا شاید تم پہنچ جاؤ۔ اگر گھر میں کوئی موجود ہے تو پھر ایک دستک ہی کافی ہے علم باطن فرض عین اور اس کا ترک فسق ہے جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

جو پیر خلافِ سنت کام کرے چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اس کی کوئی حیثیت نہیں اس سے جدا ہو جانا چاہیے

O عالمی غلبۂ اسلام آپ کی دانست میں کیونکر ممکن ہے؟

☆ عالمی غلبۂ اسلام کے لیے جدوجہد کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے اپنے حالات، اختیارات اور وسائل کو بروئے کار لا کر فروغِ اسلام کے لیے جدوجہد کی جانی چاہیے۔ اور یوم حشر ہر شخص سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔ ویسے حضرت عیسیٰ ہی حقیقی معنوں میں عالمی غلبۂ اسلام کا خواب شرمندہ تعبیر کریں گے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم نفاذ اسلام کے لیے کام کرنا چھوڑ دیں۔ کم از کم ہر شخص کو اپنے وجود پر پہلے مرحلے میں نظام اسلام کو عملاً نافذ کرنا چاہیے۔ اس سے پورے معاشرے میں نیکی کے گلاب اُگیں گے اور سارا ماحول معطر ومعنبر ہو جائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسلام غریبوں میں آیا ہے۔ اور غریبوں میں زیادہ راسخ رہے گا۔

○ آپ کے خلفاء کتنے ہیں اور آپ کا معیارِ خلافت کیا ہے؟

☆ میرے خلفاء معمولات چار سو سے کچھ کم ہیں جبکہ خلفاء کی تعداد پندرہ ہزار نو سو اکیاسی ہے یہ خلفاء کی کتاب کی ساتویں جلد تک رجسٹرڈ ہیں یہ خلفاء کا دور ہے میرے خلفاء کے پھر مزید خلفاء ہیں۔ مریدین کی تعداد اس سے جدا ہے۔ یوں میرے متعلقین کی تعداد لاکھوں میں پہنچی ہے ہم خلافت اس کو دیتے ہیں جو سنت پر پوری طرح کاربند ہو اور اس کی توجہ دوسروں پر اثر کرے۔ عقائد کے اعتبار سے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد اور حضرت امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کا پیروکار ہوں۔ عقائد کے دو امام ہیں، ابو موسیٰ اشعری اور امام ابو منصور ماتوریدی۔ اشعریوں کا میلان ''جبر متوسط'' کی طرف ہے۔ اگر ہمارے مریدین یا خلفاء میں سے کوئی شخص شریعت سے بغاوت کرتا ہے تو ہم اس کو فوری طور پر عاق کر دیتے ہیں۔ عقائد کے معاملے میں کسی قسم کی کوئی گڑبڑ برداشت نہیں کی جاتی۔ جبکہ عمل کی غفلت اس کے مقابلے میں قابل برداشت ہے ہم بتدریج اصلاح کے قائل ہیں ہمارا موقف ہے کہ جو پیر خلاف سنت کام کرے وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اس سے الگ ہو جانا ضروری ہے۔

میں نے خزانے کا نشان بتا دیا ہے اگر میں نہیں پہنچا شاید تم پہنچ جاؤ

پیر کی مثال ایک درخت کی ہے کہ درخت کو دیکھ کر اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ درخت پھل دار ہے، پھول دار ہے، کانٹے دار ہے یا بے ثمر ہے اور درخت ہی اپنے پھل اور اپنے پھول کے ذائقے اور خوشبو کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ مریدین اپنے شیخ کی تصویر ہوتے ہیں اور انہیں ہونا بھی چاہیے۔ یونہی شریعت کی مثال درخت کے تنے کی ہے طریقت کی مثال شاخوں کی سی ہے۔ اگر کسی درخت کی شاخیں کاٹ دی جائیں تو اس پر پھل کیسے آئے گا۔ طریقت اور شریعت ایک ہی گاڑی کی دو پہیے ہیں۔

○ حج و عمرہ کی زیارت کتنی مرتبہ حاصل ہوئی ؟

دو مرتبہ حج کے لیے اور دو مرتبہ عمرہ کے لیے حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت پا چکا ہوں۔

○ سلاسل طریقت کے حوالے سے کچھ ارشاد فرمائیں؟

☆ سلاسل اربعہ حضور ﷺ سے آتے ہیں نبی کریم ﷺ سے یہ فیض جاری ہوا ہے۔ آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے فیض حاصل کیا۔ جو مختلف واسطوں سے ہم تک پہنچا۔ سلسلہ قادریہ شریفہ کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک جا پہنچا ہے۔ سلسلہ قادریہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دور میں ''امیریہ'' تھا بعد میں قادریہ ہوا۔ امیر المومنین سے امیریہ ہے سلسلہ قادریہ کے اسباق میں استغفار تزکیہ نفس کے لیے ابتدائی سبق ہے نفی اثبات ---لا الہ الا اللہ--- اس کے بعد دوسرا سبق--- الا اللہ--- تیسرا سبق--- اللہ، اللہ --- چوتھا سبق --- ہو، ہو --- پانچواں سبق--- مراقبہ--- چھٹا سبق --- اللہ، ہو--- ساتواں سبق--- ہو، اللہ--- آٹھواں سبق--- انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو--- نواں سبق--- درود شریف--- **اللھم صلی علی محمدٍ و آلِہٖ و عترتہٖ بعدد کل معلوم لک**. اور دسواں سبق...... استغفار...... ہے۔ اس کی تفصیلات ہماری کتاب ''ہدایت السالکین'' میں موجود ہیں۔

میرے خلفائے معمولات چار سو سے کچھ کم ہیں اور خلفاء کی تعداد ۱۵۹۸ ہے۔

○ آپ افغانستان سے یہاں قبائلی علاقہ میں کب آئے؟

تیئس سال پہلے پاکستان میں آیا۔ میں اپنے علاقے قندوز میں تبلیغ واشاعت دین اور دعوت الی اللہ میں مصروف تھا کہ افغانستان میں روس نے مداخلت کی اور ساز باز کرکے ایک کمیونسٹ نور محمد کی (جو دراصل غدار تھا۔) حکومت بنوائی ۔ مجھے ان حالات میں وہاں رہنا محال نظر آیا ۲۷ اپریل ۱۹۸۷ کو مجھے گرفتار کرلیا گیا۔ بہت سارے علماء و مشائخ بھی گرفتار ہوئے۔ علماء ومشائخ کی ایک بڑی تعداد کو شہید کردیا گیا اور قید و بند کی صعوبتیں ہمارے مقدر میں آئیں۔ جب خدا نے وہاں سے نجات دی تو میں صوبہ سرحد کے ضلع نوشہرہ میں ایک چھوٹے سے گاؤں ''پیر سباق'' پہنچا جہاں میرے ایک مرید مولوی عبدالسلام پیر سباقی رہتے تھے۔ میں نے بھی وہاں قیام کیا۔ کچھ عرصہ نوشہرہ کی جامع مسجد ''دل آرام'' میں

خطابت کے فرائض ادا کیے۔ وہاں فرقہ جبریہ کی تبلیغی جماعت کی اکثریت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وہاں پر تین سال تک کام لیا۔ بالآخر ۱۴۰۱ھ میں اس علاقہ کھجوری، باڑہ (پشاور) میں آفریدی قوم کے سرداروں نے زمین ہدیہ کی۔ اور ہم نے یہاں پر خانقاہ کا سلسلہ شروع کردیا۔ میں نے چالیس سال تدریس کی اور چالیسویں سال میں تصوف میں داخل ہوگئے۔

○ گویا آپ کے یہ چالیس سال ''چلہ'' قرار پائے؟

بالکل، اللہ نے اس کی برکت مجھے عطا فرمائی۔

○ آپ کی کتابیں؟

ھدایۃ السالکین، جوابات سیفیہ، مکتوبات وغیرہ۔

○ مسلکاً اور طریقتاً آپ کا مشرب کیا ہے؟

میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہوں۔ اور خالص حنفی ۔۔۔ طریقت میں نقشبندیہ سہروردیہ، قادریہ اور چشتیہ میں اپنے اکابرین کے تابع ہوں۔

شریعت اصل ہے یعنی جڑ، طریقت شاخیں اور حقیقت پھل ہے

○ حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر (میراں محی الدّین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے حوالے سے آپ کچھ اظہار خیال فرمائیں کیونکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ حضور شہنشاہ بغداد رحمۃ اللہ علیہ کو غوث اعظم نہیں مانتے؟

استغفر اللہ، یہ بہتان عظیم ہے۔ حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر (میراں محی الدّین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہی غوث اعظم ؓ ہیں اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں۔ حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر (میراں محی الدّین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام عطا فرمایا ہے۔ وہ کسی کے انکار سے ختم نہیں ہوسکتا۔ صرف میرا ہی نہیں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کو سیّد الاولیاء تسلیم کرتے ہیں۔

○ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آپ کا تاثر؟

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو میں اس نظر سے دیکھتا ہوں کہ اگر وہ نہ ہوتے تو یہ سارا خطہ وہابیت سے بھر جاتا۔ وہ ولی کامل،

عاشق، رسول، محقق، بے مثل عالم بزرگ ، اور مجاہد تھے۔ وہ امام وقت اور مرد کامل تھے۔ ماتریدی تھے۔ میں بھی ماتریدی ہوں۔ امام اعظم کے وہ بھی مقلد تھے میں بھی مقلد ہوں، وہ ہمارے بزرگ اور رہنما ہیں۔ ولایت میں وہ اعلیٰ مقام کے حامل انسان تھے ۔ وہ بھی پٹھان تھے میں بھی پٹھان ہوں۔ وہ قندھار کے تھے اور میں قندوز کا رہنے والا ہوں۔ میں عقیدے ، مذہب ، قوم اور علاقہ ہر اعتبار سے ان کے موافق ہوں۔ اور ان سے کوئی اختلاف نہیں۔ بلکہ ان کے فتاویٰ رضویہ سے خوشہ چینی کرتا ہوں۔

○ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کی حقیقت کیا ہے؟

☆ وحدت الوجود والے صرف ایک اللہ کو مانتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ اس کے علاوہ کسی شے کا کوئی وجود نہیں۔

چاروں سلاسل میں مجاز ہوں دو مرتبہ حج اور دو مرتبہ عمرہ کی سعادت پائی

جبکہ وحدت الشہود، یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے سوا کچھ موجود بھی نہیں۔ اس کی تفصیل سب سے پہلے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔ چنانچہ آپ کے مکتوبات حصہ سوم میں آپ کا مکتوب نمبر 125 لائق مطالعہ ہے۔ وحدت الشہود والے زمین ، چاند، ستارے، سب چیزوں کے وجود کو مانتے ہیں۔ اوّل نے عدم کو وجود بخشا تجلیئ ذات کی وجہ سے یہ سب چیزیں جدا جدا نظر آتی ہیں۔ میں وحدت الشہود کا قائل ہوں ۔ وحدت الوجود بہت تنگ گلی ہے۔ ہم سالک کو بہت جلد اس تنگ گلی سے گزار دیتے ہیں۔ بعض کو اس کی سمجھ نہیں آتی اور جو عالم ہے وہ وارث رسول ﷺ ہے غار میں بیٹھنے والا شخص یہ سمجھتا ہے کہ آسمان پر ستارے ہیں اور یہ یہیں رہیں گے۔ لیکن عقل سلیم والا جانتا ہے کہ سورج ، چاند ، ستارے جدا جدا ہیں۔ سورج کی روشنی میں ستارے موجود ہونے کے باوجود نظر نہیں آتے ۔ اب جس کو نظر نہیں آتے اس کی نظر کا قصور ہے۔

○ کیا ہر ولی سے کرامت کا صدور ضروری ہے؟

☆ نہیں، اللہ کے انوار و تجلیات اور فیوض و برکات اولیاء کرام کو نصیب ہوتے ہیں۔

بعض اوقات ان سے کرامت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات نہیں ہوتی۔ کرامت اور خوارق عادات ممکن ہیں۔ بڑے بڑے صحابہ کرام جو جلیل القدر منصب پر فائز تھے۔ ان سے کرامتیں ظاہر نہیں ہوئیں اور بعض اولیاء سے خوارق کا ظہور ہوا ہے شیخ سے فیض لینے کے لیے قربانی دینا ضروری ہے حضرت امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ ''انوار قدسیہ'' میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص طویل عرصہ اپنے شیخ کی خدمت میں رہے اور مال وزر قربان کرے اور پھر اس کے دل میں فقط خیال آجائے کہ میں نے اپنے شیخ کی خدمت کا حق ادا کر دیا ہے تو اس کی بیعت فی الفور ٹوٹ جاتی ہے کیونکہ روحانی فیض کا ایک ذرہ دنیا و مافیا کی تمام نعمتوں سے اعلیٰ ہے۔ حضرت امام ربانی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ کرامت کوئی بڑی شے نہیں۔ قلب کا ذاکر ہونا بڑی چیز ہے جس کا قلب جاری ہو جائے اسی کیلئے ہی فرمایا گیا۔ ؎ ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

عمامہ کو ہم سنت سمجھتے ہیں عمامہ والی نماز ۷۰ گنا افضل ہے اعلیٰ حضرت بریلوی کا مسلک یہی ہے

○ آپ کے نزدیک عمامہ کی حیثیت کیا ہے؟ سنا ہے آپ عمامہ کو واجب قرار دیتے ہیں۔

یہ مجھ پر افتراء ہے ہم عمامہ کے وجوب کے قائل نہیں بلکہ ہم عمامہ کو سنت سمجھتے ہیں۔ عمامہ والی ایک نماز بغیر عمامہ کے پڑھی جانے والی ستر نمازوں سے افضل ہے۔ یہ دور فساد امت کا دور ہے۔ اس دور میں ایک سنت کو زندہ کرنا سو شہیدوں کا اجر عطا کرتا ہے۔ شیخ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ عمامہ سنت ہے اور عمامہ کی فضیلت میں بہت ساری روایات ہیں اس حوالے سے حدیث مبارکہ کے علاوہ، اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ کا فتاویٰ رضویہ، حضرت مولانا وصی محمد محدث سورتی قدس سرہٗ وغیرہ ہم جیسے جید علماء کی تحقیقات موجود ہیں۔ واجب تو وہ ہے جس کو حضور ﷺ نے اپنی ساری حیات مبارکہ میں کبھی بھی ترک نہ کیا ہو۔ جہاں تک عمامہ کی بات ہے آپ ﷺ نے دو یا ایک مرتبہ بغیر عمامہ کے نماز پڑھی اس لیے ہم عمامہ کو واجب لازمہ نہیں کہتے۔ ویسے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا

خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ عمامہ کو لازم کہتے ہیں۔

○ آپ کے ہاں کچھ لوگوں کو نماز کے دوران چیختے ، اونچی آواز میں روتے اور شور مچاتے دیکھا گیا۔ کیا آپ کے نزدیک اس سے نماز نہیں ٹوٹتی ؟

بے اختیار ہو کر اللہ کی محبت میں رونے اور چیخنے سے نماز نہیں ٹوٹتی قرآن سنتے ہوئے آہ! اوہ! جیسی آوازیں یا رونا نماز کو نہیں توڑتا ، اگر درد ، تکلیف ، غم کی وجہ سے آواز نکالے تو مفسد ہے اگر بے اختیار ہے تو کوئی حرج نہیں۔ اس پر ہدایہ شریف صفحہ ۱۲۰ ردالمختار جلد اوّل ، باب الصلوٰۃ ، صفحہ ۴۱۶، روح المعانی جلد سوم ، مطبوعہ بیروت ، پارہ ۹، صفحہ ۸۶ کے علاوہ بہت ساری کتابوں کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

○ آپ نے شادی کب کی؟

☆ ۱۳۲۹ھ میں پہلی شادی کی وہ بیوی فوت ہوگئی پھر شادی کی، ایک کو طلاق دی۔ اس وقت میرے نکاح میں چار بیویاں ہیں ویسے میں نے کل سات نکاح کیے ہیں۔

امام احمد رضا، ولی کامل، عاشق رسول، بڑے عالم، عظیم محقق، مجاہد صفت حقیقی بزرگ اور اپنے وقت کے سب سے بڑے حنفی فقیہہ تھے وہ بھی پٹھان تھے اور میں بھی پٹھان ہوں

○ اولاد؟

☆ پہلی بیوی سے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں پھر دو بیٹے اور ایک بیٹی بہر حال کل تیرہ بیٹے اور سات بیٹیاں ہیں۔ بڑا بیٹا محمد سعید حیدری افغانستان سپریم کورٹ میں چیف جسٹس رہا ہے۔

○ بیٹا ''حیدری'' کیوں؟

میرے دادا کا نام حیدر تھا۔ ان کی وجہ سے یہ حیدری کہلاتا ہے۔ باقی بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ مولانا محمد حمید جان یہ شیخ الحدیث ہیں اور فنون کے بہترین مدرس ہیں۔ انہوں نے دارالعلوم سیفیہ حنفیہ قائم کر رکھا ہے اس کے مہتمم ہیں۔ تیسرے بیٹے عبدالباقی بیمار رہتے ہیں لیکن متقی اور پرہیز گار ہیں باقی بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ قاری حافظ مولانا محمد حبیب، مولانا احمد سعید ،المعروف یار صاحب، حافظ

سید احمد حسین ، محمد سیف اللہ ، محمد صفی اللہ (حفظ کے طالب علم ہیں)، سید احمد حسن، محمد نجیب اللہ، محمد حبیب اللہ، سید محمد محسن ، حسین اللہ۔

○ آپ پر بعض علماء نے کفر کا فتویٰ عائد کیا ہے۔ سبب کیا ہے؟

حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ سنی سنائی بات پر یقین کر لے یا اس کو آگے چلا لے۔ میرے بارے میں بعض لوگ طرح طرح کے بے بنیاد الزامات تراشتے ہیں۔ کوئی جادو گر کہتا ہے، کوئی کاہن کہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو بہتر معلوم ہے کہ ان چیزوں کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں۔ جن لوگوں کو میرے متعلق کوئی تشکیک ہو وہ براہ راست مجھ سے بات کرلیں تو مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ میں اپنے مخالفین کے لیے ہدایت کی دعا کرتا ہوں۔ ویسے پشاور سے مولانا پیر محمد چشتی نے میرے خلاف بے بنیاد فتوے جاری کرنے شروع کرر کھے ہیں میں ان کے الزامات سے بریت کا اعلان کرتا ہوں۔ اس حوالے سے ہمارے کچھ احباب نے بھی علمی و تحقیقی کام کیا ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے اہل علم ہمارے اور ان کے موقف کو پڑھ کر سچ اور جھوٹ کا فیصلہ خود کر سکتے ہیں۔

○ آپ کے مخالفین خصوصاً پشاور سے مولانا پیر محمد چشتی کے قائم کردہ اعتراضات کے جواب میں آپ نے بھی کچھ لکھا؟

☆ ہم نے اپنے تمام معترضین کے سولات کے جوابات مکمل دلائل کے ساتھ دیئے ہیں گوجرانوالہ سے بزرگ عالم دین شیخ الحدیث مولانا مفتی غلام فرید ہزاروی نے پیر محمد چشتی کی بدنام زمانہ کتاب کا جواب لکھا جو الحمد للہ ۔۔۔ سل الحسام الہندی لنصرہ مولانا سیف الرحمٰن النقشبندی ۔۔۔ کے نام سے چھپ چکا ہے اس کے علاوہ بھی کئی کتب شائع ہوئی ہیں۔

○ اتحاد اہلسنّت کے لیے آپ کیا تجویز پیش کرتے ہیں؟

☆ اتحاد اہلسنّت کے لیے ضد، جہالت اور انا کو قربان کرنا ضروری ہے۔ جب تک اہلسنّت کے تمام طبقے اللہ کی رضا اور حضور ﷺ کی خوشنودی کے لیے صدقِ دل

کے ساتھ ایک دوسرے کو قبول نہیں کرتے۔ اتحاد اہلسنت ممکن نہیں۔ تاہم کسی بھی طرف سے اتحاد اہلسنت کے لیے جو بھی کوشش کی جائے گی ہم اس کا خیر مقدم کریں گے اور اس سلسلے میں اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں گے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی ہی ''غوث اعظم'' ہیں اس میں انکار یا تشکیک کی کوئی گنجائش نہیں میرا کیا امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کا یہی موقف ہے

○ آپ شلوار یا تہبند ٹخنوں سے اوپر پورے اہتمام کے ساتھ رکھتے ہیں۔ کوئی خاص وجہ ہے؟

مسئلہ اسبال پر میری تحقیق ہے کسی بھی مرد کے لیے شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنا شرعاً جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تکبر سے کپڑا لمبا کیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف رحمت کی نظر نہیں فرمائے گا۔ بہت ساری اور احادیث مبارکہ اس سلسلے میں پیش کی جاسکتی ہیں۔ میرا مشورہ ہے کہ تمام اہل اسلام رسوم اور رواجات کو چھوڑ کر سنت نبوی ﷺ کو اپنائیں اسی میں ان کی دونوں جہان کی بہتری کا راز مضمر ہے۔

○ آپ کا پیغام؟

میں فقیر سیف الرحمٰن بن قاری سرفراز خان بن قاری محمد حیدر (حنفی مذہبا) نقشبندی مشرباً و ماتریدی اعتقاداً کوٹ ننگر ہار مولداً ارچی ترکستان مسکناً بارہ کھجوری منڈی کس تمام اہل اسلام کو عموماً علماء کرام و مشائخ عظام کو خصوصاً یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ الحمدللہ میں اللہ تعالیٰ کا عاجز بندہ ہوں تمام سرزمین پر اپنے آپ سے باعتبار ذوق کوئی اور مجھے ادنیٰ ترین نظر نہیں آتا۔ اور میں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا اُمتی ہوں اور فقہ میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد ہوں اور اُصول و عقائد میں اہل سنت و جماعت کے عظیم پیشوا حضرت ابو منصور ماتریدی کا تابع ہوں۔ اور تصوف و طریقت میں حضرت خواجہ بزرگ محمد بہاؤالدین شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کا تابع اور ان بزرگان دین کا بالواسطہ مرید ہوں۔ لیکن اس امر میں باشعور مسلمان اس حقیقت سے

اچھی طرح واقف ہیں کہ ہر زمانہ میں اہل حق و فقراء طریقت کے حاسدین اور معائدین موجود ہوتے ہیں جو قسم قسم کی افتراء بازیوں کے ذریعے عام مسلمانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرتے رہتے ہیں اور انہیں اولیاء کرام کے خلاف عوام کو ابھارتے رہتے ہیں لیکن اہل حق شکر اللہ سعیہم ہر زمانہ میں ان منکرین اسلام اور حاسدین کا منہ توڑ جواب دیتے ہیں اللہ ربّ العزت نے قرآن میں ارشاد فرمایا۔

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

میں تصوف اور طریقت میں حضرت بہاؤ الدین نقشبند، حضرت سیدنا غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات کا تابع اور ان بزرگوں کا بالواسطہ مرید ہوں

ہر دور میں بزرگان دین و ملت اہل اسلام کو ان کی مکاریوں سے آگاہ فرماتے رہتے ہیں اس پر فتن دور میں سنت و شریعت کی پابندی کرنا نفس کے ساتھ بہت بڑا جہاد ہے اور اس کا اجر اس قدر عظیم ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ فساد امت کے وقت جس نے میری ایک سنت پر عمل کیا اسے 100 شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

تحدیث نعمت کے طور پر یہ فقیر بتا سکتا ہے کہ لاکھوں خلفاء مریدین دنیا کے تقریباً ہر حصے میں احیاء سنت اور شریعت محمدی ﷺ کا ایک عظیم اور روحانی انقلاب برپا کر رہے ہیں اور ہزاروں بلکہ لاکھوں بد عقیدہ اور بھٹکے ہوئے گمراہ لوگ ہدایت پا چکے ہیں۔ پنجاب میں میرا خلیفہ میاں محمد حنفی سیفی میرے مریدوں میں ایک روشن مثال ہے جو کہ خلق اللہ کی خدمت کے لیے دن رات کوشاں ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ ''سوئے حجاز'' لاہور اگست ۲۰۰۳ء......مجلہ انوار رضا جوہر آباد 12 اگست 2003ء)

نوٹ: حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی کا یہ انٹرویو آپ کے خلیفہ اعظم حضرت میاں محمد حنفی سیفی، صاحبزادہ پیر محمد حمید جان سیفی، پیر عابد حسین سیفی، سمیت متعدد خلفاء اور ان کے مریدین کی موجودگی میں مسلسل ساڑھے گھنٹے کے دورانیے میں کیا گیا اور اس کے علاوہ ملتان اور راوی ریان (لاہور) میں دو الگ الگ نشستوں میں گفتگو سے اخذ کیا گیا ہے ابھی اس مفصل انٹرویو کو محض ایک حصہ خیال جائے...... (محبوب قادری)

یادگار لمحے

مرکزی آستانہ عالیہ سیفیہ نقشبندیہ مجددیہ میں

حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی مدظلہ

سے ایک تاریخی ملاقات

تحریر: ملک محبوب الرسول قادری☆

شعبان المعظم 1429ھ کے آخری عشرے (جمعرات...... بمطابق یوم آزادی 14 اگست 2008ء) کی ایک شام مرکزی آستانہ عالیہ سیفیہ نقشبندیہ مجددیہ (لکھوڈیر) فقیر آباد لاہور میں حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی سے ایک تفصیلی ملاقات اور زیارت کی غرض سے حاضری ہوئی۔ میرے ہمراہ عزیز گرامی مرزا مجاہد احمد بھی تھے۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق حضرت پیر طریقت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی اپنے بعض خلفاء کے ہمراہ بھی پہنچ گئے نہایت محبت اور والہانہ انداز سے ملاقات کی اور بے ساختہ فرما رہے تھے "شالا مالکان دی خیر ہوں" اور ہاں گجرات سے ہمارے رفیق گرامی محترم غلام مرتضیٰ سیفی بھی آج بروقت تشریف فرما ہوئے۔ نمازِ مغرب کا وقت ہوا چاہتا تھا اور الاؤڈ سپیکر پر ختم خواجگان پڑھا جا رہا تھا۔ حسن اتفاق یہ کہ گاڑی سے اترتے ہی سب سے پہلے میرے کانوں میں جن الفاظ نے رَس گول دیا وہ حضور پرُنور غوث العالمین غوث اعظم غوث الثقلین شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی تھا۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی وسیع وعریض ہال میں پھیلے ہوئے سینکڑوں سالکین کو ایک سلیقے سے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ سفید لباس اور بڑی بڑی سفید پگڑیوں میں ملبوس عام سالکین بھی شیوخ محسوس ہو رہے تھے۔ اور مرکزی نشست پر سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے موسس اعلیٰ اخندزادہ حضرت سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی تشریف فرما تھے۔ پورے ہال میں موجود سالکین ایک خاص انہماک کے ساتھ اپنے شیخ کے چہرے کو دیکھ رہے تھے اور پھر ان کی کیفیات دیدنی تھیں۔ میں نے متعدد افراد کو تڑپتے اور پھڑکتے دیکھا۔ ہا اور ہو

☆ مدیر اعلیٰ انوارِ رضا جوہر آباد۔ 0300/0321-9429027

کی آوازیں، اللہ اور کریم کی صدائیں اور مختلف کیفیات کو جاگتی آنکھوں ملاحظہ کرنے کے بعد انسان یہ محسوس کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ شاید میں کسی دوسرے جہان میں آ گیا ہوں۔ ختم خواجگان کے بعد حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن نے دعا کروائی اور پھر نماز کے لیے صفیں بنا لی گئیں۔ نماز کے بعد حضرت نے تمام شرکاء کو بڑے صبر وسکون کے ساتھ مصافحہ و ملاقات کا شرف بخشا۔ علالتِ طبع، نقاہت اور کبرسنی کے سبب وہ وہیل چیئر پر تشریف فرما تھے انھیں مسجد سے ملحق بڑے حجرے میں لایا گیا۔ انھوں نے ہمیں خاص توجہات اور دعاؤں سے نوازا۔ اور پھر ان کے اشارے پر دسترخوان بچھا دیا گیا۔ اس کمرے میں موجود تقریباً 70 افراد ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ گئے جس پر افغانی طرز کے کھانے چن دیے گئے۔ اور پھر دسترخوان پر ہی ہاتھ دھلوانے کے انتظام کیے گئے۔ حضرت اخندزادہ صاحب اپنے فرزند صاحبزادہ احمد سعید یارجی کے ذریعے سے ہمارے ساتھ گفتگو کر رہے تھے ان کا کہنا تھا کہ طریقت و شریعت کے حوالے سے میرا پیغام میرے مریدوں اور میرے دوستوں اور میرے بچوں کے علاوہ سب کے لیے یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے اتباع اور غلامی و محبت رسول ﷺ میں پنہاں ہے۔ اس کو اختیار کرنے والا کامیابیوں سے ہمکنار ہوگا اور محروم رہنے والا نامراد رہے گا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے کوشش کی ہے کہ میں اپنے بچوں اور مریدین کو شریعت کے مطابق اسلام کے سانچے میں ڈھالوں۔ اپنے اس کام پر مجھے اطمینان ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ اچھا سلوک فرمائے گا۔ کھانا شروع ہوا تو حضرت نے اپنے بیٹے صاحبزادہ احمد حسن کو اشارے سے متوجہ کر کے فرمایا کہ کھانا کھانے کے دوران چپ نہیں رہنا چاہیے۔ بلکہ تھوڑی تھوڑی بات چیت کرنا سنت ہے اور ہر صورت میں سنت کا اتباع پیش نظر رہنا چاہیے حضرت نے تقریباً 10 سال پہلے باڑہ میں ہماری ملاقات کے حوالے سے بھی تاثر دیا۔ کھانے کے بعد دعا ہوئی۔ اور حضرت نے فرمایا کہ میں بیمار ہوں زیادہ دیر بیٹھ نہیں سکتا۔ دوا کھا کے آرام کرنا چاہتا ہوں۔ ہم نے اجازت لی اور مسجد کے دوسری طرف بنائے گئے کمروں میں چائے کی نشست پر بیٹھ گئے۔ صاحبزادہ احمد حسن بتا رہے تھے کہ حضرت اخندزادہ کو عمر کے اس حصے میں بیماری کے باوجود اتباع سنت کا اس قدر خیال رہتا ہے کہ اگر جلدی یا عدم توجہ کے باعث ہم جراب یا موزے پہنانے میں پہلے بائیں پاؤں میں پہنا دیں تو حضرت فوراً ناراض ہو جاتے ہیں اور

خفگی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ زندگی کا کیا بھروسہ کم از کم حضور ﷺ کے طریقہ مبارک کے خلاف ہمیں کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔ انھوں نے بتایا کہ حضرت کے معمولاتِ عبادت آج بھی وہی ہیں جو ان کی بھرپور صحت کے زمانے میں تھے۔ صاحبزادہ احمد سعید یار جی بتا رہے تھے ہمارے پاس اس آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے مرکز میں 16 کنال اراضی موجود ہے۔ جس میں سے 8 کنال رقبہ چوہدری عبدالعزیز نے اپنے حضرت کو نذر پیش کی۔ حضرت نے اسے قبول فرمایا۔ اور اسے مسجد و آستانے کے لیے وقف کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے ذاتی استعمال کے لیے 8 کنال جگہ خریدی۔ جس میں رہائش گاہیں اور گھر تعمیر کروائے۔ اس سلسلے میں حضرت کے تمام مریدین اور احباب نے بھرپور تعاون کیا لیکن حضرت میاں محمد حنفی سیفی نے سب سے بڑھ کر مسجد، خانقاہ اور گھر تعمیر کرنے میں عملی طور پر بھرپور مالی تعاون دیا۔ انھوں نے بتایا کہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے اور اتوار کی درمیانی رات آستانہ عالیہ میں ماہانہ محفل ذکر منعقد ہوتی ہے۔ جس میں ملک بھر سے سالکین حاضری دیتے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ جمعرات، جمعہ اور اتوار کو عمومی طور پر محافل ذکر کا انعقاد ہوتا ہے۔ جبکہ ختم خواجگان شریف ہر روز بلاناغہ نماز عصر کے بعد پڑھنا ہمارے معمولات میں شامل ہے۔ صاحبزادہ احمد سعید یار جی نے بتایا کہ اتوار کے روز ہمارے گھر کے اندر خواتین کی محفل ذکر منعقد ہوتی ہے۔ باقاعدہ طور پر حلقہ ہوتا ہے۔ ہماری خواتین ذکر کرواتی ہیں۔ یار جی کہہ رہے تھے دارالعلوم سیفیہ بھی قائم کر لیا گیا ہے جس میں درس نظامی کے 50 طلباء اور حفظ قرآن کریم کے 100 طلباء اکتسابِ فیض کر رہے ہیں۔ البتہ فی الحال ہمارے ہاں رہائش کا انتظام نہیں۔ یار جی کے مطابق مستقبل میں طالبات کے لیے الگ سے ادارہ قائم کرنے کا پروگرام ہے۔ لیکن حضرت میاں محمد حنفی سیفی کی خانقاہ، آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان میں قائم طالبات کا مدرسہ بھی تو اسی مرکز کی شاخ ہے۔ انھوں نے بتایا کہ خانقاہ میں مریدین اور سالکین کی بڑی تعداد ہمہ وقت موجود رہتی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ خانقاہ میں پینے اور عام استعمال کے پانی کی شدید قلت ہے فی الحال بڑی ٹینکی بن نہیں سکی اگر وہ بن جائے تو مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ آنے والے سالکین کے لیے تین دن تک خانقاہ کی طرف سے مہمان داری کا فریضہ نبھایا جاتا ہے۔ اس کے بعد یہاں رہنے والے سالکین اپنی اپنی

خدمات پیش کرتے ہیں۔ اور اپنی اپنی صلاحیت کے مطابق خانقاہ کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں ہاتھ بٹاتے ہیں۔ کیونکہ حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن کا ارشاد ہے کہ تین دن سے زیادہ خانقاہ کے اندر رہنے والے یا تو کام کریں یا پھر اپنے کھانے کا خود انتظام کریں۔ انھوں نے بتایا کہ حضرت کے تمام مریدین کی حتمی تعداد معلوم نہیں ہے البتہ سلاسل اربعہ میں وہ خلفاء جن کو باقاعدہ طور پر سند خلافت جاری کی جا چکی ہے ان کی تعداد 40 ہزار سے متجاوز ہے۔ انھوں نے بتایا کہ دارالعلوم سیفیہ جو یہاں قائم ہے اس میں چھ اساتذہ تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا صاحبزادہ حمید جان نقشبندی سیفی، مجھ فقیر احمد سعید عرف یار جان، مولانا عبدالحئی، مولانا مطیع اللہ، مولانا حافظ قاری روح اللہ اور قاری محمد جمیل انتہائی محنت اور تندہی سے تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ حضرت کے خاص مکتوبات کی تعداد ایک سو سے متجاوز ہے۔ تصنیف تالیف کی دنیا میں بھی حضرت کا حصہ موجود ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انھوں نے بتایا کہ آستانہ عالیہ کی جامع مسجد میں بیک وقت ایک ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ ڈبل سٹوری مسجد ہے یہاں پر مولانا محمد امیر خطاب کرتے ہیں جبکہ مولانا قاری محمد حبیب خطبۂ جمعہ دیتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ حضرت اخندزادہ صاحب مدظلہٗ العالی کے پیر و مرشد حضرت شیخ محمد ہاشم سمنگانی رحمہ اللہ تعالیٰ 1968ء میں وصال فرما گئے۔ ان کا مزار صوبہ سرحد میں نوشہرہ کی تحصیل رسالپور کے قریب پیر سباق میں موجود ہے۔ اور حضرت ہر سال 9 شوال المکرم کو اپنے پیر و مرشد حضرت شیخ محمد ہاشم سمنگانی اور سلسلہ عالیہ مجددیہ کے مؤسس حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمہما اللہ تعالیٰ کا سالانہ عرس منعقد کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں گیارہ اور بارہ ربیع الاوّل کی درمیانی شب ہمیشہ سے عظیم الشان جشن میلاد مصطفیٰ ﷺ منعقد کیا جاتا ہے۔ 27 رجب کو جشن معراجِ مصطفیٰ کا انعقاد ہوتا ہے۔ 14 اور 15 شعبان المعظم کی درمیانی شب، شب برات کے حوالے سے شب بیداری اور 27 صفر المظفر کو حضرت شیخ مجدد کا سالانہ عرس منعقد ہوتا ہے۔ دونوں عیدوں یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر تین دن کے لیے 'عیدملنی' کی تقریب جاری رہتی ہے۔ جس میں دنیا بھر سے حضرت کے مریدین حاضری اور ملاقات کے لیے سفر کر کے یہاں تشریف لاتے ہیں۔ دونوں صاحبزادگان باری باری خانقاہِ عالیہ کے معمولات کے حوالے سے معلومات

فراہم کر رہے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ ہماری اس خانقاہ میں سب سے زیادہ اتباعِ سنت اور عقیدے کی پختگی پر زور دیا گیا ہے۔ اگر کسی بدنصیب پر وہابیت یا دیوبندیت کا اثر ہو تو ہمارے شیخ اس کو ہرگز برداشت نہیں کرتے بلکہ توبہ کرنے یا خانقاہ سے چلے جانے کا حکم دیتے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ...... باعمل بدعقیدہ سے بے عمل خوش عقیدہ ہزار درجہ بہتر ہے...... البتہ خوش عقیدگی کے ساتھ حسن عمل نجات اور بلندیٔ درجات کا باعث ہے...... صاحبزادہ احمد سعید یار جی کہہ رہے تھے کہ ہمارے خاندان میں ایک چچا جس کا عقیدہ اچھا نہیں تھا وفات پا گیا تو ہمارے والد گرامی نے اس کی نماز جنازہ میں بھی شرکت نہیں کی اور اس کے لیے فاتحہ خوانی کا کوئی اہتمام نہیں کیا۔ انھوں نے کہا کہ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن نے اپنی زندگی میں آج تک دو مرتبہ حج و زیارت اور دو مرتبہ عمرے و حاضری کی سعادت حاصل کی ہے۔ چونکہ وہ خود جید عالم دین ہیں اس لیے حرمین شریفین میں نجدی امام کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتے۔ کئی مرتبہ نجدیوں نے اس کی وضاحت پوچھی تو انھوں نے واضح فرمایا کہ ہم حنفی ہیں اور تم غیر مقلد ہو۔ احناف کے نزدیک نماز کا وقت ہی شروع نہیں ہوا تو ہم آپ کی اقتداء میں نماز کیسے ادا کر لیں۔ صاحبزادہ احمد حسن بتا رہے تھے کہ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی کو حضرت قائد اہلسنّت مولانا شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بہت محبت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں مولانا نورانی کا بے حد احترام کرتا ہوں کیونکہ انھوں نے واضح اور دوٹوک انداز میں اعلان کیا تھا کہ میں نجدی وہابی یا کسی بدعقیدہ کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتا اور نہ ہی اس کو درست سمجھتا ہوں۔

اسی دوران حضرت میاں محمد حنفی سیفی گویا ہوئے کہ ایک مرتبہ حضرت نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کے مدرسے میں طالبات کو قرآن کریم کا کون سا ترجمہ پڑھایا جا رہا ہے تو میں نے بتایا کہ میری اہلیہ نے ضیاء القرآن منگوایا تھا آپ نے میری بات قطع کرتے ہوئے فرمایا نہیں قرآن کریم کے اُردو تراجم میں سب سے بہتر ترجمہ امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے آپ ''کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن'' طالبات کو پڑھائیں۔ اللہ کا شکر ہے جب گھر آ کر میں نے اپنی اہلیہ سے ذکر کیا کہ حضرت نے کنز الایمان پڑھانے کا امر فرمایا ہے تو میری اہلیہ نے بتایا کہ شکر ہے ہم تو پہلے ہی کنز الایمان ہی طالبات کو پڑھا رہی ہیں۔

چند تعزیت نامے تعزیتی کتاب سے

''بسمہٖ تعالیٰ''

پیر طریقت رہبر شریعت قطب الارشاد والتکوین قیوم زمان مجدد عصر حاضر حضرت شیخ المشائخ آخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی وخراسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں علماء اور مشائخ وغیرہ کے تاثرات۔

تاریخ وصالِ پر ملال بروزِ یکشنبہ اتوار ۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ ۲۷ جون ۲۰۱۰ء بوقت دو بجے صبح

بمقام: آستانہ عالیہ سیفیہ نقشبندیہ فقیر آباد شریف لاہور۔

مرتبہ: صاحبزادہ احمد حسن السیفی

ایک دردمند آواز

حضرت مولانا میاں محمد سومرو سہروردی پنو عاقل (سندھ)

حضرت پیر طریقت علامۃ العصر اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات حسرت آیات ان کے صاحبزادگان مریدین و خلفاء کرام اور اہل خاندان کے لیے ہی صدمے کا باعث نہیں بلکہ یہ پوری قوم کا عظیم نقصان ہے کیونکہ وہ پوری قوم کا اجتماعی اثاثہ تھے۔ ان ایسی علم افروز شخصیت کا وجود اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت تھا ان جیسے لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ شریعت و سنت کے ساتھ ان کی وابستگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے۔ آمین

کلام شاعر بقلم شاعر

"بسمہٖ تعالیٰ"

"د مبارک صاحبؒ پہ فراق کی"

غم لڑلے ماسخوتی وو چہ جانان ئی رانہ واخست
چہ زموتگ د زڑہ کی سرو و دا دا جان ئی رانہ واخست

چہ پہ خیل مولا عاشق وو چہ دھر صفت لائق وو
چہ پہ حق باندی ناطق وو پهلوان ئی رانہ واخست

چہ تقویٰ دچا شعار وو چہ ئی زھد کاروبار وو
چہ ھمیش بھار بھار وو گلستان ئی رانہ واخست

چہ عالم د شریعت وو چہ واقف پہ حقیقت وو
چہ عاشق پہ طریقت وو دُر مرجان ئی رانہ واخست

چہ کامل اکمل ولی وو چہ وارث د پاک نبیﷺ وو
چہ تقی نقی سخی وو دا سلطان ئی رانہ واخست

چہ پہ غم بہ تل صابر وو چہ نعمت باندی شاکر وو
چہ مُسکا بہ پری جاری وہ سرہ لبان ئی رانہ واخست

چہ قیوم د زمانی وو چہ زینت د استانی وو
چہ پری مونږ وو مُطمئنہ اطمنان ئی رانہ واخست

چہ کرم ئی پہ حسن وو چہ مو روح جان او بدن وو
چہ نعمت وو هم رحمت وو دا باران ئی رانہ واخست

الحقیر السید احمد حسن السیفی

حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندِ ارجمند
حضرت صاحبزادہ احمد حسن باپا کا منظوم پشتو خراجِ عقیدت

صاحبزادہ احمد حسن سیفی کے پشتو کلام کا اردو ترجمہ...... انہی کے قلم سے

"حضرت مبارک صاحب کی فراق میں" پشتو سے ترجمہ، اردو زبان میں

غم سے پر رات تھی جس میں ہم سے ہمارا جانان چھین گیا

جو میرے دل کا چین تھا وہ دلدار ہم سے چھین گیا

جو اپنے خدا پر عاشق تھا اور بے شمار صفات کا لائق تھا

جو حق بات پر نازاں تھا وہ عیاراں ہم سے چھین گیا

تقویٰ جس کا شعار تھا زہد جس کا روبار تھا

جو ہمیشہ بہار بہار تھا وہ گلستان ہم سے چھین گیا

جو حامی شریعت تھا جو واقف حقیقت تھا

جو عاشق طریقت تھا وہ اغول مرجان ہم سے چھین لیا

جو کامل اکمل ولی تھا اور جو وارث نبی تھا

جو تقی نقی سخی تھا وہ سلطان

جو قیوم تھا زمانے کا جو زینت تھا آستانے کا

ہمیں جن سے تسلی تھا وہ اطمنان

جو حسن پر مہربان تھا اس کا روح جسم اور جان تھا

جو نعمت تھا جو رحمت تھا وہ باران ہم سے

اظہارِ درد از، الحقیر السید احمد حسن السیفی

بن سید حضرت مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پروفیسر ڈاکٹر پیر محمد آصف ہزاروی ☆1

قدوۃ السالکین واقف رموز حقیقت حضرت پیر سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ وصال عالم اسلام کے لیے نا قابل تلافی نقصان ہے حضرت کا شمار ان اکابر اولیا کرام میں ہوتا ہے جن کی محفل میں آنے والا ہر شخص ذکر الٰہی کی صدائیں بلند کرنے لگتا ہے حضرت نے اپنے صاحبزادگان کی تربیت اس انداز سے فرمائی ہے کہ وہ آپ کی کمی کو اس انداز سے پوری کریں گے کہ آپ کا لگایا ہوا یہ پودا تا قیامت سرسبز رہے گا۔ اللہ تعالیٰ بطفیل نبی اکرم ﷺ آپ کے مزار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

میں سراپا مخزن راز ہوں میں رہا ہوں مدتوں راز میں
تیری شوقِ دید کشاں کشاں مجھے کھینچ لائی مجاز میں

علامہ مفتی محمد اقبال چشتی ☆2

حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ عظیم المرتبت صوفی اور نامور عالم دین تھے۔ انھوں نے ساری زندگی شریعت مطہرہ کی پابندی کا درس دیا ان کی تربیت کا اثر ان کے ہر مرید وعقیدت مند میں نمایاں نظر آتا ہے میری پہلی مرتبہ آپ کے خلیفۂ خاص حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب کے ساتھ باڑہ شریف میں حاضری ہوئی یہ دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی کہ حضرت صاحب عقیدہ کے متعلق بہت زیادہ سخت نظر آئے، گستاخوں اور بدعقیدہ لوگوں پر مریدوں سے لعنت کروائی اور جب تک محفل میں رہے ان کی زبان سے علم کے جواہر تقسیم ہوتے رہے۔ آپ نے اپنی تمام اولاد کی تربیت اس طرح فرمائی کہ آپ کا ہر لخت جگر آپ کا مظہر نظر آتا ہے۔ آپ کی سب سے بڑی کرامت آپ کے خلفاءِ کرام اور عقیدت مندوں کا جذبۂ اتباع شریعت سے سرشار ہونا ہے آپ کی ذات میں علم شریعت وطریقت اور عقیدہ کے تصلب کا نور نمایاں تھا۔ آپ نے جماعت اہلسنّت کے لیے اپنے تمام مریدین حضرت پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب کو فرمایا کہ میرے تمام مرید اہل سنت کا لشکر ہیں۔

☆1 سجادہ نشین خانقاہ چشتیہ غفوریہ مہر آباد شریف وزیر آباد پرنسپل گورنمنٹ مولانا ظفر علی خان کالج وزیر آباد

☆2 ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت پنجاب، پاکستان

جماعت اہلسنّت آپ کی ان شفقتوں کو کبھی نہیں بھلا سکتی جماعت اہلسنّت کا ہر کارکن و عہدیدار حضرت کے صاحبزادگان اور خلفاء کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حضور علیہ السلام کے وسیلہ سے آپ کی قبر انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

حضرت اخوندزادہ صاحب علیہ الرحمۃ نے جہان بدلا ہے۔ وہ کل بھی زندہ تھے۔ آج بھی زندہ ہیں۔ ان کی تعلیمات زندہ ہیں ان کے سیرت و صورت کے مظہر ہزاروں لوگ زندہ ہیں۔

(قاری محمد نذیر احمد قادری اور مولانا محمد فیروز خان صدیقی نے بھی انہی تاثرات پر دستخط ثبت کیے۔)

حضرت پیر محمد افضل قادری

پیشوائے سلسلہ عالیہ سیفیہ مبلغِ اسلام حضرت پیر سیف الرحمٰن نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کے میدان میں اپنے دور میں مثالی خدمات سرانجام دیں۔ لاکھوں لوگوں کی تربیت کر کے انھیں متشرع بنایا خصوصاً داڑھی مبارک اور عمامہ مبارک کی سنت کی ترویج کی۔ افغانستان سے ہجرت کے بعد چند سالوں میں پاکستان کے اطراف و اکناف میں آپ کا سلسلہ پھیل گیا۔ آپ انتہائی مخلص شخصیت تھے۔ آپ نے جب دیوبندی علماء کی گستاخانہ عبارات کا مطالعہ کیا تو برملا تکفیر کے فتاویٰ علماء حرمین (حسام الحرمین) کی تائید کی جب پشاور کے ایک عالم دین کے اختلافات طول پکڑ گئے تو راقم الحروف ان دنوں جماعت اہل سنت پاکستان کا ناظم اعلیٰ تھا کو تحریری طور پر شرعی فیصلہ کرنے کے اختیارات دیے چنانچہ جماعت اہل سنت پاکستان کے شرعی بورڈ نے جو فیصلہ دیا آپ نے اسے قبول فرمایا۔

آپ کی ساری اولاد بھی متشرع ہے جبکہ مشائخ کی اکثریت کے صاحبزادے متشرع نہیں ہوتے اور اکثر داڑھی منڈے یا داڑھی کترے ہوتے ہیں اور جب سجادہ نشین بنتے ہیں تو پھر داڑھی رکھتے ہیں۔ آپ نے اپنے صاحبزادوں کو اپنی تعلیم سے بھی آراستہ کیا۔

آپ شیخ طریقت ہونے کے ساتھ ایک تبحر عالم دین بھی تھے علم دوست تھے۔ روزانہ لائبریری میں بیٹھتے تھے اور علماء کے ساتھ مسائل دین پر بحث و تمحیص کرتے تھے۔

آپ کے خلفاء خصوصاً حضرت میاں محمد سیفی حنفی مدظلہٗ، حضرت ڈاکٹر محمد سرفراز سیفی، مولانا عابد سیفی اور دیگر خلفاء نے اپنی تحریکوں خصوصاً تحفظ ناموس رسالت کی تحریکات میں بلاخوف و خطر حصہ لیا اور ۱۹۹۶ء کے آل پاکستان سنی کنونشن موچی دروازہ لاہور میں حضرت پیر سیف الرحمٰن نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہزاروں خلفاء و مریدین کو تحریری حکم دیا کہ وہ جماعت اہل سنت پاکستان کے سنی کنونشن کو کامیاب بنائیں۔ اسی طرح ۱۹۹۹ء میں سنی کانفرنس ملتان میں ہزارہا مریدوں اور سینکڑوں خلفاء کی معیت میں بنفس نفیس شریک ہوئے اور سنی کانفرنس کو کامیاب بنایا۔ یہ اجمالی تحریر لکھی ہے انشاء اللہ "تفصیلی تحریر میں اپنے تاثرات بیان کروں گا۔"

ملک محبوب الرسول قادری☆

آبروئے اہل سنت مخدومِ ملت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو اپنے ماحول ہی نہیں بلکہ ساری اسلامی دنیا میں منفرد شیخ طریقت کے طور پر جو خوبیاں ممتاز و ممیز مقام عطا کرتی ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ خود مستند عالم دین اور باعمل شخصیت کے مالک تھے اور شریعت مطہرہ کے متبع تھے۔

۲۔ اپنی ساری اولاد کو علم دین پڑھایا اور ان کو سختی سے احکام شریعت پر کاربند کیا۔

۳۔ حضور اقدس ﷺ کی محبت سے سرشار تھے اور اس محبت کے پیغام کو عام کرتے رہے۔

۴۔ ان کے ۵۰ ہزار سے متجاوز خلفا اور لاکھوں مریدین شریعت اسلامیہ کے پرچار کر رہیں۔

۵۔ مسجد، مدرسہ اور خانقاہ کے اس تصور کو ازسرنو انھوں نے یکجا کر کے متعارف کرایا۔ یہ ان کا تجدیدی کارنامہ ہے۔

۶۔ دین کے وقار اور اتحاد اہل سنت کے لیے ہمہ وقت مصروف عمل رہے۔

☆ چیف ایڈیٹر: انوار رضا: جوہر آباد، مدیر: سوئے حجاز، لاہور 0321/0300-9429027

۷۔ حضور سیدنا غوث اعظم، حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، حضرت شاہِ نقشبند اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی محبت سے سرشار تھے ان کے فیض کے امین تھے اور ان کے تابع رہ کر سالکین میں غیرت و جرات کا جذبہ پیدا کرتے رہے۔

۸۔ وہ ابلۂ مسجد یا روایتی خانقاہ نشین نہیں بلکہ ایک مجاہد اسلام اور فقیہ کبیر تھے۔

۹۔ امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی قدس سرہٗ کی فکر سے مکمل متفق تھے اور انھیں اپنا راہنما و مقتدا مانتے تھے۔

۱۰۔ انھوں نے ساری زندگی مسلکی تصلب کو اپنی شخصیت اور وابستگان میں نمایاں رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین

تلک عشرۃ کاملہ

مولانا فضل کریم چشتی ☆

حضور قبلہ عالم کی زندگی مبارک علم و عمل کا مجموعہ تھی کئی مرتبہ زیارت کا شرف حاصل ہوا الاستقامت فوق الکرامہ کا نمونہ پایہ وہ بلاخوف لومۃ لائم ہر کسی کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہتے تھے۔ ان کا کام تا قیام قیامت اپنا نور بانٹتا رہے گا۔ ان کا ہر کام فیض رساں ہے اور جو کام دوسروں کو نفع دیتا ہے وہ ہمیشہ باقی رہتا ہے۔ وہ روایتی شیخ نہ تھے بلکہ اس پائے کے شیخ تھے جو ان کے ساتھ لگ گیا وہ بھی کامل اور مکمل ہو گیا۔ اللہ کریم ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صاحبزادہ پیر محمد نور المجتبیٰ چشتی

حضرت اخندزادہ مبارک کا انتقال پُر ملال ملت اسلامیہ کے لیے سانحہ عظیم ہے اس نقصان کی تلافی صدیوں تک محال ہے۔ آپ کی ذات علمی، عملی لحاظ سے اکمل و مکمل ذات تھی جن کی نگاہ سے لاتعداد جاہل، عالم ہو گئے۔ غافل، ذاکر ہو گئے زندگیوں میں انقلاب پیدا ہوا یہ ان کی ایک نگاہ کا کمال ہے آج علم شریعت و طریقت، علم حقیقت اور

☆ مدرس: دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

معرفت میں آپ کا ثانی نہ تھا آپ کی نگاہ سے ولی پیدا ہوتے تھے۔ یہ بات دل کے اطمینان کا باعث ہے کہ آپ کے خلفاء مریدین اور صاحبزادگان آپ کے صفات و کمال کے مظہر ہیں لہٰذا آپؒ کا مشن ان شاء اللہ جاری و ساری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آپ کے فیضان کو جاری فرمائے۔ تازمان قیامت امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مستفیض و مستفید ہوتی رہے۔

علامہ ابو یاسر اظہر حسین فاروقی

حضور قبلہ عالم اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن نور اللہ مرقدہ کا وصال پرملال پوری اہلسنّت و جماعت حنفی بریلوی قوم کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ حضرت حجۃ الرسول فی الارض تھے۔ اسلاف کی زندہ و جاوید تصویر تھے۔ آپ نے مسلک حقہ اہلسنّت و جماعت کی ترویج و اشاعت کے لیے دن رات جتنا کام کیا یہ حضور قبلہ پیر صاحب کا ہی خاصہ ہے۔ ایسے افراد صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ اپنے دینِ حنیف کے فروغ کا کام لیتا ہے۔ احقر کی قلبی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ پیر صاحب کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے فرزندان، لواحقین اور مریدین کو صبر جمیل کے ساتھ یہ ہمت، قوت اور استقامت فرمائے کہ سب آپ کے مشن کو آگے بڑھا سکیں۔ آمین

رانا محمد صدیق خاں حامدی

حضرت مبارک صاحب کے جنازہ میں شامل ہو کر ایمان تازہ ہوا۔ پچاس سالہ زندگی میں ایسا جنازہ کبھی نہیں دیکھا جس میں ۹۹ فیصد شرکاء شریعت کے پابند، محمدی لباس پہنے اور سر پر سفید عمامہ سجائے حضرات شامل تھے۔ حدِ نگاہ تک عوام کا جم غفیر تھا اور ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے آسمان سے فرشتے اترے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پیر مبارک صاحب کے مشن کو مزید ترقی عطا فرمائے۔

(قاری شاہد اقبال نورانی اور چوہدری ذوالفقار علی نے بھی اسی تاثرات کی تائید میں دستخط کیے)

صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی ایم این اے

پیر طریقت رہبر شریعت علامہ اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک

علم و عمل کا روشن باب تھے۔ آپ نے، آپ کے خاندان نے افغانستان، پاکستان بالخصوص خیبر پختونخواہ میں دین کی ترویج و اشاعت کا کام کیا جس کی وجہ سے لاکھوں مسلمان نبی اکرم ﷺ کی محبت و عشق کے حسین زیور سے آراستہ ہوئے آپ تصوف و معرفت میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ آپ کے انتقال پُر ملال سے عالم اسلام ایک عظیم روحانی علمی شخصیت سے محروم ہوا آپ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات سے انتہائی متاثر تھے اور آپ نے اپنی زندگی میں فقیر کے سامنے حسام الحرمین اور اعلیٰحضرت کے دیگر فتاویٰ جات کی تائید و حمایت کی اور فرمایا کہ یہ متاعِ حیات ہے اللہ پاک آپ کو اپنے حبیب لبیب ﷺ کے صدقہ اپنے جوارِ رحمت میں عظیم جگہ عطا فرمائے اور آپ کے صاحبزادگان اور خلفاء اور مریدین، متوسلین کو صبر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

میاں عابد علی مناواں

محترم سیف الرحمان صاحب (مرحوم) اسلام کے دین اور مسلمان لوگوں کے لیے بہت بڑا سرمایہ تھے اور ہمارے علاقہ کے لیے بہت بڑی رحمت تھے۔ ہمارے علاقہ کے لوگ اور تمام مسلمان ایک بہت بڑے بزرگ اور عالم دین سے محروم ہو گئے۔ اللہ ان پر اپنی کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ہمارے لیے باعث رحمت ہو۔

ثمینہ خالد گھر کی

محترم سیف الرحمان (مرحوم) میرے لیے نہایت ہی قابل احترام ہستی تھے جو دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں ان سے ملاقات اور گفتگو کرنے کے بعد مجھے بہت سکون، ذہنی وسعت اور بہت سی نئی باتوں سے آگہی ملی۔ بلند مرتبت اور دینی تعلیم کے سرکردہ رہنما سے ہم محروم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے ہمیں اور حضرت سیف الرحمان کے معتقد لوگوں کو نوازتا رہے۔ آمین۔ ان کی دعائیں ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں۔

سید شمس الدین بخاری

آج ۲۹ جون ۲۰۱۰ء بروز منگل آستانہ عالیہ سیفیہ میں حجۃ الاتقیاء زبدۃ الاصفیاء غریق بحر تصوف آسمان ولایت کے نیر تاباں حضور قبلہ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت خواجہ

محمد سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک کے بعد ان کی بارگاہ میں عقیدت کے پھول نچھاور کرنے کے لیے قل خوانی کی محفل میں حاضری ہوئی ہے۔ حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے روحانی منصب پر فائز تھے اور آپ غوثیت و قطبیت کے اعلیٰ مناصب پر قائم تھے اور ہیں بہر حال ان کا مقام جتنا بلند تھا ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ ان کے فیوضات عالیہ کو جاری رکھے۔ آمین

پروفیسر محمد عبدالعزیز خان

پیر طریقت رہبر شریعت پیر سیف الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال پر ان کے جنازے اور ختم قل شریف پر ہزاروں علماء مشائخ پیرانِ عظام کی شرکت دراصل ان کی خصوصی روحانی توجہات کا نتیجہ ہے۔ صوفیاء کا ہمیشہ سے یہی طرۂ امتیاز رہا ہے کہ وہ نہ صرف اسی ظاہری زندگی میں مخلوق خدا کے لیے فیض رساں ہوئے ہیں بلکہ بعداز وصال بھی ان کی قبور مرجعِ خلائق اور فیض رساں ہمیشہ ہمیشہ رہتی ہیں۔ پیر صاحب قبلہ جب افغانستان سے تشریف لائے تو وہ اکیلے تھے آج ان کے وصال پر ان کے سینکڑوں خلفاء اور لاکھوں مرید اس بات کی قوی دلیل ہے کہ یہ حضرت کا روحانی فیض کا جاری چشمۂ صافی ہے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں روحانی پیاس بجھاتی رہیں گی۔

جماعت اہل سنت پاکستان ان کے سانحہ ارتحال پر بے حد مضطرب خاطر ہے اور بارگاہ ایزدی میں دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انؒ کے درجات کو مزید بلند فرمائے اور ان کے مریدین اور محبین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

علامہ محمد ندیم القادری

آج مورخہ ۲۰۱۰-۰۶-۲۹ کو حضرت پیر اخوندزادہ سیف الرحمٰنؒ کی یاد میں انعقاد پذیر محفل قل شریف میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ یقین جانیئے اس بابرکت محفل میں شرکت کر کے اور اس کے روحانی ماحول کو محسوس کر کے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ پاک نے اور نبی پاک ﷺ کی بارگاہ سے ملنے والے فیض نے اس مقدس ہستی کو کتنا بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ جن کے مریدوں اور خلفاء کو دیکھ کر نبی پاک ﷺ کی عظیم سنتوں

کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کے مزارِ اقدس پر اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آمین

محمد شاہد منصور چشتی

آج مورخہ ۲۰۱۰۔۰۶۔۲۹ ہے میں اس ہستی کے بارے میں کیا لکھوں جن پر رب کریم کے کرم، نبی آخر الزماں ﷺ کی نظر عنایت اور جمیع اولیائے کرام کے فیوض و برکات کا ایک چشمہ اُبل رہا تھا اور جن کی نظر اور سایہ رحمت سے کئی بے دین، دین مصطفوی کے وارث بن گئے کئی گستاخ، سنت نبوی ﷺ کے پابند ہو گئے جن کے نقش قدم پر چلنے والوں کو دیکھ کر کئی بے دینوں کے دل دہل جاتے تھے اللہ کریم کی شان قدرت کہ یہ وعدہ موت وصل وصال پورا ہونا تھا اور دنیا اہلسنّت سلسلہ سیفیہ، جماعت اہلسنّت عشق نبوی ﷺ میں بریلوی مسلک ایک ایسی ہستی سے محروم ہو گئے کہ جن کو یہ عشاق صدیوں نسل در نسل یاد رکھیں گے اور ان کے نقش قدم پر چلتے رہیں گے اور ان کی محبت و سنت وعمل کو پھیلاتے رہیں گے اللہ کریم ہم سب کو بالخصوص آپ یعنی پیر طریقت قطب دوراں استاذ العلماء والفقہاء پیر اخوند زادہ سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے جملہ صاحبزادگان، خلفائے کرام کو اس سلسلے میں محبت و وفا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر محمد سیف الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے قل شریف کے اس اجتماع میں آج ان کی تصوف کے میدان میں خدمات کا واضح پتہ چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے صاحبزادگان مریدین متعلقین کو صبر کی توفیق دے اور ان کے گلشن کو مزید بہار عطا فرمائے۔ آمین

سجاد حسین شاہ

پیر طریقت رہبر شریعت منبع جود وسخا مصدر علم ونوا حضرت السلام پیر سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہ العالیہ صرف ایک عالم دین ہی نہیں تھے بلکہ عالم گر تھے سونا نہیں تھے بلکہ سونا ساز تھے موتی نہیں بلکہ موتی گر تھے جب تک زندہ رہے تو سونا بن کر رہے اور اب

قبر میں ہیں تو وہاں پر بھی سوتا ہیں کیونکہ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔ اپنی زندگی کے سنہری ایام جس طرح انھوں نے گزارے وہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں تمام صاحبزادگان اور تمام عقیدت مندوں کو ان کی زندگی کو مشعلِ راہ بنانا چاہیے تاکہ پوری دنیا میں اسلام کی شمع روشن ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر انور پر کروڑہا رحمتوں کا نزول فرمائے اور ان کی مزار اقدس سے فیوض و برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بروز حشر سرکارِ مدینہ ﷺ کا اللہ تعالیٰ ان کو پڑوس عطا فرمائے۔ آمین

مفتی محمد غلام مرتضیٰ نقشبندی

آج مورخہ ۲۰۱۰۔۰۶۔۲۹ کو پیر طریقت رہبر شریعت واقف رموزِ اسرار و حقیقت منبع جود وسخا پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی صاحب مبارک کے آستانہ عالیہ پر آپ کے قل خوانی کے پروگرام کا شرف حاصل ہوا۔ جہاں پہنچ کر محسوس ہوا کہ واقعی دلوں کو روشنی جو مل رہی ہے وہ انہی کے فیض سے ہے اور یہ بھی محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور سرکار دو عالم ﷺ کی خصوصی مہربانی اس شخصیت پر تھی اور حقیقت تو یہ ہے کہ میرے جیسا بندہ اس عظیم ہستی کے بارے کچھ کہہ ہی نہیں سکتا کیونکہ:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اللہ تعالیٰ انھیں اپنے قربِ خاص میں جگہ عطا فرمائے صاحبزادگان اور عقیدت مندوں اور متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کے فیوض و برکات کو جاری فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مفتی سید مزمل حسین شاہ شرقپوری

پیر طریقت رہبر شریعت عالم ربانی حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن صاحب بہت بڑے عالم روحانی تھے بہت بڑے وجدان کے حامل تھے ان کی تبلیغ روحانی کا بہت بڑا اثر یہ تھا کہ اپنے ملنے والوں کو شریعت وطریقت کا عامل بنایا اور سنت مصطفےٰ ﷺ کی پیروکاری کے ساتھ ساتھ روحانی مبلغ بنا کر امت مصطفےٰ ﷺ کے سامنے پیش فرمایا اور ان کی تبلیغ کی

وجہ سے ان کے ماننے والے تقریباً سب کے سب شریعت کے عامل بنتے گئے اللہ تعالیٰ ان کے فیضان میں اور بھی برکتیں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(علامہ محمد یوسف اعوان چیئرمین، قومی امن کمیٹی بین المذاہب ہم آہنگی پاکستان نے بھی اسی تاثر پر دستخط ثبت کیے)

صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری

پیر طریقت رہبر شریعت، شیخ المشائخ اخندزادہ حضرت سیف الرحمٰن مبارکؒ اسم بامسمی تھے اور پوری زندگی رحمٰن کی تلوار بن کر کفر طاغوت اور بدعقیدگی کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے رہے۔ نہ صرف عظیم عاشق رسول ﷺ تھے بلکہ جید عالم باعمل تھے جنھوں نے نہ صرف سلسلہ سیفیہ کی بنیاد رکھی بلکہ اپنے بے شمار مریدین اور ہزارہا خلفاء کے ذریعے تصوف وروحانیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کے لیے آپ کی خدمات لائق صد تحسین ہی نہیں بلکہ لائق صد تقلید بھی ہیں۔

حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق تحریک منہاج القرآن اور اس کے قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے ساتھ نہایت ہی دیرینہ اور گہرا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تحریک منہاج القرآن، منہاج القرآن علماء ومشائخ کونسل کے جملہ قائدین، رفقاء، اراکین اور سلسلہ عالیہ سیفیہ کے قائدین، خلفاء و متوسلین یک جان اور دو قالب ہیں اور ایک دوسرے کے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ الحمدللہ تحریک منہاج القرآن کے مرکزی امیر صاحبزادہ مسکین فیض الرحمان درانی جن کا حضرت پیر صاحب کے ساتھ ذاتی گہرا تعلق بھی تھا، نے اعلیٰ سطحی وفد کے ساتھ حضرت پیر صاحب مرحوم کے جنازے میں شرکت کی اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی تعزیتی پیغام بھی دیا کیونکہ شیخ الاسلام بیرون ملک ہیں اگر پاکستان میں ہوتے تو ضرور خود جنازے میں شرکت فرماتے۔

آج بھی الحمدللہ منہاج القرآن علماء کونسل کا بھرپور وفد محفل قل خوانی میں شریک ہوا ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے حسب حال آپ کے درجات بلند فرمائے اور دین اسلام کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں آپ کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول

فرمائے۔ آپ کے صاحبانِ علم وعمل، صاحبزادگان کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ کا نام زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے بالخصوص حضرت پیر صاحبزادہ محمد سعید احمد حیدری صاحب مدظلہ العالی کو جانشینی کا حق ادا کرنے کی توفیق سے نوازے تاکہ ان کی قیادت میں تمام صاحبزادگان، خلفاء، مریدین و متوسلین متحد و متفق ہو کر عظیم مشن پر گامزن رہیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

مولانا محمد ظفر الرحمٰن چشتی

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن نور اللہ مرقدہ صرف پیر ہی نہیں تھے بلکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے وارث تھے۔ ان کی علمی اور روحانی خدمات ہمیشہ زندہ رہیں گی اور ہم بھی ان کے پیروکار کہلانے کے مستحق ہوں گے جب ہم ان کی تعلیمات کو عام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

مولانا محمد نواز خان

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ پیر صاحب مبارک کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین

علامہ صاحبزادہ میاں محمد آصف سیفی

حضور سیدی و مرشدی و وسیلتی الی اللہ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک آپ کی ذات گرامی ہمہ جہت صفات کی حامل تھی۔ آپ کی رحلت مبارک سے جہاں عالم اسلام مجدد عصر قیوم زمان کے سایہ اقدس سے محروم ہوا وہاں ہم جیسے آپ کے غلام ان نوازشات اور عنایات سے محروم ہو گئے جو ان کی طرف سے ہمارے حال پر شب و روز تھیں۔

آپ کی تربیت اور آپ کی سوچ جو کہ خصوصاً میرے لیے بہت ہی سبق آموز تھی آپ کی سختی اور نرمی، میرے لیے میری دنیاوی اور اخروی زندگی کے لیے بہت اہم تھی۔ میں ان جیسی تربیت کو زندگی بھر نہیں بھول سکتا کیونکہ آپ کی سختی اور تربیت کی وجہ سے مجھ ناچیز کی تربیت آپ نے بہت اچھے طریقے سے کی کیونکہ میرے نفس کو صرف میرے پیر و مرشد ہی

پہچان سکتے تھے تو اس سے میرا اور میرے والد کے مریدین کا بلکہ ہم سب کے لیے سبق ہے اور اس کے لیے میرے ساتھ شفقت میں بہت شفیق تھے۔ جہاں سختی کی وہاں نرمی کا ہاتھ بھی دکھایا تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ اب میں اس طرح کی تربیت اور شفقت سے محروم ہو گیا ہوں۔ ایک مرتبہ آپ نے جب مجھ میں کوتاہی دیکھی تو آپ نے اس وقت نہیں بلکہ کہا کہ ماہانہ محفل میں اس کو سختی سے سمجھاؤں گا تو بڑی محفل میں آپ نے میری ریش سے پکڑ کر مجھے تھپڑ مارا میں سمجھتا ہوں کہ اس میں میرا فائدہ کتنا ہوا؟ دراصل اس طرح آپ نے میری زندگی سنوار دی تو اب اگر ہم کوتاہی کریں تو ہماری اس طرح تربیت کون کرے گا؟ لہٰذا میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ میں ایسی شفیق ہستی کی تربیت سے محروم ہو گیا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ مجھے ان ہستیوں کا ادب کرنے کی توفیق دے اور صاحبزادگان کا بھی ادب واحترام اور ان کی غلامی میں رہنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

ملک حاجی سلطان محمد آفریدی

حضرت مبارک صاحب ایک عظیم مدبر، سخی، بہادر، دین اسلام پر فدائی، اہل سنت و جماعت کے رہبر اور عاشق رسول کریم ﷺ تھے۔ انھوں نے ساری زندگی محفل ذکر، عشق رسول ﷺ اور اللہ کی محبت میں گزاری اور (روحانی اعتبار سے) کروڑوں نابینا لوگوں کو بینا بنایا۔

قاری محمد زوار بہادر

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر اخندزادہ سیف الرحمان ایک جید عالم دین عظیم رہبر طریقت، عظیم مجاہد دینِ اسلام کے لیے بے پناہ قربانیاں دیتے ہوئے ہزاروں افراد کی ہدایت کا سبب بنے ان کا سلسلہ پورے ملک اور پوری دنیا میں پھیلا آپ کی اتباع سنت کی برکت سے آپ کے مریدین و متوسلین بھی متبع سنت ہیں ان کی صورتیں دیکھ کر ایمان والوں کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ الحمدللہ آپ کے تمام صاحبزادگان اور خلفا بھی جید عالم اور متبع سنت ہیں۔ اللہ کریم ان کے ذریعے مخلوق خدا کی ہدایت کا سامان فرمائے گا۔ خدا کرے حضرت پیر صاحب کے مریدین وطن عزیز میں نظام مصطفےٰ ﷺ کے نفاذ کے لیے

اپنی توانائیاں صرف کریں۔

(جامعہ المرکز الاسلامی والٹن لاہور کے ناظم اعلیٰ اور جمعیت علماء پاکستان ضلع لاہور کے نائب صدر علامہ حافظ نصیر احمد نورانی نے بھی اس تاثر پر تائیدی دستخط ثبت فرمائے)

علامہ غلام محمد سیالوی

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت العلام سیف الرحمٰن اخندزادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال سے عالم اسلام ایک عظیم علمی، دینی اور روحانی شخصیت سے محروم ہو گیا۔ آپ نے ساری زندگی دین متین کی سربلندی کے لیے کارہائے نمایاں انجام دیے۔ آپ نے اپنے روحانی فیض سے لاکھوں کی تعداد میں مسلمانوں کی تربیت فرما کر دین متین کا خادم بنا دیا اور ان کا ظاہر و باطن شریعت مطہرہ کے مطابق بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے روحانی و باطنی فیوضات سے ہم سب کو تا قیام قیامت متمتع فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حافظ نصیر محمد قادری

پیر طریقت حضرت قبلہ سیف الرحمٰن اخندزادہ کے جانے کے بعد اہلسنّت کا خلاء مدتوں پورا ہوتا نظر نہیں آتا ہے۔ لیکن الحمدللہ آپ کی اولاد اور مرید آپ کی جاگتی تصویر ہیں اور آپ کے آستانہ کی پہچان حضور سرکار دوعالم ﷺ کی سنت ہے جو آپ کے آستانے پر سنت کی بہار دیکھتا تھا وہ مرید ہونے کے لیے فوراً تیار ہو جاتا اور آپ نے بیعت و طریقت کو کاروبار نہیں بنایا۔

علامہ محمد ضیاء المصطفیٰ رضوی

پیر طریقت حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے دیرینہ لگاؤ ہے۔ بچپن سے اخندزادہ مبارک کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل رہا اور آپ کی از حد شفقتیں مجھ فقیر پہ رہی ہیں۔ آپ کے وصال پر ملال پر گہرا صدمہ پہنچا لیکن یہ قانون فطرت ہے۔ اللہ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے صاحبزادگان کو صحیح طور پر جانشینی کے فرائض نبھانے کی ہمت عطا فرمائے۔

قاری سید غالب حسین شاہ

پیر طریقت حضور قبلہ سیف الرحمٰن اخندزادہ کے جانے کے بعد اہلسنّت کا خلاء مدتوں پورا ہوتا نظر نہیں آ تا اللہ تعالیٰ آپ کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ غلام مرتضےٰ شازی

حضرت اخندزادہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت پہلی بار خانقاہ ڈوگراں میں ہوئی جب آپ میرے والد گرامی حضرت شیخ الحدیث ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر ۱۹۸۰ء میں خانقاہ ڈوگراں تشریف لائے اور آپ نے دو دن وہاں قیام فرمایا۔ دوران قیام والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ سے علمی، روحانی مسائل پر گفتگو فرماتے۔ ہمارے گھر میں محفل میلاد شریف کے دوران جب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کلام پڑھا گیا تو حضرت اخندزادہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا یہ کلام کس کا ہے؟ آپ نے بتایا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا۔ یہ سننے کی دیر تھی حضرت اخندزادہ رحمۃ اللہ علیہ جھوم گئے اور آپ کی آنکھیں اشکبار ہوئیں والد گرامی کی معیت میں آپ فیصل آباد حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بھی تشریف لے گئے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فنا فی الرسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم سب کے لیے ہدایت کا روشن مینار بنایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

علامہ صاحبزادہ محمد نورالحق قادری

"موت العالم موت العالم" کے مصداق مخدوم المشائخ صوفی باصفا مرد کامل حضرت اخندزادہ صاحب مبارک قدس اللہ سرہ کی وفات حسرت آیات اہل اسلام کے لیے بالعموم اور افغانستان و پاکستان کے عوام وخواص کے لیے بالخصوص ایک بڑے صدمہ اور تکلیف کا باعث ہے۔ ہم اپنے رب سے دعاگو اور طلب گار ہیں کہ ان کے فیوضات عالیہ جاری و ساری رہیں اور ان کے اولاد امجاد کے ذریعے یہ مرکز خیر و برکت آباد و شاداب رہے۔

حضرت پیر رحمت کریم پیر آف ڈاک اسماعیل خیل شریف نوشہرہ

آج بدھ کے دن میں فقیر پیر مانکی شریف کے ساتھ ڈاگ اسماعیل خیل سے

آستانہ عالیہ پیر صاحب (لکھوڈیر، لاہور) پر دعا کی نیت سے حاضر ہوا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت پیر صاحب مرحوم ایک بہت عظیم ہستی تھی ان کی جدائی کے ساتھ نہ صرف ان کے بچے اور مریدین یتیم ہوئے ہیں بلکہ افغانستان اور پاکستان کے تمام باشندگان بڑی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ الہ العالمین ان کو اعلیٰ مقامات نصیب فرمائے اور ان کے فیوض و برکات ان کی اولاد پر قائم و دائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

(علی زمان چشتی، خادم دربار عالیہ قادریہ چشتیہ ڈاک اسماعیل خیل شریف ضلع نوشہرہ صوبہ خیبر پختون خواہ نے یہ تاثرات پشتو میں رقم کیے جبکہ حضرت پیر صاحب مانکی شریف نے بھی اس پر دستخط ثبت فرمائے)

ابوالحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی

حضرت قبلہ شیخ المشائخ پیر محمد سیف الرحمٰن صاحب کی خدمت اقدس میں باڑہ میں حاضری دی تھی اور آپکے شرف محبت سے مشرف ہوا اور محفل ذکر میں بھی شمولیت اور استفادہ کا موقعہ ملا۔ حضرت والا مرتبت کا علمی ذوق اور شوق اور علماء کی سرپرستی دیکھ کر اور مزید براں شریعت پر عمل کرانے اور طریقت و حقیقت سے بہرہ ور کرنے کا عزم بالجزم دیکھ کر بہت ہی قلبی سکون اور روحانی تسکین حاصل ہوئی۔ ارشاد مصطفویٰ العلماء ورثۃ الانبیاء کا آپ عملی نمونہ تھے اور اپنے بیگانے کی تمیز اور تفریق کے بغیر شریعت مطہرہ پر عمل کرانے کے لیے ہمہ وقت کوشاں تھے۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں لوگوں کو طریقت اور حقیقت کے منازل رفیعہ تک واصل فرمایا اور ہر مرید کو شریعت مطہرہ پر عامل بنایا اور کسی طرح کی خلاف ورزی کو کسی کی طرف سے بھی برداشت نہ فرمایا۔ ان کے مریدین کو دیکھ کر بہت ہی روحانی تسکین اور قلبی راحت حاصل ہوتی ہے کہ وہ اپنے شیخ طریقت اور رہبر شریعت کے رنگ میں رنگے ہوئے نظر آتے ہیں جو کہ بالعموم پیران عظام کے مرید کہلانے والے شریعت مطہرہ کی پابندی سے اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھتے ہیں اور اپنے مشائخ کی شفاعت کے زعم میں فرائض و واجبات پر کاربند ہونے اور حرام اور مکروہ تحریمی سے احتراز و احتساب کی ضرورت محسوس نہیں کرتے جو کہ بہت بڑا المیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

"موت العالم موت العالم" کے مصداق آپ کی رحلت بہت بڑا سانحہ ہے اور نہ پرُ ہونے والا خلا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اور محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب خاص سے بہرہ ور فرمائے اور منعم علیہم حضرات کی معیت اور رفاقت نصیب فرمائے اور آپ کی روحانی توجہات اور تصرفات سے اپنے نسبی اور حسبی، جسمانی اور روحانی اولاد کو ان کے مشن کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق خیر رفیق سے بہرہ ور فرمائے اور اس سلسلہ کو ابدالآباد تک قائم دائم رکھے آمین ثم آمین۔

مجاہد عبدالرسول خان

امیر سنی تحریک لاہور ڈویژن حضرت داتا دربار روڈ

حضرت پیر سیف الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ ان کے تمام مریدین اور خلفاء پابند شریعت ہیں اور ان کی زندگی کا اہم کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے گستاخ رسول منیر شاکر کے خلاف جہاد کیا۔

مکاتیب تعزیت
اظہارِ خیال
خصوصی ایڈیشن

پیر سید محمد فاروق القادری مدظلہ☆

آئے عشاق، گئے وعدہ فردا لے کر
اب انھیں ڈھونڈ چراغ رخِ زیبا لے کر

گرامی قدر جناب صاحبزادہ محمد سعید حیدری، محمد حمید جان! جمیع صاحبزادگان کرام و جماعت فقرا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ!

آپ کے جلیل القدر والد گرامی شیخ المشائخ حضرت پیر سیف الدین ارچی علیہ الرحمۃ کا سانحہ ارتحال ایک ایسا صدمہ ہے جسے ملت اسلامیہ بھلا نہیں پائے گی، اسلام اور روحانیت سے محبت رکھنے والوں کے سر سے سایۂ رحمت اور ظل عاطفت اُٹھ گیا۔

اتباع شریعت اور احیائے سنت کا جو غلغلہ آپ نے بلند کیا اور انتہائی اخلاص، دردمندی اور سوز دروں کی بنا پر جس طرح اللہ تعالیٰ نے انھیں پذیرائی بخشی اس سے اسلاف کی یاد تازہ ہوگئی۔

کسی کا حریف وحلیف بنے بغیر جس طرح خاموشی سے آپ نے لاکھوں لوگوں کی زندگیاں اسلامی قالب میں ڈھالیں وہ آپ ہی کا حصہ ہیں۔

آپ عالم باعمل، حقیقی شیخ طریقت اور مبلغ اسلام تھے آپ عشقِ رسول ﷺ کا ایک ایسا پیکر تھے جس کا خمیر اتباع سے اٹھایا گیا تھا۔ میری طرف سے دلی تعزیت قبول فرمائیں تمام صاحبزادگانِ کرام اور جملہ مریدین و مسترشدین کی خدمت میں بھی میرا یہ پیغام پہنچا دیں۔

خدا کرے حضرت شیخ المشائخ پیر سیف الدین ارچی علیہ الرحمہ کا یہ چراغ ہمیشہ روشن رہے۔ والسلام!

............❀............

(حضرت اخندزادہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ میں موصول ہونے والے تاثرات)

............❀............

☆ مصنفِ کتب کثیرہ عظیم سکالر اور روحانی پیشوا سجادہ نشین خانقاہ قادریہ شاہ آباد شریف، گڑھی اختیار خان 0300-7827527

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیر سید محمد فاروق القادری۔ ایم۔ اے
سجادہ نشین خانقاہ قادریہ شاہ آباد شریف
گڑھی اختیار خان، ضلع رحیم یار خان
☎ 0300-7827527
088-5684245

تاریخ: ____________

آئے عشاق، گئے وعدۂ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رخِ زیبا لے کر

گرامی قدر جناب صاحبزادہ محمد سعید حیدری، محمد حنیف صاحبان و جمیع صاحبزادگان کرام وجاہت فقرا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے جلیل القدر والد گرامی شیخ المشائخ حضرت پیر سیف الدین ارچی علیہ الرحمۃ کا سانحۂ ارتحال ایک ایسا صدمہ ہے جسے ملتِ اسلامیہ بھلا نہیں پائے گی، اسلام اور روحانیت سے محبت رکھنے والوں کے سر سے سایۂ رحمت اور ظلِ عاطفت اٹھ گیا۔

اتباعِ شریعت اور احیائے سنت کا جو غلغلہ آپ نے بلند کیا اور انسانی اخلاص، دردمندی اور سوز دروں کی بنا پر جس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں پذیرائی بخشی اس نے اسلاف کی یاد تازہ ہو گئی
کسی کا حرفِ حلیف بنے بغیر جس طرح خاموشی سے آپ نے لاکھوں لوگوں کی زندگیاں اسلامی قالب میں ڈھالیں وہ آپ ہی کا حصہ ہیں

آپ عالمِ باعمل، حقیقی شیخِ طریقت اور مبلغِ اسلام تھے

آپ عشقِ رسول کا ایک ایسا پیکر تھے جس کا خمیر اتباع سے اٹھایا گیا تھا

میری طرف سے دلی تعزیت قبول فرمائیں۔ تمام صاحبزادگانِ کرام، اور جملہ مریدین و متوسلین منتسبین کو تعزیت میں بھی میرا یہ پیغام پہنچا دیں

خدا کرے حضرت شیخ المشائخ پیر سیف الدین ارچی علیہ الرحمۃ کا یہ چراغ ہمیشہ روشن رہے

والسلام
مخلص
سید محمد فاروق القادری

محقق دوراں حضرت پیر سید محمد فاروق القادری مدظلہ کے مکتوبِ گرامی کا اصل عکس

ملک عزیز میں اس وقت بہت کم ایسے علمی جرائد و رسائل ہیں اور مزید کم ہو رہے ہیں جو اعلیٰ اخلاقی اقدار اور اسلامی نظریہ حیات کے چراغ ان تند و تیز ہواؤں میں بھی جلائے ہوئے ہیں۔ ورنہ اس اسلامی نظریاتی مملکت میں بیشتر نتائج ہونے والا لٹریچر رطب و یابس کے ساتھ ساتھ ایسی فضا پیدا کر رہا ہے جو اخلاقی انارکی، بے راہ روی اور زندگی کی مادی لذتوں کے فروغ کا باعث ہے۔

بحمد اللہ ماہنامہ ''انوارِ رضا'' ابتدا ہی سے اعلیٰ اخلاقی اقدار اور اسلامی طرز حیات کی شمع روشن کیے ہوئے ہے اگر اس میں شخصیات کا ذکر ہوتا ہے تو وہ بھی بے جا عقیدت کی تبلیغ کے لیے نہیں بلکہ مینارۂ ہدایت شخصیات کو بطور نمونہ پیش کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

ہمارے فاضل دوست ملک محبوب الرسول قادری جو خود صاحب علم و دانش، پاکستان کی اساس سے اچھی طرح باخبر اور خوبصورت قلم کے مالک ہیں ابتدا ہی یہی چراغ جلائے ہوئے ہیں۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش تو نے جسے دیئے ہیں انداز خسروانہ

ملک صاحب کی ادارات میں شائع ہونے والے دوسرے جرائد بلکہ ان کے قلم سے کھلنے والا تمام لٹریچر نیکی، خیر، انسان سازی اور بھلائی میں اضافے کی اپنی حد میں بہترین کوشش ہے۔ جب بے مقصد اور بعض لوگوں کی مدول مداحی اور قصیدوں پر مبنی شائع ہونے والا لٹریچر جس پر بلاوجہ لاکھوں روپے ضائع ہوتا ہے کے مقابلے میں ہم انوار رضا اور سوئے حجاز قسم کے جرائد دیکھنے میں تو دل سے آواز نکلتی ہے اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

انوار رضا کا یہ خصوصی شمارہ ایسے لوگوں کے ذکر سے آراستہ ہے جن کی زندگیاں پڑھ کر بحمد اللہ دینی و اخلاقی اقدار اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت و عقیدت میں اضافہ ہوگا میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبولیت عامہ عطا کرے اور ہمارے اہل قلم کو خیر پھیلانے کی اسی روش کی توفیق عطا کرے۔

امیر اہل سنت حضرت پیر میاں عبدالخالق قادری مدظلہ ☆

زندگی، موت کی امانت ہے نیکوں کے لیے موت خدا کا تحفہ اور برے لوگوں کے

☆ سجادہ نشین بھرچونڈی شریف۔ مرکزی امیر: مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان 0300-2111146

لیے عذاب کی علامت ہوتی ہے نیکوں کی موت کے وقت بہشتِ بریں کے فرشتے استقبال کو آتے ہیں قبر میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کا شرف اور آپ ﷺ کی پہچان نصیب ہوتی ہے۔ مرنے والے کے چہرے پر خوشی و مسرت کے آثار، اس کی مسکراہٹ سے محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کی موت خدا کے پیاروں اور حضور ﷺ کے غلاموں والی رحلت تھی۔ وقتِ نزاع ان کے لیے قربِ خدا کی منزلوں کا پیغام لایا اور وہ اپنے رب سے واصل ہو گئے۔ شیخ زاہد ہسپتال لاہور میں جب ان کی عیادت کو حاضر ہوا تو ان کے پرُنور چہرے کی ضیائیں دل کو لبھا رہی تھیں وہ منظر آج بھی میرے سامنے ہے۔ اللہ کریم ان کے فیضان سے ہمیں مستفیض فرمائے اور ان کے فیض کو صبح قیامت تک جاری و ساری رکھے۔ میں ان کے صاجزادگان خلفاء مریدین خصوصاً محترم پیر طریقت ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی سیفی اور حضرت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی کو تعزیت پیش کرتے ہوئے مرحوم کے لیے بلندئ درجات اور سارے پسماندگان کے لیے صبر کی دعا کرتا ہوں۔

(حضرت اخندزادہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ میں موصول ہونے والے تاثرات)

شریعت اسلامیہ کا یہ خاصا ہے کہ وہ اپنے ساتھ وابستہ ہو جانے والے کو بھی عزت و وقار اور تقدس و احترام عطا کر دیتی ہے سلسلۂ صوفیاء اسلام کے سفیروں کی نورانی جماعت ہے جو پیغمبرانہ مشن کی ترویج و ابلاغ اور فروغ کے لیے مصروفِ عمل ہے اس رشک ملائکہ جماعت کا سفر چند عشروں پر نہیں بلکہ ساڑھے چودہ صدیوں پر محیط ہے۔

شیخ کامل کے اثرات ساری جماعت پر گہرے نقوش کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں اور یوں جماعت کا کوئی بھی فرد، اپنے شیخ کے عظیم مشن کا نمائندہ قرار پاتا ہے روحانیت کے تمام سلاسل برحق اور ان میں سے کسی کے ساتھ بھی مخلصانہ وابستگی روحانی استحکام اور اخروی نجات کا باعث بنتی ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے موسس اعلیٰ جامع المنقول والمعقول حضرت اخند زادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی دامت برکاتہم العالیہ سے میری براہِ راست تو کوئی ملاقات نہ ہوئی ہے اور نہ ہی میں انھیں جانتا ہوں۔ البتہ ان کی جماعت کے وابستگان کو میں کافی عرصہ سے پہچانتا ہوں۔ خصوصاً جولائی 2008ء میں موصوف کے

پنجاب میں خلیفۂ اعظم حضرت پیر طریقت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی مدظلہ سے راولپنڈی میں تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے مرکزی انتخابات کے موقع پر مختصر مگر جامع ملاقات ہوئی ان کی جماعت کے تقریباً تمام وابستگان پُرنور سنت سے مزین چہروں والے ہیں اور سفید عمامے سروں پر سجائے خانقاہی تربیت کا عمدہ نمونہ محسوس ہوتے ہیں۔ سفید لباس کا باقاعدہ اہتمام بھی سنت سے پیار کا عملی اظہار ہے۔ معاشرے میں ایسی کوششیں دارین میں کامیابی کے لیے جاری کی جاتی ہیں اور مادی مشینی دور میں بھی خوش بختوں کو دل کی دنیا آباد کرنے اور آخرت و عاقبت سنوارنے کے مواقع مل جاتے ہیں سالکین کے لیے ایسا ماحول یقیناً نعمت غیر مترقبہ قرار پاتا ہے۔

حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کی علمی وجاہت، قابلیت اور لیاقت کے علاوہ عملی حیثیت کا اعتراف تو بڑے بڑوں کو ہے۔ میرے لیے یہ خبر خوشی کا باعث ہے کہ ہمارے ملک کے نامور دینی صحافی اور میرے دیرینہ دوست عزیز گرامی ملک محبوب الرسول قادری (اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں اپنی خاص برکتیں شامل حال فرمائے) حضرت اخندزادہ صاحب مدظلہ کی دینی و علمی، فکری و نظری، روحانی و جماعتی اور ملی و سماجی خدمات کے اعتراف میں اپنے مؤقر علمی جریدہ سہ ماہی ''انوار رضا'' جوہر آباد کا ''خاص نمبر'' شائع کر رہے ہیں میری نظر میں ان کا یہ کام جہاں حسب سابق دیگر خصوصی اشاعتوں کی طرح مقبول ہوگا وہاں اہل سنت میں وحدت فکر پیدا کرنے کے حوالے سے بھی کلیدی کردار ادا کرے گا۔ غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ فاصلے گھٹیں گے اور دین کی بنیاد پر محبتیں بڑھیں گی۔ ملک صاحب باصلاحیت ہیں اور زرخیز دماغ کے مالک ہیں اللہ نے ان کے کام اور وقت میں بھی برکتیں رکھ دی ہیں۔ میں دعا گو ہوں کہ وہ اسی انداز میں اپنے کام کو آگے بڑھاتے رہیں اور ہم اتحاد اہل سنت کے ذریعے پاکستان میں نفاذ نظام مصطفےٰ ﷺ کی منزل کے قریب تر ہوتے جائیں۔

مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے خادم کی حیثیت سے میری اہل اسلام سے گزارش ہے کہ وہ ایک دوسرے پر تنقید کی روش ترک کر کے حضور اقدس ﷺ کی محبت و غلامی کی بنیاد پر اکٹھے ہوں اور حضور ﷺ کا پرچم تھام لیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر وہ ایسا کر

لیں تو دونوں جہانوں میں کامیابیاں ان کے استقبال کے لیے منتظر ہوں گی۔

پیر طریقت حضرت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی مدظلہٗ☆

حضرت سرکار اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک اپنے وقت کے متبحر علماء مشائخ میں شمار ہوتے ہیں آپ کے کمالات کی تصدیق وقت کے مشائخ عظام نے فرمائی۔ آپ شیخ المشائخ شاہ رسول طالقانی کے مرید ہیں۔ جب آپ نے اپنے مرشد کامل و مکمل کی بیعت کی۔ بیعت کے بعد پہلی توجہ سے عالم امر کے پانچوں لطائف ذاکر ہو گئے تو کچھ دیر بعد شاہ رسول طالقانی کا انتقال ہو گیا تو آپ نے بیعت ثانی شیخ المشائخ قیوم زمان حضرت مولانا ہاشم سمنگانی ﷫ سے کی تو باقی سلاسل کی تربیت بھی انہی سے حاصل کی۔ جب آپ شاہ رسول کے مرید ہوئے تو انھوں نے اپنی پہلی توجہ سے ہی آپ کی استعداد کا اندازہ لگاتے ہوئے فرمایا کہ یہ برخوردار بہت قوی استعداد رکھتا ہے اور اپنے زمانے کا بہت بڑا ولی ہوگا اور آپ کے مرشد ثانی مولانا محمد ہاشم سمنگانی نے ارشاد فرمایا کہ اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک جدھر بھی جائیں گے آفتاب کی طرح چمکاتے جائیں گے اور ہر چیز آپ کی چمک سے روشن ہوتی جائے گی اور موسم بہار کی طرح ہر چیز کو گل و گلزار کرتے جائیں گے اور ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا: آپ نے اپنے مرشد کی خدمت اس حد تک فرمائی کہ ان کے دل کو جیت لیا۔ آپ کے مرشد کا یہ ارشاد کہ اخوندزادہ سیف الرحمٰن یوسف زمان ہیں کیونکہ آپ حسن و جمال کا حسین پیکر ہیں جو کوئی آپ کی زیارت کرتا ہے وہ آپ کے حسن و جمال کو دیکھ کر آپ کی زلفوں کا اسیر بن جاتا ہے۔ مولانا صاحب مبارک آپ نے ثانی یوسف اور آپ کے حسن کا تذکرہ کیا یہ آپ کی جوانی کا وقت تھا مگر ابھی تک بھی آپ کے حسن و جمال کی تابانیاں اپنے عروج پر ہیں جس ہستی کا بڑھاپے میں حسن کا یہ عالم ہے اس کی جوانی اور بچپن کیسا لاجواب ہوگا۔

اور پھر جس کے حسن کا تذکرہ خود مرشد فرما رہے ہوں میری زندگی کے زیادہ تر ایام آپ کی غلامی میں گزرے ہیں میں نے اپنی زندگی میں آپ سے بڑھ کر نفیس مزاج و

☆ سجادہ نشین: آستانہ عالیہ راوی ریان لاہور 0300-8413432

طبیعت والا نہیں دیکھا اور ایسا شیخ سنت جس کی رعنائیاں آپ کے مزاج میں رچ بس گئیں ہیں عام دیکھا گیا ہے کہ عمل کرتے ہوئے بھی اس میں تکلف نظر آتا ہے لیکن یہاں سنت کے معاملے میں دیکھ کر خود اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ چیزیں آپ کے مزاج میں شامل ہیں آپ نے عرصہ دراز تک اپنے مرشد کی خدمت فرمائی اور جب تک وہ زندہ رہے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کیا علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری اور علامہ ارشد القادری (انڈیا) اور مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی یہ سبھی سرکار کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے چند علمی نشستوں کے بعد علامہ ارشد القادری سے سوال کیا گیا کہ اپنے تاثرات کا ذکر فرمائیں کہ سرکار اخوندزادہ کو کیسا پایا تو علامہ ارشد القادری فرمانے لگے کہ باطنی عروج کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتا کیونکہ اس کی بلندیوں کو میں نہیں جانتا مگر علم ظاہر میں، میں نے دنیا کو دیکھا ہے مگر ایسی پڑھی لکھی شخصیت میری نظروں میں نہیں گزری ہے۔ میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی جو کچھ بھی ہوں سرکار اخواندزادہ کی نظر فیض سے ہے آپ کی کیمیا نظر نے ذروں کو آفتاب بنا دیا اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ تمھارے مرشد کی کیا کرامت ہے تو میں عرض کروں گا کہ میری ذات میرے مرشد کی ایک زندہ کرامت ہے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی ارشاد فرماتے ہیں، مردوں کو زندہ کرنا کمال ہے مگر سب سے بڑا کمال مردہ دلوں کو زندہ کرنا ہے۔ اس وقت لاکھوں افراد جنھیں حیات قلبی کی دولت میسر ہے یہ سرکار اخواندزادہ مبارک کی کیمیا نظر کی وجہ سے ہے۔ کوئی بھی جب کسی چیز کو بناتا ہے تو بنی ہوئی چیز سے اسی کاریگر کے کمال کی طرف نظر جاتی ہے ہیرا اگر تراشا نہ جائے تو محض ایک پتھر ہے اسی کی چمک و دمک تراشنے کے بعد ہی پیدا ہوتی ہے۔

اور جب کوئی کاریگر اسے تراشے تو جس سمت دیکھو انوکھی چمک دیتا ہے۔ وہ لوگ جو کسی کام کے نہ تھے وہ آج کامیاب نظر آتے ہیں یہ اسی کیمیا گر کی کیمیائی کا کمال ہے ہم لوگ اپنی طرف جب دیکھتے ہیں اور وہ کام جو کم مدت میں اللہ تعالیٰ نے ہم سے لیا ہے اس کی طرف نظر دوڑاتے ہیں تو فوراً خیال جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور ایک ولی کامل و کمال کی نظر کا کمال ہے وہ چاہے تو ایک آن میں ابابیلوں سے ہاتھی مروا دے میرے

پیارے دوست برادر عزیز مولانا ملک محبوب الرسول القادری نے سرکار اخواندزادہ مبارک پر نمبر نکال کر ہمارے دلوں کو جیت لیا ہے۔ مخلص مرید جب اپنے مرشد کی تعریف سنتا ہے تو اس کے دل میں ایک عجیب حسرت کی لہر دوڑتی ہے۔ ملک صاحب نے یہ کام کر کے ہمارے دل کو جیت لیا اللہ تعالیٰ سرکار اخواند زادہ مبارک کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور اس نمبر میں کاوش کرنے والے احباب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

جناب محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری ☆

مکرمی ملک محبوب الرسول قادری مہم جو طبیعت اور جدت پسند مزاج کے مالک ہیں۔ صحافتی میدان میں انھوں نے شاندار کارنامے انجام دیے ہیں۔ ''سوئے حجاز'' اور ''انوارِ رضا'' جیسے مؤقر جرائد کامیابی سے چلا رہے ہیں اہل سنت والجماعت کی جلیل القدر شخصیات کے علمی و عرفانی، دعوتی و مسلکی کارناموں کو ''انٹرویو'' کی شکل میں اُجاگر کرنے میں منفرد مقام اور ممتاز شناخت حاصل کر چکے ہیں۔ کسی زمانے میں ماہنامہ اُردو ڈائجسٹ لاہور میں سیاسی و قومی رہنماؤں کے انٹرویوز چھپتے تھے، جنھیں الطاف حسن قریشی (مدیر اعلیٰ) کے پُرلطف اندازِ تحریر نے ملک کے عوام و خواص میں مقبول بنا دیا تھا، وہ انٹرویوز اگر ''نقش اول'' کہلانے کے مستحق ہیں تو جناب ملک صاحب کے جرائد (سوئے حجاز، انوارِ رضا) میں گذشتہ کئی سالوں سے مسلسل چھپنے والے معلومات آفریں دلچسپ اور گراں قدر انٹرویوز کو ''نقش ثانی'' کہنا بیجا نہ ہوگا اور ''نقش ثانی''، ''نقش اول'' سے بہرحال زیادہ جامع اور جاذب ہوتا ہے۔ نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اوّل آمدم بر سر مطلب، اس وقت میرے سامنے ماہنامہ ''سوئے حجاز'' لاہور کا اگست 2003ء کا شمارہ ہے جس میں نامور شیخ طریقت، جید عالم دین حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی مدظلہ العالی کا تفصیلی انٹرویو چھپا ہے۔ حقیقت ہے کہ حضرت موصوف کے متعلق میرے دل میں کئی بدگمانیاں تھیں جو اس انٹرویو کے مطالعہ کے بعد دور ہو گئیں۔ آج سے 25/30 سال پہلے میرے شہر حسن ابدال میں ان کے مریدین و معتقدین میں چند احباب شامل ہوئے، ان کی زبانی حضرت پیرارچی خراسانی

☆ قادر الکلام تاریخ گوشاعر محلہ حطاراں حسن ابدال ضلع اٹک۔ 0313-4777147

کے علمی و روحانی کمالات کا علم ہوا ایک آدھ مرتبہ شاید وہ حسن ابدال بھی تشریف لائے۔ اس طرح اس علاقے میں ان کی بزرگی اور مخصوص اندازِ تربیت کی شہرت ہوئی اور یہاں سے کئی باہمت افراد ان کے مقام ارشاد (باڑہ خیبر ایجنسی) کی محفلوں میں باقاعدگی سے شریک ہونے لگے، یہ افراد واپس آ کر جو مشاہدات بیان کرتے انھیں سن کر حضرت کی عظمت اور ان کی زیارت کا شوق دل میں پیدا ہوا، یہ شوق زیارت ابھی تک ناتمام ہے۔

حضرت پیر ارچی مدظلہ اب پنجاب کی فضاؤں کو اپنی عرفانی تجلیات سے منور کر رہے ہیں ان کی روحانی عظمت، علمی وجاہت مسلمہ ہے، نقشبندی سلسلۂ طریقت کے علمبردار ہیں، برصغیر میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے جسے لافانی مقام حاصل ہے۔ حضرت کے لاکھوں مریدین و خلفاء اس وقت دنیا کے گوشے گوشے میں شمع شریعت محمدی کی روشنی پھیلانے میں مصروف عمل ہیں۔ ان کے اس قول کے بعد کہ ''میں تصوف و طریقت میں حضرت بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سیدنا غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کا تابع اور ان بزرگوں کا بالواسطہ مرید ہوں۔

ان کے عقائد کی صحبت و پختگی اور اہل سنت والجماعت کے مسلمہ اصول و نظریات سے مطابقت و ہم آہنگی میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ نیز اس بیان سے کہ ''امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل، عاشق رسول، بڑے عالم عظیم محقق مجاہد صفت حقیقی بزرگ اور اپنے وقت کے سب سے بڑے حنفی فقیہ تھے۔ ان کی مذہبی فکر اور مسلکی جہت و ہیئت آفتابِ نصف النہار کی طرح ظاہر و باہر ہے۔ اس انٹرویو میں ان کی طرف سے غوث الاعظم محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت و جلالت کا برملا اظہار و اعتراف، اُن کے متعلق پھیلائی گئی غلط فہمیوں اور بدگمانیوں کے بے بنیاد ہونے کا ایک واضح ثبوت ہے۔ میرے نزدیک جو شخص (عامی ہو کہ عالم، مرید ہو کہ مرشد) امام اہل سنت، مجدد دینی ملت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات و محاسن دینی خدمات،

انقلاب آفریں تحریک عشق رسول ﷺ کا مداح و معترف ہے۔ وہ مطلق سنی حنفی ہے اور اہل سنت والجماعت کا بیش بہا سرمایہ اور گراں قدر اثاثہ ہے۔ حضرت پیر ارچی مدظلہ العالی کی فکر، ان کے دعوتی و اصلاحی اسلوب سے، ان کے انداز کار سے مخلصانہ اخلاق کیا جا سکتا ہے اور اس کی ہماری تاریخ شریعت و طریقت میں مثالیں موجود ہیں، جن حضرات نے ان کی کسی بات سے اختلاف کیا، اسے خیر خواہی کے زمرے میں شمار کیا جانا چاہیے۔ فراخدلی صوفیائے کرام کا نمایاں وصف ہے۔

میں آخر میں مکرمی ملک محبوب الرسول قادری زید مجدہٗ کی اس سعی و کاوش کا خیر مقدم کرتا ہوں کہ انھوں نے حضرت پیر ارچی مدظلہ العالی کے مقام و مسلک، ان کی دینی و دعوتی خدمات اور ان کے مقام علم و فقر کی عظمت کو اجاگر کرنے کے لیے اس خاص نمبر کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ جس سے اہل سنّت و جماعت کی صفوں میں اتحاد و یگانگت کے ایک نئے دور کا یقیناً آغاز ہوگا، علما و اولیائے امت کے ولولہ انگیز اذکار ہی سے اور ان نقوش پا پہ چل کر ہی ہم ملت اسلامیہ کو آج کے حالات میں اقوام عالم میں ایک ممتاز مقام پر دیکھ سکتے ہیں۔ طارق سلطانپوری۔

من آنچہ شرط بلاغ است با توے گویم
تو خواہ از سخنم پند گیری خواہ ملال

محققِ رضویات سید وجاہت رسول قادری☆

فقیر کو یہ جان کر خوشی ہوئی محبی و عزیزی ملک محبوب الرسول القادری زید مجدہٗ مجلہ انوارِ رضا کا ایک خصوصی شمارہ حضرت پیر طریقت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن حفظہ اللہ الرحمٰن کی علمی دینی و مسلکی و روحانی خدمات کے حوالے سے شائع کر رہے ہیں۔ دین و مسلک سے ان کی محبت اور وابستگی ہے کہ یہ اہلسنّت و جماعت کی متعدد شخصیات پر ضخیم خصوصی شمارے شائع کر چکے ہیں اور اہل علم سے داد وصول کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبول عطا فرمائے آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

☆ سربراہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل (رجسٹرڈ) جاپان مینشن کراچی صدر۔ 0300-2646296

حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ انھوں نے افغانستان سے پاکستان منتقل ہو کر دین و مسلک حقہ کا جو کام صوبۂ سرحد، اس کے ملحقہ علاقے اور پھر پورے پاکستان میں جس جانفشانی، لگن اور جدوجہد کے ساتھ کیا ہے وہ بذات خود ایک ضخیم مقالہ کا متقاضی ہے۔ افغانستان اور صوبہ سرحد کی حدود میں توپ و تفنگ بم و بارود کے دھوؤں اور دہشت گردوں کی خونریزی اور ظالمانہ طرزِ عمل کی مسموم فضاؤں میں جس طرح عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سبق جوانمردی اور استقلال سے دیا ہے وہ اللہ جل شانہٗ اور اس کے رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے غیر متزلزل ایمان کا بین ثبوت ہے۔ آج الحمدللہ ان کے مریدین باصفا، خلفاء و تلامذہ ملک پاکستان کے کونے کونے میں ان کا یہ پیغام بطریق احسن پہنچا رہے ہیں، دارالعلوم قائم ہو رہے ہیں اور خانقاہی نظام اسلافِ کرام کے نمونہ پر ترقی پذیر ہو رہا ہے، حزب اللہ کی فوج تیار ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ پیر اخندزادہ صاحب دامت برکاتہم عالیہ کی عمر اور علم و فضل میں برکت عطا فرمائے تاکہ مسلک اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ کو ان سے مزید تقویت پہنچے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم۔

راقم آخر میں ایک بار پھر محبی و محترمی ملک محبوب الرسول قادری زید عنایۃ کو حضرت پیر صاحب قبلہ کی حیات اور کارناموں پر ''انوارِ رضا'' کی خصوصی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

مفتی منیب الرحمٰن

حضرت علامہ محترم اخندزادہ سیف الرحمٰن ارچی خراسانی مدظلہم مستند و ثقہ عالم دین ہیں اور سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے کامل شیخ طریقت ہیں اور دیگر سلاسل طریقت قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ سے بھی انھیں خلافت حاصل ہے اور اس طرح مجمع السلاسل ہیں۔ ان کے اسم گرامی سے مناسبت کی وجہ سے ان کا سلسلہ ''سیفیہ'' کے نام سے معروف ہے۔ مجھے ان سے بالمشافہ ملاقات کا شرف حاصل نہیں ہے، تاہم ان کے وابستگان، مریدین، منتسبین اور خلفاء میں جید علماء کرام بھی شامل ہیں۔ میں نے ان کے تمام مریدین اور خلفاء کو متشرع، اور احکامِ شریعت پر عامل پایا ہے۔ علماءِ اہلسنت سے بھی ان حضرات کا تعلق محبت و احترام کا ہے، یہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ ان کے ہاں مریدین کی تربیت، تزکیۂ اور تعلیم کا سلسلہ

کافی محکم اور مضبوط ہے۔ موجودہ دور میں پیری مریدی بالعموم ایک رسمی چیز اور ''بیعت ارادت و برکت'' کے بجائے ''بیعت منفعت'' بن کر رہ گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے خطے کے اکابر اولیاء کرام کی اولاد، اخلاف، مخادیم، سجادگان اور مسند نشین تو کہلاتے ہیں، لیکن جب وہ خود ہی عالم و عامل شریعت نہیں ہیں، تو ان کے مریدین کو ہدایت و اتباع شریعت اور تزکیہ و تطہیر باطن کی تربیت کہاں ملے گی، اہلسنّت و جماعت کا یہی سب سے بڑا المیہ ہے اور مجموعی زوال کا باعث ہے۔ اکثر مزارات کا ماحول اور اعراس کی تقریبات بدعات و مکروہات بلکہ بعض اوقات محرمات کا مرکز بنتی جا رہی ہیں، یہی وجہ ہے کہ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت احمد رضا خان قادری برکاتی محدث بریلی قدس سرہم العزیز کے بقول بزرگانِ دین اور اصحاب مزارات کی توجہات اور فیوض و برکات میں بھی کمی آ گئی ہے۔ ایسے مایوس کن ماحول میں حضرت پیر سیف الرحمٰن ارچی عرف ''مبارک سرکار'' ایسے مشائخ طریقت کا وجود غنیمت ہے۔ ماشاء اللہ ان کے صاحبزادے حضرت علامہ حمید اللہ جان صاحب زید مجدہم بھی ثقہ عالم دین اور شیخ الحدیث والتفسیر ہیں، اس لیے بجا طور پر امید کی جا سکتی ہیں کہ ''سلسلۂ سیفیہ'' کا طریق ان کی آئندہ نسلوں میں بھی جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کا سایۂ عاطفت تا دیر قائم و دائم رکھے، کیونکہ حضرت محدث بریلوی قدس سرہم العزیز نے ایک کامل شیخ طریقت کی جو شرائط بیان کی ہیں کہ (الف) صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت ہو (ب) ثقہ عالم دین ہو اور ادلہ شرعیہ سے عقائد و احکام کے بیان، تفہیم و تفہیم پر قادر ہو یعنی عالم و عامل ہو (ج) اور اس کا سلسلہ بیعت و ارشاد متصل ہو۔

(اسی تحریر پر دارالعلوم نعیمیہ کراچی کے ناظمِ تعلیمات مولانا مفتی جمیل احمد نعیمی نے ان الفاظ میں تائید فرمائی)

حضرت پیر سیف الرحمٰن ارچی عرف ''مبارک سرکار'' کے بارے میں مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے جو تاثرات درج کیے ہیں، ان کی توثیق کرتا ہوں۔ اپنے مریدین کی دینی تعلیم و تربیت اور تزکیۂ نفس کے حوالے سے ان کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

علامہ شاہ محمد انس نورانی ☆1

حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی قدس سرہٗ کی رحلت کی خبر پا کر میں انتہائی قلبی طور پر رنجیدہ ہو گیا وہ اسلاف کی یادگار اور اپنی ذات میں ایک مستقل و مکمل اور فعال ادارہ تھے۔ ان کے کام کے اثرات ساری دنیا میں جاگتی آنکھوں سے دیکھے جا سکتے ہیں افسوس کہ ان سے ملنے کی حسرت پوری نہ ہو سکی اور وہ جنت سدھار گئے۔ ان جیسے بزرگ دنیا سے جانے کے بعد بھی نفع رساں اور خیر کا باعث ہوتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام پسماندگان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مرتبے پر فائز فرمائے اور ان کے جملہ وابستگان کو صبر جمیل کے ساتھ اجر جزیل سے نوازے۔

شیخ القرآن مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر☆2

سلسلہ نقشبندیہ سیفیہ کے شیخِ بزرگ، یادگار اسلاف حضرت شیخ طریقت شیخ المشائخ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت ہمارے ملک کے نازک ترین حالات میں مزید زیادہ صدمے اور کڑے امتحان کا باعث ہے۔ ان کا وجود اللہ کی رحمت کا استعارہ تھا۔ انھوں نے مسلکِ احناف کی ترویج و اشاعت، حضرت مجدد الف الثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات کے فروغ اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ شریف کو شرق سے غرب تک پھیلانے میں جو گراں قدر خدمات سرانجام دیں اس کی نظیر اس عہد میں کہیں نہیں ملتی کہنا چاہیے کہ گویا وہ اپنی نظیر آپ تھے۔ مجھے ''انوار رضا'' کے مدیر اعلیٰ اور ہماری جماعت کے مخلص راہنما مولانا ملک محبوب الرسول قادری نے ان کے سانحہ ارتحال کی جانکاہ خبر سنائی تو دل دھک سے بیٹھ گیا میں اس وقت اندرون پنجاب کے شیڈول دورے پر ہوں اس کی تکمیل پر فوراً حاضر ہو کر فاتحہ خوانی اور دعائے خیر کی سعادت حاصل کروں گا۔ میں حضرت اخندزادہ صاحب کے تمام صاحبزادگان، خلفا کرام، وابستگان سلسلہ، مریدین اور عقیدت مندوں سے تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر درجات کو بلندیٔ و

☆1 چیئرمین: ورلڈ اسلامک مشن، یونی پلازہ عبداللہ ہارون روڈ کراچی صدر قائد اہل سنت شیخ الاسلام امام الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر اور جانشین۔ 0300-2174494

☆2 مرکزی صدر جمعیت علماء پاکستان 0300-8377007

رفعت عطا فرمائے۔آمین۔

مناظرِ اسلام علامہ محمد سعید احمد اسعد☆1

آج راوی ریان شریف حاضری سے قبل حضرت میاں صاحب زید شرفہ کے معیت میں پیر طریقت حضرت علامہ مولانا بالفضل اولنا خواجہ محمد سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم القدسیہ کی خدمت اقدس میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔حضرت صاحبزادہ والاشان علامہ احمد سعید المعروف یار جان صاحب نے تعارف کرایا۔جس پر آپ تھوڑی دیر تک غور سے دیکھتے رہے پھر مسکرائے، ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ پھر تحائف دے کر رخصت فرمایا۔ بقول حضرت صاحبزادہ یار جان صاحب زید شرفہ آپ ابا جی قبلہ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی نسبت حوالہ سے بھی کلمات خیر سے نوازا۔کوئی گفتگو کا موقع تو نہیں ملا لیکن نورانی چہرہ اور پورے ملک میں ایک مثالی سنت مبارکہ کی ترویج کا عملی نیٹ ورک آپ کی روحانی و تنظیمی صلاحیتوں کا واضح ثبوت ہے۔آپ کی ٹانگوں میں تکلیف نظر آ رہی تھی۔ 85 سال عمر مبارک ہے دیگر عوارض بھی ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ السلام کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کا سایۂ عاطفت صحت و سلامتی کے ساتھ مسترشدین کے سروں پر سلامت رکھے۔سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی ترویج مسلمانوں کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ ان کو ان کے صاحبزادگان کو اور تمام خلفاء کو مزید ہمت و قوت نصیب فرمائے۔

صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی☆2

تاریخ اسلام میں بہت سی ایسی مقتدر شخصیات پیدا ہوئی ہیں جنھوں نے تجدید و اشاعت دین کے لیے فریضہ سرانجام دیا ہے اور انھی ہستیوں کے نتیجے کی وجہ سے آج اسلام کی شمع اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں کے قلوب میں موجود ہیں۔ حضرت خلفائے راشدین رضی اللہ عنہ سے لے کر تمام .... نے جہاں پر دین متین کی شمع کو روشن فرمایا وہاں پر

☆1　مہتمم: جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد

☆2　MNA فیصل آباد۔ 0300-4230496

تصوف، حقیقت اور معرفت میں بھی بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ کہیں ان لوگوں نے علمی پیاس کو بجھانے کے لیے آئمہ مجتہدین جن میں سید امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ، سیدنا امام شافعی سیدنا امام حنبل اور سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ جیسے علمی شخصیات کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اور انھوں نے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درس سے فیض یاب ہو کر تشنگانِ علم کو سیراب کیا اور جن کی فقاہت کی بالادستی مسلمہ ہے اور قیامت تک مسلمان ان سے استفادہ کرتے رہیں گے۔ اسی طرح ولایت کی دنیا میں حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ، سیدنا معین الدین چشتی اجمیری، حضور داتا گنج بخش، امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت باقی باللہ اور اعلیٰ حضرات امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے قلوب کو عشق مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع سے روشن فرمایا۔ الحمدللہ اہلسنّت کے صوفیا، علماء، محققین، مجتہدین نے جو خدمات سرانجام دیں وہ بے مثل اور بے مثال ہیں۔ بعینہ دور حاضر میں حضرت پیر طریقت علامہ مولانا صوفی باصفا حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک نے دین متین، دین فقہ کی خدمات بطریق احسن انجام دی ہیں۔ جس سے لاکھوں مسلمانوں نے استفادہ کیا۔

قطعہ تاریخ وفات (فارسی)

حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک قدس سرہ

(متوفی۔۱۴۳۱ھ۔۲۰۱۰ء)

سوئے گلزار جناں باصد نیاز و شاد رفت — قطب و قیومِ زماں آخر بہشت آباد رفت
بست آں محبوبِ سبحاں رخت از دارِ فنا — رایگاں آہ و فغان و نالہ و فریاد رفت
رہبرِ اہل سلوک و مرشدِ زندہ دلاں — چارہ ساز ما غریباں پیکر امداد رفت
بر صدائے ''ارجعی'' لبیک گفتہ شیخ کل — بہرِ دیدار خدا از عالم ایجاد رفت
آسماں بارید اشک و کرد نوحہ فرش خاک — آخرش از دارِ فانی پیر ما شہزاد رفت
اہل عرفان و طریقت در غمِ اُو مضطرب — ''سیف رحماں پیر ارچی قائدِ ارشاد'' رفت

=۱۴۳۱ھ

نتیجۂ افکار..علامہ محمد شہزاد مجددی سیفی

(دارالاخلاص ۴۹۔ ریلوے روڈ لاہور)

0300-9436903

قیوم زماں، محبوب سبحاں، حضرت آخوندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک رحمۃ اللہ علیہ

سیف من سیوف الرحمٰن

اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار

اوصاف
سپیشل ایڈیشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ

محمد

رحمٰن کی تلوار ہیں، عاشقِ سرکار ہیں

عالمِ اسلام کی عظیم روحانی شخصیت، محبوبِ سبحان، قیومِ زماں، مجددِ زماں، شہنشاہِ خراساں

حضرت آخوندزادہ پیر سیف الرحمان پیرارچی مبارکؒ (نور اللہ مرقدہ) وصال فرما گئے

نمازِ جنازہ میں ہزاروں افراد کی شرکت، آپ کے قریب سے گزرنے سے قلوب کی کیفیت بدل جاتی، آپ کا مبارک فیض ان شاء اللہ جاری رہے گا۔ خصوصی تحریر

رہنمائی: ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

ترتیب و اہتمام: محمد شیخ

[illegible]

حضرت پیر سیف الرحمان کی شخصیت، ایک مشاہدہ

[illegible]

شیخ کامل، شہنشاہ خراساں حضرت پیر سیف الرحمان

[illegible]

[illegible]

اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی اور مجھے حضرت اخندزادہ سرکار جیسا کامل مرشد مل گیا

میرے ہزاروں مرید ہیں مگر خوشی اُس وقت ہوتی ہے جب کوئی اللہ کی معرفت کے لیے میرے پاس آئے

آج ساری دنیا میں میرے مرید پھیلے ہوئے ہیں میرے خلفاء کی تعداد تقریباً بارہ سو کے لگ بھگ ہے

اشاعتی حوالے سے مکتبہ محمدیہ سیفیہ تیس کتابیں چھاپ چکا ہے

امام اعظم کی تقلید ہمارے لیے ضروری ہے کیونکہ ہم حنفی ہیں

حضرت اخندزادہ پیر ارچی خراسانی کے خلیفۂ مطلق، پیکر اخلاص

حضرت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی

کا تفصیلی انٹرویو

ملاقات: ملک محبوب الرسول قادری

لاہور سے گوجرانوالہ جاتے ہوئے جی ٹی روڈ پر کالا شاہ کاکو سے ایک کلومیٹر آگے راوی ریان مشہور انڈسٹریل ایریا ہے۔ یہاں سڑک سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ واقع ہے۔ پچپن کنال کے رقبے پر محیط اس روحانی مرکز میں نہایت وسیع و عریض، خوبصورت اور دیدہ زیب جامع مسجد انوار مدینہ کے علاوہ خانقاہ کا مکمل ماحول اور انتظام موجود ہے۔ یہاں تشنگان علم کی پیاس بجھانے کے لیے ماہر اساتذہ، درس نظامی اور قرآنِ کریم کی تدریس کا فریضہ نبھا رہے ہیں۔ جبکہ صنف نازک کی تعلیم و تربیت کے لیے انتہائی باپردہ اور باوقار دینی درسگاہ موجود ہے۔ حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کے خلیفہ مطلق اور دردِ دل رکھنے والے بزرگ شیخ طریقت حضرت پیر میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی یہاں مسند نشین ہیں۔ ان کی اَن تھک محنت اور خلوص کی برکت سے اس جنگل میں منگل کا سماں ہے۔ اور روحانیت کی تشنگی محسوس کرنے والے ہزاروں افراد اس مرکز سے فیض حاصل کر رہے ہیں۔ یقینی طور پر آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ نقشبندیہ مجددیہ راوی ریان کا حلقہ ارادت ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ وہ راسخ العقیدہ باعمل سنی مسلمان ہیں اور دینی و مذہبی خدمت کا جذبہ اپنے سینے میں موجزن

رکھتے ہیں۔ اور اسی جذبے کو پوری ملت میں پھیلانے کی جستجو کے ساتھ مصروف عمل ہیں۔ حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کی خدمات کارہائے نمایاں عقائد و نظریات اور طویل جدوجہد کے اعتراف میں سہ ماہی انوارِ رضا جوہر آباد کی خصوصی اشاعت کے حوالے سے اِس روحانی مرکز میں متعدد مرتبہ آنے جانے کے مواقع ملے ان مواقع پر محترم مولانا سید عبدالقادر شاہ ترمذی محمدی سیفی محترم ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی، مولانا غلام مرتضٰی سیفی، مولانا محمد شیر مظفر سیفی، صوفی محمد ظفر اقبال اعوان سیفی اور ان کے دیگر احباب کی موجودگی میں سلسلہ عالیہ اور اُس کی جدوجہد کے حوالے سے بہت کچھ سننے کو ملا۔ آیئے! کچھ دیر حضرت میاں محمد سیفی حنفی کی معیت میں گزارتے ہیں اور ان کی باتوں سے افادہ و استفادہ کرتے ہیں...... (محبوب قادری)



❑ نام، ولدیت، سن پیدائش، مقام ولادت اور خاندانی پس منظر کے حوالے سے کچھ فرمایئے؟

برائی سے نفرت اور بیزاری کا اظہار لازمی ہے

☆ میرا نام میاں محمد ہے جبکہ میرے والد کا نام صوفی غلام محمد ہے۔ انھیں علاقے میں لوگ لالہ مولوی کے نام سے جانتے اور پہچانتے تھے۔ ہمارا زمیندار فیملی سے تعلق ہے۔ ضلع میانوالی میں چشمہ بیراج کے نزدیک موہانہ والا، کچا کے علاقے میں ایک گاؤں ہے۔ اُس گاؤں میں 1950ء میں میری ولادت ہوئی۔ میرے دوسرے دو بھائی ہیں وہ سوتیلے ہیں کیونکہ ہمارے والد نے دو شادیاں کی تھیں۔ ایک بھائی کا نام عبدالکریم اور دوسرے کا نام محمد عظیم ہے۔ میرے شیخ حضرت پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کی نظر اور دعا کا کمال ہے کہ میرے دونوں بھائی میرے ہاتھ پر بیعت بھی ہیں۔

❑ آپ نے کب بیعت کی؟

☆ میں نے 1983ء میں حضرت اخندزادہ مبارک کے دست مبارک پر بیعت کی۔ 1986ء تک آپ کے خلیفہ حاجی عبدالغفور صاحب کے پاس ہر جمعہ اور جمعرات کو آتا جاتا رہا۔ انھوں نے میری کافی تربیت کی۔ 1986ء سے 2005ء تک میں ہر ماہ تین مرتبہ اور کبھی چار مرتبہ باڑہ کھجوری (پشاور) میں حضرت صاحب

کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوتا۔ میرے اس تسلسل اور مستقل مزاجی کو حضرت نے بے پناہ سراہا اور اسے پسند فرمایا۔ 2006ء میں ہمارے حضرت، فقیر آباد میں تشریف لائے۔ اس کے بعد آج تک ہر جمعرات میں حضرت کی خدمت عالیہ میں یہاں حاضری دیتا ہوں۔ اور میرا ایک بھی ناغہ نہیں ہے۔

☐ آپ بیعت کیسے ہوئے؟

☆ میں بچپن ہی سے خاندانی طور پر سنی مسلمان ہوں مسلکِ اولیاء اللہ سے تعلق ہے۔ میں نے موچھ شریف ضلع میانوالی کے شیخ طریقت حضرت خواجہ عبیداللہ رحمتہ اللہ علیہ کے دست مبارک پر پہلی بیعت کی۔ وہ سلسلہ قادریہ اویسیہ کے مجاز تھے اور پھر حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر اولیاء کرام کے مزارات پر میرا آنا جانا رہا۔ وہیں سے روحانیت کی تڑپ اور چاہت دل میں انگڑائیاں لیتی رہی۔ پھر میرے شیخ طریقت حضرت خواجہ عبیداللہ رحمتہ اللہ علیہ نے ہی مجھے حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کے دست مبارک پر بیعت ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی اور ان کے حکم سے میں نے حضرت اخندزادہ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ میرے مرشد نے مجھے جو سب سے بڑا سبق دیا ہے وہ غیرت کا سبق ہے اور دین اور مخلوق کی خدمت کا سبق ہے۔ اللہ کا شکر ہے میں نے اپنے مرشد کے اس سبق کو خوب یاد کیا اور اسے اپنے پلے باندھا ہے۔

میلاد شریف اور نعت خوانی ہمارے ذوق کی تسکین کا باعث ہی نہیں بلکہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے

☐ آپ کے مریدین کتنے ہیں؟

☆ میرے کافی زیادہ مرید ہیں۔ ہزاروں میں ان کی تعداد ہے۔ لیکن مجھے خوشی اُس وقت ہوتی ہے کہ جب کوئی اللہ کی معرفت کے حصول کے لیے میرے پاس آئے۔ میں چاہتا ہوں کہ جو خوشبو اور جو نور میرے شیخ کی وساطت سے مجھے نصیب ہوا ہے وہ میں ہر ایک کو تقسیم کر دوں۔ میں کچھ بھی نہیں تھا۔ 72-1971ء میں جب بھٹو دور تھا اور چشمہ بیراج کی وجہ سے ہماری زرعی کچے کی زمینیں بیراج میں آ گئیں اور ان زمینوں کے بدلے میں ہمیں حکومت نے

نور پور تھل کے علاقہ کا تیمار میں زمینیں الاٹ کیں تو میں اس وقت اپنے علاقے سے راوی ریان آ گیا اور یہاں اتحاد کیمیکل سروس میں بھرتی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی اور مجھے حضرت اخندزادہ سرکار جیسا کامل مرشد مل گیا۔ حضرت نے بڑی شفقت اور مہربانی سے مجھے بیعت کیا میری تربیت فرمائی۔ 1984ء میں مقید خلافت عطا کی اور پھر 1997ء بمطابق 1414ھ میں مجھے مطلق خلافت سے سرفراز کیا۔ میں ساری زندگی حضرت کے اس کرم کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ ان کی نگاہِ شفقت اور مہربانی سے آج ساری دنیا میں میرے مرید پھیلے ہوئے ہیں جبکہ میرے خلفاء کی تعداد تقریباً بارہ سو کے لگ بھگ ہے۔ اگر میرے مریدین اور میرے خلفاء کے مریدین کو جمع کیا جائے تو ان کی تعداد لاکھوں میں بنتی ہے۔ ہمارے سلسلے میں خلافت کا معیار باقی روحانی سلاسل سے مختلف ہے۔ جب تک ہمارے ہاں ایک سالک منازل سلوک طے نہ کر لے اُس وقت تک اسے ارشاد خط یعنی خلافت نہیں مل سکتی۔ اور ہمارے ہاں خلافت کی ترتیب پہلے نقشبندیہ اس کے بعد چشتیہ پھر قادریہ اور پھر سلسلہ سہروردیہ ہوتی ہے۔

خواتین پردے کی زندگی کو اختیار کریں۔ بے پردگی اور عریانیت کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کریں

□ آپ کے ہاں حضرت اخندزادہ مبارک کتنی مرتبہ تشریف لائے؟

☆ راوی ریان میں میرے حضرت نے میرے پاس چھ مرتبہ قدم رنجا فرمایا۔ سب سے پہلے 1985ء میں اس وقت تشریف لائے جب خانقاہ ڈوگراں سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ میں نے دعوت عرض کی تو آپ نے اُسے قبول فرمایا اور میرے چھوٹے سے گھر میں قدم رنجا فرما کر مجھے نوازا۔ میرے گھر کا صرف ایک ہی کمرہ تھا میں نے اپنے ہمسائے ڈاکٹر عمر سے ایک کمرہ مانگ کر حضرت کے قیام کا انتظام کیا۔ میں نے اپنے شیخ کی خدمت کی تو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے دل میں میری خدمت کا خیال پیدا کر دیا۔ جب مجھے شروع شروع میں خلافت ملی تو مجھے ان کیفیات کا کوئی خاص علم نہیں تھا۔ میں بس میں سفر کر رہا ہوتا تھا تو میرے ساتھ بیٹھے ہوئے مسافر پر روحانی کیفیت طاری ہو جایا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ میں

حضرت میاں میر قادری رحمتہ اللہ علیہ کے دربار شریف پر حاضر تھا کہ ایک زائر نے آ کر مجھ سے معانقہ کیا تو روحانی فیض کے سبب اُس پر کیفیت طاری ہو گئی اور وہ گر پڑا۔ اس کے گرنے سے میں خوفزدہ ہو گیا کہ معاملہ کیا ہے۔ بعد میں مجھے احساس ہوا کہ یہ روحانی کیفیات ہیں کہ بظاہر گرنے والا درحقیقت روحانی لطافت سے فیض یاب ہو رہا ہے۔

برائیؒ سے بچنے، بدی کا راستہ روکنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے ہمیں حکم دیا گیا ہے

مجھے حضرت نے خلافت عطا کر دی لیکن میں لوگوں کو بیعت نہیں کرتا تھا۔ حضرت اخندزادہ نے مجھے کئی مرتبہ حکم دیا کہ آپ بیعت کیا کرو۔ آپ کو اجازت ہے۔ لیکن میں حضرت کے احترام میں بیعت نہ کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ نے مجھے فرمایا کہ میں نے تمھیں اجازت دی ہے آپ لوگوں کو بیعت کیوں نہیں کرتے۔ میں نے عرض کیا کہ میں تقریر نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں تم بیعت کرو تقریریں کرنے والے تمھارے پاس آیا کریں گے۔ پہلی مرتبہ میں نے چار افراد کو بیعت کیا۔ اور اس کا سبب یہ ہوا کہ میں اپنے چار دوستوں کو بیعت کروانے کے لیے باڑہ لے گیا جب ہم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے ان کے متعلق عرض کیا کہ یہ چار میرے دوست ہیں اور آپ کے دست مبارک پر بیعت ہونا چاہتے ہیں۔ تو آپ نے مجھے فرمایا کہ میں نے تمھیں بیعت کرنے کی اجازت دی ہے تم انھیں بیعت کیوں نہیں کرتے۔ انھیں لے جاؤ اور اپنے ہاتھ پر بیعت کر لو۔ میں اسی وقت حکم کی تعمیل میں ان کو لے کر باڑہ والی مسجد میں پہنچا وضو کیا اور پھر ان کو اپنے ہاتھ پر بیعت کر لیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے دل میری طرف پھیر دیے اور دن بدن میرے مریدین میں اضافہ ہوتا گیا۔

فرمایا تم بیعت کرو تقریریں کرنے والے تمھارے پاس آیا کریں گے

پیر گلزار حسین سیفی کی شادی کے موقع پر حضرت صاحب لاہور سے گجرات تشریف لے جا رہے تھے۔ تو یہ طے فرمایا تھا کہ میں جاتے ہوئے راوی ریان میں آپ کے پاس رکوں گا۔ یہاں میں نے بہت سارے لنگر کا انتظام کیا اور

دوستوں کو جمع کیا۔ لاہور سے نکلتے ہوئے کسی ''کرم فرما'' نے حضرت سے عرض کیا کہ آپ راوی ریان نہ رکیں کیونکہ دیر ہو رہی ہے اور گجرات پہنچنا ہے۔ مجھے حضرت نے بلا کر فرمایا کہ دیر ہو رہی ہے راوی ریان کا پروگرام کینسل کریں۔ میں نے ضد نہیں کی بلکہ بخوشی عرض کیا کہ میں مرید ہوں پیر نہیں ہوں۔ جس طرح آپ فرمائیں گے میں اس پر راضی ہوں۔ حضرت اس بات پر بہت خوش ہوئے آپ نے مجھے دعاؤں سے نوازا اور راوی ریان بس سٹاپ پر ہی تھوڑی دیر رک کر پانی نوش فرمایا اور گجرات چلے گئے۔ آج ان کی دعاؤں کا اثر بلکہ ان کی زندہ کرامت یہ ہے کہ اسی راوی زیان میں لوگوں کا انبوہ کثیر ہمہ وقت موجود رہتا ہے۔ ورنہ میں نے بڑے بڑے واقعات دیکھے ہیں مثلاً ایک مرتبہ ہمارے ایک ساتھی نے حضرت کی اجازت کے بغیر ایک پمفلٹ یا دعوت نامہ چھاپ دیا جس میں شہباز شریف کی طرف سے حضرت کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام لکھا گیا تھا۔ جب حضرت صاحب کو پتہ چلا تو آپ نے انھیں سختی سے ڈانٹ کر فرمایا کہ میں تمہارا مرید ہوں یا تم میرے مرید ہو۔ میری مرضی کے بغیر خود بخود تم نے یہ پروگرام کیوں طے کیا؟ میں وزیروں مشیروں کی دعوتوں کی بجائے فقیروں، درویشوں، مولویوں اور اپنے مریدوں کے ہاں کھانا کھانے کو ترجیح دوں گا۔ کسی دنیادار کے پاس جانے کی مجھے حاجت نہیں ہے۔

میں نے اپنے شیخ کی خدمت کی تو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے دل میں میری خدمت کا خیال پیدا کر دیا

❑ آپ نے خود ذاتی طور پر اخندزادہ صاحب کی کوئی کرامت دیکھی ہے؟

☆ بالکل۔ میں باڑہ سے آگے کھجوری حاضری کے لیے جا رہا تھا وضو کے لیے رکا، سوتے ہوئے نہیں جاگتے ہوئے، میں نے کشف کی کیفیت میں دیکھا کہ حضرت اخندزادہ مبارک ہوائی نیلے رنگ کے لفافے لوگوں کو بانٹ رہے ہیں اور مجھے فرماتے ہیں کہ تمہارا لفافہ بھی میرے پاس ہے۔ خیر وضو کے بعد میں آگے چلا گیا یونہی میں حضرت کی خدمت میں پہنچا تو آپ اُس وقت وہی نیلے رنگ کے لفافے لوگوں میں تقسیم کر رہے تھے اور مجھے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا کہ آپ کا ارشاد خط میرے پاس ہے۔ آپ بھی وصول کرلو۔

□ آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ نقشبندیہ مجددیہ راوی ریان کے شعبہ جات کے حوالے سے کچھ بتائیے؟

☆ جامع مسجد انوارِ مدینہ کی وسعت آپ کے سامنے ہے۔ اتنا ہی تہہ خانہ بھی موجود ہے۔ بیک وقت ہزاروں افراد کے لیے نماز پڑھنے کی وسعت موجود ہے۔ مدرسہ، دارالعلوم محمدیہ سیفیہ کے نام سے چل رہا ہے جس میں 80 طلبہ قرآن کریم حفظ کر رہے ہیں۔ جبکہ درس نظامی کے ابتدائی طلبہ دس موجود ہیں اس سال سے باقاعدہ طور پر کلاسز کا اجراء ہو رہا ہے۔ بچیوں کے لیے دارالعلوم محمدیہ سیفیہ للبنات مصروف جہد ہے۔ اس میں حفظ اور درس نظامی کی طالبات علم حاصل کر رہی ہیں۔ ان کی تعداد 140 ہے۔ اشاعتی حوالے سے مکتبہ محمدیہ سیفیہ کئی سال سے سلسلہ شریف کی اور شریعت و طریقت کی کتابیں شائع کر رہا ہے اب تک ہم تیس کتابیں چھاپ چکے ہیں۔ کئی کتابیں ایسی ہیں جن کے کئی کئی ایڈیشن چھپ کر ساری دنیا میں تقسیم ہو چکے ہیں۔

مجھے حضرت نے خلافت عطا کر دی لیکن میں لوگوں کو بیعت نہیں کرتا تھا، حضرت کے احترام میں بیعت نہ کرتا تھا

□ آپ کا پیغام؟

☆ میرا پیغام یہ ہے کہ کامیابی کا راز اللہ تعالیٰ نے عقیدے کی پختگی میں پنہاں رکھا ہے اس لیے جس قدر ممکن ہو ہر شخص اہلسنّت کے عقیدے پر پختگی اختیار کرے۔ اکابر اولیاء اور صلحاء کے طریقے کو اختیار کرے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی، اعلحضرت امام احمد رضا بریلوی اور حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے عقائد و نظریات پر سختی سے کاربند ہیں۔ شریعت کی پابندی کو اختیار کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق زندگی بسر کی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ 73 فرقے میری امت میں ہوں گے ایک جنتی ہے اور باقی دوزخی ہیں۔ جنتی فرقے کی علامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ میرے اور میرے صحابہ کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔ اہلسنّت ہی

وہ لوگ ہیں جو حضور ﷺ اور حضور ﷺ کے صحابہ کے راستے پر گامزن ہیں۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید ہمارے لیے ضروری ہے کیونکہ ہم حنفی ہیں۔ ہم چاروں روحانی سلاسل طریقت کے پابند ہیں اور ان کے تابع ہیں۔ ہم وظائف میں بھی انہی سلاسل کے اکابر کے مطیع ہیں۔ اس لیے ہمارے تمام وابستگان کو ان ہدایات پر سختی سے عمل کرنا چاہیے۔ برائی سے بچنے، بدی کا راستہ روکنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ دین کی تعلیم مجبوری سے نہیں بلکہ ذوق اور زیادہ شوق سے حاصل کرنی چاہیے کیونکہ یہ ہمارے پیغمبر ﷺ کی عطا کی ہوئی عظیم نعمت ہے۔ ذکر کی دعوت ہر خاص و عام تک پہنچانا ہماری بنیادی ضرورت ہے۔ میلاد شریف اور نعت خوانی ہمارے ذوق کی تسکین کا باعث ہی نہیں بلکہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ان پروگراموں کے ذریعے سے ایمان کو قوت ملتی ہے اولیاء اور علماء سے محبت اور حقدار کو اس کا حق پہنچانا سب کاموں سے زیادہ اہم کام ہے۔ خواتین کے لیے میرا پیغام یہ ہے کہ وہ پردے کی زندگی کو اختیار کریں۔ بے پردگی اور عریانیت کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کریں۔ مرد اپنے پیغمبر کا لباس اپنائیں، اسی میں عزت ہے اور اسی میں برکت ہے۔ ذکر قلبی کی دعوت کو حتی المقدور کوشش کر کے عام کیا جائے برائی سے نفرت اور بیزاری کا اظہار لازمی ہے۔ شریعت کی پابندی میں جس قدر برکت، سکون اور عزت ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ کسی دوسرے طریقے میں ہرگز نہیں۔ اللہ کے دروازے پر بستر جما کر استقامت سے بیٹھ جانے ہی میں کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے دل میری طرف پھیر دیے اور دن بدن میرے مریدین میں اضافہ ہوتا گیا

تخت سکندری پر وہ تھوکتے نہیں
بستر لگا ہوا ہے جن کا تری گلی میں

یاد رکھیے! جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چرچے کر دیتا ہے۔ بندوں میں ذکر کرنے والے کا ذکر فرشتوں کی مجلسوں میں اور دوسری مخلوقات میں بہتر انداز سے کیا جاتا ہے۔ یہی میرا پیغام ہے اور یہی میری دعوت۔

مجھے حضرت اخندزادہ سرکار نے فرمایا نجدی امام کی اقتداء ہرگز روا نہیں

مجذوب بابا میری سائیکل پہ بیٹھ جاتا ہنستا اور کھلکھلاتا ہوا واپس چلا جاتا

خانہ کعبہ کے سامنے آیا تو مجھے ایک آواز آئی...... اللہ...... آواز میرے دل کو گھائل کر گئی۔ آواز دینے والا مجھے نظر نہیں آ رہا تھا۔

میرے دل میں بچپن سے حضور سیدنا غوث پاک کی محبت کا چراغ روشن تھا

مجھے سات سال کے لیے آرمی میں لے لیا گیا۔ میں 19 سال تک وابستہ رہا

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ نقشبندیہ مجددیہ ترنول (اسلام آباد) کے مسند نشین

پیر طریقت ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی

سے ایک اہم انٹرویو

تحریر: ملک محبوب الرسول قادری

موٹروے سے راولپنڈی اترتے ہی ترنول موڑ کے پاس اندرونی آبادی میں جوہر آباد ٹاؤن کے نام سے ایک بستی آباد کی گئی ہے، راہ تصوف کے سالکین ''محمدیہ سیفیہ ٹاؤن'' کے نام سے یاد کرتے ہیں یہاں جدید دور کے درویش منش صوفی اور خانقاہ نشین ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی کا آستانہ ہے جسے انھوں نے آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ نقشبندیہ مجددیہ کے نام سے موسوم کر رکھا ہے۔ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ انتہائی زیرک انسان ہیں۔ پیشے کے اعتبار سے بچوں کی امراض کے ماہر ڈاکٹر ہیں۔ انھوں نے تقریباً دو عشرے پاک آرمی میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔ ہائی جینٹری سے تعلق رکھنے کے باوجود ان سے ملاقات کرنے والا انھیں اپنے ''دیسی معاشرے'' کا فرد سمجھتا ہے۔ تقریباً 25 کنال رقبے پر مشتمل اس آستانہ میں وسیع و عریض جامع مسجد، بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے جامعہ محمدیہ سیفیہ، سالکین اور مسافروں کے قیام کے لیے مسافر خانہ بہت وسیع لنگر خانہ، وضو گاہیں، باغیچے اور قسما قسم کے سرسبز و شاداب پودے کثرت سے موجود ہیں۔ اردگرد کے ماحول میں سرسبز پہاڑ اور پہاڑیوں کے کئی سلسلے موجود ہیں جنھیں دیکھنے والا مناظر قدرت اور مظاہر فطرت کی دید سے خوب لطف اندوز ہوتا ہے۔ فجر کے وقت پرندوں کی

چھپے اور شام اترتے ہی جگنوؤں کی جگمگاہٹ فطری اور قدرتی ماحول کا اظہار کرتی ہیں۔ ڈاکٹر کرنل سرفراز سیفی کے ذوق لطیف نے باغیچے کے ساتھ ساتھ کھجوروں کا پورا نخلستان اُگا دیا ہے کئی نسلوں کی متعدد کھجوریں ان کے ہاں موجود ہیں۔ پھلدار اور پھولدار درختوں کی کثرت ہے۔صبح و مسا ذکر الٰہی کے حلقے منعقد کیے جاتے ہیں۔ ہفتہ وار اور ماہانہ پروگراموں کا انعقاد یہاں کا معمول ہے اور یہاں حقیقی معنوں میں جنگل میں منگل کی حکایت باقاعدہ طور پر اپنا وجود رکھتی ہے۔ ڈاکٹر محمد سرفراز سیفی ایک بے غرض، بے لوث اور مشنری جذبے سے سرشار شیخ طریقت اور اہم دینی شخصیت ہیں۔مگر اپنے آپ کو کسی خصوصی پروٹوکول کا مستحق قرار نہیں دیتے۔ بلکہ عوام میں عام انداز سے ہی گزر بسر کر رہے ہیں۔علم کا شوق اور روحانیت کے فروغ کی لگن اُن کی طبیعت ثانیہ بن کے رہ گئی ہے۔ اپنے روحانی سلسلہ کے ساتھ اُن کی قلبی وابستگی حیران کن کیفیت اختیار کر چکی ہے۔ اور وہ اِس عظیم مشن کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔ ڈاکٹر سرفراز نے سارے ملک میں طریقت کے حلقے منعقد کیے لیکن اُن کی پیاس آج تک بجھی نہیں بلکہ اِس کام کو مزید آگے اور پھر اُس سے آگے بڑھانے کی لگن بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ اللہ کرے ان کا یہ مرحلۂ شوق کبھی طے نہ ہو......حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی نمبر...... کے حوالے سے انھوں نے ہمارے ساتھ کراچی سے پشاور تک کا سفر طے کیا۔ اہم ترین شخصیات سے ملاقاتیں کیں اور پھر ہم نے ان کے آستانہ پر اُن سے ایک انٹرویو کیا۔ اپنے قارئین کی خدمت میں اُن کی باتیں پیش کرتے ہوئے ہمیں دلی مسرت محسوس ہو رہی ہے۔ دیکھیے، پڑھیے اور غور فرمایئے کہ پیر طریقت کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی اپنے گرد و پیش کے ماحول میں کس طرح کی تبدیلیاں رونما کرنے کے خواہش مند ہیں...... (محبوب قادری)



❑ **نام، ولدیت، سن پیدائش، مقام ولادت، خاندانی پس منظر، تعلیمی مراحل اور عملی زندگی کے حوالے سے کیا کہیں گے؟**

☆ میرا نام محمد سرفراز ہے، میرے والد گرامی حاجی فضل محمد ہیں اور ڈوگر خاندان کا فرد ہوں۔ ہمارا آبائی تعلق 'امرتسر' سے ہے۔ میرے والد گرامی وہاں سے ہجرت کر کے 1947ء میں فیصل آباد آئے۔ اس وقت یہ شہر لائل پور ہوا کرتا تھا۔ میری ولادت 1958ء میں فیصل آباد میں ہوئی۔ میں نے ابتدائی تعلیم خانپور ضلع رحیم یار خان میں حاصل کی۔ میرے والد اس وقت پولیس میں ملازم تھے۔ بعد میں سکول ٹیچر ہو گئے۔ میں نے تین جماعتیں اپنے گھر پر پڑھیں۔ پھر تعلیمی

سلسلہ جاری رہا۔ میں نے ایم بی بی ایس کا امتحان 1988ء میں بہاولپور سے پاس کیا۔ میں ابھی آخری سال کا طالبعلم تھا کہ آرمی نے دو دو تین تین سال کے لیے ڈاکٹر منتخب کرنے شروع کیے اور مجھے سات سال کے لیے آرمی میں لے لیا گیا۔ بعد میں، میں نے اپنا دورانیہ بڑھا لیا اور آرمی کے ساتھ 19 سال تک وابستہ رہا۔ میں نے کیپٹن، میجر اور کرنل کے عہدوں پر خدمات سرانجام دیں اور پھر ریٹائرمنٹ لے لی۔

میری خواہش یہ ہے کہ اللہ نے جو نعمت مجھے عطا فرمائی ہے وہ ہر مسلمان کو نصیب ہو جائے

❑ بیعت کے حوالے سے کچھ معلومات؟

☆ میں نے 1993ء کے آغاز میں راوی ریان آ کر حضرت پیر طریقت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہٗ العالی کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اُس کا سبب بھی بڑا منفرد اور انوکھا ہے۔ میرے والد صاحب ابتداء ہی سے پختہ عقیدہ کے مالک صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہیں۔ خاندان کے اکابر اور اجداد حضرت غوث بہاؤ الحق زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کے خانوادے سے روحانی طور پر وابستہ تھے۔ میرے والد صاحب نے زندگی کا بیشتر حصہ پولیس میں گزارا لیکن اس کے باوجود ذہنی طور پر فطرتاً دین کی طرف راغب رہے۔ انھیں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت و محبت ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ آج بھی اسی رشتۂ عقیدت کے سبب ہمارے گھر میں یہ روایت برقرار ہے کہ جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو چلہ پورا ہونے کے بعد سب سے پہلے داتا صاحب کی حاضری اور سلامی کے لیے اُسے لاہور لایا جاتا ہے۔ میرے بھائی اور مجھ پر، اس خاندانی پس منظر میں حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے عقیدت ایک فطری سا امر تھا۔ میرا بھائی پروفیسر محمد نواز ڈوگر محمدی سیفی جو پنجاب یونیورسٹی میں قانون کے استاذ ہیں۔ وہ اکثر داتا صاحب حاضری کے لیے آتے جاتے رہتے ہیں۔ میں ان دنوں سی ایم ایچ لاہور میں چائلڈ سپیشلسٹ کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ میں ہفتے میں ایک روز صبح سویرے حاضری کے لیے داتا صاحب جاتا اور چھٹی والے دن تہجد سے اشراق تک داتا صاحب کی خدمت عالیہ میں حاضر رہتا۔ ہفتے بھر میں یہ ایک حاضری میرا پکا معمول تھا۔

حضرت میاں صاحب مبارک نے بے ساختہ ارشاد فرمایا ''اسیں کرنل نوں غوث پاک دے حوالے کیتا''

بچپن ہی سے میری زندگی میں یہ بات رہی ہے کہ مجھے مجاذیب اکثر ملتے رہتے تھے۔ جب میں سٹوڈنٹ تھا تب بھی بہاولپور کے قبرستان میں ایک مجذوب بابا بیٹھا ہوتا تھا۔ جب میں سائیکل پر سوار قبرستان کے قریب سے گزرتا تو وہ لپک کے آتا میری سائیکل پہ بیٹھ جاتا ہنستا اور کھلکھلاتا ہوا واپس چلا جاتا۔ میری زندگی کے معمولات اُس زمانے میں بھی عام لوگوں سے بالکل مختلف تھے۔ میں رات کو وضو کر کے مصلے پہ بیٹھ جاتا اور مجھے اس بات کی بالکل سمجھ نہ آتی کہ میں مصلے پہ بیٹھا بیٹھا کیوں رو رہا ہوں کیونکہ نہ تو میں نوافل پڑھتا تھا نہ ہی قرآن شریف اور نہ ہی کچھ وظائف۔

ایک سال گزر گیا میرا بھائی معمول کے مطابق ایک صبح داتا صاحب کی حاضری سے واپس گھر آیا تو میں نے ان سے پوچھا کہ بھائی صاحب آپ کہیں بیعت تو نہیں ہو گئے۔ انھوں نے مجھے دوٹوک انداز میں کہا، نہیں۔ دراصل مجھے ایک روحانی خوشبو محسوس ہوتی تھی جس کے سبب میں نے ان سے یہ بات پوچھی تھی انھوں نے ایک دن ابا جان کو کہا کہ آپ میرے پیر صاحب کو ملیں۔ یہ 1992ء کی بات ہے میرے والد صاحب حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب مدظلہٗ کو ملنے کے لیے گئے اور ان کے مرید ہو گئے۔ میرے والد صاحب کی اُس زمانے میں داڑھی نہیں ہوتی تھی جبکہ میں نے تھوڑی رکھی ہوئی تھی۔ 1974ء میں حج سے واپسی پر میرے والد نے چھوٹی چھوٹی داڑھی رکھ لی تھی۔ ایک روز میرے والد نے مجھے کہا کہ آؤ میں آپ کو اپنے پیر صاحب سے ملانے لے جاتا ہوں۔ میرا چھوٹا بھائی ڈاکٹر شاہد بھی اُس وقت تک حضرت میاں محمد حنفی صاحب کا مرید ہو چکا تھا۔ جب میں نے یہ ساری صورت حال دیکھی تو مجھے سخت قلق ہوا اور تقریباً صدمے کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مجھے دکھ اس بات کا تھا کہ یہ لوگ خود تو بیعت ہوتے جا رہے ہیں لیکن مجھے ان میں سے کسی نے کچھ نہیں بتایا۔ میں نے سوچا کہ میں ایسے پیر کا مرید بنوں گا کہ یہ سارے مل کر بھی مجھ پر رشک کریں گے۔ میں نے اپنے والد اور والدہ کو عمرے کے لیے ساتھ لے جانا چاہا۔ ان

کے کاغذات مکمل کروائے اور ہم حجاز مقدس پہنچ گئے۔ عمرہ کیا، عمرہ کے وقت میرے والدین، میرا بھائی اور میں چار افراد شامل تھے۔ جب ہم کعبۃ اللہ میں حاضر ہوئے تو میں نے عجیب صورت حال دیکھی میرا بھائی اور میرا والد خانہ کعبہ کی زیارت کے اثر کے سبب چیخ چیخ کر رو رہے تھے۔ اُن کی حالت بہت عجیب تھی اور اُن پر خاص کیفیات کا نزول ہو رہا تھا۔ لیکن میری نہ تو آنکھیں برس رہی تھیں اور نہ ہی دل میں کوئی خاص ہلچل محسوس ہو رہی تھی۔ میں نے سوچا کہ شاید میں بہت زیادہ گنہگار اور گیا گزرا انسان ہوں اس وجہ سے کعبۃ اللہ کو دیکھ کر بھی مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اگلی صبح میں بہت جلد کعبۃ اللہ میں حاضر ہوا۔ آبِ زم زم سے وضو کیا بلکہ تقریباً نہا لیا۔ جونہی میں خانہ کعبہ شریف کے سامنے آیا تو مجھے ایک آواز آئی...... اللہ...... لیکن اس آواز میں ایک گہرائی اور تاثیر ایسی تھی کہ میرے دل کو گھائل کر گئی اور لطف یہ ہے کہ آواز دینے والا مجھے نظر نہیں آ رہا تھا۔ اُس کے بعد میں نے دیکھا کہ مجھ پر ایک خاص محویت طاری ہے اور کئی لوگوں نے مجھے ہاتھوں کے سہارے دے رکھے ہیں۔ پھر میں نے خانہ کعبہ کی طرف دیکھا کہ مجھے کعبہ کی دیوار میں ایک بزرگ کی شکل نظر آئی اور وہ ایک خاص انداز میں ہاتھ لہرا کے اُسی کیفیت کے ساتھ کہہ رہے تھے...... اللہ...... میری کیفیات بڑی عجیب وغریب تھیں یہ کسی خواب کی بات نہیں بلکہ جاگتے ہوئے خانہ کعبہ کے سامنے کے حقیقی واقعات ہیں۔ میں چلا گیا اگلی صبح میرے والد نے مجھے دیکھتے ہی کہا کہ تمہارا تو ذِکر (قلبی) جاری ہو گیا ہے۔ اس سے دوسرے روز ہمیں مدینہ پاک حاضری کے لیے جانا تھا میں اپنی خاص کیفیات میں اپنے رب سے باتیں کرتا رہا تھا۔ میں روتا تھا اور اللہ سے باتیں کرتا تھا۔ میں یہ کہتا تھا کہ میں جتنا بھی گیا گزرا، گنہگار اور سیاہ باطن ہوں کتنا ہی گندا مندا ہوں لیکن تیرا بندہ اور تیرے حبیب ﷺ کا امتی تو ہوں۔ لہٰذا مجھے ایسا بنا دے کہ میں تیری رضا پا لوں۔ میں مدینہ پاک جاتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ کے سراپا مبارک کو تصورات میں لاتا رہا اور عالم تصورات ہی میں باتیں کرتا تھا۔ میں نے سوچا کہ میں اپنے والد اور بھائی کے پیر صاحب کا مرید نہیں ہوں گا بلکہ اُن کے بھی پیر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی

کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کروں گا۔ ملازمت کے حوالے سے میری کچھ مجبوریاں تھیں۔ زیادہ لمبی چوڑی چھٹی ملنا مشکل تھی۔ عمرہ سے واپس آ کر تقریباً ڈیڑھ ماہ میں نے اپنے گھر پر گزارا، ایک دن میرے والد صاحب اپنے پیر صاحب کو ملنے کے لیے جا رہے تھے کہ میں بھی ان کے ساتھ زیارت و ملاقات کے لیے چلا گیا۔ اس وقت میری پوسٹنگ کراچی میں تھی جونہی میں حضرت صاحب کی خدمت میں آیا تو مجھے ایسے لگا کہ کعبۃ اللہ میں جس ہستی کو میں نے ایک خاص انداز میں...... اللہ...... کہتے ہوئے سنا تھا یہی وہ شخصیت ہے۔ تو بس میں نے فوراً اُن کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس کے بعد میرا معمول یہ رہا کہ میں ہفتہ دس دن کے بعد کراچی سے راوی ریان حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اُسی دوران مجھے سلسلہ نقشبندیہ کا ارشاد خط بھی عطا ہو گیا۔ یہ مقید خلافت کا خط بھی کہلاتا ہے۔ حضرت میاں صاحب مبارک نے مجھے اپنے ساتھ پشاور چلنے کو فرمایا اُن کے حکم کی تعمیل میں، میں حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی مبارک کی خدمت عالیہ میں باڑہ حاضر ہوا۔ مبارک صاحب نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا: ایں مرید نہ، مراد است۔ اُس کے بعد مجھ پر اکثر خاص کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ میری پوزیشن یہ تھی کہ ہسپتال میں مریض میرے پاس دوائی لینے آتے میں انھیں چیک کرتا ظاہر ہے بغور دیکھتا توجہ کرتا تو بعض مریضوں پر کیفیت طاری ہو جاتی۔

میں ایک سال کے لیے انگلینڈ گیا واپسی پر راولپنڈی آرمی میڈیکل کالج میں میری تقرری ہو گئی۔ حضرت مبارک نے مجھے فرمایا کہ آپ ہمارے ساتھ رابطہ رکھو میں پشاور آنے جانے لگا۔ چشتیہ سلسلہ کی خلافت حضرت نے مجھے عطا فرمائی اور پھر سلسلہ قادریہ شریف کے سبق ارشاد فرمائے۔ ہمارے گھر میں ہمیشہ سے یہ معمول رہا کہ ہم ہر ماہ کی گیارھویں پورے اہتمام سے مناتے ہیں اور دودھ پر ایصال ثواب کر کے لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اگر گھر میں کبھی گائے بھینس نہ بھی ہو تو پھر بھی ہمارے گھر میں بازار سے دودھ منگوا کر گیارھویں شریف کا ختم دلایا جاتا ہے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ میرے دل میں بچپن سے حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کی محبت کا چراغ روشن تھا۔ میں نے خواب میں حضور سیّدنا غوث پاک رضی اللہ

عنہ کے عمامہ اور جبہ خواجہ اجمیری اور خواجہ بختیار کاکی اور سیدنا غوث اعظم کی زیارت کا شرف پایا تو یہ جانا کہ سلسلہ قادریہ شریف کے اسباق میں ان بزرگوں اور اکابر کی خاص توجہات بھی مجھے حاصل ہیں۔ میں نے دیکھا کہ مجھے اکابر اولیاء ایک سفید نیلگوں جبہ عطا فرما رہے ہیں۔ میں نے خواب میں حضرت اخندزادہ مبارک صاحب کا دیدار بھی کیا اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمامہ مبارک کی زیارت کا شرف بھی پایا۔ اس عمامے سے بھی انوار الٰہی نکل کر اردگرد کے ماحول میں بکھر رہے تھے۔ میں جاگا تو میں اپنے ہاتھ چومتا تھا۔

اُن کے وجود میں مجھے باپ کی بجائے ماں کا شفیق چہرہ نظر آتا ہے

مجھے چشتیہ قادریہ سلاسل کی خلافت مل گئی تو مجھے تین سال کے لیے سعودی عرب جانے کا ایک پروگرام ملا۔ میں نے حضرت مبارک کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے ایک شعر پڑھا جس کا معنی یہ تھا...... دوست کا دور جانا میرے لیے بھاری ہے اُس کے دور جانے کی خبر سن کر میرا دل پاؤں میں آ گیا ہے لوگوں کے لیے یہ بات کہہ دینا...... پھر مجھے فرمایا کہ آپ سعودیہ چلے جاؤ گے تو وہاں نہ جمعہ کی نماز پڑھ سکو گے نہ باجماعت نماز کی ادائیگی ہوگی کیونکہ نجدی امام کی اقتداء ہرگز روا نہیں اور پھر دوسری بات یہ ہے کہ وہاں تو وہ بھی قبل از وقت پڑھ دیتے ہیں۔ احناف کے لیے مشکل یہ ہے کہ جب نماز کا وقت داخل ہی نہیں ہوا تو نماز کیسے پڑھے گا؟

1997ء میں ملتان جانے لگا بہاولپور، ملتان، خانیوال، مظفر گڑھ پورے علاقے کے لوگ میرے پاس آنے لگے 1999ء تک دو سال کے دورانیہ میں ہزاروں لوگ میرے مرید ہو گئے۔ سکھر تک میرا رسوخ بڑھ گیا۔ پھر کراچی میں طریقت کے لیے آنے جانے کے اسباب پیدا ہو گئے۔ میں ہفتے میں ایک دن کراچی جاتا۔

مبارک سرکار کسی ایک مرید کے پاس شاید اتنی دفعہ نہیں گئے ہوں گے جتنا میرے پاس انھوں نے شفقت فرمائی۔ افشاں کالونی راولپنڈی میری رہائش تھی، وہاں حضرت تشریف لے آئے۔ دوسرا مکان لیا اُس میں دو دفعہ تشریف لائے۔ تیسرا مکان لیا اس میں تین دفعہ تشریف لائے۔ اور پھر یہاں ترنول (اسلام آباد) کے آستانہ پر چار مرتبہ تشریف لائے۔ ٹوٹل میرا خیال ہے کہ میرے پاس

گیارہ مرتبہ حضرت کی تشریف آوری ہو چکی ہے۔ میری دعوت پر میرے بیٹے عمر سرفراز اور میرے بھتیجے محمد رافع نواز کی شادی کے موقع پر تشریف لائے اور ان کے نکاح بھی حضرت مبارک نے ہی خود پڑھائے۔ مجھے ارشاد فرمایا جو یقیناً میرے لیے اعزاز ہے کہ آپ مرید نہیں بلکہ مراد ہیں۔ آپ کی مثال ابراہیم بن ادھم کی سی ہے۔ اس کو خدا نے بادشاہی اور فقیری عطا فرمائی تھی۔ آپ کو بھی اللہ نے اختیارات اور فقیری عطا کی ہے۔ مجھے حضرت نے تین مرتبہ گلے لگایا اور اپنی خاص شفقت سے نوازا۔

25 کنال جگہ مسجد، مدرسہ اور خانقاہ کے لیے خریدی

مجھے برطانیہ میں ساڑھے چار ہزار پاؤنڈ کی ملازمت کی آفر ملی۔ الشفاء میڈیکل والوں نے مجھے پونے دو لاکھ ماہانہ کی آفر دی اور کراچی وغیرہ سے بہت سارے مواقع ملے۔ میں نے ہر مرتبہ حضرت مبارک کو عرض کیا تو آپ چپ کر جاتے یا منع فرما دیتے۔ آخر آپ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ "تم نوکری نہ کرے اور تم نوکری کرے۔" حضرت کے اس ارشاد کے بعد میں نے نوکری کا خیال ہمیشہ کے لیے دل سے نکال دیا اور صرف سرکار ﷺ کی نوکری کو ہی دل و جان سے قبول کر لیا۔

میری اہلیہ بھی مطلق ارشاد خاتون ہیں۔ میں خوش قسمت آدمی ہوں جس کے لیے میرے پیر و مرشد حضرت میاں صاحب مبارک اور ان کے پیر و مرشد حضرت اخندزادہ مبارک دونوں نے مل کر دعا کی ہے۔

حضرت مبارک صاحب حساب کتاب اور لین دین میں بڑے کھرے اور کورے انسان ہیں۔ آپ نے زندگی کا اصول بنا رکھا ہے۔ **لا طمع ولا منع ولا جمع**. وہ کوئی چیز کسی کو لانے کا حکم ارشاد فرمائیں تو اس کی قیمت چاہے کم ہو یا زیادہ ضرور ادا فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ میرے گھر مہمان ہوئے تو آپ کے بازو کو تکلیف تھی، ایک گھر میں پڑا پرانا کپڑا آپ نے بازو پر لپیٹ لیا اور واپسی پر وہ اتارنے کا شاید خیال نہ رہا پشاور چلے گئے۔ جب اگلے ہفتے میں حاضر ہوا تو وہ کپڑا مجھے دے کر ارشاد فرمایا کہ یہ آپ کا کپڑا میرے ساتھ پشاور آ گیا تھا۔ یہ آپ واپس لے جائیں۔ میں نے حیرت سے کہا کہ حضرت یہ بھی کوئی شے

ہے آپ نے فرمایا نہیں یہ بلا اجازت آ گیا تھا اس لیے اسے واپس جانا ہے۔

مجھے برطانیہ میں ساڑھے چار ہزار پاؤنڈ کی ملازمت کی آفر ملی تھی

حضرت سے ہر کوئی ڈرتا ہے لیکن مجھے وہ نہایت شفیق اور مہربان نظر آتے ہیں۔ اور مجھے ہمیشہ انھوں نے شفقت اور پیار سے نوازا ہے۔ اُن کے وجود میں مجھے باپ کی بجائے ماں کا شفیق چہرہ نظر آتا ہے۔ میرے بارے میں انھوں نے ایک مرتبہ جن الفاظ میں تاثر دیا میرے لیے وہ الفاظ سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ کرنل سرفراز کا دل، دماغ اور زبان ایک ہیں۔

میرے دل نے اندر سے آواز دی کہ فکر نہیں کرو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے تمھیں بلایا ہے

2007ء میں حضرت نے ایک مسئلے پر خوش ہو کر ارشاد فرمایا کرنل سرفراز میرا بچہ ہے، یہ گھر میرا گھر ہے، یہ میرا جزو بدن ہے، اس کا اخلاص بہت زیادہ ہے میں نے سب کا حق دے دیا۔ اس کا حق اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو بہتر جزا عطا فرمائے گا۔

اصل بات تو یہ ہے کہ حضرت اخندزادہ صاحب اس انداز میں اپنے عجز و انکسار کا اظہار فرماتے ہیں اور خورد نوازی کا یہ ایک انداز ہے۔ ورنہ سچی بات یہ ہے کہ جو نعمت انھوں نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ میں ساری زندگی میں اس کے ایک سانس کا بدلہ بھی نہیں دے سکتا۔

مجھے حضرت نے فرمایا ''تم مسجد جوڑ کرو'' مسجد خانۂ خدا است، خانۂ خدا ضروری است۔ میں نے 24 کنال جگہ خریدی جس میں مسجد، مدرسہ اور خانقاہ کے لیے کام شروع کر دیا۔ چار کنال زمین میں نے گھر کے لیے رکھی۔ جامعہ محمدیہ سیفیہ قائم کیا اس وقت 70، 80 طلباء موجود ہیں۔ ان میں سے پانچ چھ طالبعلم لوکل ہیں باقی یہیں ادارے میں مقیم ہیں۔ ان کے قیام و طعام کا انتظام ہمارے ذمہ ہے اور خوبصورت وسیع و عریض انوار مدینہ جامع مسجد بھی تعمیر ہو چکی ہے۔

میرے پیر و مرشد حضرت میاں محمد حنفی سیفی نے جب حضرت اخندزادہ صاحب کی شفقت کا یہ انداز ملاحظہ فرمایا کہ تو انھوں نے مجھے حکم دیا کہ آپ میرے پاس راوی ریان آؤ یا نہ آؤ میرے پیر و مرشد کے پاس پشاور ضرور آتے جاتے رہو میری حالت یہ ہے کہ میں جب آپ کے بیٹوں کو یا اپنے مرشد کو ملتا ہوں تو

مجھے ایسے لگتا ہے کہ میں حضرت ہی سے مل رہا ہوں۔

مجھے غیرت ایمانی کی نعمت حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی مدظلہٗ کی مجلس بابرکت ہی سے نصیب ہوئی ہے۔ میں نے تقویٰ و طہارت کے اعتبار سے حضرت اخندزادہ جیسا متقی و پرہیز گار کوئی انسان ساری زندگی میں نہیں دیکھا ان کے ساتھ میرا تعلق فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے۔ میں ان کی شفقتوں اور نوازشات کا مقروض ہوں۔

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اس گدا کو اپنی شان کے مطابق اور میری حیثیت سے کہیں بڑھ کر نوازا

میری بچپن سے خواہش تھی کہ میں عراق میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالی جناب میں حاضری دوں۔ وہ بھی ایک کرامت ہوئی۔ 2000ء میں میں انگلینڈ جا رہا تھا میں نے سوچا سعودی عرب کے راستے عمرہ کر کے انگلینڈ جاؤں گا۔ ان دنوں میرے قادریہ سلسلہ کے اسباب چل رہے تھے۔ عمرہ کے بعد ہم برطانوی جہاز پر سوار ہوئے تو اچانک جہاز اغوا ہو گیا۔ مجھ پر غنودگی اور نیند کی کیفیت تھی۔ میں نے اچانک دیکھا کہ جہاز کا ماحول سوگوار ہے اور لوگ رو رہے ہیں۔ میں نے سبب پوچھا تو بتایا گیا کہ ہمارا جہاز اغوا ہو چکا ہے۔ یہ سن کر مجھے کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوئی لیکن خدا معلوم کیوں؟ مجھے ایک اطمینان سا محسوس ہو رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد پتہ چلا کہ ہم بغداد ایئرپورٹ پر اترنے والے ہیں۔ میرے دل نے اندر سے آواز دی کہ فکر نہیں کرو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے تمھیں بلایا ہے۔ کچھ بحث و تمحیص کے بعد بغداد ایئرپورٹ پر دہشت گردوں سے جہاز کو واگزار کر لیا گیا ہم ایئرپورٹ پر اترے اور ایک ہوٹل میں ٹھہرایا گیا اب ہم سرکاری شاہی مہمان تھے ہمیں یہ بتایا گیا کہ کل صبح آپ لوگ برطانیہ روانہ ہوں گے۔ رات کھانے کے بعد میں نے ہوٹل کے مینیجر سے سرکار سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار گوہر بار میں حاضری کا مدعا بیان کیا تو کچھ تبادلہ خیال کے بعد اس نے مجھے کہا کسی کو مت بتاؤ فجر اذان کے وقت میرے پاس آ جانا اور فلاں دروازے سے نکل کر باہر ٹیکسی لے کر دربار شریف حاضری دے لینا۔ واپسی جلدی آنا کیونکہ میں

صرف اپنے رسک پر تمھیں یہ اجازت دے رہا ہوں۔ میں نے صبح سویرے ایسا ہی کیا اور فجر کی نماز میں نے بارگاہِ غوثیت مآب کی جامع مسجد میں ادا کرنے کا شرف پایا۔ پھر دربار شریف میں حاضر ہو گیا۔ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اس گدا کو اپنی شان کے مطابق اور میری حیثیت سے کہیں بڑھ کر نوازا۔ جب میں خانقاہ شریف سے فارغ ہوا تو سورج چمک رہا تھا میں جلدی سے ٹیکسی لے کر ہوٹل پہنچا تو اس وقت تمام مسافر جہاز میں بیٹھنے کے لیے پَر تول رہے تھے میں نے ہوٹل مینیجر کا شکریہ ادا کیا اور جہاز میں بیٹھ گیا۔ اِدھر جہاز کے اغوا کی خبر نے میرے گھر بار، خاندان، قبیلے، دوست احباب سبھی کو بے چین کر دیا تھا انھوں نے میرے پیر و مرشد حضرت میاں صاحب مبارک سے سارا واقعہ عرض کیا تو آپ نے بے ساختہ ارشاد فرمایا...... "اسیں کرنل نوں غوث پاک دے حوالے کیتا"...... بس سیدنا غوث اعظم بڑی لجپال ہستی ہیں۔ اللہ کی توفیق سے آج بھی اللہ کی مخلوق کی مدد و نصرت اور استعانت فرماتے ہیں۔

مبارک سرکار کسی ایک مرید کے پاس شاید اتنی دفعہ نہیں گئے ہوں گے جتنا میرے پاس شفقت فرمائی

میرے مریدین کی تعداد ہزاروں میں ہے اور خلفاء بھی سینکڑوں میں۔ میرا حلقہ پورے پاکستان میں پھیلا ہوا ہے۔ بیرون ممالک میں بھی کافی مریدین موجود ہیں۔

☐ آپ کا پیغام؟

☆ اتباعِ شریعت اور عقیدے کی اصلاح کے لیے میں ہر مسلمان بھائی سے درد مندانہ اپیل کرتا ہوں۔ میری خواہش یہ ہے کہ اللہ نے جو نعمت مجھے عطا فرمائی ہے اور ذکر الٰہی کا نور نصیب کیا ہے وہ ہر مسلمان کو نصیب ہو جائے۔ جستجو، چاہت، خواہش اور امنگ انسان کو منزل آشنا کرتی ہے۔ اخلاص کے ساتھ جدوجہد کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ خزانے کا نشان میں بتائے دیتا ہوں نصیب والا اس کی تلاش میں ضرور کامیاب ہوگا۔

میرے ایک نومسلم مرید نے کہا تھا...... ''مسلمانوں نے اپنے اجداد کے انداز طریقے چھوڑ دیئے اور ہم نے وہ اپنا لئے ہیں''......

لوگو! عقیدے میں پختہ سُنی بنو، ہمت کرو کامیابی تمہاری ہے...... بندے بنو، اور غفلت و بے عملی کی زندگی سے توبہ کرو

حضرت پیر طریقت امجد ظہیر محمدی سیفی

کی باتیں

ملاقات: ملک محبوب الرسول قادری

جھنگ روڈ فیصل آباد پر بر لب سڑک علم و عرفان، تصوف و شریعت کے حسین امتزاج سے ایک دینی مرکز قائم ہو رہا ہے جسے آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ نقشبندیہ مجددیہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ مرکز ایک پڑھے لکھے دینی مبلغ جناب پیر طریقت امجد ظہیر محمدی سیفی کی زیر نگرانی ان کی شبانہ روز محنت و جدوجہد سے معرض وجود میں آیا ہے اور خدمت دین کی حسین شاہراہ پر گامزن ہوا چاہتا ہے۔ مجھے ریان والا شریف (منڈی فیض آباد) کے صدر نشین اور خوبصورت نوجوان سیّد زادے حضرت پیر طریقت سیّد افضال حسین شاہ محمدی سیفی کی معیت و رفاقت میں اس مرکز میں حاضری کا موقع ملا۔ چونکہ مرکز کے موسس اور بانی محترم امجد ظہیر سیفی خود جدید علوم سے آراستہ اور عصری تقاضوں سے شناسا ہیں اس لئے انہوں نے اپنے اس ادارے کی بنیاد بھی جدید تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر رکھی ہے۔ جب ہم آستانہ عالیہ میں پہنچے تو اس کے صدر دروازے پر محترم پیر امجد ظہیر محمدی سیفی نے اپنے رفقا، مریدین اور احباب کے ساتھ ہمارا استقبال کیا اور نہایت خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہا۔ ان کی چہرے کی بشاشت ان کی قلبی مسرت کی آئینہ دار تھی۔ ابتدائی گفتگو کے بعد پیر امجد ظہیر محمدی سیفی نے بتایا کہ میٹرک کے بعد میں نے ایف ایس سی فیصل آباد میں پاس کر لی اور پھر میں نے جامعہ پنجاب سے بی ایس سی اور ایم ایس سی کیا۔ کوئی جاب وغیرہ اختیار نہیں کیا۔ ۸۵ء میں ایم ایس سی کیا اور پھر برطانیہ چلا گیا مگر پی ایچ ڈی نہ کر سکا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے فیصل آباد ہی سے قانون کی ڈگری لی اور امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار شروع کر دیا۔ میں کتابیں پڑھنے والا طالب علم تھا اور لوگ مجھے کتابی شخص سمجھتے تھے میں نے ڈارون، فرائڈ،

کارل مارکس وغیرہ جیسے مفکرین کو بہت پڑھا مگر سچی بات یہ ہے کہ میرا کوئی علمی تشخص نہ بن سکا۔

پیر امجد ظہیر محمدی سیفی نے بتایا کہ میں نے فیصل آباد میں ہی وکالت شروع کردی فیصل آباد بار میں چیمبر بنایا اور ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کے طور پر پریکٹس کرتا رہا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ مجھے شروع سے روحانی تشنگی کا احساس ہوتا تھا جس کے لئے فیضی سی حسرت میرے دل میں انگڑائیاں لیتی مگر میں نے اس کو کبھی صحیح معنوں میں سمجھ نہ سکا۔ جب میں مڈل کا طالب علم تھا تو میں نے حضرت یوسف نگینہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی۔ میرے ننھیال پکے سنی تھے میرے ایک ماموں مجھے اکثر کہا کرتے تھے کہ "لے گیارھویں والے دا نام تے ڈبی ہوئی تر جائے گی" میں اسے مانتا نہیں تھا یعنی ذہن میں تنقید کا عنصر غالب تھا۔ میں ان سے بحث کرتا تھا لیکن اصل بات اب سمجھ آتی ہے کہ یہ حقیقت ہے اور اسی گیارھویں والے ہی کی توجہ سے مجھے آج فیض نصیب ہوا ہے۔ ۸۱/۱۹۸۰ء میں، میں نے چکڑالوی گروپ کے سربراہ اللہ یار چکڑالوی کے ہاتھ پر بیعت کرلی اس زمانے میں آج کا مولانا محمد اکرم اعوان (الاخوان کا سربراہ) میرا پیر بھائی ہوتا تھا۔

پیر امجد ظہیر محمدی سیفی نے سلسلہ سیفیہ میں اپنی وابستگی کے حوالے سے بتایا کہ میری آمدورفت کا بہانہ بنا اور راوی ریان شریف حضرت پیر میاں محمد حنفی سیفی کی زیارت وملاقات کا شرف نصیب ہوا۔ میں ایک ماہ دیکھنے بھالنے کے بعد ان کے ہاتھ پر بیعت ہوگیا انہوں نے کہا کہ آج کل تو بیعت وطریقت ایک رسم ورواج بن کر رہ گیا ہے مگر واقعی یہ ایک پورا جہان ہے اس کا تعلق بیان سے کم اور عالم محسوسات سے زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیعت کے بعد میں برطانیہ چلا گیا میں نے یورپ، مڈل ایسٹ، فرانس، مشرقِ وسطی، ترکی، دبئی، امارات سب دیکھا۔ ۹۳ء میں میری واپسی ہوئی تو میں نے پھر حضرت میاں صاحب کے ہی دست مبارک پر تجدید بیعت کی تو میرے دل نے گواہی دی کہ اصل اولیاء کرام یہی ہیں۔ شریعت وطریقت سب کے پابند لوگ ماشاء اللہ، بات کے پکے یہ اولیاء کرام ہیں کوئی شعبدہ بازی نہیں۔ ۹۶ء میں مجھے خلافت کا حکم فرمایا گیا لیکن میں نے معذرت کرلی کہ یہ میرے بس کی بات نہیں میں لوگوں کو بیعت کرنے کے لئے اپنے آپ کو اہل نہیں پاتا۔

ایک سوال کے جواب میں پیر امجد ظہیر محمدی سیفی نے بتایا کہ حضرت علامہ صائم چشتی صاحب سے میری متعدد ملاقاتیں رہیں میں ان سے کچھ نہ کچھ پوچھتا رہتا تھا راہنمائی لیتا رہتا تھا انہوں نے مسلکی حوالے سے مجھے بہت نوازا۔ علم عطا فرمایا انہوں نے بتایا ۹۵ء میں حضرت میاں صاحب نے

ملک سے باہر جا کر دین کا کام کرنے کا حکم دیا تو اب بڑی باقاعدگی کے ساتھ مسلسل جاتا ہوں۔ سال میں دو تین مرتبہ جاتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ آستانہ عالیہ کے لئے ڈیڑھ ایکڑ رقبہ خریدا ہے۔ جہاں وسیع و عریض ڈبل سٹوری مسجد تعمیر ہو چکی ہے الحمدللہ ہم نے اس مسجد میں ایک نماز بھی ادا کی۔ لائبریری دیکھی۔ یہ بڑی شاندار لائبریری ہے۔ حضرت صائم چشتی ﷫ کی ساری لائبریری بھی یہاں منتقل ہو گئی ہے۔ ہمارے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ میرے سولہ سترہ ہزار مریدین ہیں جن میں سے اڑھائی سو کے لگ بھگ خلفاء ہیں۔ انہوں نے ہمارے پوچھنے پر بتایا کہ حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی کو میں نے پہلی مرتبہ ۹۳ء میں حضرت میاں صاحب کے ساتھ باڑہ منڈی کس میں دیکھا۔ ان سے براہ راست کوئی بات تو نہ ہوئی لیکن ان کی زیارت اور مریدین کی عقیدت و ارادت کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ میرے ہاتھ پر بے شمار غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا ہے ہندو، سکھ، عیسائی، انگریز میرے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں اب میں مدرسہ بنا رہا ہوں اس کو یونیورسٹی کی سطح کا ادارہ بناؤں گا۔ طلبہ کو جدید و قدیم علوم سے آراستہ کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت اخندزادہ سرکار میرے غریب خانہ پر دو مرتبہ تشریف لائے ہیں۔ میں ان کے اخلاق کریمانہ، ان کی علمی وجاہت، شریعت مطہرہ پر پابندی نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ میں نے ان جیسی علمی و روحانی شخصیت کہیں نہیں دیکھی جس نے حضرت میاں صاحب جیسی ہستی تیار کی ہو میں اس کے بارے میں کیا تاثر عرض کروں اپنے نومسلم خلفاء و مریدین پر تبصرے کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں امجد ظہیر وکیل صاحب نے بتایا کہ "جماندرو" نام کے مسلمانوں سے نومسلم بہت اچھے ہیں جو اسلام پر استقامت سے ڈٹ جاتے ہیں میرے ایک نومسلم خلیفہ محمد اسلم نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ.......... "مسلمانوں نے اپنے اجداد کے انداز طریقے چھوڑ دیئے ہیں اور ہم نے وہ اختیار کر لئے ہیں"..........

پیر امجد ظہیر سیفی کے آستانے پر مکتبہ محمدیہ سیفیہ کی شاخ بھی قائم ہے یوں ہمہ جہت کام دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی کہ ابلاغ دین کے لئے یہ تمام شعبے نہایت اہمیت کے حامل ہیں اور ان کا کردار نہایت بنیادی و اساسی نوعیت کا ہے انہوں نے پیغام یہ بتایا کہ میں دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ "لوگو! عقیدے میں پختہ سُنی بنو، ہمت کرو کامیابی تمہاری ہے۔ بندے بنو اور غفلت و بے عملی کی زندگی سے توبہ کرو۔" نماز اور دوپہر کے کھانے کے بعد گرم گرم چائے کے ساتھ ہم نے اجازت لی۔ کچھ دیر پیر سید افضال حسین شاہ کے ساتھ رہے اور پھر لاہور واپسی ہو گئی۔

محبوب قادری کے نام حضرت صاحبزادہ احمد حسین السیفی کا مکتوب خاص

نحمدہ و نصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

لما بعد! گیارہ شعبان المعظم ۱۴۲۹ ہجری قمری بمطابق ۱۴ اگست سال ۲۰۰۸ء کو بروز جمعرات عزیزم محترم ملک محبوب الرسول قادری صاحب چیف ایڈیٹر سہ ماہی انوار رضا و ایڈیٹر ماہنامہ سوئے حجاز آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد شریف لاہور تشریف لائے اور سیدی و مرشدی و والدی حضرت مبارک سیف الرحمٰن مدظلہ العالی واطال اللہ حیاتہ سے ملاقات کی اور مغرب کا کھانا کھایا۔ ملک صاحب نے مبارک صاحب سے اظہار خیال کرتے ہوئے اس ارادے کا اظہار کیا کہ وہ آپ مبارک کے حالات و خدمات پر ایڈیشن نکالنا چاہتے ہے۔ مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ خوش ہوئے اور ملک صاحب کے جذبے اور کوشش کو دیکھ کر دعائیں دی۔ اس دوران مبارک صاحب نے ملک صاحب کی چند سوالات کی جوابات بھی دیئے اور کچھ اقوال زرین سے بھی مجمع سالکین کو نوازا جبکہ یہ حقیر ترجمانی کرتا رہا۔ بعدازاں مبارک صاحب نے میرے (حقیر احمد حسین) اور جناب احمد سعید یار صاحب کی طرف حکم کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک صاحب کے ساتھ بیٹھ جائے اور ہم نے بھی ملک صاحب کے ساتھ مفصل اور طویل نشست کی جس میں ہم ان کی مختلف سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ رب کریم جل وعلا شانہ سے دُعا ہے کہ ملک صاحب کے اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسے مقبولیت عامہ عطا فرمائے اور جناب مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی برکات سے اہل اسلام کو مستفید فرمائے۔ آمین والحمد للہ رب العالمین۔

جمعۃ المبارک 15-8-2008ء — الحقیر السید احمد حسین السیفی

آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد شریف لاہور (0345-9102741)

نوٹ: اس خط کی کاپی آج ۱۴ اگست ۲۰۱۰ء، ۱۲ بجے دن کو تقریباً دو سال بعد صاحبزادہ احمد حسین السیفی نے دوبارہ مرحمت فرمائی جو آخری مرحلے میں اُن کے شکریہ کے ساتھ شاملِ اشاعت کی جارہی ہے۔

"میرے والد اشعار کے ترازو میں"......از: صاحبزادہ احمد حسین السیفی

حسن...... دیکھا نہ آفتاب کبھی تیرے روبرو
جب ہو گیا وہ سامنے سایہ سا ڈھل گیا

اخلاق......ہو حلقہ یاران تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہوں تو فولاد ہے مومن

عمل...... در لباس اہل دنیا کار عقبا میکند
خرقۂ فقرست پنہاں در طریق نقشبند

جرأت......ہزار خوف ہو لیکن زبان ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کے طریق

گفتگو......دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

زندگی......زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مردہ دل خاک جیا کرتے ہے

پیغام...... زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

مشن...... اللہ اللہ کرنے سے اللہ نہ ملا
یہ اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

وصال...... کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤں گا
میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا

مزار...... تمہارے قبر پر ہم سب کو جا کے رونا تھا
یہ حادثہ بھی اسی زندگی میں ہونا تھا

قطعاتِ تاریخہائے وصال

شیخِ نقش بندیہ
۱۴۳۱ھ

مبیرِ کارواں پیر سیف الرحمٰن ارچی نقشبندی مجددی
۲۰۱۰ء

(1)

بانیٔ سلسلۂ سیفی جہاں سے اُٹھا
کہیئے یہ ارتجالاً ہاتف کی اتباع ہیں

مغموم اس کے غم میں ہے حلقۂ ارادت
مہجورؔ **داغِ پیر ارچی** ہے سالِ رحلت
۱۴۳۱ھ

(2)

دینِ مبیں کو اس کے سبب سے ملا فروغ
مہجورؔ بزمِ غیب سے آئی ہے یہ ندا

پھیلایا اُس نے سلسلہ کیا باکمال ہے
تشہیرِ نقش بندی سن ارتحال ہے
۱۴۳۱ھ

(3)

چرچا جہاں میں پھیلا اس کی فضیلتوں کا
مہجورؔ سالِ وصلِ پیرِ سوات کہئے

بامِ عروج پر ہے فائز مقامِ شہرت
"**بانیٔ سلسلۂ سیفی، متاعِ نسبت**"
۱۴۳۱ھ

(4)

کیا ہے عام فیضانِ ولایت
"کہو کے ساتھ سالِ وصل، مہجورؔ

دیا اُس نے ہدایت کا سبق ہے
اخوند زادہ مبارک، ظلِّ حق" ہے
+ ۳۱ = ۲۰۱۰ء

(5)

کرے گی یاد اس کی دل گرفتہ
کہو از رُوئے احسن سال، مہجورؔ

سدا رو دیں گے یارانِ طریقت
"**اخوند زادہ مبارک، اہلِ جنت**"
+ ۱ = ۱۴۳۱ھ

از اثرِ خامہ
سیّد عارف محمود مہجورؔ رضوی
گجرات

جرأت اظہار اور حق گوئی حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن کی خصوصیت ہے

انہوں نے "فیض الباری" میں تحریف لفظی و معنوی کے امکان کی عبارت کو پڑھ کر استغفار پڑھا

آپ نے "حسام الحرمین" اور "فتاویٰ رضویہ" کی کھل کر تائید کی اور ان پر دستخط کئے

تنظیم اہل سنت پاکستان کے سربراہ استاذ العلماء مجاہد اہل سنت، حضرت شیخ الحدیث مولانا

پیر محمد افضل قادری

سے انٹرویو

ملاقات: ملک محبوب الرسول قادری

محمدیہ سیفیہ ٹورز اینڈ ٹریولز کے چیف ایگزیکٹو برادرم الحاج صوفی غلام مرتضیٰ سیفی سے ۲۳ نومبر ۲۰۰۸ء کو متعینہ مقررہ وقت پر ملاقات ہوگئی اور ہم اہل سنت کے بے لوث متحرک اور فعال مجاہد حضرت استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا پیر محمد افضل قادری سے انٹرویو کے لئے ان کے جامعہ قادریہ عالمیہ گجرات میں مراڑیاں شریف حاضر ہوگئے۔ ہمارے ساتھ جناب چوہدری خالد حسین محمدی سیفی، محترم گل نواز محمدی سیفی اور محترم عبدالمجید محمدی سیفی بھی تھے حضرت پیر محمد افضل قادری نے اپنے روایتی مسکراتے لہجے میں استقبال کیا اور بیٹھتے ہی بوتل، چائے، فروٹ سب کچھ کا آرڈر دے کر ہماری طرف ہمہ تن گوش ہو گئے۔ انہوں نے مفصل گفتگو کی اور حضرت اخندزادہ پیر ارچی خراسانی کے حوالے سے اپنے خیالات و تاثرات کا کھل کر بیان فرمایا۔ پیر محمد افضل قادری کہہ رہے تھے کہ جہد مسلسل، ذوق مطالعہ، وسعتِ علم، کمال ذہانت، اتباع شریعت سلسلہ نقشبندیہ سے مثنی براخلاص روحانی مضبوط نسبت یہ ساری خوبیاں حضرت اخندزادہ پیر ارچی خراسانی میں موجود ہے پھر جرأت اظہار اور حق گوئی ان کی خصوصیت ہے وہ قول کے سچے اور بات کے پکے ہیں میں خود پشاور منڈی باڑی کس جا کر انہیں ملا۔ کوئی ڈیڑھ گھنٹہ تک ہماری ملاقات رہی بہت سے علمی و اعتقادی موضوعات پر گفتگو رہی میں ان کے تبحر علمی کا قائل ہو کر واپس آیا۔ پیر محمد افضل قادری نے بتایا کہ میں نے پیر ارچی صاحب سے "ہدایت السالکین" کے حوالے سے بھی کھل کر بات کی۔ فریق مخالف کے حوالے سے بھی پوچھا عمامہ کی شرعی حیثیت پر بھی بات ہوئی عمامہ کے حوالے سے وہ اپنے دلائل بھی پیش کرتے تھے جو میں نے دلائل دیئے ان کو دیکھ کر انہوں نے اپنے موقف میں لچک بھی پیدا کی۔ میری نشان دہی پر انہوں نے "فیض

الباری" میں تحریفِ لفظی و معنوی کے امکان کی عبارت کو پڑھ کر استغفار پڑھا اور پھر دونوں متنازعہ افراد کو اپنے حلقے سے خارج بھی کر دیا۔ حالانکہ اس وقت ان میں سے ایک تو خانقاہ سیفیہ کا مفتی تھا۔ پیر محمد افضل قادری نے کہا کہ ہم حضرت اخندزادہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے "حسام الحرمین" اور "فتاویٰ رضویہ" شریف کی مکمل کر تائید کی ان پر دستخط ثبت کئے اور پھر آنے والے حالات کا ڈٹ کر پوری جرأت و استقامت سے مقابلہ کیا۔ اور الحمد للہ آج تک اس پر قائم ہیں۔ خوابوں کے مسئلہ پر انہوں نے ہماری گزارش کو تسلیم کرتے ہوئے خاموشی اختیار کی یہ ہمارے لئے کافی ہے کیونکہ کوئی ضد یا ہٹ دھرمی مقصود نہیں پیر محمد افضل قادری نے سوئے حجاز اور انوارِ رضا کے انٹرویوز کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے انٹرویو میں جس انداز سے حضرت اخندزادہ صاحب نے حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پیدا کی جانے والی غلط فہمی کا رد کیا اور اپنا موقف و مسلک بیان کیا اس سے سارے ابہام ختم ہو گئے اور معاملہ بالکل واضح ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں بے حد مسرور ہوں کہ اتباع شریعت کا جو نقشہ حضرت اخندزادہ سرکار کی خانقاہ پر نظر آتا ہے وہ کہیں دوسری جگہ دکھائی نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے پیر صاحب کے جید اور متقدر عالم ہونے کا بھرپور اعتراف ہے۔ علم دوستی کا اس بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ اس عمر اور علالت طبع کے باوجود دو مرتبہ روزانہ اپنی لائبریری میں بیٹھتے ہیں سوال و جواب، تبادلۂ خیالات کی نشست، اپنی اولاد کو مکمل عالم اور شریعت کا پابند بنایا ہے اچھی تربیت کی ہے یہ بھی ان کی خصوصیت ہے اللہ تعالیٰ سارے مشائخ کو اس نہج پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت پیر محمد افضل قادری نے حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی اور پشاور میں مولانا پیر محمد چشتی چترالی کے مابین علمی تنازعہ اور جماعت اہل سنت پاکستان کی طرف سے ثالثی کی ساری داستان بیان کی۔ انہوں نے کچھ دستاویز بھی دکھائیں جن پر فریقین کے دستخط ثبت تھے پیر محمد افضل قادری نے کہا کہ جماعت اہل سنت پاکستان کے قائم کردہ شرعی بورڈ جس میں میرے علاوہ حضرت شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی اور علامہ سید ریاض حسین شاہ شامل تھے کے فیصلے کو پیر صاحب نے کھلے دل سے قبول کیا بلکہ انہوں نے پہلے ہی ہمیں لکھ کر دیا تھا کہ میں اس شرعی بورڈ پر اعتماد کرتا ہوں اور جو بھی فیصلہ ہوگا اس کو بسر و چشم قبول کروں گا اور انہوں نے ایسا ہی کیا پیر محمد افضل قادری نے حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی کے بارے میں واضح اور دو ٹوک الفاظ میں کہا کہ وہ ہمارے بزرگ، اہل سنت کا قیمتی اثاثہ اور اولیاء کاملین کی نہج پر چلنے والوں میں سے ایک ہیں ان کے حوالے سے عوام و خواص کسی طرح کی تشکیک میں مبتلا نہ رہیں۔

سنت صرف داڑھی اور پگڑی نہیں بلکہ معاملاتِ حیات کو تابع شریعت کرنا اصل سنت ہے

میں نے 1953ء اور 1974ء کی تحریک ختم نبوت میں حصہ لیا اور 3 ماہ تک جیل کاٹی

حضرت پیر سیف الرحمٰن کے بہت سارے مریدین وخلفاء کو دیکھا ہے ان کی محنت سے بے حد متاثر ہوا ہوں

سلسلہ سیفیہ کی خانقاہیں اور مدارس اہلسنّت کے مضبوط قلعے ہیں

حضرت اخندزادہ صاحب کے حوالے سے استاذ العلماء یادگار اسلاف

حضرت علامہ سید حسین الدین شاہ کا تاثر

تحریر: ملک محبوب الرسول قادری

میں نے 1953ء اور 1974ء کی تحریک ختم نبوت میں حصہ لیا اور 3 ماہ تک جیل کاٹی ایس ایم ظفر کے ساتھ بحث میں شریک رہا...... میں سیفی حضرات کے کام سے خوش ہوں صرف ان کے نہیں بلکہ اہل سنت کے لیے کوئی بھی کام کرے مجھے دلی خوشی ہوتی ہے اور میں اس کام کو اپنا کام محسوس کرتا ہوں...... میں حضرت پیر سیف الرحمٰن سے کبھی نہیں ملا مگر میں نے داڑھی، پگڑی اور سنت پر سختی سے عمل درآمد کرنے والے ان کے بہت سارے مریدین وخلفاء کو بہت دیکھا ہے میں ان کے اس اقدام اور اس محنت سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ مسلک امام احمد رضا کے ساتھ ان کی ہم آہنگی قابل رشک ہے اور اعلحضرت رحمتہ اللہ علیہ کے فتاویٰ کی جس انداز میں حضرت اخندزادہ صاحب نے تائید اور توثیق کی ہے وہ قابل تعریف ہے۔ اہل سنت کے تمام ادارے اور پلیٹ فارم ہمارے اپنے ہیں۔

حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد چشتی قادری رحمہ اللہ کا شاگرد ہوں

ان خیالات کا اظہار جامعہ ضیاء العلوم سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کے مہتمم اور بزرگ عالم دین حضرت استاذ العلماء علامہ سید حسین الدین شاہ نے اس وقت کیا جبکہ راقم (ملک محبوب الرسول قادری) اور ان کے ساتھی محترم پیر طریقت ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی اور مولانا صوفی غلام مرتضےٰ سیفی کی ہمراہی میں ۷ ستمبر (پاکستان میں قادیانیوں کو غیر

مسلم اقلیت قرار دینے کا مبارک دن) ۲۰۰۸ء بروز اتوار نماز تراویح کے بعد ۱۱ بجے شب پہلے سے طے شدہ وقت کے مطابق ملاقات کے لیے دارالعلوم کے ''گراسی پلاٹ'' میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے اصلاحی نقطۂ نظر سے بعض ثقیل نوعیت کی باتیں بھی کیں مگر ان میں وہ اپنے موقف کے اعتبار سے سو فیصد درست تھے۔

علامہ سید ریاض حسین شاہ کے تاثرات ہی ہمارے تاثرات ہیں

حضرت علامہ پیر سید حسین الدین شاہ کہہ رہے تھے کہ سنت صرف داڑھی اور پگڑی نہیں۔ بلکہ معاملاتِ حیات کو تابع شریعت کرنا اصل سنت ہے۔ سیفی برادران نے خانقاہیں، مدارس اور ادارے بنانے میں جس قدر جدوجہد اور کوشش کی ہے وہ پوری سنی دنیا کے لیے کسی خوشخبری سے کم نہیں۔ اس سے ہمارا مستقبل محفوظ ہوگا۔ سلسلہ سیفیہ کی خانقاہیں اور مدارس اہلسنّت کے مضبوط قلعے ہیں۔ میری جماعت کے ناظم اعلیٰ علامہ سید ریاض حسین شاہ نے جو تاثرات جاری کیے ہیں ان کے بعد اپنے تاثرات کی حاجت نہیں سمجھتا بلکہ شاہ صاحب کے تاثرات ہی ہمارے تاثرات ہیں۔ انھوں نے کہا 1961ء میں میں فارغ التحصیل ہوا۔ 1964ء میں جامعہ ضیاء العلوم بنایا۔ 1973ء میں سیٹلائیٹ ٹاؤن میں ادارہ قائم کیا اور 1980ء سے کامل یکسوئی کے ساتھ ہمارا یہ ادارہ تدریسی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں تنقید نہیں کرتا اصلاح کے لیے عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے مشائخ پروگراموں اور اجتماعات میں جائیں تو ہٹو بچو اور ہلڑ بازی کی کیفیت پیدا نہ ہونے دیں۔ کیونکہ ہمارے اکابر کا یہ طریقہ نہیں تھا۔ انھوں نے کہا کہ میں حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد چشتی قادری رحمہ اللہ کا شاگرد ہوں۔ وہ ایک تنگ سی گلی میں سے گزر رہے تھے۔ وہ لسوڑھی شاہ کے دربار والی گلی مشہور تھی۔ کسی نے گزرنے والوں سے کہہ کر آپ کے لیے راستہ بنانا چاہا۔ مولانا سردار احمد قادری نے سختی سے ڈانٹ کر منع کر دیا اور فرمایا کہ یہ راستہ صرف سردار احمد کے لیے نہیں بلکہ اللہ کی ساری مخلوق کے لیے ہے اور سب کو اس سے استفادہ کا حق ہے۔ مساجد اور دینی پروگرام اپنے تقدس کی وجہ سے اس امر کے متقاضی ہیں کہ ان پروگراموں میں صبر و سکون، احترام اور سلیقے کو پیش نظر رکھا جائے۔ اس موقع پر انھوں نے ٹھنڈے مشروبات اور مٹھائی سے ضیافت کا اہتمام کیا۔

میرا خاندانی تعلق غیر مقلدین سے تھا

الحمدللہ 5000 سے زائد تعداد میں میرے مریدین دنیا کے 17 ممالک میں موجود ہیں خلفاء کی تعداد 400 سے زائد ہے

پہلی مرتبہ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ یہ پنج پیری ہے

7 سال سے گمشدہ گھر پہنچ گیا

مبارک سرکار کے قول اور فعل میں اور علم و عمل میں ہمیں کبھی بھی کوئی تضاد نظر نہیں آیا

ہمارے مشاہدے میں بار بار یہ بات آئی کہ مبارک سرکار سخت بیماری کی حالت میں بھی باجماعت نماز ترک نہیں کرتے

جاوید غامدی آج کل میڈیا کے بل بوتے پر اپنا رسوخ بنا لیتے ہیں

یورپ، امریکہ، امارات اور دنیا کے دوسرے گوشوں میں تبلیغی خدمات سرانجام دینے والے

مبلغ اسلام حضرت پیر صوفی عبدالمنان سیفی

سے ایک اہم انٹرویو

ترتیب و تدوین: ملک محبوب الرسول قادری

جہلم کے مردم خیز خطہ سے تعلق رکھنے والے مبلغ اسلام حضرت پیر طریقت صوفی عبدالمنان سیفی ہمارے غائبانہ دوستوں میں سے ایک ہیں۔ اُن کے ساتھ ہماری تعلق داری انقلابِ نظام مصطفیٰ ﷺ کی داعی اور مقامِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لیے ساعی تحریک جمعیت علماء پاکستان کے حوالے سے ہے۔ وہ حضرت شیخ الاسلام قائد اہلسنّت مولانا شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بے حد محبت رکھتے ہیں اور چونکہ ہم بھی اسی راہ کے مسافر اور اسی منزل کے متلاشی ہیں۔ اس سبب سے ان کے ساتھ ہماری تعلق داری قریباً آٹھ دس سال پر محیط ہے۔ چونکہ

وہ حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی مدظلہ العالی کے خلیفہ مطلق اور محبّ صادق ہیں لہٰذا ہم نے ضروری خیال کیا کہ انوارِ رضا کی اس اشاعت خاص کے لیے ان کے تاثرات حاصل کیے جائیں۔ آیئے حضرت پیر طریقت صوفی عبدالمنان کی باتیں انہی کی زبانی سنتے ہیں...... (محبوب قادری)



جمعیت علماء پاکستان جہلم کے راہنما اور درویش صفت شیخ طریقت صوفی عبد المنان سیفی کا کہنا ہے کہ میرا جہلم سے تعلق ہونے کے ساتھ ساتھ گزشتہ 4-5 سال سے میں سعودیہ، انگلینڈ اور کینیڈا میں جا کر بھی عقیدہ اسلام اور مسلک اہلسنّت و جماعت کی خدمت کر رہا ہوں اور حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک دامت برکاتہم عالیہ کا فیض اللہ کی مخلوق کو منتقل کر رہا ہوں۔ مجھے حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک سے شرفِ ملاقات 1992ء مارچ میں حاصل ہوا۔ اُس وقت آپ سرکار باڑہ کے علاقہ منڈیکس کھجوری میں مقیم تھے اور اُس غیر آباد علاقہ میں خدمت دین میں مصروف تھے اور وہاں آپ کی بدولت دن رات لوگوں کا آنا جانا شروع ہوا اور ہم بھی آپ کا نام سن کر وہاں حاضر ہوئے انھوں نے انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ ایک بات یہاں میں بتاتا جاؤں کہ میرا خاندانی تعلق غیر مقلدین سے تھا اور ہم اولیا کی کرامات اور ان جیسی دوسری باتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے مگر پھر بھی قسمت ہمیں وہاں لے گئی اور مبارک سرکار کا دیدار میسر ہوا۔ وہاں جا کر حضرت صاحب کی استقامتِ دین دیکھ کر کہ آپ مبارک کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی بات اور عمل سے لیکر بڑی سے بڑی بات پر سنت محمدی ﷺ پر عمل پیرا ہیں اور دوسرے علماء اور مشائخ سے ان کا موازنہ کیا تو آپ سرکار کو بہت بہتر پایا اور میں نے مبارک سرکار سے شرفِ بیعت حاصل کرنا چاہا جسے سرکار نے قبول فرما لیا۔ صوفی صاحب نے بتایا کہ میں حضرت صاحب سنت محمدی ﷺ پر سختی سے کاربند ہونے کی وجہ سے مشرف بہ بیعت ہوا۔

ہم نے اپنی خانقاہ پر ایک انٹرنیشنل سیفیہ انفارمیشن سسٹم قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے

1995ء میں اجازت بیعت اور سند خلافت عطا ہوئی اور میں نے سلسلہ بیعت شروع کیا۔ اس وقت تک الحمد للہ 5000 سے زائد تعداد میں میرے مریدین دنیا

کے 17 ممالک میں موجود ہیں جن میں خلفاء کی تعداد 400 سے زائد ہے اور وہ بھی اپنے مریدین کو بیعت کر رہے ہیں۔ الحمدللہ مجھے سلسلہ نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ میں مطلق خلافت سرکار مبارک سے حاصل ہے۔

حضرت صوفی عبدالمنان سیفی کا کہنا ہے کہ میرا مبارک سرکار پر یقین اس طرح اور مضبوط ہوا۔ جب میں پہلی مرتبہ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ یہ پنج پیری ہے۔(اور ایسا تھا بھی سہی) تو میں اس بات سے بہت زیادہ متاثر ہوا اوراس کے علاوہ جب مبارک سرکار ہمارے گھر جہلم تشریف لائے تو ہمارا ایک بہنوئی جو کہ عرصہ 7 سال سے گمشدہ تھے اوراس کا کوئی اتا پتہ نہ تھا رات کو 9:30 بجے میری ہمشیرہ نے مبارک سرکار سے دعا کرائی اور رات 1 بجے میرا بہنوئی ہمارے گھر پہنچ گیا۔صوفی صاحب گواہی دیتے ہیں کہ مبارک سرکار کے قول اور فعل میں اور علم وعمل میں ہمیں کبھی بھی کوئی تضاد نظر نہیں آیا اور یہی ولی اللہ ہونے کی سب سے بڑی نشانی ہے۔حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک سرکار ہر مشکل سے مشکل حالات میں بھی اتباع سنت پر اختیار کرتے ہیں ہمارے مشاہدے میں بار بار یہ بات آئی کہ مبارک سرکار سخت بیماری کی حالت میں بھی باجماعت نماز ترک نہیں کرتے ایک دفعہ آپ سرکار سخت بیمار تھے اور یہاں تک بیمار تھے کہ چلتے چلتے گرنے بھی لگے تھے مگر سرکار مبارک نے باجماعت نماز ترک نہیں فرمائی۔

روزانہ، ہفتہ وار اور ماہانہ محافل توجہ باطنی سے تزکیہ نفس کیا جاتا ہے راولپنڈی، چک سواری (آزاد کشمیر) اور لیڈز (انگلینڈ) میں بھی آستانوں کا افتتاح ہو چکا ہے

صوفی صاحب نے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جاوید غامدی جیسے منکرین تصوف آجکل میڈیا کے بل بوتے پر اپنا رسوخ بنا لیتے ہیں۔حکومت وقت کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے کہ ایسے منکرین کو علماء کے بھیس میں لوگوں کے سامنے لائیں اوراپنے غیر شرعی کاموں کے لیے ان سے فتوے حاصل کرسکیں۔ بے عمل غیر عالم، بے کردار اور دشمنان اسلام کے وکیل ایسی باتوں کو ہوا دے رہے ہیں۔ جنکا آج سے دو سال پہلے کوئی وجود ہی نہیں تھا۔

صوفی صاحب نے دوٹوک انداز میں کہا علماء اہلسنت ان لوگوں کے لیے ہرگز

میدان خالی نہیں چھوڑیں گے اور ہم ایسے لوگوں کو چیلنج کرتے ہیں آئیں قرآن اور سنت کی روشنی میں آئمہ دین وطریقت کی تشریحات کی روشنی میں کسی بھی TV چینل پر مناظرے کے لیے ٹائم طے کریں۔ تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

ہم چیلنج کرتے ہیں آئیں قرآن اور سنت کی روشنی میں آئمہ دین وطریقت کی تشریحات کی روشنی TV چینل پر مناظرے کے ٹائم طے کریں

انھوں نے بتایا کہ ہمارے آستانے میں حضرت مبارک سرکار کی اجازت سے ترویج فقہ امام ابو حنیفہ کا کام جاری و ساری ہے الحمدللہ مسجد، مدرسہ اور آستانہ زیرِتعمیر ہیں اورسلسلہ تدریس بھی جاری ہے۔ اس کے علاوہ تصوف اور عرفان کے شعبے بھی ہیں، اور میرے خلفاء، مریدین اور متوسلین کے قلوب کو حضرت مبارک صاحب کے فیض سے منور کر رہے ہیں اور داڑھی عمامہ میں ملبوس حضرات سلوک کی منازل طے کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ روزانہ، ہفتہ وار اور ماہانہ محافل کا اہتمام کیا جاتا ہے توجہ باطنی سے تزکیہ نفس کیا جاتا ہے۔ جہلم کے علاوہ راولپنڈی، چک سواری (آزاد کشمیر) اور لیڈز (انگلینڈ) میں بھی آستانوں کا افتتاح ہو چکا ہے۔ اور بیشتر علاقوں میں بھی محافل کے ذریعے کام جاری ہے۔ اور میرے خلفاء الحمدللہ مبارک سرکار کا فیض عام کررہے ہیں عام لوگ سلسلے کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں اور سلسلے میں شامل ہو رہے ہیں۔

مستقبل کی منصوبہ بندی کا ذکر کرتے ہوئے صوفی عبدالمنان صاحب نے بتایا کہ ہم نے اپنی خانقاہ پر ایک انٹرنیشنل سیفیہ انفارمیشن سسٹم قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ جس میں طلبہ کو کمپیوٹر کی تعلیم دے رہے ہیں ہم آج کل دنیا کے مختلف ممالک میں چھوٹی بڑی محافل کا شیڈول اور مقامات انٹرنیٹ پر دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ تصوف، عقیدہ اسلام، شعائر اسلامیہ کی قرآن اور سنت کی روشنی میں ترویج تعلیمات اسلامیہ کو انٹرنیٹ کے ذریعہ عام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ادارہ کی تعمیر کے ساتھ ساتھ اقدامات کیے جارہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے سالوں میں تمام مقاصد حاصل کر لئے جائیں گے۔

حضرت مبارک صاحب کا میعارِ عمل میں پختگی اور عقیدے میں تصلب ہے

پہلی ہی ملاقات میں حضرت اخندزادہ نے ارشاد فرمایا یہ بچہ ہمارے سلسلہ کا خلیفہ ہوگا

98-1997ء صرف ساڑھے چار ماہ میں حضرت میاں صاحب مبارک نے میری تربیت فرمائی

ہم حضرت امام علی رضا مشہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہیں۔

پشاور دو مسئلے تھے ایک زبان کا اور دوسرا حضرت اخندزادہ کے جلال کا

فرمایا ''بدعقیدہ وہابیوں کو دوست بناتے ہو، اپنے ساتھ لاتے ہو اور بغیر بتائے چلے جاتے ہو۔''

ہمارے سلسلہ میں خلافت حضرت اخندزادہ مبارک ہی عطا فرمائیں گے

آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ ریحان والا کے صدر نشین اور نوجوان شیخ طریقت
صاحبزادہ پیر سید افضال حسین شاہ
سے ایک اہم انٹرویو

ملاقات: ملک محبوب الرسول قادری

ضلع ننکانہ کے قصبہ منڈی فیض آباد کے نواح میں ایک روحانی مرکز ریحان والا شریف کے نام سے موسوم ہے۔ خالص دیہاتی ماحول میں برلب سڑک ایک بہت بڑی حویلی کے اندر داخل ہوتے ہی سرسبز و شاداب باغیچے، رنگ برنگے پھول، انواع و اقسام کے پھل دار درخت، صفائی ستھرائی کا مناسب و قابلِ رشک انتظام دیکھنے والوں کی نگاہوں کو خیرہ کرتا ہے۔ وسیع و عریض رقبہ میں رنگ برنگی چڑیاں، طوطے، کبوتر، خمرے اور دیگر مختلف پرندے پنجروں میں موجود ہیں۔ شجرکاری کی طرف بڑی دلجمعی، دلچسپی اور خاص انتظام سے توجہ دی گئی ہے۔ انگور، انار، کھجوریں، امرود، بکائن، سفیدے، فیکس اور دیگر درخت لہلہا رہے ہیں۔ درختوں پر پھل لٹک رہے ہیں۔ پھولدار پودے ستمبر کے دنوں میں بھی مارچ کا ماحول پیدا کیے ہوئے ہیں۔ فضاؤں میں گھلی بھینی بھینی خوشبو سونگھ کر ایسے لگتا ہے اِس حویلی کے اندر بہار اُتر آئی ہے۔ یہ آستانہ حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خانوادہ کے ایک فرزند صاحبزادہ سید افضال حسین شاہ کا مسکن ہے۔ جسے انھوں نے آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ کا نام دے رکھا ہے۔ وہ یہاں حضرت میاں محمد حنفی سیفی کے خلیفہ مجاز ہیں اور سلاسل اربعہ میں اہل طریقت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس حویلی کے اندر داخل ہوتے ہی چھوٹے بڑے ساٹھ ستر بچوں کو ایک جیسے سفید کپڑے پہنے اور سر پر دستاریں باندھے دیکھ کر مجھے بے حد خوشگوار حیرت ہوئی جب میں اپنے رفیقِ سفر برادرم غلام مرتضیٰ سیفی حنفی کے ہمراہ شاہ جی کی دعوت پر ریحان والا شریف میں حاضر ہوا۔ ان کے مریدین کا عجز و انکسار اور بے پناہ محبت اور پیار دیدنی

اور قابل رشک تھا۔ شاہ صاحب نے بکائن کے درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں میں بٹھا کر مشروبات سے ضیافت کی اور پھر ان کے ہاں دوپہر کے کھانے کا پُر تکلف انتظام موجود تھا۔ ایک معلوماتی نشست کے بعد شاہ جی نے ہیڈ بلوکی کے ریسٹ ہاؤس کا وِزٹ کروایا۔ اس میں میری دلچسپی اس لیے پیدا ہوئی جب انھوں نے یہ بتایا کہ حضرت قائد اہلسنّت مولانا شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ ایک دورے کے موقع پر یہاں تشریف لائے اور انھوں نے اس ریسٹ ہاؤس میں قیام کیا تھا۔ انھوں نے ہیڈ بلوکی سے دریائی مچھلی پکڑوا کر اُسے روسٹ کروایا اور ہم نے اِس ریسٹ ہاؤس میں اس دیسی مچھلی کے خوب مزے اُڑائے۔ عصر اور مغرب کی نمازیں اِسی ریسٹ ہاؤس کے لان اور ہال میں ادا کیں اور پھر رات گئے واپس آ گئے۔ حضرت پیر سید افضال حسین شاہ رضوی محمدی نقشبندی مجددی سیفی مدظلہٗ سے اس طویل نشست میں ہونے والی گفتگو اختصار کے ساتھ اپنے قارئین کی نذر کر رہا ہوں...... (محبوب قادری)



☐ نام، ولدیت، خاندانی پس منظر کے حوالے سے کچھ بتائیں گے؟

☆ میرا نام سیّد محمد افضال حسین شاہ ہے۔ آبائی تعلق موضع تلونڈیاں نزد ننکانہ صاحب سے ہے میرے آباؤ اجداد وہیں سے تعلق رکھتے ہیں۔ میرے والد حاجی سید محمد عبداللہ شاہ کی وہاں پر دس ایکڑ زمین تھی۔ میرے دادا سید شاہ محمد رحمتہ اللہ علیہ اپنے زمانے کے مشہور حکیم اور طبیب حاذق گزرے ہیں۔ وہ ایک صاحب کرامت، نیک، متقی اور پرہیز گار شخصیت کے مالک تھے۔

☐ سلسلہ سیفیہ کے ساتھ آپ کی وابستگی کا سبب کیا ہے؟

☆ میں شروع سے ہی اللہ والوں سے ملاقات کا خواہش مند رہا ہوں۔ ہم چار بھائی ہیں۔ میرے بڑے بھائی سید مزمل حسین شاہ حکیم ہیں۔ اور ریحان والا میں مطب کرتے ہیں۔ دوسرے بھائی سید افتخار حسین شاہ کھیتی باڑی میں مصروف ہیں۔ تیسرے بھائی سید انکسار حسین شاہ اور چوتھا میں خود ہوں، تو میں اپنے اسی ذوق و شوق اور روحانی لذت و چاشنی کے سبب حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے 1997ء میں مجھے اپنے ہمراہ پشاور جانے کا حکم فرمایا۔ اور ہم باڑہ کھجوری میں حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مجھے دیکھتے ہی پہلی ہی ملاقات میں حضرت اخندزادہ نے ارشاد فرمایا یہ بچہ ہمارے سلسلہ کا خلیفہ ہوگا۔ واضح رہے یہ اس زمانے کی بات ہے جب میں جامعہ نوریہ رضویہ فیصل آباد میں طالب علم تھا اور حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب سے ملاقات کا سبب بھی یہ بنا کہ ہمارے ہم مکتب کچھ سیفی

طالب علم تھے اور وہاں پر سیفیوں کے بارے میں اس وقت اچھے خاصے تحفظات پائے جاتے تھے۔ میں ان کو دیکھنے کے لیے گیا تھا اور مرید ہو گیا۔ میری بیعت کا زمانہ 98-1997ء کا ہے۔ صرف ساڑھے چار ماہ میں حضرت میاں صاحب مبارک نے میری تربیت فرمائی اور ساتھ یہ ارشاد فرمایا کہ آپ کی تربیت تو پہلے ہو چکی تھی۔ اس کے بعد انھوں نے مجھے سلسلہ نقشبندیہ میں مجاز کر دیا۔

فرمایا ہمارے ساتھ تعلق رکھو یا بدعقیدہ عورت کو طلاق دو اس شخص نے توبہ کی

❑ آپ کا خاندانی طور پر سادات کے کس قبیلے سے تعلق ہے؟

☆ ہم حضرت امام علی رضا مشہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہیں۔

❑ اور طریقت میں؟

☆ خاندانی طور پر ہمارا سلسلہ نقشبندیہ چشتیہ سے تعلق ہے۔

❑ آپ نے امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کی حاضری دی ہے؟

☆ 2005ء میں اسی مقصد کے لیے ایران گیا تھا اور حاضری کا اعزاز پایا ہے۔

❑ حجاز مقدس کا سفر؟

☆ ایک مرتبہ حج کے لیے اور دو مرتبہ عمرے کے لیے حجاز مقدس جا چکا ہوں۔

❑ حضرت اخندزادہ کے حوالے سے کوئی اہم بات؟

☆ میں نے حضرت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ کی خدمت میں رہ کر بہت کچھ حاصل کیا اور بہت کچھ پایا۔ پشاور میرے لیے دو مسئلے تھے ایک زبان کا اور دوسرا حضرت اخندزادہ کے جلال کا۔ ایک واقعہ سناتا ہوں۔ ایک مرتبہ میں سفر میں تھا کہ ایک صاحب سے ملاقات ہوئی وہ پاکستانی تھے مگر مدینہ منورہ میں قیام رکھتے تھے۔ مدینہ شریف کا ذکر سن کر میرے دل میں ان کے لیے جگہ پیدا ہو گئی۔ میں حضرت کے پاس پشاور کھجوری جا رہا تھا کہ وہ صاحب بھی میرے ساتھ ہو لیے۔ اب مجھے معلوم نہیں تھا کہ ان کا تعلق دیوبندی وہابی فرقے سے ہے۔ حضرت مبارک کی فراست کا آپ اندازہ لگائیں کہ جب ہم حاضر ہوئے تو حضرت نے اس شخص کو دیکھتے ہی اس کی قلبی کیفیت کا اندازہ لگا لیا۔ اور مجھ سے ناراض ہو گئے۔ رات تو میں نے وہاں گزاری لیکن صبح حضرت صاحبزادہ محمد حمید جان سیفی سے اجازت لے کر واپس آ گیا۔ میں راوی ریان پہنچا ہی تھا کہ پیغام ملا حضرت مبارک پشاور میں تمھیں یاد کرتے ہیں تم بغیر بتائے یہاں سے چلے گئے

واپس آؤ۔ میں نے حکم کی تعمیل کی اور الٹے پاؤں پشاور واپس پلٹا۔ جب میں ملاقات کے لیے حاضر ہوا۔ اپنے پاس بلا کر مجھے فرمایا ''بدعقیدہ وہابیوں کو دوست بناتے ہو، اپنے ساتھ لاتے ہو اور بغیر بتائے چلے جاتے ہو۔ ان لوگوں کی صحبت کے منفی اثرات ہوتے ہیں۔ اب تمہاری سزا یہ ہے کہ ایک مہینہ یہاں رہو'' میں نے حکم کی تعمیل کی اور ایک مہینہ آپ کی خدمت میں رہا، آپ نے میری تربیت فرمائی اور پندرہ دن میں ہی مجھے بہت کچھ سمجھا دیا۔

تہجد کے وقت حضرت مسجد میں گریہ فرما رہے مجھے دیکھا تو فرمایا آپ سید زادہ ہے۔ قیامت کے دن میرا ہاتھ آپ کے دامن سے ہوگا اور میں سرکارِ دوعالم ﷺ کا قرب پاؤں گا

ہمارے سلسلہ میں خلافت جس کو بھی ملے گی حضرت اخندزادہ مبارک ہی عطا فرمائیں گے۔ انھوں نے جب سلسلہ نقشبندیہ کا مجاز خط مجھے عطا فرمایا تھا۔ حضرت میاں محمد حنفی صاحب ہمراہ تھے۔ وہی ساتھ لے گئے اور انہی کے ذریعے مجھے اخندزادہ مبارک نے خط عطا فرمایا۔ باقی تمام منازل سلوک طے کرنے کے بعد اب مطلق ارشاد خط بھی حضرت نے لاہور فقیر آباد میں مجھے عطا فرمایا ہے۔ یہ پانچویں خلافت ہے۔ حضرت مبارک صاحب کا معیار عمل میں پختگی اور عقیدے میں تصلب ہے۔ خوب دیکھ بھال کر وہ خلافت عطا فرماتے ہیں۔

حضرت اخندزادہ مبارک کے تقویٰ کا یہ عالم ہے یہ کسی بدعقیدہ شخص کو ہاتھ تک نہیں ملاتے اور اِکا دُکا واقعات نہیں بلکہ ان کی زندگی میں سینکڑوں ایسے واقعات ملتے ہیں۔ حضرت مفتی غلام فرید ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ بتاتے تھے کہ آپ کے خلیفہ نے ایک اعتقاداً رائیونڈی عورت سے نکاح کرلیا اور آپ کو اُس کی اطلاع نہیں دی کچھ عرصے کے بعد وہ ملنے آیا تو حضرت نے اس کو دیکھتے ہی فرمایا کہ مجھے تجھ سے بدبو آرہی ہے جاؤ غسل کر کے آؤ۔ وہ دوبارہ غسل اور وضو کر کے آیا حضرت نے پھر اُسے اٹھا دیا بالآخر اس سے تفصیل پوچھی تو اس نے بدعقیدہ عورت سے نکاح کے متعلق بتایا حضرت نے اُس کو سخت سزا دی اور فرمایا کہ یا تو ہمارے ساتھ تعلق رکھو یا بدعقیدہ عورت کو طلاق دو اس شخص نے توبہ کی اور حضرت کے قدموں سے مستقل بنیادوں پر وابستہ ہو گیا۔ حضرت اخندزادہ مبارک نہ تو خود بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھتے ہیں اور نہ ہی کسی کے لیے اس کو پسند کرتے ہیں۔

محبت سادات کے حوالے سے میں آپ کو اپنا ایک واقعہ سناتا ہوں کہ میں باڑہ گیا ہوا تھا۔ تہجد کے وقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اُس وقت آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور پڑھ رہے تھے۔

الٰہی بحق بنی فاطمہ کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول من و دست و دامانِ آل رسول

ساتھ ہی ساتھ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور خوب گریہ فرما رہے تھے۔ مجھے دیکھا تو اپنے پاس بلایا اور فرمایا آپ سیدزادہ ہے۔ قیامت کے دن میرا ہاتھ آپ کے دامن سے ہوگا۔ اور میں سرکارِ دوعالم ﷺ کا قرب پاؤں گا۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ سیدنور حسین شاہ گیلانی کا ہے۔ کسی وجہ سے آپ ان سے ناراض ہو گئے۔ بعد میں ان کو بلایا، ان سے معذرت کی اور فرمایا آپ حضور سیدنا غوث پاک کی اولاد ہیں میں آپ سے ناراض ہوا، مجھے معاف کر دیں ان کو حضرت نے کچھ نذر پیش کی اور پھر منت سماجت کر کے راضی کیا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ انسان عبادت و ریاضت کے ذریعے بہت منازل طے کر سکتا ہے مگر سید کبھی نہیں بن سکتا۔ سیّد صرف وہی ہے جو فاطمی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی مہربانی اور عنایت سے ممکن ہے۔

☐ اپنے آستانہ کے حوالے سے کچھ تفصیلات بتائیں گے؟

☆ ریحان والا شریف کا یہ آستانہ محمدیہ سیفیہ دو ایکڑ گیارہ کنال رقبے پر محیط ہے۔ اس میں ہماری مسجد کا نام جامع مسجد سیدہ فاطمۃ الزہرا ہے۔ دارالعلوم محمدیہ سیفیہ خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس میں طلباء کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اُن کی تربیت کا خاص انتظام موجود ہے۔ تقریباً 60 طلباء پڑھتے ہیں جن کے قیام طعام کا انتظام یہیں کیا جاتا ہے۔ کراچی، بہاولپور، گجرات، سرگودہا اور ملک کے دوسرے حصوں میں موجود ہزاروں افراد میرے ہاتھ پر سلسلہ شریف میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس وقت تک میرے خلفاء میں دس افراد شامل ہیں۔ ہم نے دار المفلحین کے نام سے سکول سسٹم کو متعارف کرانے کی ایک کوشش بھی جاری رکھی ہوئی ہے۔ یہ مکمل انگلش میڈیم طرز کا ایک مثالی تعلیمی ادارہ ہے۔ اس کے ذریعے سے ہم نئی نسل کو عصری علوم سے آشنا کرنے کا عزم بالجزم رکھتے ہیں۔ تا کہ ہماری نئی نسل جدید تقاضوں کے عین مطابق علم حاصل کر سکے۔

حضرت اخند مبارک تاریخ ساز بلکہ عہد ساز ہستی ہیں

ملکوال تلہ گنگ میں آستانہ عالیہ سلاسل اربعہ کے اسباق کرانے میں شبانہ روز محنت کر رہا ہے

تلہ گنگ میں آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ نقشبندیہ مجددیہ کے خانقاہ نشین

حضرت پیر طریقت میجر (ر) محمد یعقوب محمدی سیفی سے ایک نشست

انٹرویو: ملک محبوب الرسول قادری

میجر محمد یعقوب سیفی سلسلہ نقشبندیہ سیفیہ کے شیخ طریقت ہیں اور تلہ گنگ کی نواحی بستی ملکوال میں آستانہ کے مسند نشین، مدرسہ کے مہتمم، مسجد کے متولی اور ممتاز و معروف سماجی شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کے آستانے پر ہمہ وقت ذکر الٰہی کے سلسلے جاری رہتے ہیں اور مسجد میں قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں بلند ہوتی رہتی ہیں۔ طالبات کے لیے انھوں نے خصوصی طور پر توجہ دے کر درس گاہ قائم کر رکھی ہے۔ جس سے اس خطے میں صنف نازک بھرپور استفادہ کر رہی ہے۔ ان کے ساتھی ان کے ساتھ ان کے مشن کے معاون ہیں۔ میجر محمد یعقوب سیفی سادہ، مخلص، محنتی، انتھک اور بھرپور جدوجہد کرنے والے بزرگ ''نوجوان ہیں''۔ مہمان نوازی اور خوش خلقی ان کی اوصاف میں سے ہیں۔ انھوں نے اپنے زمانے کے عظیم صوفی بزرگ حضرت باباجی پیر سید مقصود علی شاہ نقشبندی سجادہ نشین آستانہ عالیہ کوٹ گلہ شریف (تلہ گنگ) کے دست مبارک پر پہلی بیعت کا شرف پایا اور ان کے بعد حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی کے خلیفہ مطلق و اعظم حضرت میاں محمد حنفی سیفی کے بیعت ہوئے۔ اس وقت طریقت کے سلاسل اربعہ میں مجاز ہیں مشنری جذبے سے سرشار ہیں اور انہی بنیادوں پر مصروف جہد ہیں۔ انھوں نے اپنی زندگی میں انقلابی تبدیلی کے اسباب اور حضرت اخندزادہ صاحب کی شخصیت کے حوالے سے اپنا تاثر ''انوارِ رضا'' کے لیے عنایت کیا۔ آیئے! ان سے ملتے ہیں.......... (محبوب قادری)



حضرت اخند مبارک کا فیض چہار دانگ عالم میں پھیل چکا ہے آپ تاریخ ساز بلکہ عہد ساز ہستی ہیں۔ مسلکی درد کے حوالے سے اس دور میں آپ کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا آپ کا علم و عمل درجۂ کمال کی بلندیوں کو چھو رہا ہے آپ میرے دادا مرشد تو ہیں ہی سہی بلکہ قادریہ سلسلہ کے اسباق میں نے آپ سے ہی لیے ہیں اس حوالے سے آپ میرے مرشد بھی ہیں اس دور میں روحانیت کے میدان میں آپ سے بڑھ کر کوئی قد آور شخصیت نظر نہیں آتی آپ کے علم و حکمت اور روحانیت کا لگایا ہوا چمنستان، ذکر و اذکار کی محافل کے ذریعے دنیا کے کونے کونے میں چمک دمک رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ آپ کی زیارت کا شرف

مجھے 1992ء میں ہوا۔
جب آپ لاہور تشریف لائے اسی سال میں نے اپنے پیر و مرشد حضرت میاں محمد حنفی دامت برکاتہم القدسیہ کے دست اقدس پر بیعت کی پہلی ملاقات ہی میں آپ کی تیز نظریں مجھے گھائل کر گئیں۔ انھوں نے بتایا کہ 1993ء میں مجھے نقشبندیہ سلسلہ کی خلافت عطا ہوئی اور لوگوں کو بیعت کرنے کی اجازت بھی آپ سے مرحمت ہوئی۔ بعدازاں چشتیہ اور سہروردیہ کے اسباق میں نے اپنے مرشد کے زیر نگرانی مکمل کیے اور قادریہ سلسلہ آپ جناب اخندزادہ مبارک سے حاصل کیا۔ آپ کے علم اور عمل کے حوالے سے میں کسی کو آپ کا مدمقابل نہیں پاتا اور میں نے بہت قریب سے بغور آپ کی شخصیت کا مطالعہ کیا ہے جو کہ کئی سالوں پر محیط ہے آپ کی شخصیت کے مندرجہ ذیل پہلو سب سے نکھرے نکھرے نظر آتے ہیں۔

میرے خلفا کی تعداد 400 سے تجاوز کر چکی ہے اور مریدوں کی تعداد ہزاروں میں ہے

(۱) علمی کمال (۲) عمل میں بے مثال (۳) تقویٰ کا عظیم ترین معیار (۴) روحانیت میں اوج کمال (۵) مومنانہ بصیرت بے مثل (۶) نڈر اور بے باک (۷) عاجزی میں بے نظیر (۸) علماء کے صحیح معنوں میں قدردان (۹) مسلکِ اہلسنت کی ایک ننگی تلوار (۱۰) جود و سخا میں لاثانی (۱۱) دینی و ملی حمیت سے مالا مال (۱۲) فکر و تدبر میں بے مثال

غرض آپ کی شخصیت کو جس پہلو سے لیں ہر طرف سے اور ہر نوع سے کمال ہی کمال نظر آتی ہے تلہ گنگ ملکوال میں آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ نقشبندیہ مجددیہ سلاسل اربعہ کے اسباق کرانے میں شبانہ روز محنت کر رہا ہے میرے خلفا کی تعداد 400 سے تجاوز کر چکی ہے اور مریدوں کی تعداد ہزاروں میں ہے میرے خلفاء مجھ سے آگے بھی بیعت کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں جو مختلف علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی تعداد جداگانہ ہے۔ میرے خلفا میں قابل ذکر چکوال، پنڈی گھیب، جوہر آباد، جھنگ، خانیوال، کراچی، مانسہرہ، اوگی میں باقاعدہ ذکر اذکار کے مراکز قائم ہیں۔ علاوہ ازیں فوج میں بھی لوگ میرے ذریعے سلسلہ شریف میں داخل ہیں۔

آپ کو ایک اہم بات سناتا ہوں۔ کشمیر میں جہاد کے حوالے سے لشکر مصطفےٰ کی قیادت میں نے سنبھالی تھی۔ میں نے آئی ایس آئی کے ساتھ رابطے کر کے ٹریننگ کیمپ وغیرہ بھی قائم کیے مگر جب آپ سرکار مبارک کو علم ہوا تو آپ نے مجھے سختی سے منع کر دیا اور فرمایا یہ جہاد نہیں بلکہ فساد ہے کیونکہ آپ کا اٹھنا بیٹھنا ایسے لوگوں کے ساتھ ہے جو نماز نہیں پڑھتے اور کچھ وہابی عقیدے والے لوگ ہیں۔ کشمیر کا جہاد حق ہے لیکن اپنا ایمان بچانا اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

ایک مرتبہ آپ نے مجھے اپنے پاس بلا کے فرمایا اپنے ساتھیوں میں غور کر کے دیکھو کہ کون کتنا مخلص ہے؟ سارے تنخواہ دار اور مفاد پرست ہیں۔ مزید فرمایا ابھی تک آپ لوگ اس سطح پر کسی اعلیٰ منزل پر نہیں پہنچے کہ جس کی وجہ سے اس شعبے میں کامیابیاں تمھارے قدم چومیں فرمایا کہ اگر آپ اتنا کام طریقت میں کرتے تو میرے تمام خلفاء سے آپ آگے نکل جائے۔ آپ اکثر مجھے اس ''جہاد'' سے باز رہنے کی ہدایت کرتے جو درحقیقت فساد تھا۔ میں نے آپ کی نصیحت و شفقت کے نتیجہ میں اس کام سے توبہ کر لی۔ بعد میں مشرف گورنمنٹ نے ان جہادیوں پر یلغار کر دی۔ پکڑ دھکڑ کے سلسلے شروع ہوئے تو اس وقت مجھے حضرت کی فہم و فراست اور معاملہ فہمی کا ادراک ہوا۔ سچ ہے کہ مومن کی فراست اپنا مدمقابل نہیں رکھتی۔

دینی درسگاہوں اور اشاعتی اداروں کی سرپرستی اہل خیر کو اپنے ذمہ لینی چاہیے

شیخ و عالم، زہد و تقویٰ اور خشیت الٰہی کی دولت بے بہا سے مالا مال ہونا چاہیے۔

اخوندزادہ مبارک علوم معارف میں یگانۂ روزگار اور نابغۂ عصر ہیں

آپ کا مرتبہ اپنے وقت میں غزالی اور رازی سے کم نہیں

دارالعلوم جامعہ جیلانیہ کے صدر نشین، مہتمم اور آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ بیدیاں

روڈ کے صاحب سجادہ پیر طریقت

مفتی محمد عابد حسین سیفی

کا اہم انٹرویو

ملاقات: ملک محبوب الرسول قادری

بیدیاں روڈ پر واقع آستانہ عالیہ سیفیہ نقشبندیہ مجددیہ دینی خدمت کے جذبے سے سرشار، عالم دین حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عابد حسین سیفی کی زیرنگرانی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ یہ آستانہ حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کی توجہات کا ثمر ہے۔ جہاں دارالعلوم جامعہ جیلانیہ جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں کے خلاف عملی جہاد کر رہا ہے اور تشنگانِ علم جہاں سے اپنی علم پیاس بجھا رہے ہیں وہاں اساتذہ کی ایک کھیپ تدریسی اور تربیتی ذمہ داریاں بطریق احسن نبھا رہی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اِس مرکزِ علم و عرفان کے منتظم ڈاکٹر مفتی عابد حسین سیفی ہیں۔ انھوں نے اپنے بیٹے صاحبزادہ عرفان اللہ سیفی کو ''صاحبزادگی'' کا بھوت سوار ہونے سے پہلے پہلے عالم دین بنا لیا ہے اور اس وقت ماشاء اللہ صاحبزادہ عرفان اللہ سیفی ان کے مضبوط بازو کے طور پر دارالعلوم اور خانقاہ کے معمولات کے حوالے سے ان کا بھرپور ساتھ دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر مفتی عابد حسین سیفی اپنے شیخ اور مرکزی آستانہ کے ساتھ والہانہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور اُن کی ایک خصوصیت جو انھیں بہت سارے خلفاء میں ممتاز و ممیز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ انھوں نے اپنے شیخ کے حوالے سے لٹریچر کے انبار لگا دیے ہیں۔ ایک طویل عرصہ تک اپنے سلسلۂ طریقت نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے ترجمان جریدہ ماہنامہ ''السیف الصارم'' کے مدیر کی ذمہ داریاں بھی نبھاتے رہے ہیں۔ لٹریچر کی دنیا میں اگر پیر عابد

حسین کو سلسلہ سیفیہ کا ترجمان کہا جائے تو یقیناً یہ مبالغہ نہیں ہوگا۔ اپنے شیخ سے محبت کے باب میں پیر عابد حسین سیفی خاصے جذباتی واقع ہوئے ہیں اور اس حوالے سے وہ کسی طرح کے کمپورومائز کے ہرگز قائل نہیں۔ ان سے دارالعلوم جامعہ جیلانیہ بیدیاں روڈ میں ایک چائے کی نشست پر ملاقات ہوئی جس میں برادرم صوفی غلام مرتضیٰ سیفی اور صاحبزادہ عرفان اللہ سیفی بھی موجود تھے۔ اس موقع پر پیر عابد حسین سیفی نے دارالعلوم جامعہ جیلانیہ، آستانہ عالیہ کے خانقاہی نظام، شعبہ طالبات کے تدریسی کیمپوں، وسیع وعریض جامع مسجد کے ماحول اور لائبریری کا مکمل وزٹ کروایا۔ آیئے پیر عابد حسین سیفی کی باتیں ان کے شیخ طریقت اور ان کے مشن کے حوالے سے سماعت کرتے ہیں...... (محبوب قادری)



میں اللہ کے فضل سے سلاسل اربعہ میں ان کا خلیفۂ مطلق بھی ہوں۔

پیر طریقت مولانا مفتی عابد حسین سیفی حنفی کا کہنا ہے کہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد ہوں اور مشرب کے اعتبار سے نقشبندی مجددی ہوں اللہ کا شکر ہے کہ مجھے اپنے عہد کے سب سے بڑے نقشبندی مجاہد شیخ طریقت حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی مدظلہٗ العالی جیسی عظیم ہستی کی صرف زیارت و ملاقات کا شرف ہی نصیب نہیں ہوا بلکہ ان سے شرف تلمذ، شرف بیعت حاصل ہونے کے بعد ان کی خلافت و اجازت سے سرفراز کیا گیا ہوں اور اس وقت میں اللہ کے فضل سے ان کی نگاہ شفقت کے نتیجے میں سلاسل اربعہ میں ان کا خلیفۂ مطلق بھی ہوں۔ مجھے اس بات پر مکمل شرح صدر ہے کہ حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی روحانیت کے سلاسل اربعہ کے اکابر، مشائخ، علماء و اولیاء کے عقائد ونظریات کے تابع اور انہی کے پابند ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ مسلکی معاملات میں جس قدر تصلب میں نے حضرت مبارک سرکار کی شخصیت میں دیکھا ہے میری زندگی میں اتنا پختہ کوئی دوسرا شخص نہیں گزرا۔

حضرت اخندزادہ پیر ارچی روحانیت کے سلاسل اربعہ کے اکابر، مشائخ، علماء و اولیاء کے عقائد ونظریات کے تابع ہیں۔

میں حضرت کے زہد وتقویٰ اور علم کی گہرائی و گیرائی کو ملاحظہ کرنے کے بعد ان کی عظمت کا قائل ہوا ہوں۔ میں نے اللہ کی معرفت اور رسول اللہ ﷺ کے حصول کے لیے حضرت اخندزادہ مبارک کے دست گرامی پر بیعت کا شرف حاصل کیا ہے۔ پیر عابد حسین کا کہنا ہے کہ فتاویٰ رضویہ، حسام الحرمین، کنزالایمان، الحق المبین کی تائید وتوثیق کے حوالے

سے حضرت پیر اخندزادہ صاحب نہایت متصلب ہیں اور ان کتابوں کے زبردست مؤید اور قائل ہیں اور ان کے منکرین کے لیے سخت رویہ رکھتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ، حسام الحرمین، کنزالایمان، الحق المبین کی تائید وتوثیق کے حوالے سے حضرت پیر اخندزادہ متصلب ہیں اور زبردست مؤید اور قائل ہیں

حضرت اخندزادہ مبارک اعلیٰ حضرت سیدی امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کو اہلسنّت کا مقتدا اور سچا عاشق رسول ﷺ سمجھتے ہیں اور ان کا ارشاد ہے کہ اگر قرآن کریم کی تفہیم حاصل کرنا ہو تو اِدھر اُدھر بھٹکنے کی ضرورت نہیں بلکہ امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن کنزالایمان پڑھا جائے۔ ڈاکٹر عابد حسین نے زور دے کر کہا کہ میں حنفی اور رضوی ہوں اس کے بعد سیفی ہوں۔ میں برملا وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ایک خاص سازش کے تحت حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کے حوالے سے اہلسنّت میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ سہ ماہی انوارِ رضا کی طرف سے حضرت اخندزادہ کی خدمات عقائد ونظریات، کارناموں کے حوالے سے اس خصوصی اشاعت کے نتائج یقیناً مثبت ہوں گے اور غلط فہمیوں کا خاتمہ ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ عقیدہ بندے اور خدا کا معاملہ ہوتا ہے اس میں کسی سے کوئی سٹوفکیٹ حاصل کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی مگر ہم غلط فہمیوں کو ختم کرنا اپنی دینی، ملی، اخلاقی اور شرعی ضرورت خیال کرتے ہیں۔ پیر ڈاکٹر مفتی عابد حسین سیفی کہہ رہے تھے کہ ایک شیخ و عالم دین کا سب سے بڑا وصف اور کمال یہ ہے کہ وہ زہد وتقویٰ اور خشیت الٰہی کی دولت بے بہا سے مالا مال ہو علم والوں کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں ارشاد فرمایا۔

انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء. (سورۃ فاطر ۲۸)

یقیناً اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں۔ سرکار اخوندزادہ مبارک علوم معارف میں یگانۂ روزگار اور نابغۂ عصر ہیں۔ اور اپنے وقت کے تقویٰ وطہارت میں کوہِ عظیم بھی ہیں کیونکہ ہم نے آپ مبارک سے بڑھ کر ابھی تک کوئی بڑا زاہد، عابد، متقی اور اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس سے ڈرنے اور خوف وخشیت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے اصحاب تقویٰ و زہد کے امام تصور کیے جاتے ہیں اور مفتی اعظم افغانستان استادکل علامہ عبدالحیٔ زعفرانی فرماتے ہیں کہ سرکار مبارک زہد و ورع میں متقدمین مثلاً امام

ربانی رحمۃ اللہ علیہ شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اور چاروں سلاسل کے اکابر حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور قندیل نورانی شہباز لامکانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر ہیں اور مولانا صاحب مبارک کے بہت خلفائے کرام سے سنا ہے کہ سرکار اخوندزادہ تقویٰ و طہارت میں اپنے شیخ کا نقش ثانی ہیں جبکہ خود مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ نے اخوندزادہ کے نام تحریر کردہ خط میں ردیف کمال اتم تحریر فرمایا ہے یعنی کمالات مولانا کا مظہر یا نقش ثانی، حق گوئی اور حق پرستی آپ کا ہمیشہ شعار اور تقویٰ ورع میں آپ اپنی مثال آپ ہیں نماز اس اطمینان اور خشوع وخضوع سے ادا فرماتے ہیں جس سے اکابر امت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔کوئی بھی مؤقف اختیار فرماتے ہیں تو جذباتی تخیلات کی بنا پر نہیں اپنے پورے عالمانہ کمال و تحقیق کے بعد اختیار فرماتے ہیں اور اکثر فرماتے ہیں اگر کسی عالم دین یا شیخ زمانہ کو میرے قائم کیے ہوئے مؤقف سے اختلاف ہو تو میرے ساتھ براہ راست گفتگو کر کے مجھے قائل کرے۔ میں دلائل کو تسلیم کروں گا۔

انھوں نے کہا کہ سرکار اخوندزادہ اکثر فرماتے ہیں جس کسی کو میرے ساتھ علمی اختلاف ہے وہ ایک بار میرے پاس تو آئے میں قرآن و حدیث سے اپنے مؤقف کی وضاحت کروں گا۔ انھوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اس وقت آپ کے خلفائے کرام کی تعداد بائیس ہزار سے تجاوز کر چکی ہے میرے استاد محترم مشہور عالم دین حضرت شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک تحریر میں مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ آپ وہ ہیں جن سے لاکھوں راہ طریقت اور سالکین راہ معرفت کی اصلاح ہو رہی ہے اور جو آتا ہے وہ زیارت کرتے ہی غلام بن جاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

اس وقت آپ کے خلفاء کرام کی تعداد چالیس ہزار سے تجاوز کر چکی ہے

دراصل ولی کی شان ہی یہی ہے کہ جو دیکھے اسے خدا یاد آ جائے ہزاروں علمائے کرام نے آپ سے تصوف کا علم حاصل کیا اور اب بھی لاکھوں عوام کی اصلاح ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر عابد سیفی کہہ رہے تھے کہ اختلاف کرنے والوں کو یہ دیکھنا ضروری ہے کہ سرکار اخوندزادہ مبارک پوری قوم اور اہلسنّت و جماعت کے عظیم محسن ہیں ڈاکٹر پیر مفتی عابد حسین سیفی نے اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت اخوندزادہ نہایت خوش اخلاق، ملنسار اور متواضع شخصیت کے مالک ہیں علم وعرفاں کا آفتاب و مہتاب ہونے کے باوجود تعجب ہے کہ خود بینی اور ریاکاری سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ سالکین سے نہایت سادگی اور بے تکلفی

سے ملتے ہیں کہ آنے والا آپ کے اخلاق کریمہ کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے اگر آپ کے بلندیٔ مرتبہ کو دیکھا جائے اور عاجزی اور کسرِ نفسی کو بھی تو فوراً آپ کے اعلیٰ کمال کی طرف نظر جاتی ہے مزاج مبارک میں حیرت انگیز تحمل ہے کہ عام سالک بھی بڑی بے تکلفی سے گفتگو کر سکتا ہے کیا مجال کہ آپ کی پیشانی پر شکن پڑ جائے اس کے باوجود آپ کا رعب و دبدبے کا یہ عالم کہ بڑے بڑے علماء مشائخ جب حاضری دیں تو ڈرتے ہوئے گفتگو نہیں کر سکتے مگر سرکار مبارک ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں ہاں اگر کوئی شریعت کے خلاف بات کرے یا کسی سالک نے غیر شرعی حرکت کی تو اس پر خاموش نہیں رہتے بلکہ کثیر کتابوں سے دلائل جمع کر کے مسئلہ کی پوری پوری وضاحت فرما دیتے ہیں۔ پیر عابد سیفی نے عقیدت میں ڈوب کر کہا کہ میں تو کہتا ہوں کہ حضرت اخندزادہ مبارک ایک خاص بلند مقام پر سرفراز ہیں اور آپ کا مرتبہ اپنے وقت میں غزالی اور رازی سے کم نہیں۔ کیونکہ آپ مبارک کو اکابر کی صف میں انہی مذکورہ افراد سے کم جگہ نہیں ملتی اور اس زمانہ میں خدمت تصوف و اصلاح احوال و اخلاق کے لحاظ سے بھی آپ نے ان افراد سے کم کام نہیں کیا۔

ڈاکٹر مفتی عابد حسین سیفی کا کہنا ہے کہ آپ مبارک کے علم و فضل، سیرت و کردار اوراخلاص و اخلاق کے ساتھ ساتھ ایک پہلو آپ کی خدمات کا ہے اس کے اتنے ہی میدان ہیں جتنے کہ علم و عرفان اور اعلیٰ فکر و نظر کے لحاظ سے آپ کی شخصیت کے پہلو ہیں۔ علم و عرفان، ادب، انشاء، مذہب و ملت، اصلاح و سیاست، تعلیم و تعلم، تاریخ و جہاد وغیرہ میں آپ نے جو خدمات سرانجام دی ہیں قابل ستائش ہیں اس کا کسی بھی پاکستانی یا افغانی کو انکار نہیں۔ جب حضرت اخندزادہ مبارک پاکستان میں تشریف لائے آپ کو طویل عرصہ بیت گیا ہے آپ کی پاکستان آمد سے لے کر آج تک اہلسنّت کا کوئی ایسا قابل ذکر مرکزی پروگرام نہیں جس میں آپ یا آپ کے مریدین عملاً شامل نہ ہوئے ہوں یا جس کی تائید نہ کی ہو۔ آپ کا ذاتی کتب خانہ اور اکثر کتابوں پر آپ کے تحریر کردہ حواشی پر کافی کام ہوسکتا ہے صرف اور صرف آپ کے تربیت یافتہ خلفائے کرام پر کام کیا جائے تو وہ بھی کافی توجہ طلب کام ہے اور نہایت اہمیت کا حامل بھی میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے افراد پیدا فرمائے جو اس کام کو پائے تکمیل تک پہنچائیں۔

انھوں نے اپنا پیغام ریکارڈ کرواتے ہوئے کہا کہ عقائد کی اصلاح، غربت کے خاتمے اور جہالت کا مقابلہ کرنے کے لیے دینی درسگاہوں اور دینی حوالے سے اشاعتی اداروں کی سرپرستی اہل خیر کو اپنے ذمہ لینی چاہیے۔ اگر اس حوالے سے نتیجہ خیز کام کر لیا جائے تو سارا معاشرہ خود بخود درست ہو جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ جل جلالہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یا رسول اللہ ﷺ

بفیضانِ نظر

امیر شریعت و طریقت قیوم زماں محبوب سبحاں امام خراساں

حضرت اخوندزادہ

پیر سیف الرحمٰن مبارک پیر ارچی وخراسانی رحمۃ اللہ علیہ

کی رحلت اسلامیانِ پاکستان کے لئے بالعموم اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ کے وابستگان کے لیے بالخصوص بہت بڑا نقصان ہے جس پر ہم انتہائی رنجیدہ اور دکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حضرت اخندزادہ مبارک ﷫ نے مردہ دلوں کو ذکر الٰہی کے نُور سے جس کثرت کے ساتھ زندہ فرمایا اس دور میں اس کی مثال اور نظیر نہیں ملتی ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم و مغفور کی علمی، روحانی، تبلیغی، دینی، سماجی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر آپ کے درجاتِ عالیہ کو مزید بلندی اور وسعت عطا فرمائے۔

انوار رضا کی اشاعت خاص پر ہم اس کے مدیر اعلیٰ

ملک محبوب الرسول قادری

کو **ہدیۂ تبریک** پیش کرتے ہیں

پیر طریقت محمد اسحاق محمدی سیفی

(ناظم سی ایس ڈی شاپنگ سنٹر۔ پنوعاقل کینٹ (سندھ) 0300-3123156

خراجِ عقیدت

حضرت اخندزادہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی گرانقدر طویل روحانی، علمی، سماجی خدمات کے اعتراف میں زندگی کے مختلف شعبوں کی مقتدر شخصیات نے متعدد مواقع پر بالخصوص سہ ماہی ’’انوارِ رضا‘‘ جوہر آباد کی اشاعتِ خاص (۲۰۰۸ء) کے موقع پر ’’حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن نمبر‘‘ کے لیے پیغامات، تاثرات اور جائزے مرحمت فرمائے۔ جو کہ اہم دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اہمیت و افادیت کے پیش نظر یکجا کیے جا رہے ہیں۔ واضح رہے کہ اس تاریخی تاثراتی مواد کو کوئی بھی خاص ترتیب اس لیے نہیں دی گئی کہ تاثرات کے باب میں کسی طرح کے حفظِ مراتب کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ اہلِ علم وقلم، اربابِ ادب، یارانِ طریقت، سماج اور سیاست کے فاضل اراکین اور شعر و سخن کی دنیا کے نامور و مقتدر خواتین و حضرات، حضرت اخندزادہ مبارک کے بارے میں (ان کی ظاہری حیات کے عہد میں) کیا خیالات رکھتے تھے۔ ملاحظہ کریں۔

خطیب پاکستان مولانا محمد ابو بکر چشتی ☆1

اقوام کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل مبعوث فرمائے۔ جنھوں نے اللہ پاک سے بندوں کا رشتہ قائم کیا۔ نبوت و رسالت کا دروازہ اللہ کریم نے ہمارے نبی سرکارِ دوعالم ﷺ پر بند کر دیا۔ سرکار ابد قرار ﷺ کے بعد آپ کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے اولیاء اللہ کی جماعتیں آتی رہیں جو بندوں کا ٹوٹا رشتہ اپنے رب العزت سے جوڑتی رہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لے کر داتا علیؒ، غوث جلیؒ، جماعت علیؒ اور مہر علیؒ جیسی ہستیاں مخلوقِ خدا کی ہدایت کے لیے تشریف لاتی رہیں۔ ہمارے اس دور میں بھی حضور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ اور حضور ضیاء الامتؒ جیسی نابغۂ روزگار ہستیاں ملت کی اصلاح کے لیے پیش پیش رہیں۔ افغانستان سے پاکستان کی سرزمین پر ورود فرمانے والی ایک عظیم ہستی حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کی ہے۔ جن کی زیارت کا شرف تو فقیر کو حاصل نہ ہو سکا۔ لیکن اکثر احباب سے سنا ہے کہ اللہ کریم نے دل تڑپا دینے والی اور بندے کو مولا سے ملا دینے والی نگاہ عطا کی ہے۔ ان کے خلفاء میں سے حضرت میاں محمد سیفی صاحب اور ڈاکٹر محمد سرفراز سیفی سے کئی بار ملاقات ہوئی ان کے اندازِ تربیت کو دیکھ کر محسوس ہوا کہ ان کی ڈور کسی کامل کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ کریم اپنے مقبول بندوں کا فیض تا قیام قیامت عام فرمائے تا کہ مخلوقِ خدا فیض پاتی رہے۔

پیر محمد عبدالحکیم سیفی پیر پٹھان ☆2

اس زمانے کی بات ہے جب میں 1989ء میں حضرت شیخ الحدیث خواجہ میر پایو خان کی خدمتِ بابرکت میں میران شاہ میں زیرِ تعلیم تھا وہ حضرت مبارک اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ مطلق تھے اور مجھے انہی سے شرفِ بیعت بھی حاصل ہے۔ انھوں نے بارہ شریف میں اپنے مرشد کریم حضرت مبارک صاحب کی خدمت

☆1 (i) سجادہ نشین آستانہ عالیہ چشتیہ بادشاہ پور شریف حال مقیم راولپنڈی۔ 0300-5138535
(ii) ادارۂ کنز الایمان گلشن اقبال، پشاور روڈ، پیرودہائی موڑ (نزد برٹش ہومز) راولپنڈی کینٹ، پاکستان

☆2 آستانہ عالیہ نقشبندیہ چشتیہ قادریہ سہروردیہ سیفیہ۔ جامع مسجد سردار پیر پٹھان والی (نزد سیم پل) سرفراز کالونی جوہر آباد ضلع خوشاب 0301-6701681

میں حاضری کا پروگرام بنایا تو مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ جب ہم باڑہ شریف میں حاضر ہو گئے تو مجھے ہر طرف عجیب سماں نظر آتا تھا۔ میں نے دیکھا تو وہ مجھے بالکل منفرد ہستی نظر آئے اور میں گہری حیرت میں پڑ گیا۔ مجھ پر کیفیت طاری ہوگئی اور میں یہ گمان کرنے لگا کہ شاید یہ لوگ کوئی آسمانی مخلوق ہیں۔ فرشتوں جیسا ماحول مجھے نظر آتا تھا ہم یہاں تین روز قیام پذیر رہے پھر میں گاہے بگاہے اپنے مرشد کے ساتھ حاضر ہوتا رہا۔ اس کے بعد مرشد کی اجازت سے از خود بھی آتا رہا۔ سلسلہ نقشبندیہ کے سارے اسباق کے بعد چشتیہ شریف کا ایک سبق مجھے مرشد نے دیا۔ پھر مرشد کی اجازت سے مبارک صاحب سے ڈائریکٹ رابطہ ہوا بقیہ اسباق چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ مبارک صاحب نے خود عطا کیے۔ ایک دن مجھے حضرت مبارک نے شفقتاً از خود فرمایا کہ "تو میرا مرید ہے۔" 1997ء میں میری دستار فضیلت بھی ان کے ہاتھ سے ہوئی۔ میں خیر المدارس مردان میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اسرائیل صاحب کے پاس پڑھتا تھا وہ بھی حضرت مبارک کے معتقد تھے۔ مختصر یہ کہ میں نے حضرت مبارک کو ہر لمحہ سنت نبوی ﷺ اور شریعت مطہرہ کا پابند پایا۔ ایک مرتبہ انھوں نے مجھے خود بتایا کہ میں نے حضور ﷺ کی تقریباً ہر سنتِ مبارکہ کو زندہ کیا ہے۔ انھوں نے مزید فرمایا کہ ایک حج کے موقع پر حضور اقدس ﷺ نے ایک سو قربانی کی میں نے بھی اس سنت پر عمل کے لیے عیدالاضحیٰ کے دن ایک سو ایک قربانی کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضرت مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جھوٹ سے بے حد نفرت تھی اگر کوئی جھوٹ بولتا تو حضرت مبارک صاحب اس کو سخت ناراض ہوتے بعض اوقات اس کو تھپڑ تک مار دیتے اور محفل سے نکال بھی دیتے تھے اور انھیں سچ بہت پسند تھا۔

انھوں نے میرے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ تمھارے ضلع خوشاب میں ہمارے تمام مرید آپ کی محفل میں آیا کریں۔ حاضری دیا کریں اور صحبت میں آپ ان کو توجہ دیا کریں۔

میجر محمد یعقوب محمدی سیفی ☆

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

☆ آستانہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ محمدیہ ملکوال شریف تلہ گنگ (پنجاب) 0300-5394964/0543-411961

قیوم زماں مجدد دوراں غوث زماں شیخ المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت امام دین و ملت اخندزادہ سیف الرحمٰن جیسی نابغۂ روزگار ہستیوں کا ظہور صدیوں کے بعد ہوتا ہے۔ طریقت و روحانیت کو جو عروج اس دور میں ان کے وجود سے حاصل ہوا۔ وہ آپ ہی کا مرہونِ منت ہے آپ کم و بیش 40 سال تک دینی علوم کی تعلیم و تربیت کے ساتھ متعلق رہے اور طریقت کے ساتھ بھی وابستگی جاری رہی۔ خاندانِ چشت کے عروج کے بعد برصغیر ہندو پاک میں حضرت مجدد الف الثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے نقشبندیت کو بامِ عروج تک پہنچایا اور یہ سلسلہ پوری دنیائے اسلام میں نفوذ کر گیا اس کے بعد بھی اس سلسلۂ تصوف کی چمک دمک قریب قریب ہر دور میں مختلف نفوسِ قدسیہ کے دم خم سے قائم اور دائم رہی لیکن جو عروج نقشبندیت کو دور حاضر میں ملا اس کا سہرا اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر ہی سجتا ہے۔ پہلے پہل افغانستان میں آپ کی سرپرستی میں سلسلۂ نقشبندیہ نے اٹھان لی اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا افغانستان اس کی روشنی سے جگمگا اٹھا۔ آپ نے ہجرت فرمائی۔ پہلے نوشہرہ میں عارضی قیام فرمایا پھر باڑہ پشاور کے مضافات میں آپ نے سکونت اختیار کی۔ جہاں آپ نے بدی اور بدعقیدگی کے خلاف علمِ جہاد بلند فرمایا۔ آپ نے جبریہ کے عقائد باطلہ کا زور دار انداز میں رد فرمایا اور کسی طرح کی کوئی مصلحت پیش نظر نہ رکھی۔ شریعت مطہرہ کی سرحدوں پر پہرہ دیا۔ طریقت کے مشن کو عام کرنے کے لیے شبانہ روز محنت فرمائی اور آپ کا پیغام خیبر سے کراچی تک پہنچا اور عام ہوا۔ وفود آنا شروع ہوئے اور قافلے بنتے چلے گئے۔ جب باڑہ سے ایف ایم سسٹم کے ذریعے امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کے خلاف بدزبانی اور ہرزہ سرائی شروع ہوئی تو آپ نے اس کا ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ ان حالات میں حکومت کی مداخلت پر آپ نے 2006ء میں دوبارہ ہجرت کی اور لاہور کو مستقل مستقر بنایا۔ تب سے تادم آخر آپ نے آستانہ عالیہ فقیر آباد شریعت میں دین اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے جدوجہد جاری رکھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول بخشے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین

پیرِ طریقت صوفی غلام مرتضیٰ سیفی مدظلہ☆

فقیر کو یہ جان کر خوشی ہوئی محبی وعزیزی ملک محبوب الرسول القادری زید مجدہٗ اپنے سہ ماہی مجلّہ انوارِ رضا کا ایک خصوصی شمارہ حضرت پیرِ طریقت اخوند زادہ پیر سیف الرحمٰن حفظہ اللہ الرحمٰن کی علمی دینی ومسلکی و روحانی خدمات کے حوالے سے شائع کر رہے ہیں۔ دین ومسلک سے ان کی محبت اور وابستگی ہے کہ یہ اہلسنّت و جماعت کی متعدد اہم ترین شخصیات پر ضخیم اور مفید خصوصی شمارے شائع کر چکے ہیں اور اہل علم سے داد پا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبول عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ .

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت اخند زادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی دامت برکاتہم عالیہ اس دور کی برگزیدہ ہستی ہیں۔ جنھوں نے لاکھوں افراد کے قلوب کو روحانیت سے مالا مال کیا ہے آپ کی گفتگو عالمانہ، سینے میں دل صوفیانہ، لباس میں جھلک درویشانہ اور طرز حیات مجاہدانہ ہے آپ بیک وقت عالمانہ جلال، صوفیانہ جمال اور درویشانہ کمال کے وارث ہیں۔

بڑے بڑے علماء کرام، مشائخ عظام اور دیگر اہل علم حضرات بھی آپ کی مجلس میں حاضر ہو کر اپنے اپنے حال اور ظرف کے مطابق آپ کے فیوض و برکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں گویا کہ آپ بیک وقت مرجع العلماء اور صدر نشین بزم صوفیاء ہیں شیخ المشائخ حضرت اخند زادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک دامت برکاتہم عالیہ افغانستان سے تشریف لائے تو نورانی ہواؤں فضاؤں کے ساتھ معطر، نور بن کر قلوب واذہان کی بنجر اراضی کو گُل گلزار بناتے گئے۔ تاریخ برصغیر کے اوراق کو اُلٹ کر دیکھا جائے تو انبیاء علیہم السلام کے علمی و رُوحانی فیضان کے امین، بزرگان دین اسلامی اقدار کی نگہداری اور عظمت [illegible] علیہم السلام کی پاسداری کا حق ادا کرتے رہے ہیں۔ ایسی مقدس ہستیوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ [illegible] دور میں پیدا

☆ آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ گجرات۔ مکتبہ سیفیہ، مدنی پلازہ بلمقابل کاروان محمدیہ سیفیہ گجرات۔
0533-525831/0333-848448/0321-6202022

فرماتا رہتا ہے۔ جو لوگوں کو ہدایت و رہنمائی کے زیور سے آراستہ فرماتے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کو اس وقت چار چاند لگ گئے، جب حضرت مبارک صاحب نے پشاور کی سنگلاخ پہاڑیوں سے اٹھنے والی گستاخان رسول کی کافرانہ روش کے خلاف ملک گیر احتجاجی تحریک کا آغاز کیا اور ہر ملک کی ہر گلی کوچے میں یارسول اللہ ﷺ کی صدائے دلنواز کو بلند کروایا...... سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی خصوصیت ہے کہ باطل کے سامنے ڈٹ جانا اور حق بات ڈنکے کی چوٹ پر کرنا یہی ان کی وراثت ہے چاہے مقابلے میں جہانگیر ہی کیوں نہ ہو اور یہ سب اللہ کے فضل و کرم اور حضور اکرم نور مجسم رحمت عالم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی نگاہ لطف کے بغیر ممکن نہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ شریعت و طریقت کی اس جامع شخصیت کا فیض ہمیشہ جاری و ساری فرمائے۔ آمین

پیر سید صابر حسین شاہ بخاری القادری☆

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اہلسنّت کی زبوں حالی عروج پر ہے، ہمارے اکابرین نے پاکستان بنایا لیکن بعد میں ان کی اولاد سیاست سے کنارہ کش ہو کر گوشہ تسکین ہو گئی اور وہ لوگ برسر اقتدار ہو گئے جن کے بڑوں نے تحریک پاکستان کی مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں تحریک ختم نبوت میں ہمارے بزرگوں کا کردار نہایت روشن اور نمایاں رہا لیکن ''عالمی تحفظ ختم نبوت'' کے چیمپئن وہ لوگ بن گئے جن کے بڑوں نے مرزا کو ''مرد صالح'' قرار دیا تھا اور ''تحذیر الناس'' لکھ کر مرزا قادیانی کی راہ ہموار کی تھی۔ برصغیر پاک و ہند میں اولیاء کرام کی تبلیغ سے اسلام پھیلا لیکن آج وہ لوگ جن کے بڑے ہمارے بزرگوں کے ہاتھوں مسلمان ہوئے تھے۔ وہ ہمیں ہی پھر ''کلمہ'' پڑھانے نکل پڑے ہیں۔

المختصر اہلسنّت کے مخالفین ہر لحاظ سے ہر میدان میں متحرک اور فعال ہیں اور ہم پر ابھی تک جمود طاری ہے۔ اہلسنّت کو بیدار کرنا آخر کس کی ذمہ داری ہے؟ ہم آپس میں

☆ برہان شریف ضلع اٹک، ایڈیٹر: مجلہ الحقیقہ۔ 0301-5437701

''فروعات'' پر لڑ رہے ہیں معمولی معمولی باتوں باتوں پر ایک دوسرے کو نشانہ بناتے ہیں اور اہلسنّت سے خارج کر دیتے ہیں۔ اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو پھر ہماری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں۔

اتحاد اہلسنّت کی جتنی آج ضرورت ہے اتنی کبھی نہ تھی۔ ہمارے علماء و مشائخ اور دردمندان اہلسنّت کو وقت کی نزاکت کے پیش نظر اس کا احساس کرنا چاہیے اور باضابطہ طور پر اتحاد اہلسنّت کی تحریک چلا کر کسی ایک قیادت اور پرچم تلے جمع ہو جانا چاہیے۔ یہی ''نوائے وقت'' ہے اور اسی میں اہلسنّت کی بقا ہے۔

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک پیر ارچی صاحب مدظلہٗ اہلسنّت کے ایک فرد فرید ہیں، شیخ طریقت ہیں۔ مبلغ ہیں، مصلح ہیں آپ کی تبلیغ سے ہزاروں بدعقیدہ لوگ راہِ راست پر آتے ہیں۔ ایک عرصہ سے آپ کے بارے میں مختلف حلقوں میں کچھ غلط فہمیاں تھیں۔ اہلسنّت کی محبوب شخصیت ملک محمد محبوب الرسول قادری رضوی نے ''سوئے حجاز'' میں پیر صاحب کا ایک تفصیلی انٹرویو شائع کر کے ان غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی سعی کی ہے۔ بعدازاں پیر صاحب کا ''علماء و مشائخ کے نام ایک پیغام'' بھی شائع ہوا جس میں غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا تھا۔ اس پیغام میں آپ واضح الفاظ میں فرماتے ہیں۔

''مجھے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تمام فتاویٰ جات سے اتفاق ہے اور یہ افترا بازی کی گئی کہ میں معاذ اللہ گستاخ رسول کو کافر قرار نہیں دیتا تو فقیر نے بارہا یہ بیان کیا کہ میرے نزدیک اجماعی عقیدہ جو میرے سمیت تمام علماء اہلسنّت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ اگر کوئی ضروریات دین میں سے انکار کرے تو کافر ہے اور اگر کوئی گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتکب ہوا تو اگر وہ دیوبند کا ہو یا غیر دیوبندی کافر ہے۔

اس کے باوجود جب میرے سامنے حفظ الایمان کی وہ عبارت جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں کے علم سے تشبیہہ دی گئی تھی پڑھی گئی تو میں نے اس کے مصنف قائل مصحح کو کافر قرار دیا اور میرا آج بھی یہی فتویٰ ہے اور الحمدللہ میں کتاب ''حسام الحرمین'' کی بھی مکمل تائید کرتا ہوں۔

حضرت پیر صاحب کے خلفاء مریدین احباء ایک عظیم انقلاب برپا کرنے میں مصروف ہیں۔ آپ کے ایک نادر خلیفہ ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی کے ہاں آئے۔ ماشاء اللہ آپ ایک راسخ العقیدہ عالم ہیں، حضرت غوث پاک ﷫ کے فدائی اور اعلیٰ حضرت کے شیدائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کے طفیل ہم سب کو صراط مستقیم پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حضرت استاذ العلماء علامہ مفتی ہدایت اللہ پسروری ☆

قسامِ ازل نے کچھ لوگوں کے مقدر میں لکھ دیا ہے کو وہ زنگ آلودہ دلوں کو نورِ معرفت سے صیقل کریں۔ اپنے خالق و مالک سے جو بیگانہ ہو چکے ان کو عشق رسول ﷺ کی دولت سے یگانہ بنائیں۔ نام و نمود اور ذاتی شہرت کے دلدل سے نکل کر محض رضائے الٰہی کے لیے مخلصانہ جدوجہد کریں۔ گم گشتہ راہ انسانوں کو صراط مستقیم پر لائیں۔ دور حاضر میں بہت سی خوش بخت خوش نصیب شخصیات ایسی ہیں۔ جنھوں نے اپنی زندگی کو ان مقاصد کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ ان کے لیل و نہار اور صبح و شام اسی کام کے لیے بسر ہو رہے ہیں۔ ہمارے دور میں دینی اور روحانی افق پر طلوع ہونے والے شریعت و طریقت کے جامع، عزیمت و استقامت کے پیکر، ہزاروں لاکھوں انسانوں کو پیارے مصطفےٰ کریم ﷺ کے چہرۂ زیبا، بدر منیر سے مستنیر کرنے اور ان کی زلف عنبرین کا اسیر بنانے والے روحانی پیشوا حضرت شیخ طریقت اخند زادہ سیف الرحمٰن ارچی، خراسانی دامت برکاتھم العالیہ کی شخصیت ہیں جو سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری، امام ربانی مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا خان بریلوی کی سرزمین، افغانستان خراساں سے ابر کرم بن کر اُٹھے۔ روحانیت کے گلستان آباد کیے، علم و عمل کے پرچم لہرائے جن کی مہک سے ہر طرف فضا معطر اور منور نظر آئی ہے۔ حضرت والا سے براہِ راست نیاز مندی کا ابھی تک موقع نہیں ملا۔ مگر آپ کے نامور خلیفہ پیر طریقت حضرت میاں محمد سیفی حنفی مدظلہ جن کی وجہ سے صرف مجھے ہی تعارف نہیں ہوا بلکہ پنجاب میں بالخصوص اور پاکستان میں بالعموم سلسلہ عالیہ سیفیہ متعارف ہوا، پھیلا اور پھیلتا جا رہا ہے۔

☆ مقیم ملتان: نائب صدر جمعیت علمائے پاکستان۔ 0300-7350110

ملتان شریف میں سلسلہ عالیہ سیفیہ کے دو عظیم مجاہد حضرت میاں محمد صاحب کے تربیت یافتہ خلفاء محترم جناب ڈاکٹر عمران محمدی سیفی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور عزت مآب جناب سردار پیر محمد انور ڈوگر محمدی سیفی بڑی لگن اور شوق سے اس روحانی مشن کو عام کر رہے ہیں۔

حضرت قبلہ میاں محمد صاحب کی ایک خصوصیت جو ان کے مرشد کریم کی تربیت کے بدولت حاصل ہے کہ وہ کبھی تندیٔ بادِ مخالف سے گھبراتے نہیں بلکہ یہ محمدی سیفی عقاب اپنی پرواز فضائے بسیط میں جاری رکھے ہوئے ہے۔ اللہ کریم ان کو مزید تحمل، تدبر اور دانش مندی سے اپنے روحانی پروگرام کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ عظمتوں کے افق پر ہمیشہ چمکتا، دمکتا رکھے۔

یہ بات میرے لیے باعث مسرت ہے کہ میرے دیرینہ رفیق محترم ملک محبوب الرسول قادری سہ ماہی مجلّہ ''انوار رضا'' میں حضرت کی شخصیت، خدمات کے بارے میں خصوصی نمبر شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں اس خدمت کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

جناب طاہر حسین طاہر سلطانی ☆

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے موسس اعلیٰ حضرت پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن ارچی خراسانی مدظلہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ کا شمار راسخ العلم اور باعمل صوفیاء میں ہوتا ہے۔ آپ کے خلفا اور مریدین لاکھوں کی تعداد میں ملک اور بیرون ملک تبلیغ دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ۵ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ بروز ہفتہ آپ کے خلیفہ خاص حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب بھائی ملک محبوب الرسول قادری اور اپنے کچھ مریدین کے ہمراہ ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' اور ''جہانِ حمد'' کے دفتر اردو بازار تشریف لائے۔ اس موقع پر راقم مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' طاہر سلطانی اور نائب مدیر حافظ نعمان طاہر نے انتہائی گرمجوشی سے مہمانانِ ذی وقار کا استقبال کیا۔ آپ سے اور آپ کے مریدین سے مل کر مسرت ہوئی۔

☆ مدیر ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' ''جہانِ حمد'' انچارج و بانی مکتبہ سید الشہدا سیدنا امیر حمزہ، بزم جہانِ حمد پاکستان، جہانِ حمد پبلی کیشنز۔ 0300-2831089

ایک خیال ذہن میں ابھرا کہ جب خلیفہ اور مریدین کا یہ عالم ہے تو پھر پیر طریقت حضرت اخند زادہ سیف الرحمٰن اخی خراسانی کا کیا عالم ہوگا۔ چونکہ راقم کی حضرت صاحب سے بالمشافہ ملاقات نہیں ہے لیکن روحانی طور پر محسوس کر رہا ہوں کہ باعمل باکمال اور راسخ العلم پیر کامل ہیں۔ عمر قریباً ۸۲......۸۵ برس ہوگی آپ زندگی بھر ان گنت شعبوں میں مخلوق خدا کی رہنمائی فرماتے رہے ہیں۔ ہنوز فیضانِ نقشبندیہ جاری ہے دعا ہے کہ حضرت کا سایہ ہم سب پر تادیر قائم رہے اور مخلوقِ خدا آپ سے فیضیاب ہوتی رہے۔ جیسے کہ پہلے عرض کیا ہے کہ آپ کے مریدین کو دیکھ کر قلب شاداں ہوتا ہے کہ نورانی چہروں پر سفید عمامے اور شرعی داڑھی سبحان اللہ سبحان اللہ۔ یہ فیضان ہے آپ کی حسن ترتیب کا۔

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ برادر ملک محبوب الرسول قادری حضرت پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کے کمالات و روحانی فیضان، علمی کوششوں اور کاوشوں کے حوالے سے ''سوئے حجاز'' کے خصوصی شمارے کا اہتمام کر رہے اس موقع پر راقم اور حافظ محمد نعمان طاہر مکتبہ سید الشہداء، ماہنامہ ارمغانِ حمد اور جہانِ حمد پبلی کیشنز کی جانب سے پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیراخند زادہ سیف الرحمٰن اخی خراسانی کے خلفاءؔ مریدین بالخصوص ملک محبوب الرسول قادری صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ راقم حضرت پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن ارچی خراسانی اور ان کے خلفاء سے درخواست گزار ہے کہ مجھ حقیر و فقیر اور حافظ محمد نعمان طاہر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مفکر اسلام علامہ سید ریاض حسین شاہ☆

تعریف کا ہر لفظ اللہ کے لیے اور سلام اُس ہستی پر جو بسیط کائنات کا سر دروں ہے۔

وہ لوگ جنھوں نے اس خاکدانِ ارضی میں بامقصد زندگی بسر کی اور محبتوں کا چراغاں کیا۔ وہ اس لائق ہوتے ہیں کہ عقیدتیں ان کے نام کی جائیں۔ دورِ حاضر میں افغانستان کی طرف سے جہاں بارود اور دھوئیں نے فضاؤں کو سیاہ اور مسموم کیا۔ ایک خبر

☆ ناظم اعلیٰ: جماعت اہلسنّت پاکستان۔ سربراہ: ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید راولپنڈی

0321-5258636/5258626

اچھی بھی ابھری کہ اسلاف کے نقش قدم پر مو بر مو کام کرنے والے عظیم صوفی بزرگ حضرت المحترم پیر سیف الرحمان ماتریدی حنفی پاکستان منتقل ہوئے۔ آپ کی آمد آمد کیساتھ لگا جیسا چمنستانوں میں بہار آگئی ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے ٹوٹے ہوئے رشتے جوڑنے کی سعی فرمائی۔ ایک طویل عرصہ آپ نے زہد و ریاضت ذکر و فکر اور سعی و عمل میں گزارا۔ آپ کی زندگی کا عرق سنت رسول ﷺ کی پیروی ہے۔

متلاشیاں حقیقت کے لیے آپ راز رہنے کی بجائے آشکار ہوگئے۔ ہزاروں لوگ آپ کی صحبت میں آکر تائب عن الذنوب ہوئے۔ آپ کی زندگی کا طرۂ امتیاز دینی حمیت اور غیرت ہے۔ باطل، جھوٹ اور کذب کی طرف آپ تھوڑی دیر کے لیے بھی خواہ کتنی ہی اُس مصلحت ہو دوستی کا ہاتھ نہیں بڑھاتے۔ بلکہ اُن کی خواہش ہوتی ہے کہ بے حمیت ہاتھوں کو وہ کاٹ دیں۔

تصوف کو تجریدی علم دائرے سے نکال کر عملی سپرٹ بنانے میں آپ کا ایک خاص کردار ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ آج انسانوں کی اصل ضرورت اللہ کی محبت اور معرفت ہے اور بلا جھجک میں کہوں گا کہ پیر صاحب کے پاس یہ دولت فراواں ہے۔

حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن کے عظیم صاحبزادوں کے علاوہ اُن کے خلفاء میں حضرت میاں محمد حنفی سیفی اور حضرت ڈاکٹر محمد سرفراز بڑے حکمت والے لوگ ہیں۔ اگر احتیاط کے ساتھ دینی کام جاری رہا تو امت اس دینی تحریک سے مستفید ہوسکتی ہے۔

حضرت پیر معظم سے میری چار ملاقاتیں ہوئیں۔ باڑہ میں آپ نے شفقت سے نوازا اور اپنے جملہ مریدین کو جماعت اہلسنت کا لشکر قرار دیا۔ سنی کانفرنس ملتان میں شرکت فرمائی تو محبت اور عقیدت دونوں کو ملاپ بخشا۔ ڈاکٹر محمد سرفراز سیفی کے گھر چکلالہ میں شرف زیارت حاصل ہوا تو راہ خدا میں وارفتگی کا عجب منظر دیکھا۔ عبادت کے لیے راہوران کے دولت خانہ پر حاضری ہوئی تو سوز و گداز اور دردمندی کے سمندر میں ڈوبا پایا۔ آپ کے صاحبزادگان میں جناب حمید جان سیفی اور حیدری صاحب اور آپ کے چھوٹے صاحبزادے مہمانوں کی خدمت میں کمر بستہ دیکھے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ خود مراعات درد کے

پاسبان ٹھہرے ہیں۔

حضرت پیر صاحب کے بارے میں لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہو چکا ہے کہ آپ جنگل کی سیاہ رات میں جیسے روشنی کا ایک نقطہ ہوں اور آپ نے بہت سے لوگوں کے پیٹھ سے فسق و فجور کے بوجھ ہلکے کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں صحت و سلامتی سے نوازے۔

تائید حضرت علامہ سید تراب الحق شاہ قادری ☆1

محترم المقام پیر طریقت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہٗ العالی کے سلسلے میں ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنّت پاکستان، حضرت علامہ مولانا سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے تحریر کردہ خیالات کی تائید اور اس سے اتفاق کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ پیر صاحب قبلہ کو مسلک اہلسنّت کی خدمت، تبلیغ اور ترویج کے لیے صحت و عافیت اور طویل عمر عطا فرمائے، موصوف سے اور ان کے خلفاء و مریدین سے مسلک اہلسنّت کو اسی طرح فائدہ پہنچتا رہے۔

تائید: جگر گوشۂ غزالی زماں علامہ سید مظہر سعید کاظمی ☆2

گزشتہ دنوں سیفی حلقہ کے چند معزز احباب میرے پاس آئے اور حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کے بارے میں میری تحریری رائے لینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب سے میری صرف ایک ملاقات ہوئی ہے اور وہ بھی ہجوم میں انٹرنیشنل سنی کانفرنس ملتان منعقدہ اپریل 2000ء کے موقع پر۔ اس لیے میری معلومات ان کے بارے میں بہت محدود ہیں۔

میں نے اس مختصر ملاقات میں حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب کو نہایت متین، خلیق اور باوقار پایا۔ وہ بڑی خندہ پیشانی، گرم جوشی اور محبت سے مجھ سے ملے۔ انھوں نے اس موقع پر جماعت اہلسنّت کے ساتھ بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور اپنے تمام مریدین کو جماعت اہلسنّت کا لشکر قرار دیا۔ آپ کا حلقۂ ارادت وسیع ہے۔ اور آپ کے تمام مریدین ماشاء اللہ متشرع اور دینی امور میں سرگرم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص، دیانت و امانت اور ذوق وشوق کے ساتھ دین و مذہب اور مسلک وملت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

1- امیر جماعت اہلسنّت صوبہ سندھ، کراچی۔ 0300-9272716

2- امیر جماعت اہلسنّت پاکستان مہتمم جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان۔ 0333-6107271

صاحبزادہ حافظ حامد رضا☆1

کتنے ہی خوش بخت ہیں وہ افراد جنھیں ورثۃ الانبیاء ہونے کا شرف ہو کتنی ہی عظیم المرتبت ہیں وہ شخصیات جنھوں نے اپنی زندگی مستعار کا لمحہ لمحہ قال اللّٰہ وقال الرسول میں گزار دیا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کا نور ان صوفیائے کرام کی تبلیغی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ جنھوں نے زمانے اور حالات کی مشکلات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہر حال میں رضائے خدا اور رضائے مصطفیٰ ﷺ کو اپنے پیش نظر رکھا یہ داعیان اسلام اپنے سیرت و کردار کے اعتبار سے اس مقام پر فائز تھے کہ ان کے ارشادات زمانے کی نظر میں مستند ٹھہرے ان کا پیغام دکھی انسانیت کے لیے امن و راحت کا پیغام بن گیا جسے اُن کی محبت نصیب ہوئی وہ رشد و ہدایت پا گیا۔ ملت اسلامیہ کے ان خدام میں سے ایک اہم نام شیخ المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن مدظلۂ العالی کا بھی ہے۔ حضرت موصوف کا شمار ان مردان خدا میں ہوتا ہے۔ جن پر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان صادق آتا ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ ہم کن لوگوں سے مجلس رکھا کریں۔ آپ نے فرمایا جو تم میں زیادہ خیر و برکت کے حامل ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ وہ کون اور کن علامات کے مالک ہیں۔ تو آپ نے فرمایا جس کے دیکھنے سے تمھیں اللہ یاد آ جائے جس کے قول و بیان سے تمھارے عمل میں اضافہ ہو جائے جس کا عمل تمھارے اندر دنیا کی بجائے آخرت کی فکر دوبالا کر دے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ملت اسلامیہ پر تادیر سلامت رکھے۔ ناچیز کو آپ کے فیضان سے فیض یاب فرمائے۔ آمین ثم آمین

شہید پاکستان ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی ازہری﷫☆2

اسلامی تعلیمات سے دوری روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اس کے اگرچہ بہت سے اسباب ہو سکتے ہیں۔ مغربی ثقافتی یلغار، ہندوانہ تہذیب و تمدن کے بڑھتے ہوئے اثرات الیکٹرونک میڈیا اپنی پوری تاوانی کے ساتھ امت مسلمہ پر ایک یلغار کی شکل میں حملہ آور ہے

☆1 (وزیر ٹرانسپورٹ) عشر و زکوٰۃ آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر مظفر آباد۔ 0300-8619293

☆2 شہید ناظم اعلیٰ، تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان، مہتمم: جامعہ نعیمیہ لاہور

جس کے نتیجے میں یہ بگاڑ نظر آ رہا ہے۔ اس بگاڑ کو دور کرنے کی اصل ذمہ داری العلماء ورثۃ الانبیاء اور ان کے ساتھ ساتھ رشد و ہدایت کے علم بردار اربابِ روحانیات بھی اس فریضے میں شامل ہونے چاہئیں۔ لیکن بدقسمتی سے ہر دو طبقے کی اکثریت کسی نہ کسی اعتبار سے جلبِ زر کی مکروہ آرزو میں مبتلا نظر آتی ہے لیکن مستثنیات ہر مقام پر موجود ہوتی ہیں چنانچہ اسی اصول اور ضابطے کی روشنی میں مختلف مقامات پر باعمل اربابِ اہل علم اور عمائدین رشد و ہدایت اپنے اپنے طور پر تعلیماتِ اسلامیہ کے فروغ میں مصروف عمل نظر آتے ہیں۔ ان جیسی شخصیات میں پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت قبلہ پیر اخوندزادہ سیف الرحمان زید مجدہ جن کا مولد اگرچہ افغانستان ہے لیکن سرچشمہ فیوض و برکات پاکستان میں فروزاں نظر آتا ہے اور اسی طرح آپ کے خلیفہ مجاز حضرت قبلہ پیر میاں محمد حنفی سیفی زید مجدہ نا صرف اس سلسلے کو آگے بڑھا رہے ہیں بلکہ جہاں کہیں موقع ملتا ہے خانقاہ سے نکل کر رسمِ شبیری ادا کرتے ہوئے اسلام کی درخشاں اور تابناک تاریخ کی جلوہ نمائی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ ہر دور کے پیروکار ظاہری اور باطنی اعتبار سے دین اسلام اور اس کی تعلیمات کے فروغ میں ہمہ تن مصروف عمل ہیں۔ بارگاہِ صمدیت میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فروغِ اسلام میں ان کی کوششیں مزید سے مزید بار آور فرمائے۔ (آمین)

شیخ الحدیث علامہ عبدالتواب صدیقی ☆

شیخ المشائخ پیر طریقت ماحی بدعت حضرت پیر سیف الرحمان اخندزادہ خراسانی حنفی کی زندگی شریعت کی دعوت دیتے ہوئے اور شریعت پر عمل کرتے ہوئے گزری آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت عطا فرمائی کہ فاسق فاجر لوگوں کی طرف توجہ فرماتے اور ان کو متبع سنت بنا دیتے ان کے خلفاء ہزاروں کی تعداد میں ہیں مگر الحمدللہ کوئی بھی خلیفہ خلافِ سنت کاموں میں ملوث نہیں۔ اور پھر آپ کے خلفاء کی بھی یہی کوشش ہے کہ تمام مریدین اور سارے معاشرے کو اسلام کے سانچے میں ڈھال دیا جائے۔ سلسلہ عالیہ سیفیہ کے تقریباً تمام

☆ شیخ الحدیث: جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

مریدین حضور ﷺ کی سنت مبارکہ سے مزین ہیں۔ میرے نزدیک آج کے دور میں صحیح شیخ طریقت وہی ہوسکتا ہے جو اپنی اور اپنے مریدوں کی اصلاح کر لے۔ حضرت اخندزادہ رحمتہ اللہ علیہ نے طریقت میں بھی انقلاب برپا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیض کو عام کرے۔ اور آج کل کے جاہل اور بے عمل پیروں کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(حضرت اخندزادہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ میں موصول ہونے والے تاثرات)

نبی کریم رحمۃ اللعالمین سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کے بعد علماء حق کو اللہ تعالیٰ نے وارث بنایا جیسا کہ آقائے دوعالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے العلماء ورثة الانبیاء میرے نزدیک اس مراد وہ علماء نہیں جو صرف علم رکھتے ہوں بلکہ وہ علماء ہیں جو علم دین کے ساتھ ساتھ عمل صالح کے حامل ہیں اور یہی علماء حق اللہ کے ولی ہوتے ہیں۔ بے عمل عالم بھی ولی نہیں ہوتا اور جاہل زاہد بھی ولی نہیں ہوتا بلکہ اگر کوئی جاہل قربت الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو علم لدنی عطا فرما دیتا ہے تاکہ میرا ولی علم دین سے مالا مال ہو اس کی وضاحت کشف المحجوب میں حضور سیدی داتا گنج بخش ﷺ نے بھی کی ہے حضرت قبلہ اخونداده پیر سیف الرحمان پیر ارجی خرسانی حنفی مبارک مدظلہ العالی عالم دین اور باعمل ہیں نہ صرف خود باعمل ہیں بلکہ ہزار عقیدت مندوں کو آپ نے صراط مستقیم پہ چلایا باشرع بنایا دین کی محبت ان کے دلوں میں ڈالی شریعت مطہرہ کا پابند بنایا جو یقیناً قلوب انسانی میں انقلاب ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ کا فرمان ہے فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحزرون.

یقیناً اس طائفہ سے مراد بھی یہی علماء حق ہیں جو ولی اللہ ہیں بلکہ ولایت کے اعلیٰ درجوں پر فائز ہیں جیسے قطب، ابدال، اوتاد، اغیاث۔

انہی متبعین حق کی وجہ سے آج دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہے اور انہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مشن نبوت کو چلایا ہے۔ پھر ان لوگوں نے ہزار لوگوں کو اس مشن

کے چلانے کے لیے تیار کیا اور ان خادمان اولیاء نے اس کام کو بطریق احسن ادا کیا حضرت پیر سیف الرحمان حنفی ماتریدی نے جس طرح انسان کو اتباع سنت کا درس دیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پیچھے کسی بہت بڑے ولی کا ہاتھ ہے۔ جس نے آپ میں یہ تمام کمالات پیدا فرمائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج دنیا کے کونے کونے میں سیفی حضرات چہرے پر سنتیں سجائے نظر آتے ہیں اللہ کریم اس سلسلہ کو تا قیامت قائم رکھے اور ان کے فیوض و برکات کو مزید جاری فرمائے۔

اور یہ بات بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرت مذکور کے بے شمار خلفاء ہیں جو اتباع دین پر لوگوں کو لا رہے ہیں مگر یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ سلسلہ سیفیہ کو سب خلفاء سے زیادہ حضرت پیر طریقت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ العالی نے متعارف کرایا ہے بلکہ یہ کہنا بھی صحیح ہوگا حضرت پیر صاحب کے بعد سب خلفائے سیفیہ میں میاں صاحب کے مریدوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لیے میری دعا ہے اللہ کریم حضرت میاں صاحب کے درجات کو مزید بلند فرمائے اور ان کے فیوض برکات کو عام فرمائے۔

مفتی محمد عبدالعلیم القادری ☆

الاون اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون.

عرصہ دراز سے شریعت وطریقت کے دریاؤں سے خلق خدا کو فیض یاب فرمانے والے دین متین اور مسلک اہلسنّت و جماعت کا علم لہرانے والے، میری مراد بابا سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی پیر خراسان دامت برکاتھم العالیہ ہیں) کی حیاتِ طیبہ پر چند حروف لکھنے کے لیے حضرت علامہ خلیفہ مخلص السید احمد علی شاہ نقشبندی جو پیر خراساں حضرت السید علی ترمذی عرف (پیر بابا) رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں تو اس جانب پیر خراساں کے خلیفہ شجاع وخلیفہ اعظم وکتب کثیرہ کے مؤلف بھی ہیں۔ بنفس نفیس چند خدام کے ساتھ ہمارے آستانہ عالیہ قادریہ و دارالعلوم قادریہ سبحانیہ میں قدم رنجا فرما ہوئے اور بابا صاحب دامت برکاتھم العالیہ کی حیاتِ طیبہ پر لکھنے کا حکم فرمایا۔

☆ دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی نمبر ۵ کراچی نمبر ۲۵

درحقیقت یہ تو وہ نفوسِ قدسیہ ہیں۔

جن کی تشہیر خود خداوند قدوس نے اپنے ذمہ لیا ہے۔جبرائیل امین علیہ السلام زمینوں و آسمانوں میں ان نفوسِ قدسیہ کی محبت وتشہیر کی ندا بلند کرتا ہے۔

جی ہاں؟ یہ وہ نفوسِ قدسیہ ہیں۔

کہ جنھیں اللہ جل جلالہ نے زمین کے وارث بنایا ہے۔زمین ان کی ملک ہے۔

قیوم زماں بابا سیف الرحمٰن مجددی دامت برکاتھم العالیہ جو منصب تقویٰ، منصب محبت منصب تصرف پر باذن اللہ فائز ہیں۔

قیوم زماں کی ذاتِ بابرکات جس کے علمی وقار اور روحانی فیوض و برکات سے اہلسنّت مستیز و مستفیض ہوئے اور ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے...... اتباع سنت آپ کا اوڑھنا بچھونا ہے۔عبادت و ریاضت، تلاوت و تسبیح، تعلیم و تعلم، رشد و ہدایت، ایثار و کرم، تبلیغ و اشاعت اسلام، احیائے دین، انقلابِ ایمانی پیدا کرنا، مخلوقِ خدا کو خالق حقیقی سے ملانا...... آپ کا کام ہے۔

اللہ اللہ کرنے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

آپ نے سیف الٰہی سے مفسدات کا قلع قمع کر ڈالا۔آپ کی اصلاحی مساعی اور روحانی قوت سے ہزاروں گم کردۂ راہ صراطِ مستقیم پر گامزن ہوئے۔

میں نے حضرت پیر صاحب دامت برکاتھم العالیہ کی زیارت کی۔ایک مرتبہ کراچی میں پیر طریقت سید احمد علی شاہ صاحب کے آستانہ عالیہ میں...... اُس دور میں سید صاحب عالم شباب میں تھے...... بلکہ حضرت کا ظاہری و باطنی شباب شباب پر تھا...... شاہ صاحب نے دعوت دی کہ میرے مرشد کریم تشریف لائے ہیں...... میں حاضر ہوا...... دیدار ہوا قدم بوسی کی...... چہرہ مبارکہ پر جن انوار کی بارشیں تھیں۔وہ صاحبانِ حال جانتے پر قال کو دخل نہیں۔

پھر حضرت علامہ مولانا فضل اللہ نقشبندی شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ سیفیہ لنڈی شاہ متہ مردان، کے ساتھ حضرت صاحب کی باڑہ پشاور میں آستانہ عالیہ میں زیارت کی۔

حضرت قبلہ نے ڈھیروں دعاؤں سے نوازا...... حضرت قبلہ میرے خاندان کے بزرگوں، مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل القادری رحمتہ اللہ مفتی عبدالحنان القادری ﷫ سے بہت عقیدتو محبت رکھتے ہیں...... اور ہمارے جد امجد کے علمی و روحانی خدمات کا نہایت محبت و عقیدت سے تذکرہ فرماتے ہیں۔ دادا حضور ﷫ کی لکھی ہوئی کتب کا مطالعہ بھی فرماتے ہیں بلکہ ایک مرتبہ دادا جان کی مشہور کتاب "المقاصد السنیة فی تردید الخرافات الوھابیہ" چھپوا کر مسلمانوں میں مفت تقسیم فرمائی۔ اللہ تعالیٰ پیارے محبوب ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم و دائم رکھے۔ آمین

علامہ محمد اقبال اظہری ☆

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی مایہ ناز عظیم المرتبت روحانی شخصیت حضرت پیر اخوند زادہ محمد سیف الرحمٰن نقشبندی دامت برکاتھم العالیہ.

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے خاتم النبیین سید المرسلین رحمتہ اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اُمت میں صحابہ کرام اور اہلبیت عظام کے بعد اولیاءِ کرام اور صالحین کاملین کا سلسلہ جاری فرمایا ہے۔ جو تا قیامت دین اسلام کی سربلندی اور شریعت مصطفےٰ ﷺ کی حفاظت کے لیے جدوجہد فرماتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

(علامہ اقبال)

اس نازک، پُرفتن اور لادینیت کے دور میں اُن وفا پرور اور ایثار پیشہ نفوسِ قدسیہ، اہل محبت، اہل حق، اہل استقامت اور دیدہ ور اہلِ اخلاص میں قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، فخر الکاملین، فخر المشائخ، آفتابِ طریقت حضرت پیر محمد سیف الرحمٰن نقشبندی مدظلہ کا نام نامی اسم گرامی نمایاں نظر آتا ہے۔

☆ مہتمم مدرسہ محمدیہ اظہر العلوم شجاع آباد صدر جمعیت العلماء پاکستان پنجاب۔ 0300-7379116

قندیل نورانی حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی فاروقی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت حضرت امام احمد رضا بریلوی قادری علیہ الرحمۃ کی طرح حضرت قبلہ سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ بھی افغانستان سے ہجرت فرما کر سرزمین پاکستان میں تشریف لائے۔ حضرت پیر صاحب مجسم عشق و محبت، سوز و ساز کا پیکر، ذوق و مستی کا قلزم، وجدان و کیف کا مواج سمندر اور پیکر خاکی میں عشق کا نور ہیں۔ بے شمار لوگ آپ کے فیوضِ باطنی سے سیراب ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کے طفیل اپنے روحانی اور نورانی خزانوں کی جو خاص نوازشات آپ کو عطا فرمائی ہیں۔ وہ اُن سے جھولیاں بھر بھر کر مخلوقِ خدا کو دے رہے ہیں۔ آپ تقویٰ شعار مرشد ہیں۔ محض کشف و کرامات والے نہیں بلکہ صاحب کردار پیر ہیں۔ وضع قطع میں بردباری ہے۔ آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے والے شریعت و طریقت کے پروانے اور سنت مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پابند ہو جاتے ہیں۔ سیر تو صورت میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ اسوۂ رسول ﷺ کا عملی نمونہ نظر آتے ہیں۔ آپ نے اور آپ کے مریدین و متوسلین نے خصوصاً صوبہ سرحد میں لادینیت اور بدعقیدگی کے خلاف عملی جہاد فرمایا اور عوام الناس کے دلوں کو عشق رسول ﷺ سے منور فرمایا۔ مسلک حق اہلسنّت و جماعت کے فروغ کے لیے انتھک محنت فرمائی۔ آپ کے مریدین اعتقادِ صحیح اور عمل صالح کا پیکر بن جاتے ہیں۔ غرضیکہ حضرت صاحب قبلہ مدظلہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے اکابر علما اور صلحا میں شامل ہیں۔ آپ کے تمام خلفاء اسلام کے مبلغ اور شریعت مصطفےٰ ﷺ کے سچے خادم ہیں لیکن حضرت سے خاص طور پر فیض حاصل کرنے والے باعمل، باکردار، ملنسار اور پرہیزگار اور کامل شخصیت، رہبر شریعت حضرت قبلہ میاں محمد حنفی سیفی نقشبندی قادری مدظلہ کی ذات نے فقیر کو بیحد متاثر کیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل نبی پاک ﷺ تمام مسلمانوں کو نظام مصطفےٰ ﷺ کے نفاذ اور مقام مصطفےٰ ﷺ کے تحفظ کے لیے منظم اور متحد ہو کر جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یہی میری جماعت ''جمعیت علماء پاکستان'' کا نصب العین اور میرے قائد امام شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمۃ کا مشن ہے۔

حافظ محمد فاروق خان سعیدی☆

یہ ایک نا قابلِ تردید و انکار حقیقت ہے کہ رسولِ اکرم تاجدارِ دو عالم ﷺ اس دنیا میں معلم اخلاق بن کر تشریف لائے اور اعلان فرمایا۔ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُ تَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاق. ''مجھے تمھارے اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔'' آپ ﷺ نے صحابہ کرام کی اس طرح تربیت فرمائی کہ ایک ایک صحابی کو اخلاق حسنہ کا مثالی نمونہ بنا دیا۔ قرآن مجید میں حضور سرورِ کونین کی بعثت کا ایک مقصد تزکیہ قرار دیتے ہوئے فرمایا گیا۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ.

یعنی ''اللہ وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں ایک رسول مبعوث فرمایا جو ان کو آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ فرماتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔''

اسی تزکیہ نفس اور اصلاحِ قلب کا نام ''تصوف'' ہے۔ اسلام میں بار بار قلب کی صفائی، پاکیزگی اور تزکیۂ نفس پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ سلسلۂ نقشبندیہ جو کہ حضرت خواجۂ خواجگان محمد بہاؤ الدین نقشبند کی طرف منسوب ہے کو عرب و عجم میں شہرتِ دوام اور قبولِ عام کا درجہ حاصل ہوا۔ برصغیر کے علاوہ افغانستان میں اس سلسلہ نے بہت مقبولیت حاصل کی۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد نے افغانستان میں دین حق کی لازوال خدمات انجام دیں۔ افغانستان سے پاکستان کی سرزمین پر تشریف لانے والے عظیم روحانی پیشوا پیر سیف الرحمٰن ماتریدی حنفی سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے روح رواں حضرت مجدد الف ثانی کی معنوی اولاد ہیں۔ پاکستان میں سلسلۂ سیفیہ نقشبندیہ آپ ہی کے نام نامی سے منسوب ہے۔ آپ نے ہزارروں گم گشتگان کو بادیۂ ضلالت سے نکال کر جادۂ مستقیم پر گامزن کر دیا۔ آپ کی زندگی سنت رسول ﷺ کی چلتی پھرتی تصویر ہے۔ ہزاروں لوگ آپ کی صحبت میں آ کر گناہوں سے تائب ہوئے۔ راقم کو جماعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام ملتان میں انٹرنیشنل سنی کانفرنس پر آپ کی زیارت اور دست بوسی کا شرف

☆ امیر، جماعت اہلسنّت پاکستان ضلع ملتان: خطیب جامعہ اسلامیہ انوار العلوم نیو ملتان

حاصل ہوا۔ آپ کا سراپا اتباعِ سنت کا مظہر اور پُر وقار چہرہ جلال و جمال کا حسین نمونہ ہے۔ حضرت کی شخصیت میں مقناطیسی کشش ہے جو ایک بار دیکھتا ہے گرویدہ ہو جاتا ہے۔ آپ نرم دم گفتگو اور گرم دمِ جستجو ہیں۔ ''قلندرانہ ادائیں، سکندرانہ جلال'' کے مصداق ہیں۔ حضرت کے خلفاء میں حضرت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ کا اسم گرامی سرفہرست ہے۔ آپ بھی خلق و مروت کی تصویرِ کامل اور علماء پر بے پناہ شفقت و عنایت فرمانے والی ہستی ہیں۔ جماعت اہلسنّت سے آپ کا پُر جوش، مخلصانہ تعاون و سرپرستی ہر اعتبار سے لائق تحسین و آفریں ہے۔ حضرت میاں محمد حنفی سیفی کے خلفاء میں بالخصوص سرزمین ملتان پر ڈاکٹر محمد عمران سیفی اور سردار محمد انور ڈوگر اپنے شیخ کی تعلیم و تربیت کا حسین نمونہ ہیں۔ سلسلۂ سیفیہ روز بروز ارتقاء پذیر ہے۔ یہ سب حضرت اخندزادہ صاحب کی روحانیت کا فیض ہے ۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیے ہیں اندازِ خسروانہ

عالمہ فاضلہ قاریہ ڈاکٹر تنویر زینب☆

سیدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی وخراسانی وہ عظیم شخصیت ہیں جو ایک باکمال صوفی ہونے کے ساتھ ساتھ علوم وفنون میں یکتائے روزگار ہے آپ کو بے شمار علوم پر دسترس حاصل ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ موجودہ دور میں آپ جیسا جامع معقول ومنقول صوفی تلاش کرنا بہت مشکل ہے علم تصوف اور تربیت السالکین میں ایسی فکر کے موجد ہیں کہ علما آپ کی حلقہ ارادت میں تیزی سے داخل ہو رہے ہیں بارہا دیکھنے میں آیا ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو یگانہ فن سمجھتے تھے جب قبلہ مبارک صاحب سے گفتگو ہوئی تو اپنے دعویٰ کمال کو فراموش کر گئے اور نسبت شاگردی میں اپنا فخر محسوس کرنے لگے اور حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔

مولانا صاحب حق غزنی علوم وفنون میں یگانہ روزگار تھے۔ تدریس کے لیے انھیں جامعہ سیفیہ میں فرائض سونپے گئے انھوں نے اس شرط پر تدریس قبول کی کہ قبلہ

☆ پرنسپل جامعہ جیلانیہ للبنات

مبارک صاحب کے مریدوں اور عقیدت مندوں میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ انھیں بیعت کا کہا جائے گا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ موجودہ طبقہ صوفیہ علم سے خالی ہوتا ہے چنانچہ ان کی شرط قبول کر لی گئی اور انھوں نے تدریس کا آغاز کر دیا جب مبارک صاحب کے ساتھ چند علمی نشستیں ہوئیں تو آپ کے علم و فضل میں مرید ہونا چاہتا ہوں حضرت مبارک صاحب نے ارشاد فرمایا اپنی شرط کو خود ہی توڑ رہے ہو۔ عرض کرنے لگے کہ مجھے اپنے علم پر مان تھا اور میں صوفیہ کے کم علم ہونے کا قائل تھا مگر آپ کو دیکھ کر آپ جہاں علم تصوف کے شہسوار ہیں وہاں علوم ظاہریہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اب میں آپ کے سامنے زانوے تلمذ طے کرنا چاہتا ہوں تا کہ آپ کے علوم و معارف سے فیض حاصل کرسکوں۔

سرکار اخندزادہ مبارک عالم اسلام کی عظیم اور منفرد شخصیت ہیں آپ کی عظمت، بلندی، جامعیت، ہمہ گیری، عالمی اور آفاقی ہے جسے اپنے بیگانے دوست، دشمن سب تسلیم کرتے ہیں آپ کی تربیت کا آغاز اپنے وقت کے مرد کامل حضرت شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور اس تربیت کی تکمیل اپنے وقت کے فرد لافراد مولانا ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی قبلہ مبارک صاحب سفر و حضر میں ان کے ساتھ رہے ان کے فیض صحبت سے بہرہ ور ہوئے انہی کے مکتب رشد و ہدایت میں منازل سلوک طے کیں اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی کی راہ متعین کی نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کمالات کی ان بلندیوں تک پہنچے کہ ماہ و پروین کی بلندیاں ان کی گزرگاہ بن کر رہ گئیں۔

اس بات پر کوئی دوسری رائے نہیں کہ بندے پر صحبت کا بڑا گہرا اثر ہوتا ہے اور کسی کی ہم نشینی کے نقوش انسانی زندگی پر بڑا گہرا اثر ڈالتے ہیں اچھی یا بری فضا انسانی ذہن کو بدل کے رکھ دیتی ہے یہی حال معاشرے کا ہوتا ہے کہ انسان کا معاشرہ اپنے رسم و رواج اور نظریات کو بدلتا رہتا ہے اور وہ ترقی یافتہ (جسے وہ ترقی یافتہ سمجھتا ہے) معاشرے کی پیروی میں اپنی بلندی سمجھتا ہے لیکن ایسے میں وہ بلند پایہ لوگ بھی موجود ہوتے ہیں جو غلط نظریات اور نام نہاد ترقی یافتہ خیالات کو اپنی جوتی کی نوک پر سمجھتے ہیں نہ تو وہ ان نظریات سے متاثر ہوتے ہیں اور نہ کسی احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں بلکہ ان کا اندازِ فکر

جدا طرزِ عمل علیحدہ اور راہِ روش لوگوں سے کلیۃ مختلف ہوتی ہے حضرت اخندزادہ مبارک کا شمار انہی افراد سے ہوتا ہے آج کا پُرفتن معاشرہ مغرب کی تقلید کرنا قابل فخر سمجھتا ہے اور اسلامی تہذیب کو پس پشت ڈالتا جا رہا ہے اسلامی تعلیمات سے روگردانی رواج بن چکا ہے ایسے میں سیدنا اخندزادہ مبارک حضور سرور دو عالم ﷺ کی تعلیمات کو زندہ کرنے اور اسلامی معاشرے کی تشکیل نو کے لیے اہم کردار ادا کر رہے ہیں زمانہ اس بات کا گواہ کہ آپ کا ادنیٰ سے ادنیٰ مرید بھی سنت کے مطابق لباس، طرز معاشرت لین دین کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے جبکہ ہمارا معاشرہ مغرب کی تقلید میں بہت دور جا چکا ہے آپ کا فرمان ہے کہ کسی بھی چیز کو اپنانے سے پہلے سوچ لو۔ شریعت کے مطابق پرکھ لو اور جب اس نتیجے پر پہنچ جاؤ گے یہ حق ہے تو پھر اس کو ایسے اپناؤ کہ اگر سر بھی تن سے جدا ہو جائے تو ہو جائے مگر قدم استقلال لرزیدہ نہ ہو۔

افغانستان میں روسی تسلط شروع ہوا اور بڑے بڑے لوگ روس کی طرف مائل ہو گئے اور منکرین خدا کے ساتھ دوستیاں کرنے لگے تو اہل حق کے لیے بڑی مشکلات کھڑی ہو گئیں بڑے بڑے ثابت قدم لوگ لڑکھڑانے لگے اس وقت آپ کی ذات منکرین خدا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اُٹھ کھڑی ہوئی اور جہاد میں بھرپور حصہ لیا دشت ارچی کی پُرآشوب زندگی کون اختیار کر سکتا ۔ہے جہاں پہاڑوں کے غار، رہائش گاہ، فاقہ کشی، مجبوری اور گھاس پھوس اور درختوں کے پتے کھانا عادت بن جائے۔ اس دور پُرآشوب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات استقامت کا پہاڑ بن کر کھڑی ہو گئی اور منکرین کو شکست فاش دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ مگر جب سازشی مسلمانوں کی صفوں میں داخل ہو گئے اور لوگ اپنے ضمیر کو بیچنے لگے اور افغانستان میں خانہ جنگی شروع ہوئی تو آپ ان سے گریزاں ہو گئے پیر سباق تشریف لائے وہاں سے نوشہرہ ہجرت فرمائی اور آخر میں خیبر ایجنسی باڑہ میں مقیم ہو گئے یہاں سلسلہ سیفیہ کو وہ عروج عطا ہوتا ہے کہ جو دوسرے سلاسل میں دیکھنے کو نہیں آیا کئی سال پُرسکون طریقے سے گزرے قبائلیوں کی نسلوں سے چلنے والی دشمنی کو آپ نے دوستی میں تبدیل فرما دیا منشیات فروش پارسا بن گئے آپ کی نگاہ کیمیا نے بے دین اور گمراہوں کو

بدل کر مرد کامل بنا دیا اور پشاور کی فضا سیدی یارسول اللہ کے نعروں سے گونجنے لگی یہاں تک کے ایک منکر شیطان کے بہکاوے میں آیا اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا اور عرس و میلاد کو شرک و بدعت کہا اور یا محمد لکھی ہوئی مسجد کو گرا دیا آپ مبارک رحمۃ اللہ علیہ اس کے سامنے آہنی دیوار بن کر کھڑے ہو گئے اور ہر طرح سے ڈٹ کر اس کا مقابلہ کیا یہ بات ملکی سطح تک پہنچ گئی حکومت پاکستان نے اپنے نمائندے کو بھیجا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کہا کہ ایسے لوگوں کا مقابلہ حکومت خود کرے گی یہ ہمارا کام ہے آپ ایسا نہ کریں اور یہاں سے کسی محفوظ جگہ پر تشریف لے جائیں ان شرپسندوں کو خود دیکھ لیں گے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ فقیر سیاست نہیں کرتے اور نہ ہی میں سیاست کرنا چاہتا ہوں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اور اہل بیعت کے منکرین کے خلاف میں زندگی کی آخری بازی تک لگاؤں گا لیکن حکومت کے پرُزور اصرار پر آپ لاہور تشریف لے آئے دنیا دیکھ رہی ہے کہ اللہ کے ولی کی برکتیں اس علاقے سے جونہی لاہور میں منتقل ہوئیں وہی تیس سالہ پرانی خانہ جنگی پھر شروع ہوئی باڑہ کا علاقہ میدان جنگ بن گیا آج بھی باڑہ کی سرزمین اپنے اس باسی کے ہجرت کرنے پر خون کے آنسو رو رہی ہے اور اس کے امن برباد کرنے والوں کا ماتم کر رہی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دروغا والا کے لکھوڈیر میں قیام فرمایا لکھوڈیر کو فقیر آباد کے نام میں تبدیل فرمایا آج بھی فقیر بے راہِ روی خدا مست بے راہِ روی کا شکار دنیا کو راہِ ہدایت دکھانے پر بستہ ہے سیاست اور حکومت میں دلچسپی لیے بغیر خلق خدا کو اپنے مولا کی معرفت سے شاد کام کر رہی ہے اللہ تعالیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو صحت اور تندرستی عطا فرمائے اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ محمد فضل الرحمٰن اوکاڑوی ☆

پیر طریقت رہبر شریعت شمس المشائخ حضرت علامہ پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ ایک بلند پایہ شیخ کامل اور ولی کامل ہیں ان کی ذات کا الفاظ میں مکمل احاطہ کرنا تو ممکن نہیں ہے بس اتنا کہہ سکتا ہوں کہ آپ موجودہ دور

☆ مہتمم: جامعہ اشرف المدارس اوکاڑہ پرنسپل جامعہ حنفیہ دارالعلوم اشرف المدارس اوکاڑہ۔ 4262579-(0300)

میں ایک بہت بڑی شخصیت ہیں نہ صرف پیر طریقت ہیں بلکہ ایک بہت بڑے عالم دین ہیں اور آپکی تعلیمات میں مسلک حق اہلسنّت و جماعت کے عقائد پر پختگی نظر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ اور آپ کے مریدین سچے عاشق رسول ﷺ نظر آتے ہیں۔ بے ادبوں اور گستاخوں سے قطع تعلق رکھتے ہیں اور اپنوں سے انتہائی پیار و محبت سے پیش آتے ہیں۔
میرے نزدیک ان کی ایک زندہ کرامت یہ ہے کہ ایک دفعہ میں (راقم)، پیر محمد افضل قادری، الحاج امجد علی چشتی اور صاحبزادہ غلام صدیق نقشبندی کے ہمراہ ان سے ملنے کے لیے گئے وہ انتہائی بخت سے ملے اور ہماری خوب خدمت کی جب واپس آنے لگے تو تو حضرت پیر صاحب نے تین جبے منگوائے اور میرے ساتھیوں کو ایک ایک جبہ عنایت فرمایا میرے دل میں ملول ہوا اور میں نے سوچا کہ نہ جانے مجھے کیوں محروم رکھا گیا ہے کہ اچانک حضرت نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب آپ کیوں مغموم ہوتے ہیں آپ کو دراصل میں اپنا ذاتی جبہ دینا چاہتا ہوں یہ کہا اور اپنا جبہ اتار کر مجھے پہنا دیا میں بہت خوش ہو گیا۔
والد گرامی قبلہ شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی قادری رحمتہ سے بھی آپ گہری محبت و عقیدت رکھتے ہیں اور والد گرامی مرحوم بھی ان کا بے حد ادب و احترام کرتے تھے آپ بھی والد گرامی مرحوم کے سالانہ عرس مبارک میں آپ کے صاحبزادے اور خلفاء، کثیر مریدین کے ہمراہ ہر سال شرکت فرماتے ہیں۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کا سایہ تادیر مسلمانوں پر قائم رہے اور زیادہ سے زیادہ لوگ آپ سے مستفید ہوتے رہیں۔

علامہ صاحبزادہ محمد مظہر فرید شاہ ہاشمی ☆

خدا رسیدہ ہونے کے لیے دو تحریکات درکار ہوتی ہیں۔ ۱۔ تحریک ظاہری ۲۔ تحریک باطنی تحریک ظاہری کی اصلاح علم فقہ سے ہوتی ہے اور تحریک باطنی کی اصلاح علم تصوف سے ہوتی ہے۔ کسی ایک علم سے بھی بے نیاز ہو کر کامل استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جس طرح پانی مطلوب ہو تو دو گیسوں (آکسیجن اور ہائیڈروجن) کی مخصوص مقدار ضروری ہے ورنہ ایک کی موجودگی سے پانی دستیاب نہ ہو سکے گا اسی طرح جب انسان کی کامل اصلاح مقصود ہو تو دو علوم (علم الفقہ اور علم التصوف) کو اختیار کرنا ضروری ہے۔
پاکستان میں مختلف خانقاہوں اور متعدد درسگاہوں سے نفوس انسانیہ کی اصلاح کا کام جاری ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے یہ سلسلہ یونہی جاری و ساری رہے گا۔

☆ نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال

صوفی باصفا ولی کامل پیر طریقت رہبر شریعت علم و عمل کے حسین پیکر حضرت علامہ مولانا الشیخ اخونزادہ سیف الرحمٰن المعروف مبارک سرکار مدظلہ آستانہ عالیہ فقیر آباد شریف لاہور کی تحریک تزکیہ نفوس نہایت ہی منظم اور تصوف کی دنیا میں خوبصورت اضافہ ہے۔ شیخ طریقت کی پیرانہ سالی مستزاد یہ کہ جُہد تسلسل اور سالکین کی باقاعدہ تربیت کے باعث آپ آستانہ عالیہ سے باہر کے دوروں کو زیادہ جاری نہ رکھ سکے ہیں یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ آپ کے اسم گرامی سے تو متعارف ہیں مگر زیارت سے مشرف نہیں ہو سکے۔ ایسے لوگ آپ کی نظر التفات سے میدان عمل میں اترنے والے روشن ستاروں کی زندگیوں سے آپ کی ولولہ انگیز قیادت وسیادت کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں۔

حضرت شیخ کامل کی تصفیہ قلوب اور تزکیہ نفوس کی اس مقدس تحریک کو مدارس عربیہ کے قیام اور علوم وفنون اسلامیہ کی ترویج سے مزید فروغ دستیاب ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی بارگاہ میں بہ صد عجز و نیاز دعا ہے کہ یہ تحریک شیخ طریقت کی ولولہ انگیز قیادت میں علوم ظاہری و باطنی کا حسین امتزاج پیش کرے۔ آمین

علامہ صاحبزادہ حفیظ اللہ شاہ مہروی☆

امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ اور ان کی امانتوں کے امین اور ان کے مشن و افکار کے سچے علمبردار سرخیل نقشبندیت و ارث مسند مجددیت مخدوم الاولیا سلطان سالکین حضرت قبلہ پیر اخندزاد سیف الرحمٰن صاحب خراسانی مدظلہ العالی سے راقم الحروف کی پہلی ملاقات اور شرف زیارت مرکز انوار وتجلیات ربانی حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مقدس پر دوران خطاب ہوئی حضرت میری تقریر کے دوران اس نشست میں بطور مہمان خصوصی تشریف لائے تو مریدین عقیدت مندوں اور شرکاء عرس نے اور اسٹیج پر موجود اکابرین علماء اہلسنّت وعمائدین ملک وملت بشمول مشائخ طریقت نے جس انداز سے آپ کو خوش آمدید کہا اور شرکاء محفل نے جس طرح افکار استقبال کیا وہ اپنی مثال آپ تھا فضاء نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت اور ذکر اللہ سے گونج اٹھی آپ کے سر مبارک پر منفرد قسم اور نوعیت کی دستار نورانی چہرہ اور چمکیلے جبہ شریف نے پوری

محفل کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کر لیا اور یوں محسوس ہونے لگا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں اس کے چند دن بعد سید ظفر علی شاہ صاحب ممبر قومی اسمبلی مرحوم کی دعوت پر میلاد کانفرنس سے خطاب کرنے پشاور جانا ہوا تو اگلے روز آپ کے آستانہ عالیہ پر صوفی محمد اقبال صاحب کے ہمراہ محض زیارت کی نیت سے حاضر ہوا تو حضرت نے کمال محبت و شفقت کا اظہار فرمایا اور جو خوبیاں اور وصف مقبولان بارگاہ خداوندی میں ہونا چاہیے آپ کو ان اوصاف سے متصف پایا اور پھر ملتان میں انٹرنیشنل سنی کانفرنس میں جب آپ مریدین اور خلفاء کے جھرمٹ میں اسٹیج پر تشریف لائے تو پورا اسٹیڈیم آپ کی طرف متوجہ ہو گیا اور آپ کرسی پر رونق افروز ہوئے تو ایک عجیب سماں بندھ گیا اہلسنّت کے اکثر پیران عظام میں مذہبی غیرت بہت کم دیکھنے میں آتی ہے وہ محض اپنی پیری مریدی کو فروغ دینے میں مصروف عمل نظر آتے ہیں اور علماء سے خود اور اپنے حلقہ ارادت کو دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں الحمد للہ حضرت موصوف جہاں روحانیت کے علمبردار اور شریعت مطہرہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا سمجھتے ہیں وہاں مسلک حق اہلسنّت و جماعت کے بول بالا اور پرچار کے ساتھ ناموس رسالت کے لیے مر مٹنے کا جذبہ رکھتے ہیں اور دشمنان دربار رسالت کی سرکوبی کے لیے خلفاء و مریدین سمیت ہر وقت سر پر کفن باندھے رکھتے ہیں اور اپنی عزت و عظمت جاہ و جلال کو رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس پر قربان کرنا سعادت مندی گردانتے ہیں گویا کہ جو کام انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سونپے گئے اور پھر وہ اولیاء کرام کو منتقل ہوئے آپ صدق دل اور اخلاص کے ساتھ انجام دے رہے ہیں اوامر کی پاسداری اور نواہی سے باز رہنے کی بھرپور اور مؤثر طریقہ سے تلقین فرما رہے ہیں آپ کے مریدین کے سر پر دستار اور سنت رسول سے سجا ہوا چہرہ تبلیغ اسلام کی روشن دلیل ہے، اگرچہ اس سے چند سال قبل ۱۰ محرم الحرام کے موقع پر کندیاں شہر میں ذکر حسین کی محفل میں کرسی صدارت پر موجود آپ کے محبوب ترین خلیفہ جو آپ کی طرح مذہب اور دین کا درد رکھنے والے اور علم و علماء کے دلدادہ زینت بزم عاشقاں رونق محفل سالکاں حضرت میاں محمد سیفی حنفی مدظلہ سے ملاقات ہوئی اور میری تقریر

جو ذکر حنین کے حوالہ سے تھی کے دوران جس طرح حب اہلبیت میں ڈوب کر آنکھوں سے آنسو بہا رہے تھے اس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ ان کے سر پر کسی قلندر وقت کا سایہ اور دل پر کسی عظیم روحانی شخصیت کا قبضہ ہے۔

معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ وہ ہستی حضرت سیف الرحمٰن صاحب اخندزادہ کی ہے جو ایک اللہ کی ضرب سے دلوں کی کیفیت کو بدل دیتے ہیں اور روحانی انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔ یہی صورت تین سال قبل کراچی گلشن حدید کی جامع مسجد میں مفتی رفیق صاحب کے جلسہ میں خطاب کیا گیا تو صوفی محمد سہیل وکیل سے ملاقات ہوئی اور انھوں نے اگلے روز مجھے اپنے آستانے پر ماہانہ محفل ذکر اللہ میں خطاب کی دعوت دی اور یہ منظر میرے لیے نیا تھا کہ میری تقریر کے دوران جس مرید پر نظر کرتے اس کا دل خود بخود وجد آفرین ہو جاتا خیال آیا کہ یہ جس ہستی کے مرید اور فیض یافتہ ہیں ان کا مقام کیا ہوگا اور پھر گزشتہ سال حضرت میاں محمد سیفی حنفی کو حضور داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کے عرس مبارک کی دو نشستوں میں علماء کرام سے محبت و الفت کر کے دیکھا وہ اپنی مثال آپ تھا ان کی عجز و انکساری ملنساری شریعت کی پاسداریاں کے فقر اور ولایت کی مظہر تھی ان کی زندگی کا مرکز محور اور مطمع نظر ناموس رسالت کا تحفظ اور روحانی انقلاب اور معاشرہ کو بے حیائی عریانی فحاشی اور بدعقیدگی کی لعنت سے اور طوفان سے پاک کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ انھوں نے گزشتہ سالوں میں مرشد کے حکم پر صرف ملتان میں نہیں پہنچا بلکہ پاکستان بھر میں مرتدین دربار رسالت اور گستاخان بارگاہ ولایت کے خلاف علم جہاد بلند کرتے ہوئے ہنگامی طور پر یارسول اللہ کانفرنسوں کا انعقاد کیا اور حکومتی ایوانوں کو ہلایا اور بتایا کہ یہ ملک رسول اللہ کے غلاموں کا ہے مسلک حق اہلسنّت جماعت کے جید علماء خطباء اور اکابرین وعمائدین ملک کے پاس خود اور اپنے خلفاء کے وفود بھیج کر احساس ذمہ داری دلائی۔ میرے انتہائی محترم دوست صوفی سردار محمد انور ڈوگر سیفی اور ڈاکٹر محمد عمران سیفی کو ملتان کے علماء و مشائخ سے ملاقات کے لیے تجویز کیا ان لوگوں نے جس لگن، درد اور جذبہ کے ساتھ ملتان یارسول اللہ کانفرنس کے لیے

جو طوفانی دورے کیے اور جس خلوص کا مظاہرہ کیا وہ یقیناً قبلہ میاں صاحب کی تربیت کا اثر ہے قبلہ سردار صوفی محمد انور ڈوگر جو ایک اہم دنیاوی معروف ترین عہدہ رکھتے ہیں کے باوجود دن رات ذکر رسول کی محافل میں حاضری کو روحانی غذا سمجھتے ہیں ان کے گھر گذشتہ برس ایک نجی محفل میں میاں صاحب قبلہ کی روحانی میٹھی باتوں کی لذت آج تک محسوس کر رہا ہوں مگر یہ سب کچھ شیخ کامل کی نگاہوں کا مرہونِ منت ہے۔ یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان چند سطور کو میرے لیے اور قارئین کے لیے نجات کا ذریعہ اور بخشش کا سبب بنائے آمین۔

قاری محمد اعظم نورانی ☆

سلسلہ عالیہ سیفیہ کے موسس اعلیٰ شیخ طریقت حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب ارچی خراسانی نقشبندی مجددی کی علمی روحانی شخصیت سے میں ذاتی طور پر بہت متاثر ہوں۔ آج کل شیوخان طریقت میں وہ صفات کم ہی نظر آتی ہیں جو حضرت موصوف میں پائی جاتی ہیں۔ حضرت کی تربیت کی وجہ سے لاکھوں حاملین اسلام نے اپنا آپ نظام مصطفیٰ ﷺ کے سانچے میں ڈھالا ہے۔ مجھے متعدد بار آپ کے خلفاء کی مجالس میں قرآن پڑھنے کا شرف حاصل ہے جس طرح قرآن سے یہ لوگ محبت فرماتے ہیں یقین جانیے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ قرآن کو باتجوید پڑھنے پڑھانے کا رواج بھی اسی سلسلہ میں زور شور سے دیکھا گیا ہے۔ ولایت کی ابتدائی کڑی قرآن کی تلاوت یا تجوید ہے جن کا ان کے ہاں خوب اہتمام ہے۔

حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالیٰ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ انھوں نے افغانستان سے پاکستان منتقل ہو کر دین و مسلک حقہ کا جو کام صوبہ سرحد، اس کے ملحقہ علاقے اور پھر پورے پاکستان میں جس جانفشانی، لگن اور جدوجہد کے ساتھ کیا ہے وہ بذات خود ایک ضخیم مقالہ کا متقاضی ہے۔ افغانستان اور صوبہ سرحد کی حدود میں توپ و تفنگ بم و بارود کے دھوؤں اور دہشت گردوں کی خونریزی اور ظالمانہ طرز عمل کی مسموم فضاؤں میں

☆ استاذ القراء قاری المقری، اسلام آباد۔ 0300-5128861

جس طرح عشق رسول ﷺ کا سبق جوانمردی اور استقلال سے دیا ہے وہ اللہ جل شانہٗ اور اس کے رسول مکرم ﷺ پر ان کے غیر متزلزل ایمان کا بین ثبوت ہے۔ آج الحمدللہ ان مریدین باصفا، خلفاء و تلامذہ ملک پاکستان کے کونے کونے میں ان کا یہ پیغام بطریق احسن پہنچا رہے ہیں، دارالعلوم قائم ہو رہے ہیں اور خانقاہی نظام اسلاف کرام کے نمونہ پر ترقی پذیر ہو رہا ہے، حزب اللہ کی فوج تیار ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ پیر اخوند زادہ صاحب دامت برکاتہم عالیہ کی عمر اور علم و فضل میں برکت عطا فرمائے تاکہ مسلک اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ کو ان سے مزید تقویت پہنچے۔

راقم آخر میں محبی و محترمی ملک محبوب الرسول قادری زید عنایۃ کو حضرت پیر صاحب قبلہ کی حیات اور کارناموں پر ''انوار رضا'' کی خصوصی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

حضرت علامہ قاری محمد غلام رسول☆

حضرت اخوند زادہ مبارک پیر سیف الرحمٰن صاحب پیر ارچی و خراسانی ان مقدس ہستیوں میں سے ہیں جن کا وجود مسعود امت کے لیے رحمت اور غنیمت ہے۔ علمی میدان ہو یا روحانی، عقائد کا میدان ہو یا اعمال کا، فقہی مسائل ہوں الغرض جس فضیلت والے میدان میں دیکھیں آپ شاہسوار نظر آتے ہیں۔ اتباع سنت کی تکمیل میں آپ کی ساری زندگی بیت گئی آپ کی علمی تحقیق اتنی مستحکم ہے کہ مخالف کو سکوت کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ بہت سے مسائل میں آپ کو میں نے خود دیکھا کہ کتابوں کے انبار لگا دیتے ہیں آپ کی فقاہت بھی کرامت سے کم نہیں اس سلسلہ میں خداداد حافظہ باکمال کے مالک ہیں۔ عقائد اہل سنت کی ترویج و اشاعت میں آپ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی فرقِ باطلہ کے لیے آپ کی ذات شمشیر بے نیام ہے عقائد کے سلسلہ میں ہم نے دیکھا کہ کوئی لچک نہیں۔ صلح کلیوں کے لیے آپ حق کی ننگی تلوار ہیں جس طرح عقائد اہلسنّت کی آپ نے حفاظت فرمائی آپ کے دور میں شاید ہی کسی نے کی ہو رفاہ عامہ کے کاموں میں بھی آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں غریبوں کے لیے سائلین کے لیے آپ حاتم وقت ہیں میں نے آپ کی شخصیت کا جائزہ انتہائی قریب سے لیا ہے میں سنی سنائی باتوں پر کفایت نہیں

☆ فیصل آباد

کرتا۔ میرا آپ سے تعلق نیا نہیں جہاد افغانستان کے دور میں جب آپ علاقہ کھجوری منڈی کس میں تشریف لائے اس وقت سے آپ سے تعلق ونسبت ہے شب زندہ دار دن کو اللہ کی مخلوق کے لیے رشد و ہدایت ذکر و فکر کی محافل، مخلوق کی خدمت میں مصروف رات کو عبادت شب بیداری حتی الامکان ساری زندگی اسی کاوش میں آپ نے گزار دی ہے۔ طریقت شریعت حقیقت معرفت میں کامل مکمل اکمل ہیں صرف یہی چیز ہی آپ کے فضائل و کمالات میں کافی ہے کہ آپ کا کوئی مرید کوئی خلیفہ بے عمل نہیں۔ ننگے سر نہیں بے نماز نہیں بلکہ نفلی قیام وصیام سے فارغ نہیں۔ جسے دیکھیے متبع سنت ہی نظر آئے گا جس کی صحبت میں اتنا اثر ہے ان کے باقی کمالات کا کیا عالم ہوگا۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو صحت و شفاء کاملہ عاجلہ سے نوازے تا دیر آپ کا سایہ سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین

علامہ صاحبزادہ میاں محمد آصف محمدی سیفی☆

شیخ المشائخ حضرت پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی وخراسانی مبارک مدظلہ العالی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم روحانی پیشوا ہیں کہ آپ کا شمار سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم بزرگوں میں ہوتا ہے۔ لاکھوں مریدین اور ہزاروں خلفاء کرام آپ کی ذات گرامی کے ساتھ وابستہ ہیں آپ نے تمام مریدین اور خلفاء کرام کی تربیت، شریعت مطہرہ کیمطابق فرمائی ہے۔ آپ شریعت کی پابندی خود بھی کرتے ہیں اور اپنے مریدین سالکین بھی اس پابندی کا سختی سے حکم فرماتے ہیں۔

آپ نے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کی مکمل تجدید کی ہے۔ جب بھی پیارے آقا ﷺ کی شریعت مطہرہ سے روگردانی ہوئی تو اللہ پاک نے پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی تجدید کے لیے اپنے ولیوں کو بھیجا اور موجودہ دور میں اللہ پاک نے حضرت پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی وخراسانی مبارک جیسی شخصیت کو بھیجا جن کی نگاہ فیض سے لوگوں کو دلی سکون و اطمینان نصیب ہوا اور وہ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کے مطابق زندگیاں بسر کرنے لگے۔

☆ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف۔ 0321-8484887

آپ نے اپنی اولاد کی تربیت قرآن وسنت کے مطابق کی ہے آپ کی اولاد میں سے اکثر صاحبزادگان مستند عالم دین ہیں اور وہ درس وتدریس کا کام سرانجام دے رہے ہیں اور ماشاء اللہ سنت کے پابند ہیں۔ آپ کے اندر عشق مصطفیٰ ﷺ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے آپ نے زندگی کا اکثر حصہ ایسے علاقوں میں گزارا ہے جہاں متعدد فتنے ہیں آپ نے تقریباً 32 سال خیبرایجنسی باڑہ پشاور میں گزارے اور عشق رسول ﷺ کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہونے دیا جب بھی کسی گستاخ رسول نے پیارے آقا ﷺ کی شان میں گستاخی کی اور آپ کو پتہ چلا تو آپ نے فوراً اس کا سختی سے نوٹس لیا اس کے خلاف کاروائی کی اور اس پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا آپ گستاخان رسول ﷺ اور بدمذاہب کے ساتھ مصافحہ تک کی گنجائش نہیں رکھتے بلکہ اُن کے ساتھ جو تعلق رکھے اس سے بھی سخت نفرت کرتے ہیں۔

آپ سادات کا بہت احترام کرتے ہیں جب بھی کوئی سید آپ کی زیارت کے لیے آپ کی بارگاہ میں آتا ہے تو آپ اُسے اپنے پاس بٹھاتے ہیں اور اُس کی بڑھ چڑھ کر مالی خدمت نذر کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ اس کی روحانی تربیت بھی فرماتے ہیں۔

آپ ہر عمل میں تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ علالت طبع کے باوجود آپ نے کبھی بھی کوئی نماز گھر میں ادا نہیں کی بلکہ آپ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ آپ کے دل میں مسلک حق اہلسنّت و جماعت کا بہت درد ہے جب کبھی بھی اہلسنّت و جماعت کی کوئی کانفرنس یا جلسہ جلوس ہوتا ہے تو بعض اوقات آپ خود بھی اور اپنی اولاد اور مریدین سالکین کو حکماً شرکت کرنے کی تاکید فرماتے ہیں۔

آپ علماء کرام کا بے حد احترام کرتے ہیں اور اُن کی مالی خدمت کرتے ہیں کیونکہ یہ بزرگوں کا شیوہ رہا ہے کہ وہ عالم دین کی بڑھ چڑھ کے خدمت کرتے تھے۔ قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

فَاذْكُرُونِىْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِىْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ.

پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔

آپ کا روحانی فیض نہ صرف پاکستان بلکہ دوسرے ممالک (Out of country) میں بھی تیزی سے عام ہو رہا ہے اور آپ کے مریدین متوسلین غیر مسلم ممالک

میں بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کو عام کر رہے ہیں قرآن و سنت کا درس دے رہے ہیں اور غیر مسلموں کو حلقۂ اسلام میں داخل کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ایسی کامل و مکمل و اکمل ہستی کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم فرمائے ایسی ہشت پہلو شخصیت کی استقامت کے طفیل ہمیں بھی دین پر استقامت کی نعمت عطا کرے اور ہماری عمریں بھی ان بزرگوں کو لگا دے۔ آمین ثم آمین.

بجاہِ سید المرسلین ﷺ.

حضرت علامہ مولانا غفران محمود سیالوی ☆

یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم. (النساء آیت 59)

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور اطاعت کرو صاحبان امر کی مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ کسی نے کہا اولی الامر سے مراد حاکم وقت ہے۔ (ابن وہب ابن جریر وغیرہ) کسی نے کہا اولی الامر سے مراد اصحابِ فقہ ہیں۔ (ابن عباس مجاہد، عطا بن سالک وغیرہ) کسی نے کہا اولی الامر سے مراد صوفیا ہیں۔ (اہل تصوف)

علماء محققین نے تینوں اقوال کو یوں تطبیق دی کہ اللہ نے اپنے ساتھ اطیعوا کا لفظ لگایا اور رسول ﷺ کے ساتھ بھی اطیعوا کا لفظ لگایا لیکن اولی الامر کے ساتھ اطیعوا کا لفظ نہیں لگایا جبکہ اولی الامر کی اطاعت بھی واجب ہے۔ چنانچہ علماء فرماتے ہیں۔

اولی الامر کا عطف الرسول پر ڈالا اور اولی الامر کو رسول اللہ ﷺ کے تابع کر دیا۔ اب چاہے حاکم ہو یا اصحاب فقہ ہوں یا صوفیا ہوں۔

اطاعت و تابعداری اسی کی ضروری و واجب ہے جو رسول اللہ ﷺ کا سچا تابع فرمان ہے۔ جاننا چاہیے کہ ولایت نام ہے قرب خداوندی کا اور خدا کا قرب شریعت مصطفےٰ ﷺ پر عمل پیرا ہونے سے ملتا ہے، چنانچہ خود اولیا کا بھی یہی فرمان ہے جس طرح حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ تعالٰی بِلادَ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ وَکُلُّھَا مَسْدُوْدَۃٌ عَلَی الْخَلْقِ اِلَّا مَنِ اقْتَفٰی عَلٰی اَکْثَرِ الرَّسُوْل.

☆ ناظم تعلیم و تربیت، جماعت اہلسنّت راولپنڈی

یعنی اللہ کا قرب پانے کے لیے بے شمار راستے ہیں مگر تمام راستے مخلوق خدا پر بند ہیں۔
صرف اتباع رسول ﷺ وہ واحد راستہ ہے جو اس پر مستقیم المزاج ہو گیا وہ خدا کا قرب پا گیا۔

نہ عالموں سے نہ علم فلسفی سے ملتا ہے خدا کا پتہ خدا کے نبی ﷺ سے ملتا ہے
ان کو چھوڑ کر جو جنت جا سکو تو جاؤ وہ رستہ بھی ان کی گلی سے ملتا ہے

اور حدیث قدسی میں بھی منشائے خدا اور فرمانِ مصطفےٰ ﷺ یہی ہے۔
مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِالنَّوافِلِ حَتّٰی اُحِبُّهٗ الخ. (بخاری شریف کتاب الرقاق باب التواضع جلد 2 ص 963)

یعنی جو میرے کسی بھی ولی سے عداوت رکھے (معلوم ہوا تمام سلاسل طریقت کے بزرگوں کا احترام کرنا چاہیے) میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ اور میرے بندے نے میرا قرب نہیں حاصل کیا کسی ایسی چیز سے جو مجھے سب سے زیادہ پیاری ہو میرے مقرر کردہ فرائض سے اور ہمیشہ میرا بندہ نفلی عبادات سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ میرا محبوب ہو جاتا ہے۔ حدیث بخاری طویل ہے آمدم برسر مطلب کہ ولی فرائض واجبات سنن کا دائمی پابند ہوتا ہے بلکہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی ﷫ نے اپنے مریدوں کو فرمایا کہ ایک شخص نے ولایت وصدیقیت کا دعویٰ کیا ہے اس کی زیارت کو چلتے ہیں جب آپ مریدوں سمیت شخص مذکور کی طرف گئے تو اتفاق سے وہ بندہ مسجد کی طرف جا رہا تھا اس نے مسجد کی طرف ہی منہ کیے دانستہ یا غیر دانستہ تھوک دیا تو حضرت خواجہ صاحب بغیر سلام و کلام واپس پلٹے اور فرمایا جو شخص شریعت مصطفےٰ ﷺ کے مستحبات سے لاعلم ہے وہ کیسے ولی ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوا ولایت نام اتباع مصطفےٰ ﷺ کا۔

لیکن عام طور پر جب ہم اولیا کرام کا ذکر کرتے ہیں تو اس میں زیادہ تر ان کے خوارق عادات اور کرامات پر زور دیتے ہیں۔

اسی طرح جب ہم اولیاء کرام کے زہد و عبادت کو بیان کرتے ہیں تو اس سے ترکِ علائق دنیوی مراد لیتے ہیں۔

بلاشبہ اولیائے کرام صاحب کرامت ہوتے ہیں مگر ان میں سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ وہ صاحب علم و عمل ہوتے ہیں۔ تقویٰ و طہارت کی سعادت انھیں حاصل ہوتی ہے احکام شرعی انھیں جان سے زیادہ پیاری ہوتی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کے نزدیک

شریعت کی حدود سے تجاوز کرنا کفر ہوتا ہے اور محبت خدا و محبت رسول میں مر مٹنا عین اسلام۔

چنانچہ یہی وہ کرامت ہے جس نے ان کی ذات کو بابرکت بنا دیا اور ان میں بلا کی جاذبیت اور غضب کی دلکشی و کشش پیدا کی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زبان سے جو نکلتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ گفتہ او گفتہ اللہ بود۔ گرچہ از حلقوم عبداللہ بود۔

جس طرف نگاہ کرتے ہیں تصفیہ قلب کا سامان کرتے ہیں کیونکہ وہ **بصره الذی یبصربه** کا مصداق ہوتے ہیں۔ نہاں خانۂ دل سے اٹھنے والی ہوک کو سن لیتے ہیں کیونکہ **کنت سمعه الذی یسمع به** کا مظہر ہوتے ہیں۔

جب ہاتھ بڑھا دیں تو فاصلوں کی طنابیں کھینچ لیتے ہیں کیونکہ وہ **ویداه التی یبطس بِهَا** کا مظہر ہوتے ہیں۔ پاؤں اٹھا دیں تو فاصلے سمٹ جاتے ہیں کیونکہ وہ **رجله التی یمشی لِهَا** کا پیکر ہوتے ہیں۔ دست سوال دراز کر دیں تو خزانے ہوتے ہیں کیونکہ وہ **وَلئن سئلنی لا عطینه** کے حقدار ہوتے ہیں کیونکہ اولیا نے کبھی دنیا کو دین پر ترجیح دی نہ دنیا سے ترکِ تعلق کیا ہے۔ ایک طرف کا ہو کے رہ جانا آسان لیکن دونوں طرف رہ کر ایک کے لیے اک ہونا بڑا مشکل ہے اور یہ مقام محبوبیت ہے۔ **رجال لاتلهیهم تجارة ولا بیغ عن ذکر الله.** وہ تجارت میں بھی لگے ہوں لیکن ان کے دل یاد الٰہی سے معمور ہوتے ہیں۔ جو بزرگانِ دین کثرت سے عبادت و ریاضت کرتے ہیں ہر وقت خدا کا ذکر کرتے ہیں اور خلائق کو ذاکر بناتے ہیں یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جنھیں اللہ کی محبت میں فنا ہو کر بقا ملی مگر جن لوگوں نے اولیا کرام کو سطحی نگاہ سے دیکھا وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ دنیا سے ترکِ تعلق ولایت کی پہلی شرط ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں نے گویا رہبانیت کو اختیار کر لیا جس سے ان کی تمام ریاضت و عبادت بے نتیجہ رہتی ہے۔

جو لوگ اولیا کرام کی حیات مبارکہ میں ان کے خوارقِ عادات و کرامات کو تلاش کرتے ہیں اور انہی کو اولیائے کرام کی ولایت کی دلیل سمجھتے ہیں وہ سخت دھوکے میں ہیں۔ ان کی نگاہوں سے اولیا کرام کی سیرت کے وہ پہلو اوجھل ہو جاتے ہیں جن کے باعث اسلام پھیلانے میں انھیں اکثر نامساعد حالات میں کامیابی ہوئی ہے۔ حقیقت میں یہی اولیائے کرام کی سب سے بڑی کرامتوں میں سے ایک کرامت ہے۔

اس تناظر میں اگر سابقہ خراسان سے اگر کوئی واقف ہے تو وہ جانتا ہے کہ وہاں کفر و ارتداد کے سرغنوں نے کس طرح اپنی بدعقیدگی کے جال بچھا رکھے تھے اور قرآن و سنت کا نام لے کر سادہ لوح مسلمانوں کو تعظیم رسالت و ولایت اور تعلیمات تصوف سے دور رکھا ہوا تھا سلام عقیدت شہنشاہِ خراسان قبلہ پیر اخند زاد سیف الرحمان علیہ رحمته الرحمٰن کو جنھوں نے اس ظلمت کدے کو نورِ ولایت سے منور فرمایا اور حقیقی معنوں میں قرآن وسنت کا نور بکھیرا۔ آپ نے بیک وقت کئی محاذ پر جہاد جاری فرمایا۔

کبھی خوارج و روافض کی بیخ کنی فرماتے نظر آتے ہیں۔ کبھی قرآن وسنت کا نور بکھیرتے نظر آتے ہیں۔ کبھی تقریر وتحریر سے بدعقیدہ لوگوں کے بدعقیدگی کے تابوت پر آخری کیل ٹھونکتے نظر آتے ہیں اور کبھی پتھر دلوں کے سنگستان کو خشت الٰہی اور حدیث الٰہی میں پگھلاتے نظر آتے ہیں اور متلاشیانِ خدا کو ذکر الٰہی اور محبت رسول کے جام تطہیر آنکھوں سے پلاتے نظر آتے ہیں۔ چند تصاویر دیکھنے کو ملیں کہیں آپ درسِ قرآن دے رہے ہیں کہیں درسِ حدیث دے رہے ہیں۔ کہیں فقر کے مسائل سمجھا رہے ہیں اور تشنگانِ دین کے جھرمٹ میں اسے معلم و مربی کو دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صحابہ کا دین متین کے فہم کے لیے لپکنا یاد آتا ہے۔ مرشد ہوتا ہی وہی ہے جسے دیکھ کر اور جس کے مریدوں کو دیکھ کر دور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم یاد آئے۔ جس کی اداؤں سے سیرت مصطفٰے دکھائی دے جو چلے تو سنت رسول کا حسن نظروں کے سامنے ہو جو بولے تو سخن رسول یاد آئے بلکہ جس کا چہرہ دیکھو تو خدا یاد آئے اسی لیے کریم آقا نے فرمایا۔

مَنْ ذِکَرَکُمْ باللهِ رُؤیتهٗ. کہ انھیں دیکھنے سے خدا یاد آئے۔

من ذکرکم بالاخرہ عملہ. جن کا عمل دیکھ کر قیامت یاد آئے۔

من زاد فی علمکم. جن کے لب حرکت کریں تو تمھارے علم میں اضافہ ہو۔

دنیا والو یہی وہ لوگ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے وارث ہیں جو بھٹکے ہوؤں کو راہِ مستقیم پر لا رہے ہیں جو راہِ سنت سے ہٹنے والوں کو حامی سنت بنا رہے ہیں۔ جو بے نمازی ہے وہ نمازی بن گیا۔ جو ننگے سر تھا عمامہ اس کے سر سجا دیا۔ ذکر الٰہی کی لذت سے آشنا کر دیا۔ یہی وہ عظیم لوگ ہیں جن کو ہم اللہ والا کہتے ہیں۔

اللہ رب العزت حضرت قبلہ پیر اخند زادہ سیف الرحمان صاحب کی زندگی میں برکتیں دیں اور تادیر ہمیں ان سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

حضرت علامہ مولانا پروفیسر حبیب اللہ چشتی ☆

میں آج تک پیر طریقت، شہباز شریعت، امام معرفت حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن ماتریدی حنفی مدظلہ العالیٰ کے زیارت کی سعادت سے محروم ہوں اور سچی بات یہ ہے کہ تصوف کے اس عظیم قائد و سپہ سالار کے متعلق میری معلومات بھی تقریباً نہ ہونے کے برابر ہیں لیکن بعض حقائق اتنے واضح اور عیاں ہوتے ہیں کہ جن کے اثبات پر دلائل کا مطالبہ کرنا اپنا وقت برباد کرنے کا دوسرا نام گردانا جاتا ہے۔ اسی اصول کے تحت میں یہ عرض کرنے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتا ہوں کہ باوجود شرف زیارت کی محرومی اور معلومات کے فقدان کے میرے دل کی گہرائیوں سے یہ آواز اٹھ رہی ہے کہ عصر حاضر میں حضرت کا وجود مسعود طالبان راہِ حقیقت کے لیے ایسے ہی ہے جیسے

بیاباں کی شب تاریک میں قندیل رہبانی

اور یہ دعویٰ محض کسی جذباتی کیفیت کا اظہار نہیں بلکہ میں نے یہ رائے بڑے گہرے تجزیے اور حالات کا بغور مشاہدہ کرنے کے بعد قائم کی ہے۔ مجھے ایک مرتبہ حضرت کے مریدین کی ایک محفل میں حاضری کا موقعہ ملا وہاں ذکر وفکر اور یاد الٰہی کی جو کیفیات میں نے دیکھیں۔ یقین فرمائیے انھوں نے میرے دل پر دور رس اثرات مرتب کیے۔

میں بہت سے ایسے لوگوں سے واقف ہوں جو پہلے عجیب وغریب زندگی بسر کرتے تھے لیکن یونہی وہ حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کے سلسلہ میں بیعت ہوئے ان کے چہروں پر سنت رسول ﷺ کا حسن و جمال رقص کرنے لگا۔ عمامہ شریف ان کے سروں کی زینت بن گیا ان کی چال میں بندہ مومن کا وقار اور تمکنت چھلکنے لگی اور اللہ تعالیٰ کی یاد ان کی زبان سے ہوتی ہوئی دل میں اتری اور پھر نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔

☆ لیکچرار: ایف جی کالج H-8 اسلام آباد

اللہ اللہ کرتے کرتے ہو نظر آیا مجھے
ہو میں جب میں گم ہوا پھر تو نظر آیا مجھے

کا منظر حضرت کے مریدین میں بڑی شدت سے دیکھا جا سکتا ہے۔ قال اور حال میں ایک فرق یہ بھی ہوتا ہے کہ قال کا ماہر صرف لفظوں کے موتی رولتا ہے عقلی موشگافیاں سلجھانے میں زندگی تمام کر دیتا ہے۔ اس کے متعلقین لفظوں کو سلجھانے کا فن جانتے ہوں گے عقل کی تشفی کا مداوا بھی ان کے پاس ہوگا لیکن ان کی آنکھیں ندامت کے آنسوؤں سے محروم اور دل ذکر کی لذتوں سے خالی رہتے ہیں۔ حضرت پیر صاحب مخلوق خدا کو صرف قال تک ہی نہیں لے جاتے بلکہ آپ کا اصل میدان تو ہے ہی حال، میرا ایک عزیز جو حضرت کے مریدین میں سے ہے مجھے بتا رہا تھا کہ جب کوئی بھی بندہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو تو بے شک آپ اس بندے کو کچھ بھی نہ فرمائیں لیکن انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف پھر جاتا ہے۔ زبان کو ذکر الٰہی کی حلاوتیں نصیب ہو جاتی ہیں اور جبین بے تاب سجدوں کے لیے مچلنے لگتی ہے۔

اللہ کے محبوب بندے وہی تو ہوتے ہیں جن کی زیارت سے بندوں کو اللہ یاد آ جائے جب میں اس پہلو سے حضرت کی شخصیت کو دیکھتا ہوں تو میرا دل پکار پکار کے صدا لگاتا ہے کہ آپ صرف ولی کامل ہی نہیں بلکہ آپ کی خدمت میں حاضری دینے والے بھی ولایت و معرفت کے نہ جانے کتنے جہان پی جاتے ہیں۔

جس طرح بہار کی ہوا اپنا تعارف کروانے میں کسی کی محتاج نہیں ہوتی، پھول کبھی پکار کے صدا نہیں لگاتا کہ لوگو مجھ میں خوشبو ہے چاند کبھی ہو کے نہیں نکالتا کہ مجھ میں چاندنی ہے بلکہ ہر زیرک انسان ہواؤں کو بہار کے نقیب سمجھتا ہے کرنوں سے چاند کی عظمتوں کا اندازہ لگا لیتا ہے۔ اسی طرح حضرت کے بے شمار مریدین، سنت نبوی سے مزین ان کے چہرے، یاد الٰہی سے تر زبانیں اس چیز کا بین ثبوت ہے کہ ان کے شیخ اور مربی و مرشد قرب الٰہی کی بے پناہ منزلیں طے کر چکے ہیں اور ان کے شیخ طریقت کی کیفیت یوں ہے کہ ان کے لیے ۔

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی
اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

آپ کی زندگی کا حاصل ذکر الٰہی کی جوت جگانا ہے اور قسام ازل نے آپ سے یہ کام اتنی شدت سے لیا ہے کہ جس کا اندازہ لگانا مجھ جیسے ناقص انسان کے بس سے باہر ہے۔ ابھی چند دن پہلے آپ کے ایک مرید کے گھر بچی پیدا ہوئی۔ وہ میاں بیوی دونوں آپ کے مریدین میں شمار ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ یقین فرمائیں مجھے ایک دوست نے اس بچی کے رونے کی ریکارڈنگ سنائی ہے۔ وہ بچی جب روتی ہے تو اس ''اللہ، اللہ'' کی آواز بالکل صاف سنائی دیتی ہے۔

ذکر کی یہ سب بہاریں حضرت پیر صاحب کے خون جگر سے پروان چڑھ رہی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا فرمائے اور ذکر وفکر کا یہ میخانہ سدا آباد رہے۔

آباد خدا رکھے ساقی! تیرا میخانہ

محترمہ مسرت جبیں گلزار سیفی ہاشمی☆

موجودہ اولیاء و مشائخ عظام کی پوری جماعت میں سب سے زیادہ محبوبیت اور شہرت جس مرد خدا کو حاصل ہے وہ حضور سرکار سیدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک پیر ارچی وخراسانی ہیں کیا عوام اور کیا خواص دونوں طبقوں میں آپ کو یکساں اور لازوال عزت حاصل ہے۔ آپ مبارک کو زمانہ بھر کے علماء و مشائخ نے مختلف القاب سے یاد کیا۔ امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ شیخ کامل و اکمل کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی توجہ سے مرجھائی ہوئی مابین التفات پکڑ ہیں مردہ دل اس کی توجہ شریف سے زندہ ہوں گویا آپ مبارک کا وجود اسلام اور تصوف بلکہ صوفیہ کے لیے ایک باد بہاری ہے۔ یہ وہ درد ہے کہ صوبہ سرحد باڑا کے حالات اور اسی کی فضاء پر علم کی خشکی کی لیپ چڑھا ہوا تھا جس پر تصوف کا رنگ چڑھایا اور نئے فرقے وجود میں آرہے تھے اور منیر شاکر جیسے بے دین اولاد عظیم مبلغ بنے ہوتے ہیں اسی طرح بس کے کنڈیکٹر شیخ اسلام اور قوم کے رہبر بنے ہوتے تھے اور الیف ایم (F.M) پر خطاب فرماتے تھے ہر شخص قارون اور نمرود بنا ہوا تھا۔ ایسے علاقہ میں 32 سال تک علم کی شمع کو روشن رکھا اس کشیدہ وکندہ ماحول سے بڑے بڑے علماء رنجیدہ خاطر تھے مگر سرکار اخونزادہ مبارک نے بوتے فقیر سے اس صدقہ کو منظر فرمایا جس سے علاقہ خیبر ایجنسی کا رنگ یکسر بدل گیا سوز دماغ کی جگہ سوز جگر نے لے لی قدرت نے

☆ پرنسپل: جامعہ گلزار سیفیہ للبنات لاہور

اپنی نیرنگوں کا تماشا دکھانے کے لیے آپ کا خاص طور پر انتخاب فرمایا اور آپ نے بتیس (32) سال جس طرح قدرت کے ارادوں کو مکمل کیا وہ دور دیر تک وہ قوم یاد رکھے گی۔

حضور پیر صاحب کی ذات فقر و فاقہ کے باوجود مرکزی حیثیت کی حامل رہی تجدید و احیائے دین کے کام کو اگر شاداب چمن سے تعبیر کیا جائے تو آپ اس کا گل سر سلا تھے شکوہ عالم اور غیرت فقر کو اگر کوہ طور پر کا نام دیا جائے تو آپ جلوہ نواز میں صف اولیاء میں آپ جیسا جامع الصفات فرد عرب و عجم میں نہیں ملے گا۔ سرکار اخوانزادہ مبارک کو قدرت نے حلقہ مشائخ میں ایک کمال عطا فرمایا آپ عرصہ دراز تک کشورِ علم کی تدریس فرماتے رہے۔ دیگر روحانی مشاغل کے ساتھ ساتھ اپنے قائم کیے ہوئے مدرسہ میں روزانہ تفسیر حدیث فقہ اصول فقہ نحو وصرف کی تدریس بھی خود انجام دیتے رہے۔ اگر آپ کے معمولات کو دیکھا جائے تو یقیناً بندہ کہہ اٹھتا ہے کہ لفظ و حرف میں محو اور قرطاس و کتاب میں مستغرق انسان کبھی دوسرے سے بات کرنا تو کجا خود کلامی کی فرصت بھی نہیں پاتا مگر یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ آپ جونہی منصب تدریس سے اتر کر مسند تلقین پر جلوہ گر ہوئے تو ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو متوجہ فرماتے اور پوری دنیا سے آنے والے افراد کی تربیت فرمائی اور تجدید دین اور اصلاح احوالی کا بیڑہ اٹھایا کہ پوری پامردی اور احسن تدبیر کے ساتھ قلب انسانی کی اصلاح اور تربیت نفس کا فریضہ سرانجام دیا بعد مخلوق خدا کو بندے کی فداگی سے نجات دلا کر ایک خالق حقیقی کے سامنے سجدہ ریز کر دیا۔

علامہ صاحبزادہ غلام بشیر نقشبندی ☆

فلکِ نیلی بام مدتوں محو خواب رہتا ہے تب کہیں ایسی نابغہ روز گار شخصیتیں منصۂ شہود پر آتی ہیں جو نہ صرف وقت کی آواز پہ چلنے والی بلکہ وقت کی آواز دینے والی ہوتی ہیں جو حالات کے سیلاب کے آگے تنکے کی طرح بہہ نہیں جاتیں بلکہ مضبوط چٹان بن کر حالات کا رخ موڑ دیتی ہیں۔ ایسی یگانہ روزگار ہستیوں میں سے ایک ہستی یادگارِ اسلاف جامع الشریعۃ والطریقۃ حضرت سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی ہیں جن کی نگاہ کیمیا اثر نے لاکھوں لوگوں کی زندگی بدل کر رکھ دی ہے اور جن کی صحبت فیض اثر لاکھوں راہ گم کردہ لوگوں کے لئے خضرِ راہ کا کام دے رہی ہے۔

☆ سربراہ: جامعہ صفۃ المدینہ گجرات

ماضی قریب میں چند جاہل لوگوں نے تصوف و طریقت کو بازیچہ اطفال سمجھ لیا اور بیگانوں کے ساتھ ساتھ بعض اپنوں نے بھی اس راہ کو بدنام کیا۔ لیکن حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ جامع شریعت وطریقت ہیں۔ ایک طرف شریعت کے باریک ترین مسائل پر گہری نظر ہے اور دوسری طرف طریقت کے بلند ترین مقامات زیب نظر ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اسی لئے بہت سارے علماء نے حضرت صاحب سے استفادہ کیا۔ گویا آپ بیک وقت مرجع العلماء اور صدر نشین بزم صوفیاء ہیں۔

آپ کا پیغام بڑی تیزی سے شرق و غرب میں پھیل رہا ہے۔ گویا یہ دریا اب سمندر بن چکا ہے۔ جو گوہر ہائے نایاب لٹا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ شریعت وطریقت کی اس جامع شخصیت کا فیض ہمیشہ جاری وساری رکھے! آمین۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف سیالوی☆

امت مسلمہ کے لئے یہ انتہائی ابتلاء اور آزمائش کا دور ہے، مادیت پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحانات اسلام کے روحانی نظام اور اقدار کے لیے بڑا خطرہ ہیں۔ حضرات صوفیاء کرام اسلامی کی روحانی اقدار کی ہمیشہ حفاظت کرتے رہے۔ آج کے دور میں تصوف کو اسلام کے متوازی نظام فکر قرار دیا جارہا ہے۔ امت مسلمہ کو روحانیت سے دور کرنے کی یہ ایک مذموم سازش ہے۔ لمحہ موجود میں اسلامیان پاکستان کے لئے شیخ طریقت پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن کا وجود امید کی ایک کرن ہے۔ ''خانقاہ'' جو روحانی تربیت کا موثر ترین ادارہ ہے بدقسمتی سے اخلاص وللہیت کے اس ترجمان ادارہ میں بھی مادیت پرستی اور ریاء کاری گھس آئی ہے، اس کے منہاج تربیت کے احیاء کی ضرورت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

ہر چند کہ حضرت صاحب سے شرف ملاقات و زیارت نہیں رہا لیکن آپ کے فیض یافتگان سے مختلف مواقع پر ملاقات ہوئی تو ایسے لگا کہ حضرت پیر صاحب اپنے ارادتمندوں پر خوب توجہ دیتے ہیں انہیں توجہات قلبی کے نتیجہ میں مجددی فیض اور انوار ان کی

☆ صدر شعبہ عربی، بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

پیشانیوں پر چمک رہا ہے، سنت رسول ﷺ اپنانے کا یہ ولولہ روحانیت میں درجہ کمال پر پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ ان عظیم روحانی ہستیوں سے اسلامیان پاکستان کو اصلاح فکر وعمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ (آمین)

محمد اکمل وینس☆

لاہور سے تعلق رکھنے والے پاکستان کے نامور نعت خواں الحاج سرور حسین نقشبندی نے کم وبیش چھ سال قبل میرا تعارف آستانہ عالیہ بھاگوشریف قصور کے سجادہ نشین سردار محمد انور ڈوگر محمدی سیفی سے کرایا تو پتہ چلا کہ سیفیہ بھی ایک سلسلہ بیعت ہے اوراس کی نسبت افغانستان سے تعلق رکھنے والے روحانی پیشوا، صوفی بزرگ پیر طریقت اخوندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم عالیہ سے ہے۔ وقت گزرتا رہا اور ''خبریں'' کے پلیٹ فارم سے منعقد ہونے والی محافل نعت ومیلاد میں بالخصوص اور مختلف انجمنوں کی جانب سے منعقد کی جانے والی نورانی محافل میں بالعموم ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اس دوران ان سے قربت بڑھتی چلی گئی۔ 18 مئی 2005ء کو انور ڈوگر صاحب کی انجمن ''کارواں مداح رسول ﷺ'' اور ''خبریں'' کے اشتراک سے منعقدہ ہونے والی محفل نعت میں ان کے قریبی دوست اور پیر بھائی ڈاکٹر محمد عمران محمدی سیفی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کو بھی انور ڈوگر صاحب کی طرح اخلاق وگفتار میں اعلیٰ منصب پر فائز پایا۔ محفل میں شریک سینکڑوں مزید سیفی بھائیوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ ان سب میں جو بات مشترک اورقابل ذکر پائی وہ چہرے پر سنت رسول ﷺ اور اللہ کے ذکر سے جاری قلوب تھے۔ محفل میلاد میں ڈاکٹر عمران صاحب کا خطاب سن کر ایمان تازہ ہوگیا۔ اس دوران جب انہوں نے اپنے مرشد کی شخصیت وکردار کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی تو ان کی گفتگو اور سیفی بھائیوں کی وارفتگی ووابستگی میں جو امتزاج نظر آیا وہ سچ کو اجاگر کردینے کے لیے کافی تھا۔ بعد ازاں ماہر امراض قلب جناب ڈاکٹر محمد اکمل مدنی کی رہائش گاہ اور کلینک میں ہونے والی چھوٹی مگر نورو سرور سے مزین نشستوں میں بھی انور ڈوگر صاحب کی زبانی پیر صاحب کی شخصیت کے

☆ نامور صحافی، روزنامہ خبریں ملتان

مزید درخشاں پہلوؤں سے آگاہی حاصل ہوئی۔ مذکورہ چند باتیں اس لیے ضبط تحریر میں لایا کے میں کیسے مرحلہ وار جناب پیر اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب کی روحانیت اور فضان سے روشناس ہوا۔ اس تمام عرصہ میں جناب پیر صاحب سے شرف ملاقات کی خواہش شدت اختیار کرگئی۔ گو اب تک بھی پیر اخوندزادہ صاحب سے براہ راست ملاقات تو نہ ہو پائی مگر گزشتہ دنوں 24 اگست 2008ء کو ملتان ائیر پورٹ پر ان کے خلیفہ اور انور ڈوگر صاحب کے مرشد جناب حضرت میاں محمد حنفی سیفی دامت بر کاتھم عالیہ سے اچانک ملاقات انتہائی خوشگوار تاثر چھوڑ گئی جس سے یہ مصرعہ ذہن میں گونجا کہ ۔

"یہی صورت ہوا کرتی ہے اکثر با کمالوں کی"

اس ملاقات میں میرے ہمراہ سٹی ڈسٹرکٹ ناظم میاں فیصل مختار صاحب، بین الاقوامی شہرت یافتہ قاری محمد عبد الغفار نقشبندی، قاری سید صداقت علی شاہ، معروف صنعتکار خواجہ محمد یونس اور مصر سے تعلق رکھنے والے مہمان قراء الشیخ یاسر عبد الباسط اور الشیخ صدیق محمود صدیق المنشاوی بھی موجود تھے۔ ان سب شخصیات نے بھی حضرت میاں صاحب سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ انور ڈوگر محمدی سیفی صاحب کی وساطت سے ہونے والی ملاقات کے بعد جب مذکورہ مہمان جہاز میں سوار ہونے کے لیے چلے گئے تو کافی دیر تک میں حضرت پیر اخوندزادہ صاحب کا ذکر ہوتا رہا اور ان کی شخصیت کے کئی مزید سحر انگیز پہلو ڈوگر صاحب کی محبت وعقیدت بھری گفتگو سے عیاں ہوتے رہے۔ گزشتہ تقریباً چھ سالوں میں سیفیہ سلسلہ کے بزرگ پیر اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب کی شخصیت و کردار اور تعلیمات کا جو تاثر ان کے مریدین کی قربت اور ملاقات سے میرے ذہن میں بنا ہے وہ یقیناً ناقابل فراموش ہے کیونکہ کسی بھی مصور یا سنگ تراش کی مہارت کا اندازہ اس کی مصوری یا سنگ تراشی کے نمونے دیکھ کر ہی لگایا جاسکتا ہے جناب پیر طریقت اخوندزادہ سیف الرحمٰن کے مریدین جناب سردار محمد انور ڈوگر محمد سیفی اور جناب ڈاکٹر محمد عمران محمدی سیفی کی صحبت سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے پیر صاحب کی تعلیمات اور دینی و روحانی جدوجہد اطاعت خداوندی و عشق مصطفیٰ ﷺ کے پرچار اور سنت نبوی ﷺ پر عمل کی تلقین سے لبریز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مریدین ذاتی نمود نمائش اور کسی لالچ وطمع سے بے نیاز ہو کر

غلامی مصطفیٰ ﷺ کا طوق گلے میں ڈالے ہوئے اپنے مرشد کی جلائی ہوئی نورانی شمع سے دیوانہ اور پروانہ وار وابستگی رکھتے ہیں اور انہی کے رنگ میں رنگے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مریدین کی اکثریت کے ذکر خدا سے جاری قلوب بھی جناب پیر صاحب کی نظر کے فیضان کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ قافلہ سوز و گداز اور روز بروز وسیع سے وسیع تر اور مقبول سے مقبول تر ہو رہا ہے۔ دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ حضرت پیر اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب کو صحت مند و تندرستی عطا فرمائے اور ان کا فیض تا حیات جاری و ساری رہے (آمین)

صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی ☆

عمدۃ الصالحین قدوۃ السالکین حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک مدظلہ العالی وہ عظیم روحانی شخصیت ہیں جو بیک وقت متبحر عالم دین بھی ہیں اور عظیم فقیہہ بھی، مجاہد اسلام بھی ہیں غازی بھی، روحانی طبیب بھی ہیں اور بہترین خطیب بھی، آپ گلشنِ روحانیت کی بہار بھی ہیں اور اولیائے عصر کے سردار بھی، علم و فضل کا بحر نا پیدا کنار بھی ہیں اور روحانیت کے شہسوار بھی، آپ شیخ طریقت بھی ہیں اور صاحب علم و حکمت بھی۔

منبع فیض و کرامت مرکز فیضان صدیقت، شہنشاہ خراسان تاجدار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک مدظلہ العالی وہ عظیم مبلغ اسلام ہیں جو فیض نظر سے اسلام نافذ کر رہے ہیں۔

عاشقِ سرکار ہیں رحمٰن کی تلوار ہیں
رہنمائے اولیاء ہیں صاحب کردار ہیں

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شریعت کی پابندی پر بڑا زور دیا جاتا ہے مجاہد ملت حضرت مبارک صاحب مدظلہ العالی کے مریدین شریعت مطہرہ پر کامل طور پر کاربند نظر آتے ہیں فی الحقیقت اس پرفتن دور میں یہ تجدید دین بھی ہے اور روحانی انقلاب بھی۔

میں نے حضرت سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک مدظلہ العالی کی زیارت کا شرف اپنے نہایت ہی محترم و مکرم دوست حضرت وکیل سرکار مدظلہ العالی کے توسط سے

☆ سجادہ نشین: آستانہ چشتیہ حضرت علامہ صائم چشتی فیصل آباد

آپ کے پیر و مرشد ولی کامل و مکمل و اکمل حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب مدظلہ العالیٰ کے محبوب خلیفہ حضرت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ العالی کے معیت میں حاصل کیا۔

آپ کی زیارت میری زندگی کا یادگار لمحہ تھا میں اُس عظیم شخصیت کو دیکھنا چاہتا تھا اُس ولی کامل کی زیارت کرنا چاہتا تھا جن کے فیضِ نظر سے دُنیا دار دین کی طرف آرہے ہیں میں اُس عظیم شخصیت کا دیدار کرنا چاہتا تھا جو اللہ کے بندوں کی ظاہری اور باطنی اصلاح کر کے اُنہیں کامل طور پہ اللہ کا بندہ بنا رہے ہیں۔

میں نے دیکھا کہ آپ کے ہزاروں مریدین صبغۃ اللہ کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔آپ کی توجہ سے باطنی غلاظتیں دور ہو رہی ہیں اور قلوب ذکر الٰہی کے نور سے منور ہو رہے ہیں۔عقائد کی اصلاح ہو رہی ہے ذکر کی دعوت دی جارہی ہے۔آپ دن رات ذکر و تبلیغ میں مصروف تھے۔پھر دیکھتے ہی دیکھتے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے ہزاروں خلفاء پوری دنیا میں دین کی تبلیغ و دعوت کے ذکر و نعت کی محافل کا اہتمام کرتے نظر آنے لگے۔

میں نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ کی محافل کا رنگ جداگانہ دیکھا حضرت مبارک صاحب مدظلہ العالی جو نظر کا فیض تقسیم فرما رہے ہیں وہ سلسلہ در سلسلہ کئی پشتوں تک پھیل چکا ہے عہد حاضر میں نوجوانوں کی بڑی تعداد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کی طرف مائل ہو رہی ہے اس کی سب سے بڑی وجہ روحانیت کا فیض عام ہے گزشتہ دوار میں روحانیت کا حصول بہت مشکل تھا اور جسے یہ گراں مایہ دولت عطا کی جاتی تھی اُسے بہت سخت ریاضت اور مشقت سے گذرنا پڑتا تھا لیکن عہدِ حاضر کی ضرورت کے عین مطابق حضرت مبارک صاحب مدظلہ العالی نے یہ فیض عام فرمادیا آپ کی سخاوت کمال ہے۔آپ کا فیض بحر بیکراں کی طرح رواں ہے اور جو بھی خلوص دل سے طلبگار فیض ہوتا ہے اُسے نواز دیا جاتا ہے۔لوگوں کی ظاہری اصلاح کے ساتھ ساتھ باطنی اصلاح بھی ہو رہی ہے۔اہل سنت کا وہ تعلیم یافتہ طبقہ جسے اپنے عقیدہ پر شک گذرنے لگا تھا کہ خبر نہیں کہ روحانیت کی کچھ حقیقت بھی ہے یا نہیں اُنہوں نے جب اخندزادہ مبارک صاحب کی شخصیت کو دیکھا، آپ کی روحانی کمالات کا واضح اظہار دیکھا اور روحانیت کے اثرات سے قلوب کا زندہ ہونا دیکھا تو اُن کو ماننا پڑا کہ اہل سنت ہی سچا مذہب و مسلک ہے۔

حضرت مبارک صاحب مدظلہ العالیٰ کے کمالات کا احاطہ محالات میں سے ہے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو جو عروج و کمال آپ کی ذات سے حاصل ہوا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ آپ نے سلسلہ مجددیہ کو حیات تازہ عطا فرمائی ہے۔ آپ کی نگاہ پر اثر نے اسرار باطنی کو ظاہر فرما دیا ہے۔

آپ بے مثال و باکمال ہیں۔

آپ کی شخصیت اُسوۂ رسول کا کامل نمونہ ہے۔

تقویٰ و ورع، تسلیم و رضا، علم و عمل، آپ کے خصائص میں سے ہیں۔ جلال و جمال کے اس پیکر دلنشیں نے لاکھوں لوگوں کے دلوں کو اسم ذات سے منور کر دیا ہے اور یہ سلسلہ آپ کے خلفاء متوسلین کے ذریعے جاری و ساری ہے اور میری معلومات کے مطابق دُنیا کے ہر گوشہ میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے وابستگان موجود ہیں۔

حضرت اخندزادہ مبارک صاحب مدظلہ العالیٰ کی دعوت ذکر و عمل کے اثرات کو دیکھتے ہوئے بڑے بڑے آستانوں کے سجادگان و مجاورین آپ سے شدید حسد کرنے لگے ہیں اور بجائے اس کے کہ اپنی اصلاح کریں اور اپنے اسلاف کے سلسلہ رُوحانیت کی ترویج کریں مخالفانہ پراپیگنڈہ کرنے لگے ہیں اور اُن کی ہمنوائی آستانوں پر لنگر انداز مولویوں نے شروع کر رکھی ہے میری تمام مشائخ اور علماء سے گذارش ہے کہ اُنہیں چاہئے کہ وہ اس نادر روزگار شخصیت کے قدموں میں حاضر ہو کر رُوحانیت کے کمالات حاصل کریں تاکہ جس مسند پر وہ بیٹھے ہیں اُن کا حق ادا کرسکیں۔

آپ کے بعض ارشادات و اقوال اور خوابوں کے حوالے سے لوگوں کو متنفر کرنے والے لوگوں کو چاہیے کہ وہ کوئی بات آگے کرنے سے پہلے تصدیق کرلیا کریں اور اس عظیم روحانی شخصیت کی نفرت دِل میں رکھنے کی بجائے محبت رکھیں کیونکہ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

''جس نے میرے ولی کو اذیت دی اُس سے میرا اعلان جنگ ہے۔''

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں اس عظیم روحانی شخصیت کے کمالات و فیوضات سے مشرف فرمائے اور ان کے پیغامِ عشق کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

مخدوم غلام علی جیلانی ☆

عرصہ حاضر میں جبکہ لادینیت کا سانپ اپنے پورے جوبن سے پھن نکالے مسلم اُمہ کی تہذیب کی مغربی کلچر کی بیہودگی سے زہر میں ڈبو کر سلمان رشدی جیسے گستاخان رسول ﷺ اور مرتدین کو جنم دے رہی ہے اور ہر گھر میں شیطان ناچتا نظر آرہا ہے۔ بد مذہبیت اپنے تمام اوزاروں کے ساتھ نوجوان نسل کو راہِ ہدایت سے گمراہ کرنے کے لیے میدانِ عمل میں اتر چکی ہے۔ فرائض و سنن سے بے رغبتی عام نظر آتی ہے۔ مایوسیوں کی چھاؤں اور گمراہیوں کے اندھیروں میں افق عالم پر عمل کا نور، احیائے قرآن و سنت سے اپنے ظاہر و باطن کو سنوارے۔ ایک قافلہ حریت تاج طریقت پہنے ملک پاکستان پر سایہ فگن ہو کر دم توڑتی امت کو سہارا دیتے آگئے آخر وہ کون ہیں؟

جن کی شانِ سکندری ہم نے دیکھی 2000ء انٹرنیشنل سنی کانفرنس ملتان میں سٹیج پر جلوہ افروز ہستی کہ جسکے ایک ابروئے اشارہ پر ہزاروں عاشقانِ رسول ﷺ جانیں قربان کرنے کے لیے بے تاب نظر آئے تھے۔ میری مراد آبروئے سنیت، آفتاب ولایت، حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک حنفی ماتریدی ہیں کہ جنکی تعلیمات نے صوبہ سرحد کی سنگلاخ چٹانوں اور وادیوں پر صدائے یا رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے لہرا دیئے۔

اللہ رب العزت آپکو، آپ کے خانوادے اور آپ کے مریدین و معتقدین کو عروجِ دوام عطا فرمائے کہ جنکی تعلیمات سے طریقت کو پھر اپنا وقار نصیب فرمائے (آمین)

پروفیسر مظہر حسین قادری

اللہ رب العزت کا ارشاد پاک ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (القرآن)

تحقیق جس نے اپنے نفس کو پاک کرلیا۔ وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے اپنے نفس کو خراب کرلیا ہے۔ وہ تباہ برباد ہوگیا۔

☆ سجادہ نشین: دربار عالیہ حضرت خواجہ محمد جمال اللہ ملتانی رحمہ اللہ تعالیٰ

دوسرے مقام پر ارشاد الٰہی جل جلالہ ہے۔

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ (القرآن)

اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ ان (مسلمانوں) پر اسکی (اللہ تعالیٰ کی) آیات کی تلاوت فرماتے ہیں۔ اوران (مومنین کے نفوس کو) پاک کرتے ہیں۔

پہلی آیہ مبارکہ میں دنیا و آخرت کی کامیابی نفس کا تزکیہ کرنے میں ہے۔ ورنہ انجام ٹھیک نہ ہوگا۔

دوسری آیہ مبارکہ کے حصہ میں امام انبیاء تاجدار کائنات حضرت محمد ﷺ کی دو شانوں کا بیان ہے ایک اہل ایمان پر قرآن حکیم کی آیات بینات کی تلاوت فرماتے ہیں۔ دوسری اپنی نگاہ اطہر سے اہل ایمان کے نفوس کا تزکیہ فرماتے ہیں۔

گویا بارگاہ رسالت ﷺ سے جہاں ہزاروں لاکھوں فیوض برکات کے چشمے پھوٹے۔ وہاں نفوس کی پاک کرنے کے وہ چشمے جاری ہوئے۔ جو تادم قیامت بہتے رہیں۔ نفوس کو پاک کرنے کا وہ عالی شان فیض جو بارگاہ الٰہی سے اللہ تعالیٰ کے حبیب مکرم ﷺ نے ذریعے جاری ہوا۔ اس کے امین اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور عاشقان مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اسی سلسلہ نور علی نور میں کہیں سیّدنا ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم اجمعین نظر آتے ہیں۔ تو کہیں بلال و اویس و حسن بصری نظری آتے ہیں کہیں جنید و بایزید و عبد الرحمٰن، جامی نظر آتے ہیں تو کہیں۔ سیدنا محی الدین عبد القادر و شاہ نقشبند و شاہ سہروردو شاہ چشت رضی اللہ عنہم اجمعین نظر آتے ہیں۔

موجودہ دور میں ہر سلسلہ طریقت میں ہزاروں اولیاء آسمان ولایت پر ستارے بن کر جگمگا رہے ہیں۔ اسی طریق پر سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے شیخ المشائخ آفتاب شریعت و طریقت حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ کا سلسلہ دن دگنی رات چگنی ترقی کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو یونہی شادو آباد رکھے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کے تمام بزرگوں کو بشمول بقیہ سلاسل کے اخلاص کے ساتھ دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین! بجاہ سید المرسلین ﷺ

تاثرات: پروفیسر محمد جعفر قمر چشتی سیالوی☆

حضور نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں جس طرح آپ سے پہلے نبی نبی کے نائب ہوتے تھے اسی طرح آپ ﷺ کے بعد آپ کے امتی آپکے نائب ہو کر اسی فیض کو پھیلاتے ہیں فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ یہ نبی نہیں ہوتے مگر کام کرتے ہیں جو انبیاء بنی اسرائیل ہیں ایسا کیوں نہ ہوتا کہ خود نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل"

"یعنی میری امت کے علماء کرام بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہوں گے"

نبی اکرم ﷺ کے فیض نبوت کا ایک بہت بڑا سلسلہ حضرت علی ؓ سے چلا جس کو سلسلہ عالیہ چشتیہ، قادریہ اور سہروردیہ کے ناموں سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح سرکار کے فیض بے مثال کا دوسرا بڑا سلسلہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے چلا جسکو سلسلہ نقشبندیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اگرچہ ان تمام سلاسل کے بزرگان دین پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں مگر خاص طور پر برصغیر پاک و ہند اور افغانستان کے علاقوں میں ان بزرگانِ دین کی خصوصی توجہ ہوئی حضور مجدد الف ثانی ؒ بھی اسی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم ترین بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں سلسلہ مجددیہ نقشبندیہ کے بہت سے بزرگوں نے دنیا میں فیض نبوت پھیلانے میں اپنا کردار ادا فرمایا، مگر ان میں جو مقام عمدۃ الصالحین قدوۃ السالکین حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک مدظلہ العالیٰ کو حاصل ہوا وہ عصر حاضر میں کسی کو حاصل نہ ہوسکا آپ وہ روحانی شخصیت ہیں جو بیک وقت تبحر عالم دین اور فقیہہ بھی ہیں اور مجاہد و نمازی بھی ہیں روحانی طبیب بھی ہیں اور عظیم خطیب بھی ہیں آپ وہ عظیم مبلغ اسلام ہیں جو فیض نظر سے اسلام اور فیض نبوت کو قلوب تک پہنچا رہے ہیں۔

☆ شعبہ عربی: گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی خصوصیت پابندی شریعت ہے جو مجاہد ملت حضرت مبارک صاحب کے سلسلہ سیفیہ میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے آپ اس پرفتن دور میں مجددی کردار ادا کرتے ہوئے روحانی انقلاب برپا کر رہے ہیں۔ اس دور میں جہاں بھی جائیں سلسلہ عالیہ سیفیہ کا فیض نظر آتا ہے۔ جو نوجوان بد کردار تھے صاحب کردار بن گئے۔ جو بد نظر تھے صاحب نظر بن گئے جو اولیاء شیطان تھے اولیاء رحمٰن بن گئے۔

حضرت سیف الرحمٰن پر ارچی مبارک مدظلہ العالٰی اس دور کے وہ غوث ہیں جن کے ہزاروں خلفاء پوری دنیا میں پھیلے ہوئے جن میں ان کے محبوب خلیفہ حضرت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ نے خصوصاً پنجاب میں تبلیغ اسلام اور اصلاح معاشرہ کے لئے بہت کردار ادا فرمایا ہے۔ آپ سرکار کے خلفاء ہی نہیں آپ کے فیض کا بحر بیکراں ہر مرید بلکہ ہر ملاقات کرنے والے کے دل میں موجزن ہو جاتا ہے تقوی و طہارت، تسلیم و رضا، علم و فضل اور سنت پر عمل آپ اور آپ کے سلسلے کے خصوصیات میں سے ہے دینی غیرت آپ کی وہ خصوصیات ہے جس میں آپ بہت سے سجادہ نشین حضرات پر بازی لے گئے ہیں باجوڑ میں منیر شاکر گستاخِ رسول کے خلاف آپ اور آپ کے مریدین نے علمی اور با قاعدہ جہاد کیا آپ نے نام نہاد لشکر اسلام کے خلاف با قاعدہ فوجی کاروائی کرتے ہوئے جہاد فرمایا اور اب لاہور تشریف لے آئے ہیں مگر ابھی تک اس نام نہاد جہادی تنظیم کے خلاف جہاد جاری ہے جو امریکہ کو یہ جواز فراہم کر رہی ہے کہ پاکستان دہشت گردی کا مرکز ہے اور اسکے خلاف اتحادی فوجیں حملہ کریں۔ یہی وجہ ہے کہ پاک فوج اس لشکر اسلام نامی جہادی تنظیم کو خلاف قانون قرار دے کر اسکے خلاف کاروائی کر رہی ہے۔

حضرت سرکار سیف الرحمٰن وہ عظیم روحانی شخصیت ہیں جو ایک نظر سے ہزاروں کی تقدیر بدل کر رکھ دیتے ہیں اللہ سے دعا ہے اللہ تعالٰی انکے علم و عمل اور زندگی میں برکتیں عطا فرمائے اور ہمیں ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

علامہ پیر سید احمد علی شاہ سیفی ☆

اس دنیائے آب و گل میں ہزاروں لوگ آتے ہیں اور اپنی اپنی زندگی محض گزار کر چلے جاتے ہیں مگر چند نفوسِ قدسیہ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی زندگی کا ہر لمحہ یادِ خدا جل جلالہٗ، عشقِ رسول ﷺ اور مخلوق خدا کی خدمت و بھلائی میں گزرتا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہمیشہ یاد رکھے جاتے ہیں۔ جن کی حرارتِ ایمانی سے بولہبی شرارے ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ جن کی گرمیٔ نفس سے شیطانی قوتیں جل کر راکھ ہو جاتی ہیں۔ ایسی شخصیات مثلِ سورج کے اس دنیا میں زندہ رہتی ہیں جن کے نور سے سالکانِ راہِ ہدایت اپنی منزل کا تعین کرتے ہیں۔ ایسی ہستیاں موردِ فیض یزداں ہوتی ہیں جن کی روشنی سے ظلمت کدے میں اُجالے ہوتے ہیں۔ ہر دور میں جب باطل اپنی حشر سامانیوں کے ساتھ اُبھرتا ہے تو یہ ہستیاں حق کی علمبردار بن کر قوتِ معرفت سے اُس کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کرتی ہیں اور (لکل فرعون موسیٰ علیہ السلام) کی مصداق ٹھہرتی ہیں۔ انہی باکمال ہستیوں میں سے حضرت پیر طریقت، رہبر شریعت، واقفِ رموز حقیقت، مجمع البحرین، جامع المعقول والمنقول حضرت خواجہ سیف الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ اخندزادہ مبارک صاحب زید مجدہٗ بھی ہیں جو اس دور میں علم و عمل و اخلاص، شریعت و طریقت میں اپنی مثال آپ ہیں۔ انہی جیسی ہستیوں کے بارے وارد ہے کہ اولئک هم القوم لا یشقی جلیسهم اور من عادلی و لیا فقد آذنته بالحرب کے مورد بھی یہی ہیں۔ آپ اس وقت نبی اکرم، نور مجسم خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے حقیقی وارث ہیں۔ یہ بات مبنی بر حقیقت ہے کہ اس دور پر فتن میں ان جیسا عالم باعمل اور مرشد کامل مکمل کا میسر آنا ناممکن ہے۔ آپ اس شعر ؎

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

کا مصداق اتم ہیں۔

آپ کی مبارک زندگی اسوۂ حسنہ کی آئینہ دار، قرآن کریم کی عملی تفسیر اور احادیث نبویہ علیہ التحیۃ والثناء کی صحیح تشریح ہے۔ جن کی خداداد صلاحیت علم و عمل و اخلاص نے کئی

☆ بانی و مہتمم: جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی کراچی۔ 0345-4936984

لاکھ مردہ دل زندہ کیے ہیں۔ اور حیات لطائف سبعہ سے مالا مال کیا ہے۔ سینکڑوں فاسق، فاجر اور ظالم قسم کے لوگوں کو صراط مستقیم پر گامزن کر دیا ہے۔ آپ کی توجہ مبارک کی قوت و تاثیر سے ولایت کے مقامات نہایت سرعت کے ساتھ طے ہو جاتے ہیں۔ (ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشآء) ہزاروں کی تعداد میں علماء و مشائخ اہل حق (علی وجہ البصیرۃ و الحقیقۃ) آپ کی ولایت اور حقانیت کے نہ صرف قائل بلکہ مؤید اور گرویدہ ہیں۔ آپ مبارک اس وقت اُمت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء پر مثلِ سائبان کے ہیں۔ اور اس بارانِ رحمت کی مانند ہیں جو دلوں کی خشک زمین کو گلشن میں بدل دیتی ہے۔ بقول شاعر:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

یہ بات مسلم ہے کہ حق اور اہل حق کے خلاف اہل باطل اپنا منفی پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں لیکن اُن کے باطل پروپیگنڈوں سے اہل حق کو نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اسی طرح پھولوں کے ساتھ کانٹے بھی ہوتے ہیں مگر ان کانٹوں کے باوجود بھی پھول اپنی خوشبو بکھیرتا رہتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ حضرت مبارک صاحب مدظلہ العالی کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں اُن کی مثال اس طرح ہے!

و مثالہٗ کمن کان یضرب رأسہ بالجبل لیکسر الجبل وانہٗ لا یدری انہ لا وبال علی الجبال و انما الو بال علی رأسہ ماأحسن ما قال ان من کدر التراب علی القمر لایقع الا علیہ أو بصق الی السماء الا یرجع الا الیہ.

(شرح میزان عقائد صفحہ 131)

یعنی اس کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جو اپنا سر پہاڑ پر مارے اس خیال سے کہ پہاڑ کو توڑ دے جبکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا وبال پہاڑ پر نہیں بلکہ اُسی کے سر پر ہوگا (یعنی اُسی کا سر زخمی ہوگا)۔ کسی نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے کہ جو شخص مٹی کو چاند پر پھینکتا ہے تو مٹی اُسی کے سر پر گرتی ہے یا جو شخص آسمان کی طرف تھوکے تو تھوک اُسی پر واپس لوٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پاک ذات حضرت مبارک صاحب کو حیاتِ خضری عطا فرمائے آپ کے فیوض و برکات سے عالمِ اسلام کو بہرہ مند فرمائے اور آپ کی تبلیغی سعی کو

روز افزوں ترقی سے ہمکنار فرما کر پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

آمین بحرمة سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ و صحبہٖ وبارک وسلم.

ڈاکٹر خادم حسین خورشید☆

زمانہ قدر کر ان کجلاھانِ محبت کی
کہ پیدا اس نمونے کے جواں ہر دم نہیں ہوں گے

بظاہر تو تمام انسان ایک جیسے ہوتے ہیں جسم و جسد اور قد و خد ایک ہی طرح معلوم ہوتے ہیں لیکن اپنے قرب و جوار کے ماحول سے بھی ناواقف ہوتے ہیں یعنی زمین پر رہتے ہوئے بھی زمین سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اور کچھ وہ بھی ہوتے ہیں جو زمین پر بیٹھ کر لوحِ محفوظ کی تحریر پڑھتے ہیں۔ کچھ اپنا آپ باوجود لاکھ کوشش و محنت کے نہیں بدل سکتے اور کچھ ایسے کہ نگاہ اُٹھائیں تو ہزاروں انسانوں کے دل اپنے قبضہ میں لے لیں اور اشارہ کریں تو لاکھوں کی دنیا بدل ڈالیں۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
کہ بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

ان بندگانِ خدا کی عظمت و جلال کا یہ عالم ہوتا ہے کہ زمانہ برف کی طرح پگھل کر ان کے سامنے پانی ہو جاتا ہے اور مکاں کی وسعتیں ہمہ دم ان کے سامنے سمٹتی نظر آتی ہیں۔ بقول اقبال ؎

یہ غازی یہ تیرے پُراسرار بندے
جنھیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

ان کی روحیں سیاح لامکاں رہتی ہیں ان کا حال لاہوتی فضاؤں میں محو پرواز رہتا ہے پھر یہ صاحب نظر صرف قرب کے جلوے دیکھتے ہی نہیں بلکہ دکھانے پر بھی قدرت رکھتے ہیں یہ تنہا ہو کر بھی انجمن آراء ہوتے ہیں یعنی زمانے کے انسانوں کے دکھ درد کو اپنا سمجھتے ہیں۔ خودی اور استغناء کی حد بریں ہر وقت ان کے لیے دروازہ کھلا رکھتی ہے۔ ان کی

☆ خطیب: جامع مرکزی مسجد ڈونگا باغ سیالکوٹ

آنکھیں صرف منور ہوتی ہی نہیں بلکہ منور کر بھی دیتی ہیں۔ یہ خدائی جلوؤں کے کھلی کتاب سے تلاوت کا شوق ہر دم پورا کرتے ہیں نور کی غذا ان کی بھوک ختم کر دیتی ہیں۔ یہ قناعت کے پہاڑ ہوتے ہیں۔ دنیاوی حرص کی بھوک و پیاس ان کو ستا نہیں سکتی۔ خودی و استغناء ان کے اخلاقِ حسن کا ایک ادنیٰ سا پرتو ہوتا ہے۔ اس لیے کہ اس جہاں میں رہ کر بھی ان کا تعلق اُس جہاں سے ہوتا ہے۔ یہ انسانوں میں ہو کر اور بندوں میں رہ کر بھی خدا کے زیادہ قریب ہوتے ہیں کیونکہ ان کی زندگی کا ہر لمحہ رضائے الٰہی میں گزرتا ہے۔ ان کی نگاہوں میں دنیا کا کاروبار نہیں بلکہ جلوۂ یار ہوتا ہے ان کی توجہ آسائش و راحت کے سامان پر نہیں بلکہ رحمٰن پر ہوتی ہیں۔ پھر یہ لوگ کہیں بھی بیٹھ جائیں انھیں بتانا نہیں پڑتا، اشتہار نہیں دینا پڑتا، کہ فلاں جگہ کوئی ولی کامل آ چکا ہے کیونکہ جب اشتہار آئے گا ولایت نہ رہے گی پھر دکانداری ہوگی کیونکہ پھول کو اشتہار دینے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اس کی خوشبو اپنا پتہ خود دیتی ہے۔

یہ ولایت بھی ایک ایسا باب جس میں تمام اولیاء پھولوں کی طرح ہیں۔ رنگ اور خوشبو مختلف، گلاب، چنبیلی، نرگس وغیرہ۔ جیسے پھول ماحول کو معطر کرتا ہے اسی طرح ولی کامل بھی انسان کے وجود کو منور کر دیتا ہے۔ پھول کی خوشبو لوگوں کو بدبو سے بچاتی ہیں اسی طرح ولی کامل اپنی روحانیت اور صحبت کے فیض سے ہزاروں لوگوں کو کفر کی بدبو سے جہالت، حسد، شرک و بدعت اور بدعملی و دنیا پرستی کی بدبو سے نجات دیتا ہے۔

خالق کائنات کی معرفت کا درس دیتا ہے۔ باغ ولایت کا یہ پھول کبھی سیدنا غوث اعظم ﷛ کی صورت میں بغداد میں کھلتا ہے تو دین محمدی کا سہارا بنتا ہے اور کبھی برصغیر (پاک و ہند) میں یہ پھول خواجہ غریب نواز ﷫ کی صورت میں کھلے تو نوے لاکھ لوگ حلقہ بگوشِ اسلام ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں اور کبھی یہ پھول امام اہل سنت، مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی ﷫ کی صورت میں کھلا تو لاکھوں فرزندانِ توحید کے دلوں میں عشق محمدی کی شمع فروزاں کر گیا یہ پھول کبھی تاجدار گولڑہ کا نام پاتا ہے تو کبھی محدث اعظم پاکستان کا اور کبھی غزالی زماں کی صورت میں بدعقیدہ لوگوں کے زہر میں بجھے کانٹوں سے عشاقان مصطفٰے کو محفوظ کرتے نظر آتے ہیں۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں ولی صرف وہ ہوتا ہے جو اپنا دامن بچا کے کسی کونے میں بیٹھا رہے۔ صرف دامن بچانے والا ولی نہیں ہوتا

بلکہ لاکھوں لوگوں کو اپنے دامن میں چھپانے والا ہی عارف کامل ہوتا ہے۔

آج کے اس پرفتن دور میں ایک خوشبو پھر افغانستان سے اُٹھی جو تقریباً ساڑھے نوسو سال اسی دھرتی سے اُٹھنے والی خوشبو کی صدائے بازگشت تھی۔ یہ خوشبو افغانستان سے اُبھری تو پشاور کے بلند و بالا پہاڑوں کا انتخاب کیا، سنگلاخ چٹانوں میں بدعقیدگی کی گندگی کو صاف کرنے میں مصروف ہوگئی اور منیر شاکر جسے غلیظ فکر اور سرحد کے نام نہاد توحید پرستوں کو خوف خدا اور عشق مصطفیٰ کی مے پلانے کی کوشش کی لیکن پتھر دل انسان اور دنیا پرست حکمران حق کی آواز کو قبول کرنے قاصر رہے۔ بھلا امریکہ و یورپ کے مے خانوں سے سیراب ہونے والے کیا جانیں کہ نگاہوں سے پلائے جانے والے جام میں کیا اثر ہوتا ہے۔

طیبہ سے منگائی جاتی ہے
سینوں میں چھپائی جاتی ہے
توحید کی مے پیالوں سے نہیں
نظروں سے پلائی جاتی ہے

وہاں سے بالآخر اس ولایت کے پھول کو ہجرت کرنا پڑی۔ حسن اتفاق دیکھئے کہ جس دھرتی میں غزنی کے سید علی بن عثمان الہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ جلوہ فرما ہوئے تھے اسی دھرتی میں یہ عارف کامل فروکش ہو گئے۔ لاہور کے علاقہ لکھوڈیر میں ڈیرہ لگایا اور اس کو فقیر آباد میں بدل دیا لیکن اس کی مہک تھی کہ پورے ملک میں پھیلتی چلی گئی۔ لوگ جوق در جوق آنے لگے، انسانوں کے دل کھچنے لگے، دیکھتے ہی دیکھتے انسانوں کا سمندر نظر آنے لگا احباب ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے یہ کون ہے؟ کیا ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ کس لیے آیا ہے؟ تو اسی گلشن کا ایک پھول راوی ریان کا درویش پیر میاں محمد حنفی سیفی بولا کہ یہ داتا علی ہجویری کے ملک سے آیا ہے۔ اس کو سینچنے میں عظیم صوفی شیخ المشائخ حضرت خواجہ شاہ رسول طالقانی اور قطب دوراں حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی نے اہم کردار ادا کیا ہے اور دنیا اسے آفتاب ولایت، فخر طریقت وشریعت حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن پیرارچی وخراسانی کے نام سے جانتی ہے۔

مفتی عبدالعلیم قادری ☆

عصر حاضر میں سلسلہ نقشبندیا مبارک کے بادشاہ وقت حضرت پیر خرسان حضرت علامہ بابا سیف الرحمٰن اخندزادہ دامت برکاتھم عالیہ کمال تقویٰ کمال محبت اور کمال تصرف کے مناصب پر فائز ہیں حضرت کی ذات میں ہم اپنے اسلاف کے بیان کردہ عالم وارث اوصاف جمیلہ کو موجود پائے ہیں۔ یعنی مشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد کامل کے اور جو شرائط بیان کیئے ہیں۔ 1- مرشد اکمل کا مفسر ہونا ضروری ہے 2- مرشد اکمل کا محدث ہونا لازمی ہے۔ 3- مرشد اکمل کا سلسلہ بیعت رسول اللہ ﷺ تک یہ آجائے بیعت متصل ہو۔ 4- وہ علم مناظرہ کا بھی ماہر ہو 5- وہ علم عدد کو جانتا ہو یہ تمام شرائط بیک وقت بابا سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتھم العالیہ میں موجود ہیں۔ حضرت کی ذات اہل سنت و جماعت کی پہچان ہے۔ پورے پاکستان میں حضرت کی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ حضرت سے میری پہلی ملاقات حضرت سید احمد علی شاہ نقشبندی سیفی دامت برکاتھم عالیہ کی آستانے عالیہ کراچی میں اس وقت ہوئی تھی جب کہ حضرت کا عالم شباب تھا۔ ان کے چہرے مبارکہ پر انوار کی جو بارشیں تھیں۔ وہ الفاظ میں بیان کرنے سے قاصد ہوں۔ مگر ظاہری آنکھوں سے میں نے دیکھا اور باطنی آنکھوں سے محسوس کیا اُسی ملاقات نے مجھے حضرت کا گرویدہ بنایا اور ہر علماء اہل سنت کی معیت میں باڑا پشاور حضرت کے آستانہ عالیہ میں دُعاؤں سے حصول کے لیے حاضری دی وہ کیف وہ منظر بھی عجیب تھا۔ کہ حضرت کرسی پر تشریف فرما تھے اور چاروں طرف دیوانوں کا جمع غفیر تھا۔ حضرت صاحب دھیرے دھیرے توجہ فرماتے تھے۔ جن دیوانوں پر حضرت کی توجہ پڑتی۔ وہ بے اختیار حالت وجد میں تڑپ جاتے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ جل جلالہ پیارے محبوب ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کی عمر میں برکت عطا فرما کر حضرت کا سایا تادیر ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ اور حضرت کے خلیفہ اعظم سید احمد علی شاہ نقشبندی مجددی سیفی کی خدمات جلیلہ کو اپنی بارگاہِ اقدس میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

☆ جامعہ: قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

حضرت استاذ العلماء علامہ سید شاہ حسین گردیزی ☆

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں رجال کی کمی نہیں رہی۔ ہمیشہ اصحاب مجاہدہ اور مراقبہ کی ایک جماعت موجود رہی جو اپنے عزم وعمل کی قدرت سے سالکین کی ہمت پر چاند کی طرح نورافشانی کرتی رہی اور انھیں پستی سے بلندی کی طرف لے جاتی رہی اس طرح افادے اور استفادے کا یہ سلسلہ عروج پر رہا۔ لیکن چند شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں جو قرنوں اور صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں اور آب وگل کی اس دنیا کو اپنے قلوب کی نورانی کہکشاؤں سے ایسا پر بہار اور بارونق بناتی ہیں کہ اس میں ان کے ''اجسام مثالیہ'' دیر تک جگمگاتے رہتے ہیں اور سالکین ''ظلماتِ نفس'' کے سفر میں ان کے نور کی روشنی میں آگے بڑھتے ہیں اور بَاطِنٌ فِیْهِ الرَّحْمَةُ کی سرمدی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔

شیخ المشائخ حضرت اخوند زادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتھم العالیہ کا وجود مسعود ہمارے اس دور میں اللہ جل جلالہ کی ایک بڑی ''نعمت و رحمت'' ہے۔ آپ افغانستان سے ہجرت کر کے پاکستان میں تشریف فرما ہوئے ہیں۔ آپ کی ذات ستودہ صفات سے پاکستان میں ایک روحانی انقلاب برپا ہوا۔ تصوف کے نظام میں روایتی لوگوں کی آمیزش اور ''میراث پدری'' کے تصور نے جمود پیدا کر دیا تھا۔ جس سے صوفیاء کرام کے عظیم الشان مزارات تو قائم ہو گئے۔ مریدین کی کثرت بھی ہو گئی۔ اعراس میں ''ہجوم مومنین'' بھی ہونے لگا۔ لیکن اس میں ''روح بلالی'' اور ''تلقین غزالی'' نام کی کوئی چیز نہ رہی جس طرح ''بے روح نماز'' ہمارے ہاں موجود ہے اسی طرح ''بے روح تصوف'' ہر جگہ اپنے مناظر پیش کر رہا ہے۔ اس وقت جو مشائخ کرام منظر پر ہیں ان کی اکثریت شریعت کے ظاہر سے بھی آراستہ نہیں ہے۔ اگر ''ترک شیرازی'' کہیں ہے بھی تو وہ تصوف کے ''خالِ میندوش'' سے عاری اور خالی ہے۔ لوگوں نے ظاہری رسوم کو تصوف سمجھ رکھا تھا۔

حضرت اخوندزادہ دامت برکاتھم العالیہ کا قدم مبارک اس سرزمین پر پڑا تو ''کشت تصوف'' شاداب و آباد ہو گئی۔ آپ نے مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کے اصولوں کے مطابق تصوف کا احیاء کیا۔ اس میں عقیدہ اہلسنّت و جماعت کی

☆ کراچی

پختگی اور مضبوطی پر کاربندی، اعمال صالحہ میں افضلیت کی ترجیح، ہر آن سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو پیش نظر رکھنا اور اپنے ظاہری عادات و اطوار میں اسلامیت کو غالب اور بالا رکھنا لازمی وضروری قرار دیا ہے۔

اور پھر سلاسل صوفیہ کے طریقہ کے مطابق سالک میں اسباق کے ذریعہ روحانی قوتوں کا اجاگر کرنا اور ایک خاص ترتیب سے اس کی تربیت کرنا اور ہر ہر سالک پر خصوصی اور انفرادی توجہ دینا اور اس کے سلوک کو کامل کرنا اور تصوف کا نمونہ بنانا۔ ان کے طریقہ کار میں شامل ہے۔

آپ نے جس طرح تصوف کا احیاء کیا ہے اس سے قدیم صوفیہ کرام کا خانقاہی نظام تابندہ ہو کر سامنے آ گیا ہے۔ رواجی اور روایتی تصوف دم توڑ رہا ہے اور حقیقی تصوف کے خط و خال نمایاں ہو گئے ہیں۔ آپ کی مجلس مبارک میں چند ساعتیں جلیس ہو کر وہ کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے جو کہیں اور مدتوں میں بھی حاصل نہ ہو سکے۔ آپ کی معمولی سی توجہ بھی سالک کے دل و دماغ کو جنید و بایزید کے دور میں پہنچا دیتی ہے۔ اس کے ظاہر و باطن میں صوفیانہ صفات ابھرنے لگتی ہیں۔ میں نے اپنی حیات مستعار میں اتنی سریع الفیض شخصیت نہیں دیکھی۔

پاکستان میں آپ کے سلسلہ کو بڑی پذیرائی ملی ہے۔ لوگ جوق در جوق آپ کے سلسلہ مریدی میں داخل ہو کر تصوف سے لذت آشنا ہو رہے ہیں اور روایتی و رواجی صوفی آپ کی مخالفت میں لگے ہوئے ہیں لیکن ایسا تو ہر دور میں ہوا۔ کیا حضرت جنید بغدادی اور حضرت بایزید بسطامی کی مخالفت نہیں ہوئی؟ زر خالص پر لوگ بدگمانی کرتے رہتے ہیں اور وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو حضرت اخوند زادہ دامت برکاتہم العالیہ کی ذات گرامی سے شب و روز استفادہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی کے ساتھ آپ کی عمر دراز فرمائے اور سالکین پر تادیر آپ کا سایہ سلامت رکھے۔

پیر طریقت صوفی گلزار احمد سیفی☆

آپ شریعت مطہرہ میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد اور امام ابو منصور کے

☆ جامعہ گلزار سیفیہ رحمانیہ لبنات الاسلام چونگی امر سدھو، لاہور

تابع ہیں اور آپ طریقت میں اپنے پیر و مرشد خواجہ محمد ہاشم سمنگانی سے چاروں سلاسل میں

منازل طے کر کے خلافت یافتہ ہیں۔ اور آپ مجدد الف ثانی کے نقش ثانی ہیں۔ آپ کی تعلیمات اور توجہ کی برکت سے لاکھوں لوگ غفلت اور بے راہ روی سے نکل کر شریعت کے پابند اور متقی اور پرہیزگار بن گئے اور لاکھوں لوگوں نے آپ سے فیض روحانی حاصل کیا۔ آپ کی سخاوت اور کمالات کی برکت سے ہزاروں لوگوں نے آپ سے سند خلافت حاصل کی آپ کی نگاہ کرم سے دنیا کے کونے کونے میں ذکر خدا اور نعت رسول ﷺ کی محافل سج گئیں اور لوگوں کی زندگیاں بدل گئیں اور ہزاروں تشنگان کو آپ کی نظر کیمیا نے سیراب کیا اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے آپ کے مدح سراہیں اور آپ کی عظمت کو سلام کرتے علماء وصوفیا آپ کی دینی اور روحانی خدمت کو سلام کرتے ہیں۔ آپ کی کمال توجہ نے ہزاروں لوگوں کو درجہ کمال تک پہنچایا اور ان کو سند خلافت عطا فرما کر لوگوں کے لیے رہبر و راہنما بنا دیا اور آپ کے فیض یافتہ آپ کے خلفاء دنیا کے کونے کونے میں دین کی خدمت کر رہے ہیں اور ذکر خدا کی محافل کا انعقاد کر رہے ہیں اور لوگوں کو شریعت اور طریقت پر چلا دیتے ہیں۔ آپ کی نظر کرم نے ہماری زندگیاں بدل دیں۔ دنیا کے غموں سے آزاد کرا دیا۔ ہمیں سنت کا پابند بنا دیا اور قلبی ذکر کی دولت سے مالا مال فرما کر نقشبندیہ سلوک کی تمام تر منازل طے کروائی بلکہ سلسلہ چشتیہ، قادریہ اور سہروردیہ شریف کے کمالات سے نوازا۔

جی اے حق محمد☆

چند برسوں سے واجب التعظیم شیخ الاسلام حضرت قبلہ اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک مدظلہ العالی کا اسم گرامی سماعت نواز ہوتا رہا۔ آپ افغانستان سے تشریف لائے اور مہکتی ہواؤں کے ساتھ مطر نور بن کر قلوب و اذہان کی بنجر اراضی کو سرسبز و شاداب مرغزاروں میں تبدیل کرنے لگے یہ انقلاب ہے جو حضرت ختم المرسلین ﷺ نے دنیا میں برپا کر دکھلایا اور پھر اس کے ثمرات و فیوض و برکات کو حضرات صوفیاء کرام نے کرۂ ارضی کے کونے کونے تک پھیلایا۔ میں نے سب سے پہلے لندن کے ایک دینی اجتماع میں حضرت والا کے تربیت یافتہ مریدین کو دیکھا جو سراپا اخلاص، عشق الٰہی کا درد اور حب نبی ﷺ کا سوز لیے ہوئے اسلاف کا نمونہ بنے ہوئے تھے دل نے گہرا اثر لیا اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عارفانہ کلام روح میں گنگنانے لگا۔

☆ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

بے حجابانہ درا از در کاشانۂ ما
کہ کسے نیست بجز درد تو درخانۂ ما

پھر پاکستان میں چونگی نمبر 22 راولپنڈی کی جامع مسجد میں محترم ومکرم ڈاکٹر سرفراز صاحب سے شرف ملاقات کا موقعہ ملا۔ دل میں موجود اثرات اور گہرے ہو گئے پھر کئی مرتبہ جناب میجر محمد شریف صاحب سے ملنا جلنا ہوا دل کی گہرائیوں میں جذباتی وابستگی پختہ ہوتی گئی اور پھر حضرت مولانا شاہ رحمٰن سعیدی سیفی، حضرت مولانا نذیر محمد سیفی اور حضرت مولانا محمد شفاقت صاحب کی صحبت میں بیٹھنے کا موقعہ ملا تو پھل دیکھ کر درخت کی پہچان قوی سے قوی تر ہو گئی۔ یقین ہوا کہ حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک مدظلھم العالی کی شخصیت اس دور پرُ آشوب میں امت مسلمہ کی دینی روحانی امراض کے لیے طبیب مشفق و کامل کا درجہ رکھتی ہے۔ آج اہل دنیا تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ اگر انسانیت، محبت، وحدت اور اخوت کا درس کہیں سے مل سکتا ہے تو وہ صرف صوفیاء عظام کے آستانے ہیں اور حضرت اخندزادہ صاحب ان میں چمکتا ستارہ ہیں جن کی روشنی دنیا پرستی کے ظلمتکدوں میں امت کے لیے نور ہدایت ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث والتفسیر عبدالرزاق بھترالوی ☆

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے بندوں کی راہنمائی کے لیے علماء و مشائخ کو یہ توفیق بخشی کہ وہ بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہ راست پر لانے کی حتی الوسع سعی بلیغ فرما رہے ہیں۔ ان ہستیوں میں حضرت پیر سیف الرحمٰن افغانی صاحب بھی ہیں جو اپنی طرف سے لوگوں کو صحیح العقیدہ بنانے کی طرف اکثر اوقات صرف کر رہے ہیں اور ان کے خلیفہ مجاز حضرت ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب بھی ہیں جو اپنے پیر و مرشد کی طرح کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ علماء و مشائخ کی مساعی کو قبول فرمائے اور ان مزید ہمت و توفیق عطاء فرمائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دنیا کی سربلندی کے لیے اپنے کام کو جاری رکھیں۔ اگرچہ راقم کی ملاقات دونوں حضرات سے نہیں۔ نام سنے ہوئے کام کے متعلق احباب کے ذریعے علم حاصل ہے۔ تاہم اکابر علماء کرام کی تحریرات کو دیکھ کر سمجھا کہ اتنے بڑے بڑے علماء کرام کی تحریرات کے سامنے مجھ ہیچمدان کی تحریر کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ البتہ آنے والے احباب کے اصرار

☆ خطیب: جامعہ مسجد غوثیہ اسلام آباد مہتمم جامعہ جماعتیہ مہر العلوم راولپنڈی

پر یہ چند سطور تحریر کر دیں۔

اللہ تعالیٰ علماء و مشائخ کو متفق و متحد رکھے اختلاف سے بچائے رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین.

حضرت علامہ مولانا پروفیسر افضل جوہر☆1

حضرت شیخ طریقت حامی سنت ماحی بدعت قبلہ پیر سیف الرحمان صاحب قدس سرہ العزیز کے روحانی سلسلہ فیض کو گذشتہ 18 سال سے دیکھنے کا موقعہ میسر آیا۔ میاں صاحب کے ہاں راوی ریان حاضری کا موقعہ بھی ملا۔ بندۂ عاصی نے جو تین خوبیاں ان کے متوسلین میں دیکھیں وہ بہت کم مراکز میں اب نظر آتی ہیں۔

پہلی یہ کہ عملاً متصوفین کا اندازہ اور طریقہ اختیار کرتے ہیں لباس، اندازِ گفتگو اور معمولاتِ زندگی میں سادگی کے ساتھ اسلاف کی پیروی اس دور میں اللہ کا بڑا انعام ہے۔ گویا تصوف کی روح کو عملاً قائم رکھا ہے۔

دوسری اہم خصوصیت مشائخ اور نبی علیہ السلام کی ذات کے ساتھ ایسی بے ساختہ محبت جس پر سخت ترین مخالفین کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ لوگ اہل اللہ کی روش پر قائم ہیں۔ میں یقین سے کہا کرتا ہوں کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھیں تصنع اور ریاکاری کرنا آتا ہی نہیں۔ ایک مرتبہ راولپنڈی میں یارسول اللہ ریلی ﷺ کے موقعہ پر ان حضرات کے نعروں اور جذبات کو دیکھ کر مجھے رشک ہی نہیں بلکہ آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ یہ ایسا منظر تھا جو سادگی، بے ساختگی اور محبت رسول ﷺ میں وارفتگی کے انمٹ نقوش میرے قلب و ذہن پر قائم کر گیا۔ فیضانِ سیفی کے قسیم محترمی کرنل صاحب سے شرف نیاز و ملاقات بھی قلب کے جلد اور ایک ایسی قلبی کیفیت کا ذریعہ ثابت ہوئی جو سرمایہ زیست ہے۔

تیسری اہم خصوصیت کیفیت ذکر سے نوع انسانی کے قلوب کو جلا بخشا ہے اگرچہ فقیر کو تقسیم وتفویض ذکر کی صرف دو محافل میں شرکت کا موقعہ ملا۔

حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ☆2

اخوند زادہ حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب نقشبندی حنفی ماتریدی زید مجدہٗ ان

☆1 مہتمم: جامعہ حنفیہ مہریہ راولپنڈی وائس پرنسپل ایف جی کالج اسلام آباد

☆2 سجادہ نشین: آستانہ عالیہ بھیرہ شریف، سربراہ: جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

رجال عظیم میں سے ہیں جنھیں قدرت زوال پذیر معاشروں کے احیاء کے لیے منتخب فرماتی ہے۔ دور قحط الرجال سے گزرتے ٹوٹی ہوئی تسبیح کے دانوں کی طرح بکھرے اہل سنت والجماعت کے لیے آپ کی شخصیت عظیم ترین سہارا ہے۔ گزشتہ چند دہائیوں میں افق مغرب سے تشکیک و اضطراب اور بدعقیدگی کے اٹھتے طوفانوں نے ہمارے ماحول کو مکدر کرنا شروع کیا تو قدرت نے حضرت اخوندزادہ جیسی جلیل القدر ہستی کو علوم و معرفت کا امین بنا کر اصلاح احوال کے لیے مقرر فرمایا۔ جتنی مدت آپ آزاد قبائل میں قیام فرما رہے آپ کی خانقاہ مرجع خلائق رہی جب وہاں حالات ناسازگار ہوئے تو آپ نے داروغہ والہ (لاہور) کے قریب بستی فقیر آباد میں سکونت اختیار فرمائی اور اس علاقہ کو اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر سے نیا رنگ و روپ عطا فرمایا۔

حضرت قبلہ پیر صاحب کی شفقت و محبت اہل سنت والجماعت کے تمام حلقوں کے لیے عام ہے لیکن ہمارے ساتھ آپ کے قلبی لگاؤ اور تعلق کا انداز نرالا ہے۔ آپ کے لخت جگر قبلہ شیخ الحدیث حمید جان صاحب مدظلہ العالی ہر سال اپنے بے شمار مریدین کے جلو میں حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس پاک کے موقع پر تشریف لا کر اپنے پند و نصائح سے بھی نوازتے ہیں اور دعاؤں کی سوغات بھی عطا فرماتے ہیں۔

گزشتہ دنوں مجھے قبلہ پیر صاحب کی خانقاہ معلیٰ میں آپ کی مزاج پرسی کے لیے حاضری کا شرف حاصل ہوا جونہی اس وادی ایمن میں قدم رکھا ہر طرف نور نور چہروں کی بارات نظر ئی جو اللہ تعالیٰ کے بابرکت اور پاک ناموں کے ذکر سے فضاؤں کو روحانی مسرتوں سے مالا مال کر رہے تھے۔ اس مرد درویش کی بارگاہ میں حاضری کے وقت یہ احساس بڑی شدت کے ساتھ دامن گیر ہوا کہ فی الحقیقت یہی وہ ہستیاں ہیں جو اسلاف کی یادگار اور اس زمین پر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لیے شجر سایہ دار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ انہی نفوس قدسیہ کی برکت سے یہ ظاہری جہاں بھی قائم ہے اور انہی کے فیوضات سے دلوں کی دنیا آباد ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے فیضان کو تادیر جاری و ساری رکھے۔

یوں تو سلسلہ سیفیہ کے صداقت و مروت سے چمکتے چہروں میں سے ہر ایک شخص

اپنی مثال آپ ہے لیکن آپ کے خلیفۂ مجاز حضرت محمد میاں سیفی حنفی اپنے مرشد گرامی کی عظمتوں کے محافظ اور آستانہ کے جملہ متوسلین کے لیے مینارہ نور ہیں۔ حفظ مراتب کی اعلیٰ روایات کے امین اس مرد کامل سے جب بھی شرف ملاقات حاصل ہوا باطنی تازگی اور روحانی شادمانی کے نئے ولولے نصیب ہوئے وہ نہ صرف دوستوں کے دوست ہیں بلکہ دلداری کے جملہ رموز سے کماحقہ آشنا بھی ہیں۔ مجھے یہ کہنے میں باک نہیں کہ حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی سے ہمارے تعلقات کی استواری میں آپ ہی کا کردار بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت پیر سیف الرحمٰن نقشبندی زید مجدہٗ اور آپ کے صاحبزادگان کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے اور آپ کے متوسلین اور عقیدت مند آپ کی منشاء کے مطابق اتحاد اہل سنت اور باطنی اصلاح کی ذمہ داریاں باحسن وخوبی سرانجام دیتے رہیں۔

حضرت پیر طریقت محمد امجد ظہیر وکیل☆

میرے لیے انتہائی مسرت کی بات ہے کہ ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے بانی قیوم زماں، قندیل نورانی، تاجدارِ ولایت، منبع، رشد و ہدایت، سیدنا اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک صاحب قدس سرہ العزیز کی حیات طیبہ پر ایک عظیم الشان اور رفیع المرتبت کتاب (انوار رضا کا حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی نمبر) ترتیب دی جارہی ہے۔

امر ہوا کہ میں حضرت مبارک صاحب مدظلہٗ العالی کی بارگاہ میں اپنا ہدیۂ عقیدت ومحبت پیش کروں جب میں نے کچھ لکھنے کا ارادہ کیا تو میری جبین ندامت سے عرق آلود ہو گئی کہ کہاں ایک ذرہ ناچیز اور کہاں آفتابِ عالمتاب، کہاں ایک آب جو اور کہاں ایک بحرِ بے کنار، کہاں ایک ستارہ اور کہاں ماہتاب ضیاء بار کہاں ایک خارِ راہ اور کہاں گل نو بہار قلم میں طاقت نہ تھی کہ کچھ لکھ پائے، بہت سوچا کہ کہاں سے لکھوں، کیسے لکھوں بہت بڑا امتحان آن پڑا ہے کیونکہ اس عظیم المرتبت شخصیت کے حضور خراجِ عقیدت ومحبت پیش کرنا مجھ جیسے

☆ آستانہ عالیہ مرشد آباد شریف فیصل آباد۔ 0300-8660001

ناقص کے بس کی بات ہی نہیں۔ اخوندزادہ مبارک صاحب مدظلہٗ العالی کو جو بلند مرتبہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ اس کی حقیقت وہی مالک حقیقی جانتا ہے۔ عاجز تو اتنا جانتا ہے کہ مجھ جیسے لاکھوں گم کردہ راہوں کی ہدایت آپ کی ہی نظر کیمیا کا صدقہ ہے۔

میرے آقائے نعمت، میرے محسن و مربی، سیدی و مرشدی و مولائی حضرت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ العالی کے قدمین سے وابستہ ہوا تو آپ کے لبوں پر ایک ہی شخصیت کی بات تھی، ایک ہی ذات سے والہانہ عقیدت کا اظہار تھا۔ ہر بات میں اپنے مرشد کامل حضرت اخوندزادہ مبارک صاحب کا ذکر فرماتے اور ہر سانس کے ساتھ اپنے مرشد کامل کے گن گاتے نظر آئے۔ آپ ہی کے فیض سے یہ نسبت حاصل ہوئی۔ مجھے فخر ہے کہ میری نسبت عہد حاضر کی سب سے عظیم روحانی شخصیت کے ساتھ ہے۔ ان ہستیوں کی نظر عنایت کی روحانیت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا پَرتو دیکھنا ہے تو مبارک صاحب کو دیکھ لیں۔ حضرت شاہ نقشبند رحمہ اللہ کے سارا فیض، حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی محفل کا رنگ دیکھنا ہے، حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا فیض نظر دیکھنا ہے تو اس مبارک ہستی کے پاس چلے آؤ، یہ میری عقیدت اور خوش فہمی نہیں ہے۔ بلکہ میں پورے وثوق سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ تمام سلاسل عالیہ کے بزرگانِ کاملین کا سارا فیض حضرت مبارک صاحب تقسیم فرما رہے ہیں۔

علامہ محمد مقصود احمد چشتی قادری ☆

راقم نے حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمتہ کے سالانہ عرس مبارک پر اجلاس کی صدارت کے لیے حضرت قبلہ پیر طریقت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب زید مجدہ کو جناب مولانا پیر عابد حسین سیفی کے توسط سے مدعو کیا۔ آپ نے کمال شفقت دعوت کو قبول فرمایا اور تشریف لا کر ہمیں ممنون و مشکور فرمایا۔ حضرت صاحب سے استدعا کی گئی کہ آپ نماز مغرب کی امامت سے ہمیں مشرف فرمائیں لیکن آپ نے راقم کو ارشاد فرمایا کہ آپ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب ہیں۔ لہٰذا ہم آپ کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔

☆ سابق خطیب: جامع مسجد دربار داتا گنج بخش لاہور۔ 0300-4425786

نماز سے قبل حضرت صاحب نے اپنا جبہ مبارک بطور تبرک راقم کو پہنایا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد ذکر الٰہی کی باوقار محفل منعقد ہوئی۔ اس محفل سے متاثر ہو کر کثیر تعداد میں فساق اور بے راہرو افراد نے گناہوں سے توبہ کی اور صالح اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا عہد کیا۔ ان افراد کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں میں نے اس سے اندازہ لگا لیا کہ حضرت صاحب واقعی ایک روحانی شخصیت ہیں جن کی صرف ایک نگاہ سے ایسے بدقماش لوگوں کی سیرت سیئہ سیرت حسنہ میں تبدیل ہو گئی۔ حالانکہ ایسے لوگوں کو اس وقت تک صحبت میسر نہیں آئی تھی۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

دوسرے دن صبح کے ناشتہ میں ملاقات ہوئی تو راقم نے آپ سے مختلف مسائل پر عربی میں گفتگو کی۔ اس گفتگو کے دوران اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمتہ کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ اپنے وقت کے عظیم فقیہہ، محدث، مفسر جامع المعقول والمنقول اور صحیح عاشق رسول اللہ ﷺ تھے۔ میں ان کی شخصیت سے انتہائی متاثر ہوں اور ان کے تمام فتاوی جات کی تائید کرتا ہوں۔ آپ نے اس محفل میں طریقت کی اہمیت پر گفتگو فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمتہ کا ارشاد "لولا السنتان لھلک النعمان" میں حرف سین مضموم ہے یعنی اسے السنتان پڑھا جائے تو اس میں ایک سنت سے مراد طریقت ہے اور دوسری سے شریعت بنابریں اس قول سے واضح ہوا کہ حضرت امام صاحب نے حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ سے شریعت اور طریقت کے اسباق حاصل فرمائے۔

حضرت صاحب موصوف نہ تو میرے مرشد ہیں اور نہ ہی استاد۔ میں نے عرس کے حوالہ سے ان دو مجلسوں سے اندازہ لگایا کہ آپ اپنے وقت کے معتبر عالم دین ہیں۔ انتہائی متقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے عظیم پیکر ہیں۔ آپ اسلامی دنیا کی ایک انقلابی اور روحانی شخصیت ہیں۔ ہر دور میں اچھے لوگوں کی مخالفت ہوتی رہی ہے۔ آج کل بعض حضرات اپنی کم علمی یا تعصب کی بناء پر ان کی مخالفت کر رہے ہیں جو کہ

سراسر انصاف کے منافی ہے۔

حضرت علامہ صاحبزادہ غلام مرتضیٰ شازی ☆

مخدوم السالکین حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی مدظلہ وہ نابغہ عصر شخصیت ہیں۔ جنھیں دیکھ کر اسلاف کا دور یاد آ جاتا ہے۔ موصوف سالکین کے سرخیل ہیں جو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال محبت و متابعت سے تصوف کے اعلیٰ و ارفع مقام اور بلند ترین مراتب پر فائز ہو کر خلافت الٰہیہ اور آقا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نیابت کبریٰ کے منصب پر متمکن ہوتے ہیں۔

پیر صاحب سے میری کافی نشستیں رہیں۔ ہر مجلس میں محبت الٰہی، ذکر الٰہی کے جلوے بکھرے جنھیں متلاشیاں سمیٹ سمیٹ لیتے۔ قبلہ والد گرامی دامت برکاتھم سے ایک علمی نشست کے دوران میں بھی حاضر تھا۔ یوں لگتا تھا کہ علم کی برکھا برس گئی یوں جو تھمنے کا نام نہیں لے رہی۔ اطمینان قلب کی وہ دولت جو حکمت، فلسفہ اور کلام کی کتابوں کے انبار سے تلاش بسیار کے باوجود نہیں ملتی وہ جو قبلہ والد گرامی مدظلہ اور پیر صاحب کی چند لمحات کی صحبت میں حاصل ہو گئی۔

تصوف وسلوک کے راہ نوردوں کے سرخیل تصوف وسلوک کے طالبوں کی طرف یوں توجہ فرماتے ہیں کہ بقول کسے

اے پناہ من حریم کوئے تو
من بامیدے رمیدم سوئے تو
آہ زاں در دے کہ در جاں و تن است
گوشہ چشم تو دار دے من است
تیسرام را تیز گرداں کہ من
محنتے دارم فزوں از کوہکن

☆ مہتمم: جامعہ رضویہ ضیاء القرآن شیخوپورہ

استاذ العلماء علامہ محمد بشیر الدین سیالوی☆

20 صفر المظفر کا دن قمر العلوم جامعہ معظمیہ گجرات کی تاریخ کا ناقابل فراموش دن ہے، ظہر کی نماز کے لیے جامعہ کی نظامی مسجد میں حاضر ہوا تو مسجد کو پرنور پایا۔ روحانی لوگوں کی کثیر تعداد صف بستہ باادب نماز کا انتظار کر رہی ہے۔ سب کے سروں پر سفید عماموں کے تاج سجے ہیں پرُسکوں چہروں پر چمنستان کا سبزہ آنکھوں میں شراب محبت کا نشہ کسی کامل مرشد کی صحبت کے فیضان کی نشاندہی وغمازی کر رہا ہے یہ سب مرید اور خلیفے تھے اور امامت فرما رہے تھے ان کے پیر طریقت ملجا و ماوی حضرت پیر سیف الرحمٰن قدس سرہ تھے۔ نماز کے بعد فقیر کے کمرے میں تشریف لائے۔ مختصر مگر پرُلطف اور یادگار نشست ہوئی۔ پیر سیف الرحمٰن گفتگو فرما رہے بلکہ علم وحکمت کے موتی لٹا رہے تھے زبان سے چشمہ دانش جاری تھا اور آنکھوں سے مئے وحدت پلا پلا کر سب کو مست و بے خود بنا رہے تھے۔ مریدین باصفا کہہ رہے تھے۔

ملتا نہ عمر بھر مجھے مفہوم زندگی
لیکن تیری نظر کے اشارہ سے مل گیا

ان کے مریدین میں کمال درجے کی عقیدت اور محبت اور ادب دیکھنے میں آیا ہر ایک کا حال پکار پکار کر کہہ رہا تھا۔

باغ بہشت سایہ طوبیٰ و مقر حور
با خاک کوئی دست برابر نمی کم

مخلصین کی جماعت کو دیکھا تو سید عالم ﷺ کا ارشاد گرامی یاد آیا ان العالم یستغفرله من فی السموات والارض والحیتان فی جوف الماء اور آپ نے فرمایا العلماء ورثته الانبیاء. حضرت پیر صاحب علم و آگہی کے جن بلندیوں پر خیمہ زن ہیں وہاں ہر ایک کا پہنچنا ناممکن ومحال ہے اس کے ساتھ ساتھ اللہ کریم نے ذکر کی نعمت جو قسام ازل نے بڑی فیاضی سے عطا فرمائی ہے قابل رشک ہے کیونکہ ذکر کرنے والے کو ھم اشرفی من عنده اور ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم کی سوغات سے ملتی ہے۔

☆ مہتمم: قمر العلوم قمر سیالوی روڈ گجرات

حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب عالم باعمل ہر راہ نوردشوق ہر باذوق ہر نظافت پسند ہر بلند اخلاق اوراعلیٰ کردار کے مالک پیران پرخمار آسوں پر بلا جادو ہے۔ روحانی کشش اور جاذبیت ہے غضب کی مستی ہے اور مست و بیخود کرنے کی صلاحیت ہے۔ صیاد نخچیری سکھانے کا فن خوب ہے ان کی بزم محبت بحر عقیدت مندوں پر اسرار جہانگیری لکھتے ہی قصہ مختصر بندہ کو مولا تک پہنچانے کی سعی بلیغ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے فیض کو عام فرمائے۔

علامہ مفتی غلام فرید ہزاروی سعیدی رضوی سیفی رحمۃ اللہ علیہ ☆

اعتقادی و نظریاتی اعتبار سے اور بعض بریلوی کہلانے والوں نے ان کے (حضرت اخندزادہ صاحب سرکار) خلاف معاندانہ کارروائی شروع کر رکھی ہے کہ وہ سنی حنفی نہیں حالانکہ وہ یاغوث اعظم دستگیر کو جائز فرماتے ہیں بلکہ یا غوث اعظم دستگیر نامی پمفلٹ اپنے آستانے سے شائع کیا ہے تمام عقائد میں اہلسنت بریلوی سے پوری پوری مطابقت رکھتے ہیں عرس کرواتے ہیں میلاد مناتے ہیں آستانے پر عرس کے موقعہ پر سلام مع القیام بھی پڑھا جاتا ہے۔ بہر حال منکرین و معاندین جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے ہیں ہدایۃ السالکین میں کوئی ایک بھی ایسی بات نہیں ہے جس کو کفر یا ضلالت یا فسق قرار دیا جاسکے محض خوابوں کو خصوصاً مریدین یا خلفاء کی خوابوں اور انہی کی تعبیرات کو بنیاد بنا کر کسی پر کفر کا فتوی لگانا یا ضلالت کا فتوی لگانا کہاں کی عقلمندی ہے پھر خواب میں انبیاء کو امامت کرانے کو کفر کی وجہ قرار دیں کتنی زیادتی ہے کیا بیداری میں امام الانبیاء کو امامت کرانا کفر ہے اگر ہے تو پھر صدیق اکبر اور عبدالرحمٰن بن عوف کے متعلق کیا فتوی دیا جائے گا اگر بیداری میں یہ امر وجہ کفر نہیں تو خواب میں کیونکر یہ وجہ کفر ہے پھر امامت وجہ فضیلت و وجہ فضیلت ہے ہی۔ کسب کیا مفضول افضل کو امامت نہیں کرا سکتا یقیناً کرا سکتا ہے البتہ شیعہ کے نزدیک امامت وجہ افضلیت مگر ہم تو اہلسنّت ہیں ہمارے نزدیک تو ضروری نہیں کہ افضل ہی امام ہو مفضول بھی امام ہوسکتا ہے جیسا کہ کتب علم کلام میں شیعہ اور سنی کے درمیان اس کو بھی وجہ فرق بتایا گیا ہے کہ کتب علم کلام میں شیعہ اور سنی کے درمیان اس کو بھی وجہ فرق بتایا گیا ہے

☆ سابق ایم بی اے، استاذ العلماء شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ فاروقیہ گوجرانوالہ

اور افضل مفضول سے دعا بھی کرا سکتا ہے یہ عجز و انکساری و تواضع اور شفقت کی بنیاد پر ہوتا ہے نہ کہ وہ مفضول ہے جیسا بعض روایات سے یہ نسبت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ کو اویس قرنی رحمتہ اللہ کے پاس جاتے وقت فرمایا کہ ان سے میری امت کی بخشش کی دعا کرنا کیا یہ دلیل افضلیت ہے ہرگز نہیں۔ اور یہ کہنا کہ غوث پاک سے چھ درجے فوق مقام عبدیت میں ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ بھی جھوٹ ہے۔ آپ نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں فرمایا یہ بھی کسی خلیفہ کا خواب اور اس کی تعبیر کے ضمن میں ہے بہرحال یہ جزوی فضیلت پر بھی محمول ہوسکتا ہے اگر وحدت اہلسنّت کے عقیدہ کے مطابق بعض خوبیوں کے لحاظ سے خلفاء ثلاثہ سے افضل ہو سکتے ہیں تو امت محمدیہ کا کوئی ولی بھی غوث پاک سے جزوی لحاظ سے افضل ہوسکتا ہے اگر وہ کفر و ضلالت و فسق نہیں تو یہ بھی نہ کفر ہے نہ ضلالت نہ فسق ہے۔ کلی لحاظ سے خلفاء ثلاثہ حضرت علیؓ سے افضل ہیں اور شیخین کے حضرت علیؓ سے افضل ہونے پر اجماع بھی ہے مگر حضرت عثمانؓ کی حضرت علیؓ سے افضلیت قطعی نہیں بلکہ ظنی اور غیر اجماعی ہے چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ میں امام ابن حجر فرماتے ہیں۔ **جوربه ان افضلية ابی بکر رضی الله تعالی عنه علی الثلاثته ثم عمر علی الاثنین محمع علیه عند اهل السنته لا خلاف بیحکم فیه والاجماع یطیر القطع واما افضلیة عثمان علی علی رضی الله تعالی عنه فظنیة لا بعض اکابر اهلسنت کسفیان الثوری فضل علیا علی عثمان وما وقع فیه خلاف بین اهل السنة ظنی** یعنی خلفاء اربعہ کے درمیان افضلیت کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابوبکر کی افضلیت خلفاء ثلاثہ پر پھر حضرت عمر کی فضیلت بقیہ دونوں پر اہلسنت کے نزدیک اجماع ہے۔ یہاں کوئی اختلاف نہیں ہے اور اجماع قطعیت کا فائدہ دیتا ہے اور حضرت عثمان کی افضلیت حضرت علی پر تو فضیلت ظنی ہے کبھی بعض اکابر اہلسنّت مثلاً سفیان ثوری کے نزدیک حضرت علی افضل ہے حضرت عثمان سے اور جس چیز میں اہلسنّت کے مابین اختلاف ہو وہ ظنی ہوتی ہے۔

اگر جناب سفیان ثوری علیہ الرحمتہ کے نزدیک حضرت علی حضرت عثمانؓ سے افضل

ہیں تو پھر کیا سفیان ثوری پر کفر یا ضلالت یا فسق کا فتوی لگایا جائے گا یاد رہے یہاں فضیلت کلی کی بات ہے نہ کہ جزوی کی۔ یونہی حضور غوث پاک سے بھی کوئی ولی اگر جزوی طور پر افضل ہو جائے تو کیا قیامت ہے جب غوث پاک کا قیامت تک آنے والا اولیاء کرام سے افضل ہونا نہ قرآن میں منصوص ہے نہ حدیث میں، نہ اجماع میں، نہ ائمہ مجتہدین کے نزدیک، جو اس کا مدعی ہے وہ ضرور پیش کرے مگر کوئی قیامت تک اپنی مرضی پیش نہیں کر سکتا بلکہ غوث پاک کے قیامت تک رہا آنے والے تمام اولیاء پر افضل طور پر کلی ہونے کی نص بھی موجود نہیں ہے بلکہ اپنے زمانے کے اولیاء سے افضل ہونے پر بھی نص میں موجود نہیں ہے بہرحال مقصد یہ ہے کہ حضرت صاحب قبلہ عالم کی کوئی بھی تحریر ایسی نہیں جس کو کفریہ یا گمراہانہ قرار دیا جا سکے خدا تعالیٰ ان معاندین و حاسدین کو ہدایت عطا فرمائے اور حق گوئی کی توفیق مرحمت فرمائے اور آپ کے کلام کو سمجھنے کی توفیق بھی دے تا کہ یہ لوگ گمراہی سے بچ سکیں حضرت صاحب نے بندہ کے سامنے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کو تین بار عاشق رسول الشیخ بہت بڑے عالم قرار دیا تھا۔ اور ہدایت السالکین کے متعدد صفحات میں مولانا احمد رضا کا علامہ احمد رضا، اعلیٰ حضرت احمد رضاء اور امام احمد رضا بھی لکھا ہے پوری بات کی دلیل ہے کہ باوجود بریلوی نہ کہلانے کہ آپ ان کی عظمت بزرگی اور تبحر علمی کے قائل ہیں اس کے باوجود ان کو دیوبند قرار دینا یا مشکوک قرار دینا یا مذبذب سمجھنا کوئی دیانتداری نہیں ہے اور ان کے خلاف نعوذ باللہ کفر کے فتوے لیتے پھرنا یا دینا بھی کوئی عقلمندی اور ایمانداری نہیں علامہ عبدالغنی تو الحدیقہ الندیہ ص 242 ج 1 میں فرماتے ہیں کہ ولی کی ولایت کا انکار، ولی کو اذیت دینا کفر ہے ان کو کافر کہنے والا موذی کیونکہ خود کافر نہ ہوگا تو یقیناً وہ خود کافر ہے۔

حافظہ قاریہ تسنیم کوثر ہاشمی ☆

از بروئے سجدہ عشق آستانے یافتم
سر زمین بود منظور آسمانے یافتم

☆ شیخ الحدیث و مہتمم: جامعہ سیفیہ رحمانیہ للبنات الاسلام (گجرات)

اللہ تعالیٰ کے گونا گوں نا قابل شمار احسانات میں سب سے بڑا احسان حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس ہے اور آپ ﷺ کا سب سے عظیم احسان دین کامل ہے۔ آپ ﷺ نے تلاوت آیات اور تعلیم حکمت کے ذریعے تزکیہ کا وہ عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ جس نے مس خام کو کندن بنا دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ایک ایسی جماعت کی تشکیل کی جس کی تعریف آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ نے خود فرمائی کہ ''میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے فلاح پاؤ گے۔'' صحابہ کبار کے بعد اس مقدس مشن کو تابعین نے جاری رکھا۔ تابعین کے بعد اولیاء اللہ نے تبلیغ و اصلاح امت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ یہ مبارک گروہ ہر دور میں موجود رہا۔ یہی وہ جماعت ہے جس کا ذکر قرآن حکیم میں یوں کیا گیا۔ کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنهون عن المنکر. اولیاء اللہ کے اسی گروہ کو صالحین، عباد الرحمٰن، اخیار اور ابرار کے ناموں سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ ان تمام حضرات کی زندگیاں قرآن و سنت کا قابل رشک نمونہ تھیں۔ یہ حضرات روحانی ترقی کے لیے رہبانیت کو نہیں بلکہ اتباع شریعت کو لازمی قرار دیتے تھے۔ حضرت خواجہ جنید بغدادی کے بقول ''یہ راہ صرف وہی پا سکتا ہے جس کے سیدھے ہاتھ میں قرآن پاک اور بائیں ہاتھ میں سنت مصطفیٰ ﷺ ہو اور دونوں چراغوں کی روشنی میں راستہ طے کر لے۔'' یہ لکھتے ہوئے میرا قلم فخر سے جھوم رہا ہے کہ اللہ کریم نے مجھ گنہگار کو اپنے ایسے ولی کامل و مکمل و اکمل کے در کی گدائی عطا فرمائی ہے۔ جس کا ثانی اس دور میں تلاش کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی نظر آتا ہے۔ یہ فخر مجھ گنہگار کو ہی نہیں وقت کے ہزاروں جید علماء، شعراء، بلغاء، اتقیاء، صوفیاء اور امراء کو بھی ہے۔ آپ کی خانقاہ شریف (آستانہ عالیہ منڈیکس علاقہ کھجوری) ترویج و اشاعت اور اصلاح و تربیت مریدین اور خدمت خلق کے لیے وقف ہے۔ رشد و ہدایت کی جو شمع آپ نے روشن کر رکھی ہے۔ اس سے مستفید و مستفیض ہونے کے لیے ملک پاکستان کے ہر شہر کے علاوہ بیرون ممالک سے آنے والوں کی قطاریں لگی رہتی ہیں۔ اور یہ باب حق، متلاشیان حق کے لیے ہر وقت کھلا

رہتا ہے۔

حضرت اخند زادہ مبارک کا سراپا جس کو ایک نظر دیکھنے کے لیے سالکین تڑپتے رہتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ آپ کی صورت، آپ کی سیرت، آپ کی رفتار، آپ کی گفتار، آپ کی ہر روش، آپ کی ہر ادا، آپ کا ہر کردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہترین مرقع اور منہ بولتی تصویر ہے۔ **ذلک فضل الله یوتیه من یشاء**. ولی چونکہ وہی شخص ہوتا ہے جو نبی کی اتباع کا قابل تقلید نمونہ پیش کرتا ہے۔ اس کی زندگی اتباع شرع کے سانچے میں ڈھلی ہوتی ہے۔ اس کی گفتار و کردار اس کی صورت اور سیرت علم اور عمل سے ہر لمحہ یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی زندگی رضائے الٰہی کے لیے وقف ہے۔ پروردگار کو راضی کرنے میں سرگرداں نظر آتا ہے۔ محبوب کی پیاری پیاری اداؤں کو اپنا لائحہ عمل اور ضابطہ حیات بنایا ہوتا ہے وہ خود بھی قرب خداوندی حاصل کرنے میں کوشاں رہتا ہے۔ اور مخلوق خدا کو بھی **ففروا الی الله** کا ایمان افروز سبق پڑھاتا رہتا ہے۔ الحمدللہ سیدنا و مرشدنا سرکار اخند زادہ مبارک میں مذکورہ تمام باتیں بدرجہ اتم موجود ہیں جنھیں دیکھ کر دل بے ساختہ پکار اٹھتا ہے۔

جس کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

آپ کے اوقات و معمولات کے انضباط سے ہی واقفیت حاصل ہو جائے تو اندازہ لگانا مشکل نہیں رہتا کہ اتباع سنت کے ساتھ ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کو کس حد تک ادا کرنے کا اہتمام فرماتے ہیں۔ آپ کا آستانہ عالیہ پر حاضر ہونے والے سالکین اور دیگر مہمان بھی کتنے خوش نصیب ہیں جن کی مہمان نوازی کے لیے روایتی آستانوں کی طرح دیگر مریدین اور غلام نہیں بلکہ سرکار مبارک صاحب کے اپنے لخت جگر اور پوتے اس خیال سے بے نیاز کہ وہ کسی پیر کی اولاد ہیں ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ آستانہ عالیہ کے اندر خواتین کے ماحول میں بھی شریعت مطہرہ اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا جذبہ اور عمل موجزن نظر آتا ہے غرض یہ کہ ؎

سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے

سرکار اخندزادہ مبارک کی ذات ہو یا آپ کے اردگرد کا ماحول، ہر چیز میں اللہ کی شان وعظمت کے جلوے نظر آتے ہیں۔ خود بخود زبان سے خدا کا ذکر اور اس کی حمد جاری ہو جاتی ہے۔ پریشان حال کو اطمینان قلب اور مردہ دل کو حیات قلب نصیب ہو جاتی ہے۔ ہر طرف ذات خداوندی کے جلوے بکھرے نظر آتے ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ ؎

پیر کامل صورت ظل الہ
یعنی دید پیر دید کبریا

اس پرفتن دور میں کہ عارفین معرفت اور فقرائے حقیقت کا قحط الرجال ہے۔ جس میں مذہبی اور اخلاقی حس یہاں تک مردہ ہو چکی کہ تکبر ونخوت کو عزت، لڑائی فساد کو مباحثہ، کینہ کو حلم، نفسانی خواہشات کو محبت، ہذیان کو معرفت، بے دینی کو فقر اور ترک شریعت کو طریقت کا نام دینے والے کچھ پیر حضرات جو دین اسلام کو بدنام کر کے فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں اور سرکار اخندزادہ مبارک کی مخالفتوں کا جال بچھانے میں کوشاں ہیں انھیں نہیں بھولنا چاہیے کہ ؎

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

متلاشیان حق کو بہکانے کی کوشش کرنے والے کو سوچنا چاہیے کہ جن لوگوں کو یہ اللہ کے ولی کامل سے دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ تو یاایھا الذین امنو اتقوا اللہ وکونو مع الصدقین اور واتبع من اناب الی پر عمل پیرا ہیں۔ تو یہ بہکانے والے کیوں من عادلی ولیا فقد اذنتہ بالحرب کا مصداق بن کر اپنی آخرت خراب کر رہے ہیں۔ ایسے چند نام نہاد پیر جو مسند رشد و ہدایت پر براجمان ہیں۔ غور کریں کہ ان کے معمولات مصطفیٰ ﷺ سے کتنی مطابقت رکھتے ہیں۔ کیا اسی طرح ان کے رگ و پے میں بھی عشق رسول اللہ ﷺ سمایا ہوا ہے؟ کیا وہ بھی ظاہری اور باطنی علوم سے مالا مال ہیں؟ اتباع سنت کا کس درجہ اہتمام کرتے ہیں؟ مشتبہ کھانے سے کس درجہ گریز کرتے ہیں؟ غیر شرعی امور کے ارتکاب سے بچنے کے کتنا اہتمام کرتے ہیں؟ اگر ان تمام باتوں کا موازنہ کر لیا گیا تو یقیناً سرکار اخندزادہ مبارک قدس سرہ کو نگاہ تنقید کی بجائے نگاہ تقلید سے دیکھنے پر مجبور ہو

جائیں گے۔ نگاہ کا فتور ختم ہوتے ہی انشاء اللہ آپ کی ذات مبارک شفاف آئینے کی مانند نظر آ جائے گی۔ اس لیے کہ حضرت موصوف صاحب حال ہیں اور صاحب حال بغیر حلال کے سمجھ نہیں آتا۔ صاحب حال کا قال بھی حال ہے۔ اس کی خاموشی بھی حال اور اس کا قرب حال پیدا کر سکتا ہے۔ اللہ والوں سے دور رہتے ہوئے صرف ہماری زبان اللہ اللہ کہتی ہے۔ حالانکہ اللہ لفظ نہیں، اللہ آواز نہیں، اللہ پکار نہیں، اللہ تو ذات ہے اور اس ذات کا تعلق دل سے ہے۔ دل اگر اللہ سے متعلق ہو جائے تو جلوہ گاہ کبریا بن جاتا ہے۔ آئینہ دل جتنا مصفی ہوگا۔ جلوہ حق اتنا ہی آسانی سے قبول کر لے گا کیونکہ یہ سفر حقیقت ہے اور تلاش حقیقت، تلاش حق آگاہ، تلاش صاحب دلاں اور تلاش امام زماں کے لیے اپنی اصلاح ضروری ہے۔ ابوجہل کو دیدار سے تقرب حاصل نہیں ہو سکتا نہ ہی پہچان پیدا ہوتی ہے جبکہ اویس قرنی کو تقریب مکانی کے بغیر ہی دیدار حاصل ہو جاتا ہے اور معرفت بھی نصیب ہو جاتی ہے۔ الحمدللہ حضرت کا فیضان گھر گھر پہنچ رہا ہے اور پہنچتا رہے گا۔ آپ کا وجود مسعود امت مسلمہ کے لیے کسی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقربین کی غلامی عطا فرمائے اور ان کی پہچان کے لیے چشم بینا سے بھی نوازے۔ آمین

مولانا سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی☆

بندہ ناچیز کی ابھی تک اخوندزادہ صاحب سے ملاقات تو نہیں ہو سکی مگر دیکھنے میں آیا ہے جب بھی کوئی ایسا موقع آیا ہے جس میں کسی حوالہ سے بھی حضور نبی کریم ﷺ کی ناموس کا موقع آیا ہے تو سلسلہ سیفیہ کا کردار نمایاں نظر آیا ہے اور اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب کے مریدین اور خلفاء نے من حیث الجماعت بھرپور طریقہ سے شمولیت اختیار کی ہے اور باڑہ کے علاقہ میں بھی انھوں نے ایک ایسا کردار ادا کیا ہے جس میں شیخ مجدد کی جھلک نظر آتی ہے یہی سلسلہ عالیہ مجددیہ کی خصوصیت ہے کہ باطل کے سامنے ڈٹ جانا اور حق بات کرنا ان کی وراثت ہے چاہے مقابلہ میں وقت کا جہانگیر ہی کیوں نہ ہو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کردار باطل کے سامنے ادا کرنا اللہ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں جبکہ باطل کے

☆ خطیب پاکستان: حافظ آباد (پنجاب) 0300-9425197

پاس ظاہری وسائل وافر مقدار میں ہوں اس کے باوجود باطل قوتوں کی پرواہ نہ کرنا اللہ کے خاص بندوں کی صفت بیان کی گئی ہے لہٰذا بندہ دعا گو ہے کہ حضرت اخوندزادہ صاحب کو اللہ کریم حضور نبی کریم ﷺ کے صدقے تمام فتنوں سے محفوظ فرمائے اور اپنے خاص فضل کرم سے نوازے اور دین حقہ کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں اور آپ کا فیضان عام فرمائے آمین ثم آمین۔

مفتی محمد حسین صدیقی کیلانی ☆

عالم شریعت، سالک راہِ طریقت، شیخ العلماء، سید العرفاء، حجتہ اللہ فی زمانہ، آیۃ اللہ فی اعوانہ، حامل نسبت نقشبندیہ، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت اخوند زادہ پیر سیف الرحمٰن دامت برکاتہم القدسیہ (پیر ارچی مبارک) آستانہ عالیہ فقیر آباد شریف کے حضور ارمغانِ نیاز

چند یوم قبل دورانِ سفر ''راوی ریحان'' کے پاس سے گزر ہوا۔ نمازِ ظہر کا وقت قریب تھا فیصلہ کیا کہ نمازِ ظہر اہل سنت کے عظیم روحانی آستانہ عالیہ ''راوی ریحان شریف'' پر باجماعت ادا کی جائے اور ساتھ ہی سجادہ نشین پیر طریقت، رہبر شریعت حضور میاں محمد حنفی سیفی دامت برکاتھم العالیہ کی زیارت بھی ہو جائے گی۔ الحمدللہ دونوں سعادتیں نصیب ہوئیں۔ اس موقع پر آستانہ عالیہ کے بہت سے خصوصی خدام سے ملاقات بھی ہوئی۔ میرے ساتھ صاحبزادہ قاری غلام سرور حیدری اور قاری محمد اعظم چشتی صاحب بھی تھے۔ حضرت صاحب نے علماء کے ساتھ بڑی محبت وعقیدت کا عملی نمونہ پیش کیا۔ بعض خدام سے پتہ چلا کہ حضرت قبلہ اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب کی دینی وملی خدمات کے پیش نظر آپ کے حالات زندگی پر ایک کتاب لکھی جا رہی ہے۔ مجھے بھی اپنے تاثرات قلمبند کرنے کو کہا گیا۔ لہٰذا ''ذکر الانبیاء عبادۃ و ذکر الاولیاء کفارۃ'' کو پیش نظر رکھتے ہوئے چند حروف قطعہ قرطاس پر رقم کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

☆ دارالعلوم نعمانیہ گوجرانوالہ

چونکہ تاحال بندہ کو حضرت قبلہ پیر صاحب سے ملاقات کا اتفاق نہیں ہوا مگر چند علمائے اہل سنت جنہیں آپ سے ملاقات اور آپ کی زیارت کا موقع نصیب ہوا (جن میں قابل ذکر ''شارح مکتوباتِ امام ربانی، عاشق رسول جناب علامہ پیر محمد سعید احمد مجددی علیہ الرحمہ اور استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد نصرت اللہ مجددی صاحب ہیں) کی زبانی حضرت پیر صاحب کا تعارف ہوا جس کی روشنی میں یہ چند سطور سپردِ قلم کر رہا ہوں۔ روایت علماء سے معلوم ہوا کہ آپ کے سر میں دماغ عالمانہ، سینے میں دل صوفیانہ، لباس میں جھلک درویشانہ، اندازِ سخن محققانہ اور طرزِ حیات مجاہدانہ ہے۔ آپ بیک وقت عالمانہ جلال، صوفیانہ جمال اور درویشانہ کمال کے وارث ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ جیسی شخصیات اپنے جلیل القدر اور اعلیٰ کارناموں کی بدولت تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہوتی ہیں اور جو قیامت تک زندہ رہتی ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان تاریخ ساز شخصیات کی سیرت و کردار اور اعلیٰ کارناموں پر کچھ لکھنا بڑا جاں گسل اور محنت طلب کام ہوتا ہے۔

تاریخ برصغیر کے اوراق کو اُلٹ کر دیکھا جائے تو انبیاء کرام علیہم السلام کے علمی اور روحانی فیضان کے امین بزرگان دین اسلامی اقدار کی نگہداری اور عظمت رسول ﷺ کی پاسداری کا حق ادا کرتے رہے اسی افق ولایت کے نیر تاباں حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن صاحب ہیں جن کی زندگی شریعت مطہرہ کی پابندی کے ساتھ ساتھ، تزکیہ نفس، مجاہدہ اور ضبط نفس کا اعلیٰ نمونہ بھی ہے۔ آپ کی شخصیت حقیقت سے آشنا اور مظہر نورِ خدا ہے۔ آپ کی ذات بے یار و مددگار لوگوں کے لیے امید کی کرن ہے۔

سنا ہے کہ بڑے بڑے علماء کرام و مشائخ عظام اور دیگر اہل علم حضرات بھی آپ کی مجلس میں حاضر ہو کر اپنے اپنے حال اور ظرف کے مطابق آپ کے فیوض و برکات سے فیض یاب ہوتے ہیں یہ بھی سنا ہے کہ آپ نے ضرورتِ زمانہ کے باعث ردِ ارتداد و ردِ مذاہب باطلہ کو اپنا نصب العین بنا رکھا ہے اور امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین و ملت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''حدائق بخشش'' کے

ان اشعار

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں چھیڑنا
شیطاں کی عادت کیجئے

کی عملی تصویر پیش کی ہے۔ حقیقت بات ہے کہ ایسی علمی، عملی اور روحانی شخصیات کا وجود اللہ رب العزت جل مجدہٗ کی رحمت اور سرکار دو عالم شفیع معظم علیه الصلوٰة والسلام کا معجزہ ہوتی ہیں۔ اس پرُفتن دور میں ایسے رجال علم وتقویٰ کی اشد ضرورت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت بطفیل مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی روحانی شخصیات اور ان کے آستانوں کوتا ابد الآباد قائم رکھے اور ان روحانی آستانوں سے منسلک خوش نصیب حضرات کو تادم آخر اکتساب فیض کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن مدظله العالی کے روحانی فیض کی ایک کرن ''راوی ریحان شریف'' کا آستانہ بھی تھے۔ جہاں قبلہ میاں صاحب نے ایک عظیم مسجد تعمیر کی۔ جس کے ستون کسی حد تک مسجد نبوی شریف کے ستونوں کا نقشہ پیش کرتے ہیں اور ساتھ ہی مختصر وقت میں دارالعلوم للبنات کا قیام اور طلباء کی تعلیم کے لیے علیحدہ دارالعلوم بھی زیر تعمیر ہے وابستگانِ آستانہ عالیہ کے سروں پرسفید دستار مبارک اور چہروں پرسنت کے مطابق ڈاڑھی مبارک ایک منفرد اور خصوصی پہچان ہے۔

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

مفتی ابوالحسن محمد اشرف قادری ☆

پیر طریقت اخونزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کا وجود مسعود فی زمانہ اہل سنت و جماعت کے لیے نعمت خداوندی ہے یہ امر خوش آئند ہے پیر صاحب حسام الحرمین شریف وتمہید الایمان مع تکمیل الایمان کے موید و عامل ہیں یہ کثیر مشائخ کے لیے قابل تقلید ہے پیر صاحب تقویٰ وطہارت امانت و دیانت علم وعرفان کا خزینہ ہیں اپنے باڑہ کے علاقہ میں دین حقہ کے فروغ کے لیے جو خدمات انجام فرمائیں نا قابل فراموش ہیں آپ کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ جس کو حق سمجھتے ہیں اس میں تصلب اختیار فرماتے ہیں اورلومۃ لائم سے بے خوف ہیں اور خوفِ خدا کے امین ہیں یہی وجہ ہے کہ مذاہب باطلہ دیابنہ و وھابیہ کی تکفیر میں تساھل نہیں فرماتے۔

آپ کے ہزاروں خلفاء لاکھوں مریدین اہلسنّت و جماعت کی اشاعت میں کوشاں ہیں۔ یہ روحانی تربیت کا اثر ہے آپ کے مریدین میں ادب و احترام ومحبت ہے نظم ونسق علمبردار ہیں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ جو بھی حسام الحرمین شریف کے فتاوی شرعیہ کو تسلیم نہیں کرتا ہم سنی تصور ہی نہیں کرتے۔

میرے استاذ محترم حضرت شیخ الحدیث علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ سے گفتگو میں انھوں نے فرمایا حسام الحرمین شریف سے حضرت مبارک صاحب مکمل اتفاق کرتے ہیں یہ دور پرُ آشوب ہے فحاشی وعریانی کا سیلاب اُمڈ آیا ہے۔ بدمذاہب بھی اپنے سیلاب میں سادہ لوگوں کو بہالے جانا چاہتے ہیں ایسے دور میں اتفاق واتحاد و بھائی چارہ کی ضرورت ہے احتیاط کا راستہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے خلیج کو دور کرنا ہے۔

سیفی برادران چلتے پھرتے علماء و مشائخ کی جماعت معلوم ہوتے ہیں نیز اہلسنّت کے اجتماعات کی رونق ہیں اور اتباع سنت پر گامزن ہیں علماء اہلسنّت سے انتہائی محبت واحترام ان کا شعار ہے۔

☆ بانی ومتولی: جامعہ اشرفیہ رضویہ مظہر الاسلام شیخوپورہ

مفتی محمد بشیر احمد غازی

بندہ ناچیز نے پیر محمد سیف الرحمٰن مدظلہ العالی کے خلاف ایک کاغذ پر دستخط کیے تھے اس وقت تحریر ایک ایسی نظر سے گزری جس پر حکم لگانا شرعی حکم تھا لیکن جب پیر صاحب قبلہ نے اس بات کی وضاحت کر دی کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت قبلہ کا یہ فرمان اظہر من الشمس ہے کہ میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا مرید ہوں لہٰذا مسئلہ صاف و شفاف ہو گیا۔ ان سے فیض یاب ہوں۔ اہل سنت کے وفد نے ملاقات کی اور مسئلہ واضح ہو گیا۔ لہٰذا میں اس گذشتہ تائیدی بیان سے رجوع کرتا ہوں۔ پیر محمد سیف الرحمٰن کو درجنوں اولیاء کا رہنما و پیشوا مانتا ہوں۔ مسلک حق اہل سنت کے مطابق پیر صاحب کے عقائد ہیں۔ استاذ المکرّم شیخ الحدیث والتفسیر مولانا غلام فرید ہزاروی علیہ الرحمتہ کا ان کے سلسلہ میں مرید ہونا ان کے حق پر ہونا ثابت کرتا ہے۔

ہر کسی کو ضال مضل کہنا یا کافر و مشرک بدعتی کہنا اتنا آسان نہیں جتنا آسان اس دور کے علماء نے سمجھ لیا ہے۔

علامہ صاحبزادہ رضائے مصطفےٰ نقشبندی ☆

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح علوم ظاہریہ عطا فرمائے۔ اس طرح علوم باطنیہ بھی عطا فرمائے۔ محدثین کرام اور فقہائے عظام نے علوم ظاہریہ شرعیہ کی اشاعت میں بے مثال خدمت سرانجام دی۔ اولیائے کرام اور صوفیائے عظام نے علوم باطنیہ کی خوب ترویج کی جس پر ان کی تعلیمات اور ان کی مشہور زمانہ کتب شاہد ہیں۔

علوم شرعیہ سے انسان کے ظاہر کو طہارت حاصل ہوتی ہے اور علوم طریقت سے انسان کے باطن کو طہارت ملتی ہے۔ سلسلہ عالیہ، نقشبندیہ، مجددیہ کے عظیم روحانی پیشوا پیر طریقت اخند زادہ سیف الرحمٰن ارچی خراسانی مدظلہ عالی عالم دین بھی ہیں اور اپنے سلسلہ کے عظیم بزرگ بھی ہیں۔ راقم کو چند مرتبہ ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ راوی ریان میں ایک مرتبہ ان کو سننے کا اتفاق ہوا وہ اپنے مریدین کو خاص نشست میں وعظ و تلقین

☆ ناظم اعلیٰ: جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور

کر رہے تھے بڑی عمدہ مثال کے ساتھ باطن کی حقیقت کو واضح کر رہے تھے اور فرمایا کہ ''گھر میں اگر کوئی موجود ہو تو ایک دستک پر دروازہ کھل سکتا ہے اگر کوئی نہ ہو تو طویل دستک پر بھی دروازہ نہیں کھل سکتا۔ بڑی عمدہ مثال قبلہ پیر صاحب نے بیان فرمائی۔''

کہ اگر آنے والے کا ضمیر برا نہ ہو عقیدہ درست ہو اس پر اسلام کا گہرا رنگ چڑھ سکتا ہے۔ اگر ضمیر ستھرا نہ ہو اس پر ہزار تبلیغ بھی اثر نہیں کرتی آپ کے صاحبزادگان بھی عالم ہیں۔ آپ کے بیٹے حضرت پیر حمید جان سیفی کا ایک بیان جامعہ نعیمیہ میں سننے کا موقع ملا۔ آپ حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات شریف پر بڑی عمدہ آسان اور واضح انداز میں تصوف کے موضوع پر بیان فرما رہے تھے۔ آج جوں جوں فتنے بڑھ رہے ہیں۔ کئی آستانے اور مدارس ان کی لپیٹ میں آ گئے ہیں۔ دستار مبارک جو رسول ﷺ کی سنت ہے۔ اس کی اہمیت بہت کم ہوتی جا رہی ہے جبکہ حدیث پاک میں ہے کہ ''اپنے علم کو دستاروں کے ساتھ زینت دو'' او کما قال کئی سارے علمائے کرام جمعۃ المبارک کے خطبہ اور نماز جمعہ اور عیدین کی امامت میں بھی دستار شریف سر پر رکھنے میں شرماتے ہیں۔ بعض آستانوں پر داڑھی منڈے سجادگان جو نہ صرف اپنے بزرگوں کی مسند پر ہی بدنما دھبہ ہیں بلکہ وہ پورے سلسلہ طریقت کے لیے بھی خطرہ کا باعث ہیں۔ ان سے وابستہ اکثریت داڑھی منڈوں کی ہے جو کچھ داڑھی شریف والے تھے وہ بھی داڑھی شریف کے قتل کے مرتکب ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. حضرت قبلہ پیر صاحب خود تو بہت بڑے صوفی عالم بزرگ ہیں۔ ان سے وابستہ کچھ حضرات کو علماء کے بارے میں کہتے ہوئے سنا گیا کہ ''علماء کرام کے دل غافل ہیں۔'' حضرت قبلہ پیر صاحب سے توقع ہے کہ اپنے ایسے مریدوں کو علماء کی صحیح معانی میں عزت و تکریم کی تلقین فرمائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ پیر صاحب کو صحت و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے ان کا وجود بہت بڑی غنیمت ہے۔

جسٹس (ر) نذیر احمد غازی☆

میرے انتہائی قابلِ احترام دوست سید الیاس رضا بخاری جن کے زہد و تقویٰ کا میں دل سے قائل ہوں اور جن کا وجود اس دور میں تصوف کے سلاسل کے لیے ایک سند کا

☆ ریٹائرڈ جج: ہائی کورٹ، لاہور۔ 042-37352599

درجہ رکھتا ہے۔ مجھے حکم فرمایا کہ حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب نقشبندی کی شخصیت کے حوالے سے اپنے خیالات مختصر تحریر کر کے بھیجوں۔

حضور رحمت عالمین ﷺ کی ذاتِ گرامی خاتم النبیین ہے اور چونکہ آپ کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔ چونکہ آپ ﷺ کی سیرت صرف شخصی سیرت نہیں بلکہ ایک عالمگیر اسوۂ ہے۔ اس لیے آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے بے شمار گوشوں اور آپ کے خصائل اور فضائل صحابہ کرام کی سیرتوں میں جھکتے ہیں۔ جس طرح سید عالمین ﷺ کی صداقت و امانت کے سیدنا صدیق اکبرؓ وارث ہوئے سیدنا عمر فاروق آپ کے انداز حکومت اور عدل و احسان کے وارث بنے۔ عثمان غنی نے سخاوت کی وراثت کا حق ادا کیا اور سیدنا علی آپ کی حکمت و دانش کے وارث ہوئے۔ اسی طرح عبداللہ بن مسعود آپ کی تفقہ کے وارث اور جناب خالد بن ولید میں شجاعت کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔

امت میں حضور ﷺ کا جو منصب قرآن نے بیان فرمایا کہ آپ لوگوں کا تزکیہ فرماتے ہیں اس خاص وصف کے وارث اولیائے امت بنے اور بقول ایک امریکن سکالر جولین بیڈلک کہ اسلام کی بقاء آئندہ زمانے میں صوفیاء سے وابستہ رہے گی۔

حضرت پیر سیف الرحمٰن نقشبندی سے میری صرف چند ملاقاتیں ہوئی ہیں۔ اس لیے ان کی ذات کے حوالے سے جس چیز نے مجھے متاثر کیا وہ ان کا علوم شریعت میں دسترس تھی اور وہ یقیناً ایک صوفی کے ساتھ ساتھ ایک ممتاز عالم دین بھی ہیں۔

ان کی اس معاشرے میں ایک بڑی Contribution یہ ہے کہ انھوں نے اور ان کے قابل خلفاء جنھیں خاص طور پر میاں محمد حنفی سیفی صاحب شامل ہیں۔ لاکھوں لوگوں کی زندگیوں کو بدل کر رکھ دیا۔ میرے ذاتی مشاہدے میں ایسے کئی لوگ ہیں جو ہر وقت کوئے صنم رواں دواں رہتے اور اب ان کے قدم جب بھی اٹھتے ہیں سوئے حرم اُٹھتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے پیر صاحب کی محفل میں لوگوں کو مرغ بسمل کی طرح درد و سوز سے تڑپتے اور پھڑکتے دیکھا ہے اور یہ دولت وہ اپنے نیاز مندوں میں صبح شام لٹاتے رہتے ہیں اور اس بات کا نمونہ نظر آتے ہیں۔

طیبہ سے منگائی جاتی ہے سینوں میں چھپائی جاتی ہے

توحید کی مے ساغر سے نہیں نظروں سے پلائی جاتی ہے

میں نے حال ہی میں اپنے دورہ یورپ کے دوران مختلف جگہوں پر سفید عمامہ میں ملبوس لوگ دیکھے جو دور سے پیر صاحب کے سلسلہ کے لوگ نظر آتے تھے۔ معلوم کرنے پر معلوم ہوا وہ سب یا تو پیر سیف الرحمٰن صاحب کے مرید اور یا ان کے خلفاء خاص طور پر میاں محمد سیفی حنفی سے متعلق تھے۔ میاں حنفی سیفی نے ناموسِ رسالت کی تحریک میں جس طرح نمایاں خدمات سرانجام دیں اس کا Credit بھی پیر سیف الرحمٰن صاحب کو جاتا ہے۔

میری دعا ہے کہ پیر سیف الرحمٰن صاحب کو اللہ کریم عمر خضر عطا فرمائے اور ان کے سلسلہ کے متعلقین کو اللہ کریم اخلاص کے جوہر سے مزید بہرہ ور فرمائے۔

کرنل محمد الطاف حسین سیفی☆

سرکار مبارک صاحب کی پہلی زیارت اگست 2002ء پشاور میں نصیب ہوئی۔ آپ مبارک صاحب کو دیکھنے سے دل و دماغ پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت عیاں ہوتی گئی اور آپ کی صحبت میں بیٹھنے سے دل کو سکون اور اللہ تعالیٰ کی یاد نصیب ہوتی گئی۔ میں فروری 2001ء میں بیعت ہوا۔ مجھے سلسلہ نقشبندیہ میں اگست 2002ء اور سلسلہ چشتیہ میں جون 2008ء میں خلافت ملی۔

سرکار مبارک صاحب حضرت محمد ﷺ کے حقیقی وارث ہیں۔ آپ کو ظاہری اور باطنی علم میں مکمل عبور حاصل ہے اور صحیح معنوں میں اتباعِ رسول ﷺ کے عملی پیکر ہیں۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے کے بعد میرے اور میرے اہل خانہ کے دل و دماغ میں بے شمار تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ بیعت سے پہلے بھی پانچ وقت نماز پڑھتا تھا لیکن فلمیں دیکھنے اور گانے سننے کا بہت شوقین تھا۔ اس کے علاوہ بہت ساری برائیاں تھیں جن کا ذکر کرنا ابھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ بیعت کے بعد سے میرا، میری بیوی بچوں کا نہ صرف ٹی۔ وی دیکھنا ختم ہوا بلکہ گھر میں سب نماز پڑھنے لگے۔ میرے چہرہ پر داڑھی مبارک اور سر پر عمامہ شریف آ گیا۔ اس کے علاوہ بیوی کو پردہ نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت بڑھتی گئی۔ حقوق العباد سے عملی روشنائی ملی۔ معاشرے اور لوگوں کا خوف دل سے جاتا رہا۔ رزقِ

☆ کوئٹہ کینٹ

حلال کمانے اور کھانے کا دل و دماغ میں احساس اور عمل بڑھتا گیا۔ میرے اندر ہمیشہ یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں جوانی یعنی 20/25 سال کی عمر میں اس سلسلہ میں بیعت ہوتا اور میرے دل میں آقائے دوجہاں حضرت محمد ﷺ کا عشق ٹھاٹھیں مارتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت عطا فرمائے اور مرشد پاک کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد قاسم چٹھہ محمدی سیفی ☆

اس سلسلہ عالیہ میں جولائی 2001ء میں بیعت ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ محفل کروانے کا حکم ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ میرے پیر و مرشد ہیں کی طرف سے 14 مئی 2006ء کو ہوا تھا۔ حضرت اخند زادہ صاحب دامت برکاتہم کا علم بہت وسیع ہے۔

جذبہ تبلیغ کے تحت ہم تین ساتھیوں نے (جن میں ایک ساتھی میرے چچا زاد بھائی محترم جناب نذیر احمد چٹھہ محمدی سیفی صاحب ہیں) گاؤں کی سطح پر طالبات کو قرآن شریف کی تعلیم (ناظرہ) دینے کے لیے 2003ء میں ایک مدرسہ کا انعقاد کیا تھا۔ الحمدللہ اس میں نمایاں کامیابی نصیب ہوئی ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

1- مدرسہ کا نام	سیفیہ مدرستہ اللبنات چک نمبر 307 ج ب گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
2- شروع سالوں میں طالبات کی تعداد	40 سے 50 تک
3- موجودہ سالوں میں طالبات کی تعداد	70 سے 80 تک
4- طالبات کی تعداد جنھوں نے تعلیم مکمل کر لی۔	30
5- طالبات کی تعداد جو مستقبل قریب میں تعلیم مکمل کر لیں گی۔	8-10 تک
6- طالبات کی تعداد جو قرآن پاک حفظ کر رہی ہیں۔	4

☆ راولپنڈی

اس سلسلہ مذکورہ کی آگہی کے لیے ماہانہ 30 عدد ''السیف الصارم'' رسالے لوگوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ گاؤں کی سطح پر قرآن شریف معنی کے ساتھ پڑھایا جائے لیکن اس سلسلہ میں کوئی کامیابی نہیں ہو رہی۔ اللہ تعالیٰ عزوجل سے دعا ہے کہ اگر کوئی معلّمہ جو ہمارے سلسلہ سے منسلک ہو مل جائے تو قرآن کی تعلیم کے ساتھ ساتھ طالبات کو تصوف کی تعلیم یعنی علم باطن کا سلسلہ بھی دستیاب ہو جائے۔ آمین ثم آمین

پروفیسر محمد نذیر چیمہ☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ کریم

آقا دو جہاں رحمت عالم ﷺ کی ذات مبارکہ کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اصل کائنات و باعث وجود کائنات بنا کر انسانیت پر احسان عظیم فرمایا۔

لقد من اللہ علی المومنین...... (القرآن عظیم الشان)

ہر چیز سے بڑھ کر آپ کی محبت کو بندوں پر لازم فرمایا اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا جب تک میں تمھیں ہر چیز سے زیادہ پیارا نہیں ہوتا تمہارا ایمان مکمل نہیں۔

الحمد للہ میں نے اس دنیا میں کچھ پایا یا نہیں لیکن اپنے والدین اور پھر اپنے مرشد کے طفیل عشق رسول ﷺ کی شمع اپنے دل میں روشن پائی۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا عطا فرمایا جن کے دلوں میں اللہ کے فضل سے یہی عشق رسول ﷺ کے شمع روشن ہوئی۔ میرا بیٹا عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید اپنے ملک سے BSC ٹیکسٹائل انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ماسٹر آف ٹیکسٹائل مینجمنٹ انجینئرنگ کے لیے جرمنی چلا گیا۔ جب جرمنی کے اخبار نے رسول اللہ ﷺ کے شان اقدس میں گستاخی کی تو میرا بیٹا اس گستاخ ایڈیٹر کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے بے تاب ہو گیا اور موقع پا کر اس نے ملعون گستاخ رسول پر قاتلانہ حملہ کر دیا اور اس دوران وہاں کی پولیس نے گرفتار کر لیا اور تشدد سے دوران حراست شہید کر دیا۔ بیٹے کی شہادت نے مجھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے سرخرو کر دیا۔

☆ والد بزرگوار شہید ناموس رسالت غازی عامر چیمہ شہید

جب میرے بیٹے کی شہادت کی خبر اخبارات میں شائع ہوئی تو اہل سنت کے نامور علماء و مشائخ کے علاوہ بہت ساری تنظیموں مثلاً جماعت اسلامی، جماعۃ الدعوۃ، اشاعت توحید و سنت وغیرہ کے رہنماؤں نے جنازہ پڑھانے کی خواہشات کا اظہار کیا تاکہ شہرت اپنے نام کیش کروائی جا سکے۔ ان دنوں میں میرے پیر و مرشد پروفیسر عفید الدین چشتی قادری دامت برکاتہم العالیہ امریکہ میں تھے آپ نے بذریعہ فون مجھے فرمایا کہ انشاء اللہ عاشق کا جنازہ کسی بارگاہ رسالت ﷺ میں مقبول خادم کو نصیب ہوگا۔ میری یہ پریشانی اللہ کے فضل، رسول اللہ ﷺ کے طفیل، پیر و مرشد اور حضور غوث الوریٰ کے صدقے یوں حل ہوئی کہ مجھے بشارت ہوئی اور حضرت قبلہ ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز سیفی صاحب کا نام میرے دل میں القاء ہوا تو معاً مجھے اپنے چند عزیزوں کا خیال ہوا جو حضرت سے منسلک ہیں ان عزیزوں کے ذریعے ان کے باقی ساتھیوں سے ملاقات ہونا شروع ہوئی تو دل میں طمانیت بڑھتی گئی کہ یہ سب حضرات عشق رسول ﷺ اور سنت کے پیکر میں متوالے نظر آئے۔ ان کی وساطت سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے موسس اعلیٰ شیخ المشائخ حضرت اخوند زادہ سیف الرحمٰن مدظلہٗ العالی کے احوال تک رسائی ہوئی تو آپ کو اس پیرانہ سالی میں شریعت و طریقت میں ڈھلا ہوا دیکھ کر اسلاف کی یادگار پایا ایسے مقبولانِ خدا بندوں کا وجود مسعود ہی دنیا میں عشق رسول ﷺ کے فروغ کا ذریعہ ہوا کرتا ہے جو آپ کے لاکھوں فیض یافتہ حضرات میں روزِ روشن کی طرح نظر آتا ہے۔

الحمدللہ مجھے فخر ہے کہ میرے عاشق رسول ﷺ بیٹے کا جنازہ حضرت والا شان پیر سیف الرحمٰن کے خلیفہ مجاز، پیکر صدق و اخلاص ہستی ڈاکٹر محمد سرفراز سیفی صاحب نے پڑھایا۔ میری اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کا سایہ تادیر اہلسنّت پر قائم رکھے تاکہ عشاقانِ رسول ﷺ کا یہ باغ پھلتا پھولتا رہے اور عامر عبدالرحمٰن شہید جیسے نوجوان عشق و ایمان کی حرارت کے سبب اپنی جوانیاں ناموس رسالت ﷺ پر قربان کرتے رہیں۔ آمین

دُعا جو

24-9-08 دستخط ....

(پروفیسر محمد نذیر چیمہ)

استاذ العلماء علامہ محمد اشرف سیالوی☆

الحمدللہ حمد الشاکرین والصلوٰۃ والسلام علی احمد الحامدین و محمد الحمودین و علی آلہ و اصحابہ الطیبین والطاہرین والتابعین لھم بالاحسان الی یوم الدین اما بعد!

اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم ﷺ کے طفیل اس امت پر بہت بڑا فضل و کرم ہے اور کئی امتیازی خصوصیات کے ساتھ اس کو نوازا ہے اور دوسری امتوں پر فوقیت اور برتری عطا فرمائی منجملہ ان کے یہ خصوصیت بھی ہے کہ اس میں بیشمار اولیاء کرام اور علماء اعلام پیدا فرمائے جو صدیوں سے اس دین کی ترویج و اشاعت میں مشغول ہیں اور مخالفین و منکرین کے شکوک و شبہات اور وسیسہ کاریوں کا توڑ اور دفاع کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے جیسے کے مخبر صادق ﷺ نے فرمایا۔

لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق. (الحدیث)

اور ان حضرات سے تبلیغ اسلام اور اشاعت دین کا وہی کام لے رہا ہے جو کہ انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام کرتے تھے۔

قال النبی ﷺ ان نبی اسرائیل کانت تسوسهم الانبیاء کلماهلک نبی خلفه نبی (الحدیث)

یعنی بنی اسرائیل کی نگرانی اور اصلاح احوال انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے جب کبھی ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا اس کا خلیفہ اور قائم مقام بن جاتا۔

لیکن

انا خاتم النبین لا نبی بعدی و سیکون خلفاء

لیکن میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوسکتا اور خلفاء ہوں گے۔

قرآن مجید نے بھی اس خلافت کی شان اور ثمرات و نتائج بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

☆ سرگودہا

وعد اللّٰہ الذین امنوا منکم و عملو الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم الآیہ۔

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے اہل ایمان اور صالحین کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ انھیں ضرور بالضرور زمین میں خلافت اور حکومت اور امارت عطا کرے گا جیسے کہ ان سے پہلے لوگوں کو عطا کی اور ضرور بالضرور اس خلافت و نیابت کے ذریعے ان کے اس دین کو مضبوط اور مستحکم فرما دے گا جو ان کے لیے پسند کیا اور اختیار فرمایا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حسب الوعدہ خلافت ظاہری اور خلافت باطنی کے ذریعے اس دین کے استحکام اور پائیداری اور ترویج و اشاعت کا اہتمام فرمایا کہیں دونوں خلافتیں یکجا فرما کر جس طرح کہ خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم کے اور دیگر ارباب علم اور متشرع حکام و سلاطین کے ذریعے اور کبھی صرف اور صرف خلافت باطنہ اور نیابت روحانیہ کے ذریعے جیسے آئمہ مجتہدین علیہم الرضوان نے اپنے اجتہادی کارناموں کے ذریعے اور اولیاء کرام علیہم الرضوان نے اپنے روحانی تصرفات کے ذریعے ایمان سے محروم لوگوں کے لیے ایمان اور ایقان کی راہیں ہموار کیں اور فساق و فجار کو فسق و فجور اور عصیان وطغیان سے باز رکھنے کا سامان اور اہتمام فرمایا۔

انہی مقدس ہستیوں کے مستفیدین اور مستفیضین میں سے اخوند زادہ حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ بھی ہیں جو علم و عمل کے زیور سے آراستہ ہیں اور شریعت و طریقت کے انوار سے منور ہیں اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو اس زینت اور نورانیت سے مزین فرما رہے ہیں اور منور و مستفید فرما رہے ہیں اور خیر امت کا جو طرۂ امتیاز اور سرمایہ فخر و ناز ہے اس کو اپنا فرض منصبی اور ایمانی اور روحانی مقصد و مدعا سمجھتے ہوئے سرانجام دے رہے ہیں قال اللہ تعالیٰ

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر (الآیۃ)

تم سب امتوں سے افضل اور بہترین امت ہو جس کو لوگوں کی منفعت اور بھلائی کے لیے پیدا کیا گیا ہے تم لوگوں کو معروف و مستحسن امور کا حکم دیتے ہو اور منکر اور ناپسندیدہ

امور سے منع کرتے ہو اور (بذات خود بھی) ایمان کامل رکھتے ہو تو اس امت کی امتیازی شان یہی ہے کہ خود بھی اسلام و ایمان کے تقاضے پورے کریں اور دوسروں کو بھی کارخیر پر لگائیں اور کارشر سے باز رکھیں۔

حضرت والا درجت نے اولاد امجاد، خویش واقرباء اور خلفاء و نائبین اور مریدین و مسترشدین کو بلا کسی تفریق و امتیاز کے معروف پر کاربند اور منکرات سے متنفر اور مجتنب رہنے پر بھرپور توجہ صرف کر رکھی ہے اور صرف زبانی کلامی وعظ وتبلیغ پر اکتفا نہیں فرماتے بلکہ جہاں ہاتھ سے امور سئیہ اور منکرات کی تغیر ممکن ہو وہاں زور بازو سے بھی کام لیتے ہیں اور اس ارشاد نبوی پر عمل درآمد کا حق ادا کرتے ہیں۔

من رای منکم منکراً فلیغیره بیده ان لم یستطع فبلسانه وان لم یستطع فبقلبه

جو شخص تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو ہاتھ سے تبدیل کرے اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو پھر زبان سے روکے اور یہ دونوں ممکن نہ ہوں تو پھر دل سے نفرت اور کدورت اور ناپسندیدگی کو اپنائے اور ایسے لوگوں سے دوستی اور محبت والفت سے گریز کرے۔

تو بحمدہ تعالیٰ آپ اس فرمان مصطفوی پر کامل واکمل طور پر عمل پیرا ہیں اور فرمانِ رسول ﷺ العلماء ورثة الانبیاء علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے وارث ہوتے ہیں۔ ان

ان الانبیاء لم یورثوا دینار اولادرهما ولکن ورثو العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر.

بیشک انبیاء علیہ السلام نے کسی کو دراھم اور دنانیر کا وارث نہیں بنایا لیکن انہوں نے لوگوں کو اپنے علوم اور شرائع کا وارث بنایا ہے لہٰذا جس نے یہ علم دین ان سے حاصل کرلیا تو اس نے ان کی وراثت سے بہت بڑا حصہ وصول کرلیا۔

اور ارشاد نبوی ہے علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل واشاعت اور ترویج وتنقید کے لحاظ سے لہٰذا بہت بڑا کارنامہ ہے جو حضرت موصوف عرصہ دراز سے سرانجام دے رہے ہیں

اور اپنے خلفاء اور تابعین میں بھی یہ جذبہ اور عزم صمیم پیدا فرمارہے ہیں جو کہ منفعت متعدیہ ہے اور صدقہ جاری کے حکم میں ہے۔

بالعموم خانقاہی ماحول میں مرید اپنے پیر و مرشد کو اپنی حیثیت کے مطابق مالی تحائف اور نذرانے پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور ان کی سنت اور سیرت پر عمل ضروری نہیں سمجھتے اور پیران عظام بھی نذرانے اور ہدیے بلاتکلف وصول فرماتے ہیں لیکن ان کی شرعی خلاف ورزی اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول ﷺ کی بغاوت اور فرمانبرداری کو بالکل نظرانداز کر دیتے ہیں جس سے مریدین کا یہ محکم نظریہ سامنے آتا ہے کہ پیر و مرشد کو اللہ تعالیٰ کے عصیان وطغیان کے لیے بطور مورچہ استعمال کرنا ہے اور اس کے بدلہ میں چھ ماہ یا سال بعد پیر صاحب کو سو پچاس روپے نذرانہ پیش کر دینا ہے اور پیر و مرشد کا بھی وطیرہ اور طرز عمل یہی غمازی کرتا ہے کہ ہمارا کاروبار چل رہا ہے اور بلا محنت اور مشقت باعزت طور پر دولت دنیا جمع ہو رہی ہے اور دادعیش دینے کا موقع مل رہا ہے یہ فاسق اور فاجر رہیں اور دوزخ کا ایندھن بنیں نعوذ باللہ خواہ جنت جائیں ہمیں اس سے کیا غرض اور واسطہ؟

یہ سوچ اور فکر اور عمل و کردار اس منصب اور مسند کے قطعاً لائق نہ تھا نہ ہے اور نہ ہوسکتا ہے مگر بعض ہستیاں اس منصب اور مسند ارشاد کے تقاضوں کو سمجھتی بھی ہیں اور اس کو نبھا بھی رہی ہیں حضرت اخوند زادہ پیر طریقت رہبر شریعت فی زمانہ اس معاملہ میں سرفہرست نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بطفیل حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم و مقربان بارگاہ ناز عمر خضر عطاء فرمائے اور حسب سابق امت مسلمہ کے افراد کی ظاہری اور باطنی جسمانی اور روحانی تزکیہ و تنقیہ اور تہذیب و تربیت کی توفیق خیر رفیق مرحمت فرمائے رکھے اور امت مسلمہ کو ان سے زیادہ سے زیادہ مستفید اور مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

رہا یہ امر کہ حضرت کا ولایت میں کیا مرتبہ و مقام ہے اور اولیاء و ابدال اور نجباء اور نقباء اور اقطاب و اغواث اور ارباب ہویت میں سے کس قسم اور کس منصب میں داخل ہیں یہ میرا منصب اور مقام نہیں کیونکہ

ولی را ولی مے شناسد
و نبی را نبی مے شناسد

میں اس منصب سے کوسوں دور ہوں لہٰذا اس امر کا فیصلہ دینا میرے بس کی بات

نہیں ہے۔ میری حالت تو بس یہ ہے۔

احب الصالحین ولست منهم لعل اللّٰه یرزقنی صلاحاً

در آرزوئے آنکه تو آشنا شویم اویختم برکه بود آشنائے

صرف اتنا کہہ سکتا کہ حبیب مکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا ہے کہ

قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله الآیه

فرما دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اور میری اطاعت کا طوق اپنے گلے میں ڈال لو تب تمھیں اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنا لے گا (ورنہ تمہارا محب ہونا بھی اس کے ہاں قابل قبول نہیں ہوسکتا) تو جو ہستی عرصہ دراز سے خود بھی مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مقدور بھر اتباع کر رہی ہے اور دوسروں سے بھی حتی الامکان اتباع کروا رہی ہے وہ یقیناً اس شہادت عظمیٰ اور مژدۂ جانفزا یحببکم اللّٰہ کی کامل حق دار ہے وہ کریم حق دار کو اس کے جائز حق سے محروم نہیں رکھتا۔

انجینئر حکیم جواد الرحمٰن سیفی

نہیں وسعت اگر بولوں، جو بولوں رازِ دل کھولوں
یہاں ہر بات کرنے سے لرزتی ہے زبان میری

یگانۂ روزگار، اسلاف کی مقدس یادگار، نیت کا علمبردار، نائب محبوب رحمٰن، حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم القدسیہ کی بارگاہ میں حاضری کا شوق مجھے گجرات کی معروف درسگاہ جامعہ سیفیہ رحمانیہ للبنات الاسلام اُدھووال کلاں سے عطا ہوا اگرچہ آج سے تقریباً دس سال قبل بھی میں راہِ طریقت کا مسافر تھا۔ مگر تشنگی پھر بھی کشاں کشاں لیے پھر رہی تھی کچھ تعمیراتی سلسلے میں جامعہ مذکورہ میں کئی مرتبہ تسلسل سے حاضری ہوئی تو تڑپ بڑھتی چلی گئی ادارے کا کام سرانجام دینے پر بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے کرم کی بارش ہو گئی مگر اشارہ یہ تھا کہ سفر براستہ جامع سیفیہ رحمانیہ ہی طے ہوگا بہرکیف مہتمم و پرنسپل ادارہ مذکورہ محترمہ تسنیم ہاشمی سیفی صاحبہ جو سلاسل اربعہ میں حضرت اخندزادہ مبارک کی خلیفہ مجاز ہیں، سے عرض کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ الحمدللہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایسا راہنما عطا فرمایا ہے جو اپنے ہر غلام کو مدینہ طیبہ کا راہی بنا دیتا ہے پھر مجھے حضرت اخندزادہ مبارک کی تصویر

بھجوائی زیارت کرتے ہی یوں محسوس ہوا جسے یہ تصویر ازل سے ہی میرے دل میں موجود ہے پہلی نظر سے ہی کیفیت بدل گئی چند ہی دنوں میں پرنسپل صاحبہ نے مجھے اپنے برادران کے ساتھ حضرت مبارک کی بارگاہ میں بیعت کے لیے بھیجا اس پاک دھرتی پر قدم رکھا جہاں حضرت مبارک کے دمِ قدم سے جنگل میں منگل کا سماں معلوم ہو رہا تھا آپ کی خانقاہ، مریدین کے سنتوں سے معمور سراپے اور معمولات، حاضری دینے والوں سے حسن سلوک، حضرت مبارک کی شفقتیں ملاحظہ کیں تو بے ساختہ دل نے ان کے حق ہونے کی گواہی دی۔

آپ کی خدمت میں حاضری نصیب ہوئی مدعا عرض کیا آپ نے کمال شفقت فرماتے ہوئے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت کا شرف بخشا اپنی غلامی عطا فرمائی۔ خصوصی روحانی توجہات سے نوازا۔ وہ کیفیات کیسے بیان ہوں سمجھ نہیں آتا تھا کہ ؎

کیا بتاؤں کیا لیا میں نے
کیا کہوں میں کہ کیا دیا تو نے
بے طلب جو ملا، ملا مجھ کو
بے غرض دیا جو دیا تو نے

آپ کا نظروں سے ہلانے کا منفرد طریقہ چند ہی لمحوں میں سالک کو اس مقام پر فائز کر دیتا ہے کہ جہاں وہ سالوں کے سفر کے بعد بھی نہیں پہنچ سکتا۔ آپ اپنے مریدوں کو مجاہدانہ زندگی عطاء کرتے ہیں وہ جو نبی علیہ السلام کی بارگاہ سے صحابہ کو عطاء ہوتی تھی یعنی اگر میدان تجارت میں ہوں تو کوئی تاجر کے ہم پلہ نہ ہو اگر میدان جہاد میں ہوں تو ان جیسا مجاہد کوئی نہ ہو۔ اگر مسجد کے مصلے پر ہوں تو ان جیسا عبادت گزار اور تہجد گزار کوئی نہ ہو آپ کی سیرت کا مرکز ومحور صرف اور صرف جذبہ عشق رسول ﷺ ہے۔ مختصر ترین بات یہ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی سیرت، عشق رسول ﷺ کے تقاضوں کا مجموعہ ہے۔ یعنی حضرت مبارک کی ذات ایسی عظیم تحریک ہے جس نے جہالت کے اندھیروں میں علم کی شمع فروزاں کی ہے آپ ایسے عظیم مبلغ جن کی پرسوز اور پراثر صدا نے خوابِ غفلت میں مبتلا قلوب کو دیدہ بینا بخشا ہے ایسے عظیم مزکی ہیں جنھوں نے اپنی نگاہ کیمیا ساز سے قلوب کی ایسی تطہیر کی کہ وہ مرکز تجلیات بن گئے ہیں اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں یہ عظیم نسبت تا قیامت اور بعد قیامت بھی نصیب رہے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

استاذ العلماء ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

آپ کے بارے میں اشاعۃ التوحید والسنہ نے جو الزامات عائد کیے ہیں وہ مبنی برحقائق نہیں ہیں اور جن کی تردید حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی اپنے طبع شدہ انٹرویو میں کر چکے ہیں جو روزنامہ خبریں اسلام آباد 19 جون 1996ء میں شائع ہوا ہے۔

حضرت علامہ محمد باغ علی رضوی مہتمم جامعہ شیخ الحدیث مناظر اسلام گلشن کالونی فیصل آباد

حضرت العلام پیر طریقت مولانا پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ کے بارے میں علماء مشائخ اور بالخصوص اپنے استاذ مکرم مولانا غلام رسول رضوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے تاثرات دیکھے اور پھر یہ بات کہ پیر صاحب نے حسام الحرمین اور فتاویٰ رضویہ شریف کا مطالعہ فرما کر فرمایا کہ مجھے حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوی جات سے اتفاق ہے کیونکہ امام احمد رضا عاشق رسول اور ولی کامل ہیں اس کے علاوہ حضور غوث اعظم کے بارے میں فرمایا۔ فقیر سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تابع ہے (ہدایت السالکین صفحہ 282) مزید فرمایا کہ اصول وعقائد میں اہل سنت و جماعت کے عظم پیشوا حضرت امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کا تابع ہوں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ عنہ کا مقلد ہوں اور تصوف وطریقت میں خواجہ، بزرگ محمد بہاؤ الدین شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کا تابع اور انہیں بزرگان دین کا بالواسطہ مرید ہوں۔ ایسے بزرگان دین کے عقیدت مند ایسے عقائد رکھنے والی شخصیت کے بارے میں دیوبندیت کا فتویٰ لگانا انصاف کے خلاف ہے بلکہ میں تو کہوں گا کہ وہ ہمارے سر کے تاج ہیں اور اہل سنت و جماعت کی ایک عظیم شخصیت ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ جل شانہ بصدقہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام اہل سنت و جماعت کو اتحاد کی دولت سے مالا مال فرمائے اور اپنے بزرگان دین کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہم تمام کی زندگی بالشان ہو۔ خاتمہ بالایمان ہو۔ جنت الفردوس مقام ہو۔ (آمین)

حضرت علامہ صاحبزادہ غلام مرتضٰی شازی مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء القرآن شیخوپورہ

مخدوم السالکین حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی مدظلہ وہ نابغہ عصر شخصیت ہیں۔ جنہیں دیکھ کر اسلاف کا دور یاد آ جاتا ہے۔ موصوف سالکین کے سرخیل ہیں جو آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی کمال محبت اور متابعت سے تصوف کے اعلیٰ وارفع مقام اور بلند ترین مراتب پر فائز ہو کر خلافت الٰہیہ اور آقا علیہ الصلوۃ والتسلیم کی نیابت کبریٰ کے منصب پر متمکن ہوئے ہیں۔

پیر صاحب سے میری کافی نشستیں رہیں۔ ہر مجلس میں محبت الٰہی ذکر الٰہی کے جلوے بکھرے، جنہیں متلاشیان سمیٹ لیتے۔ قبلہ والد گرامی دامت برکاتھم سے ایک علمی نشست کے دوران میں بھی حاضر تھا۔ یوں لگتا تھا کہ علم کی برکھا برس گئی یوں جو تھمنے کا نام نہیں لے رہی۔ اطمینان قلب کی وہ دولت جو حکمت، فلسفہ وکلام کی کتابوں کے انبار سے تلاش بسیار کے باوجود نہیں ملتی وہ جو قبلہ والد گرامی مدظلہ اور پیر صاحب کی چند لمحات کی صحبت میں حاصل ہو گئی۔

تصوف وسلوک کے راہ نوردوں کے سرخیل تصوف وسلوک کے طالبوں کی طرف یوں توجہ فرماتے ہیں کہ بقول کسے:

اے پناہ من حریم کوئے تو ‏ ‏ من بامیدے رمیدم سوئے تو
آہ زاں دردے کہ درجاں وتن است ‏ ‏ گوشہ چشم تو دار دے من است
تیسرام را تیز گرداں کہ من ‏ ‏ محنتے دارم فزوں از کوہکن

علامہ مولانا دوست محمد نقشبندی خطیب جامعہ مسجد غوثیہ رنگ محل ومہتمم جامعہ محمدیہ فیض القرآن جیلانیہ، لاہور

پیر طریقت رہبر شریعت اخندزادہ حضرت پیر سیف الرحمٰن مدظلہ العالی کی زیارت ہوئی تو سرکار دو عالم ﷺ کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کا وہ بندہ جس کو دیکھ کر اللہ یاد آ جاتا ہے یہ فرمان مصطفیٰ ﷺ آپ پر صادق آتا ہے ماشاء اللہ آپ کا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا عین سنت مصطفویٰ کے مطابق ہے آپ کے خلیفہ جن کو بندہ ذاتی طور پر جانتا ہے وہ حضرت علامہ پیر محمد عابد حسین سیفی ہیں وہ مسلک اہلسنّت کا درد رکھتے ہیں دیگر جو جعلی پیر

ہیں وہ شریعت مصطفےٰ ﷺ پر نہ خود عمل کرتے اور نہ اپنے مریدوں کو ہدایت کرتے ہیں وہ دین اسلام کے دشمن ہیں ان سے بچنا چاہئے وہ اصل صوفیہ کرام پیروں بزرگوں کو بدنام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ صحیح ولیوں اور بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رسالدار ملک نور خان محمدی محمد سیفی سابقہ کونسلر ونہار تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال

مورخہ 23-11-94ء میں زندگی کا ناقابل فراموش دن ہے۔ اس دن ایک دوست کے لڑکے کی شادی کے سلسلے میں تلہ گنگ سے راوی ریان شریف آیا۔ عصر کے وقت جامع مسجد انوار مدینہ، حسین ٹاؤن راوی ریان شریف میں اخند زادہ حضرت سیف الرحمٰن پیرارچی مبارک دامت برکاتہم کے خلیفہ جناب پیر طریقت رہبر شریعت عاشق رسول حضرت میاں محمد حنفی سیفی مبارک سے ملاقات ہوئی۔ ان کی ایک ہی نگاہ کرم نے میرے دل کی دنیا ہی دل دی۔ ان کے ایک ہی نظر سے چہرے پر سنت رسول اور شریعت کی پابندی اسی میں خود اپنی ڈارھی کے بال 65 سال کی عمر کے بعد دیکھے۔ میرے دل میں بڑی تمنا تھی جس ولی کامل کے خلفیہ کی ایک نگاہ میں اتنا اثر ہے کہ میرے جیسے ہزاروں لوگ راہ راست پر آ رہے ہیں ان کی زیارت کی جائے۔

9 شوال 1995ء کو باڑہ شریف حضرت صاحب کے آستانہ پر عیدالفطر کے نویں روز عرس کے موقع پر حاضری اور ملاقات کا موقع ملا۔ حضرت صاحب کے پیرومرشد حضرت مولانا ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک تھا۔ وہاں حضرت اخند زادہ مبارک صاحب کے مریدین کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ جس طرف بھی نظر جاتی ہر طرف سفید لباس اور سفید عمامے ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے فرشتوں کی جماعت میں شامل ہو گیا ہوں۔ آپ جیسی شخصیت ہی دراصل انبیاء کے حقیقی وارث ہیں آپ کی ایک ہی نگاہ سے لاکھوں بھٹکے ہوئے لوگ شریعت محمدی ﷺ کے پابند ہو گئے اس وقت دنیا میں آپ کے لاکھوں کی تعداد میں مریدین ہیں۔ مگر ایک بھی آپ کے مرید کا مرید بھی غیر شرعی نہیں جو کہ ایک سب سے بڑی کرامت ہے۔ اپنے دور میں ہر ولی کی کوئی نہ کوئی کرامت ظاہر ہوئی مگر ان کی سب سے بڑی کرامت کوئی مرید غیر شرعی نہیں اور ہر مرید کا دل ذکر الٰہی سے زندہ ہے۔ یہ ہماری سب سے بڑی سعادت ہے کہ اس پرفتن دور میں آپ جیسی ہستی کا سایہ ہم پر قائم رہے۔

اللہ جل شانہ آپ مدظلہ کا سایہ ہم پر سدا قائم و دائم رکھے۔

مولانا قاری کرامت علی نقشبندی ☆

یاایها الذین امنوا اتقوا اللّٰه و کونوا مع الصادقین. صدق اللّٰه العظیم و صدق رسوله النبی الکریم. ترجمہ: اے ایمان والوں! ہو جاؤ سچوں کے ساتھ۔ اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں کہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ قرآن پاک میں کئی جگہ پر اللہ پاک نے اپنے نیک بندوں کا ذکر فرمایا ہے تو حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی حنفی، سنی قادری مدظلہ جیسی شخصیت کوئی بھی دنیا میں نہیں ملتی کہ آپ کے مرید کا چلنا پھرنا سنت کے مطابق ہے اور آپ کا تو پھر کیا کہنا۔ آپ تو عاشق رسول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ اللہ کے ولی کو دیکھنے سے خدا یاد آ جائے۔ تو آپ کو دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے اور اللہ کریم کے ولی کے ہاتھ میں ہاتھ دینا ذریعہ نجات ہے اور قرآن پاک سے ثابت بھی ہے۔ اللہ کریم کے ولی کا اقرار شیطان بھی کرتا ہے۔ اور قرآن کریم میں ہے۔ فبعزتک لاغوینهم اجمعین. الا عبادک منهم المخلصین. ترجمہ: مجھے تیری عزت کی قسم میں ضرور تیرے بندوں کو گمراہ کروں گا۔ جو تیرے مخلص بندے ہیں ان پر میرا داؤ نہیں چلتا۔ تو پھر پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن مدظلہ ولی کامل ہے کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے۔ مریدوں کا حال یہ ہے کہ سنت کے بغیر کوئی کام بھی نہیں کرتے تو پھر پیر کا کیا کہنا۔

حضرت علامہ مولانا شیر محمد امیر، جماعت اہلسنّت حلقہ رائے ونڈ ضلع لاہور

بندہ ناچیز کو عرصہ چار سال سے بسلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ سے نسبت قائم ہوئی۔ جب بھی میں نے پیر طریقت رہبر شریعت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن دامت برکاتهم العالیه کو دیکھا ہے۔ ان کو سنت کے بغیر عمل کرتے نہیں پایا۔ آپ سرکار کا ہر عمل سنت مصطفیٰ کے عین مطابق ہے۔ شریعت کی پابندی جیسے داڑھی مبارک، دستار مبارک لباس مبارک زلفیں مبارک عین سنت مطہرہ کے مطابق ہیں۔ سرکار مبارک کا جو بھی مرید ہوتا ہے۔ اسے سختی سے سنت کی پابندی کرواتے ہیں۔ اس سے قبل بندہ ناچیز تبلیغی مرکز رائے ونڈ سے

☆ جنرل سیکرٹری جماعت اہلسنّت خطیب جامع مسجد بابا جھنڈے والی رائے ونڈ ضلع لاہور

عرصہ دراز آٹھ سال منسلک رہا۔ لیکن کچھ حاصل نہ کر سکا کیونکہ جب بندہ اپنی فیلڈ میں جا کر مصروف ہوتا ہے تو پھر وہی جھوٹ، فریب، بے ایمانی، رشوت خوری، نماز کی پابندی نہ کرنا، سنت کا پابند نہ ہونا، للہذا طرح طرح الٹ پلٹ کاموں میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تبلیغ والے خود کامل انسان نہیں ہیں۔ جو کامل انسان نہ ہو وہ بھلا دوسرے لوگوں کو تبلیغ کیا کر سکتا ہے۔ ان لوگوں کو چاہیے کہ یہ پہلے خود کسی ولی کامل سے بیعت ہوں۔ پھر وہ تبلیغ کریں۔

بہر حال بندہ ناچیز کو سرکار مبارک کی ایک محفل نصیب ہوئی۔ اس محفل مبارک میں سرکار مبارک کی ایک نظر نے قسمت بدل دی۔ اللہ تعالیٰ پیر و مرشد کے صدقے ایسے جھوٹے لوگوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ جیسے کامل و اکمل ولی کی اللہ تعالیٰ زندگی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین!

حضرت علامہ مفتی محمد جمیل رضوی ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ اکرم العلوم۔ نزد بتی چوک شیخوپورہ

مذہب مہذب حق اہلسنّت و جماعت جنتی گروہ ہے اہلسنّت و جماعت کی مخالف الحاد و زندیقیت ہے۔ سید عالم ﷺ کی شان اقدس میں عبارۃً وتقریراً اور تحریراً گستاخی کفر ہے وہابیہ خبیثہ رافضیہ شیعہ کے اکابر نے جو گستاخیاں کی ہیں ان کی تحسین کرنے والا کافر ہے۔ میں نے ان کی زیارت کی ہے۔ پیر صاحب پابند شریعت ہیں۔ جو سنت کے سخت عمل پیرا ہیں۔ ان کی تحسین اسی وجہ سے پیر صاحب موصوف کو پیر اہلسنّت کہتے ہیں۔ احقر کے نزدیک کوئی ایسی عبارت نہیں جس کی بنیاد بنا کر پیر صاحب موصوف پر طعن کیا جائے لہٰذا پیر صاحب ہمارے پیشوا اور راہنما ہیں۔ آپ بہت بڑے فقیہہ محدث، مفسر اور مدرس ہیں اور جو لوگ حضرت پیر صاحب پر انگشت زنی کرتے ہیں ان کی کم علمی کی وجہ سے ہے۔

شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد اللہ وسایا مہتمم دارالعلوم فیض نبوی، جامع مسجد بکرا پیڑی کراچی

اگرچہ بندہ حضرت پیر طریقت عالم باعمل پیر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ پیرارچی خراسانی کی زیارت سے فیض یاب نہیں ہوا مگر آپ کے مریدین جو کثیر تعداد میں علماء کرام ہیں سے ملاقات رہتی ہے اور بعض کے حلقہ

ذکر خصوصاً حضرت شیخ الحدیث پیر طریقت سید عمر دراز شاہ صاحب مدظلہ العالی میں شمولیت کا کئی بار اتفاق ہوا کسی پیر کامل مرشد کا پتہ اس کے مریدوں سے چلتا ہے میں نے آپ کے مریدوں کو راسخ العقیدہ سنی اور متقی پرہیز گار شریعت کا پابند پایا۔

پچھلے کئی ماہ سے کئی لوگ حضرت پیر صاحب کے خلاف اشتہار چھپ رہے ہیں اور کتابیں تحریر کی جارہی ہیں بعض علماء فتوے جاری کر رہے ہیں تو مجھے آپ کی بعض کتب کا مطالعے کا اتفاق ہوا میں نے کوئی ایسی بات نہیں پائی آپ راسخ العقیدہ سنی حنفی مسلمان ہیں۔

افسوس ہے کہ علماء کرام تھوڑے سے اختلاف سے ایک دوسرے کے خلاف سخت اور نازیبا زبان استعمال کرتے ہیں دونوں طرف سے اس کا ارتکاب ہوا ہے جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے دونوں طرف سے علماء کرام سنی ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اکابرین ملت آگے آئیں اور دونوں کی صلح کرا دیں اصلاح خیر پر عمل کر کے اہلسنّت کی قوت کو مجتمع کریں اور باطل کے خلاف صف آراء ہو جائیں۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں بیرون دریا کچھ نہیں

استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد بشیر الدین سیالوی مہتمم قمر العلوم قمر سیالوی روڈ گجرات

20 صفر المظفر کا دن قمر العلوم جامعہ معظمیہ گجرات کی تاریخ کا ناقابل فراموش دن ہے، ظہر کی نماز کے لیے جامعہ کی نظامی مسجد میں حاضر ہوا تو مسجد کو پرنور پایا۔ روحانی لوگوں کی کثیر تعداد صف بستہ باادب نماز کا انتظار کر رہی ہے۔ سب کے سروں پر سفید عماموں کی تاج سجے ہیں پرسکوں چہروں پر چمنستان کا سبزہ آنکھوں میں شراب محبت کا نشہ کسی کامل مرشد کی صحبت کے فیضان کی نشاندہی و غمازی کر رہا ہے۔ یہ سب مرید اور خلفاء تھے اور امامت فرما رہے تھے ان کے پیر طریقت ملجا و ماوی حضرت پیر سیف الرحمٰن قدس سرہ نماز کے بعد فقیر کے کمرے میں تشریف لائے۔ مختصر مگر یہ لطف اور یادگار نشست ہوئی۔ پیر سیف الرحمٰن گفتگو فرما رہے تھے بلکہ علم و حکمت کے موتی لٹا رہے تھے زبان سے چشمہ دانش جاری تھا اور آنکھوں سے مئے وحدت پلا پلا کر سب کو مست و بے خود بنا رہے تھے۔ مریدین

باصفا کہہ رہے تھے۔

ملتا نہ عمر بھر مجھے مفہوم زندگی
لیکن تیری نظر کے اشارہ سے مل گیا

ان کے مریدوں میں کمال درجے کی عقیدت اور محبت اور ادب دیکھنے میں آیا ہر ایک کا حال پکار پکار کر کہہ رہا تھا۔

باغ بہشت سایہ طوبیٰ و مقر حور
با خاک کوئی دست برابر نمی کم

مخلصین کی جماعت کو دیکھا تو سید عالم ﷺ کی ارشاد گرامی یاد آیا۔ ان العالم یستغفرله من فی سموت والارض والحیتان فی جوف الماء. اور آپ نے فرمایا۔ العلماء ورثة الانبیاء. حضرت پیر صاحب علم و آگہی کی جن بلندیوں پر خیمہ زن ہیں وہاں ہر ایک کا پہنچنا ناممکن و محال ہے اس کے ساتھ ساتھ اللہ کریم نے ذکر کی نعمت جو قسام ازل نے بڑی فیاضی سے عطا فرمائی ہے قابل رشک ہے کیونکہ ذکر کرنے والے کو اولئک ھم القوم لایشقی بھم جلیسھم کی سوغات سے ملتی ہے۔

حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب عالم باعمل ہر راہ نور دشوق ہر باذوق ہر لطافت پسند ہر بلند اخلاق اور اعلیٰ کردار کے مالک پیران پرخمار آسوں پر بلا جادو ہے۔ روحانی کشش اور جاذبیت ہے غضب کی مستی ہے اور مست و بخود کرنے کی صلاحیت ہے صیاد نخچری سکھانے کا فن خوب ہے ان کی بزم محبت بحر عقیدت مندوں پر اسرار جہانگیری لکھتے ہی قصہ مختصر بندہ کو مولا تک پہنچانے کی سعی بلیغ فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا صوفی محمد عباس سیفی نقشبندی ☆

حضرت مبارک قدس سرہ کی زندگی کی سب سے اہم خصوصیت محبت اور الفت اور عشق و وارفتگی کی وہ بے پایاں دولت ہے جو آپ کو بارگاہ رسالت ﷺ سے بطور خاص ودیعت کی گئی ہے آپ کا علم وحلم، تواضع و انکساری، عجز و نیاز، خلوص وللّٰہیت تقویٰ و پرہیز گاری

☆ ناظم اعلیٰ مدرسہ سیفیہ تعلیم القرآن لاہور

سب نسبت رسول اللہ ﷺ کا رہین منت ہے آپ کے اعمال و کردار میں حضور اکرم ﷺ کے جمال کی جھلک واضح نظر آتی ہے۔ آپ کی زندگی کے تمام گوشے سرکار دو عالم ﷺ کے نور و انوار سے منور ہیں جب کبھی آپ کے سامنے نعت مصطفیٰ ﷺ پڑھی جائے تو آپ کی آنکھوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ کے سبب آنسوؤں کے موتیوں کی لڑی بن جاتی ہے۔ ایک غیر مقلد نے آپ کو دربار حبیب ﷺ میں حاضری دیتے ہوئے دیکھا تو واپسی پر اس غیر مقلد کی زبان سے بے ساختہ یہ بات نکل گئی کہ میں نے ایک پیر صاحب کو مواجہ شریف کے سامنے جب بھی حاضری دیتے دیکھا۔ تو ان کی آنکھوں میں سیلاب رکتے نہیں تھمتا تھا اور جب تک وہ مواجہہ شریف کے سامنے رہتے کیا مجال ہے کہ جسم کے کسی حصے میں حرکت بھی پیدا ہو جائے۔ گویا ایسے محسوس ہوتا کہ ایک سوکھی لکڑی ایک مینارے کی طرح کھڑی ہے۔ جب اس سے نام پوچھا گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں نے ان کے ایک مرید سے پوچھا تو مجھے پتہ چلا کہ یہ وہی گوہر زمانہ پیر افغانی اخندزادہ سیف الرحمٰن ہی ہیں۔

جناب پروفیسر حکیم مشتاق احمد حنفی☆

مجھے تقریباً عرصہ دو سال پہلے یہ شرف حاصل ہوا کہ حضرت مبارک صاحب اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اپنے پیر و مرشد پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا محمد عابد حسین سیفی کی زبان مبارک سے آپ سرکار کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا۔ جب یہ موقع نصیب ہوا کہ باڑہ کھجوری میں براہ راست ملاقات کی سعادت ملی تو جس قدر سنا تھا اس سے کہیں بڑھ کر آپ سرکار کو پایا جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ زندگی کے ہر معاملے میں شریعت مصطفائی ﷺ کی پابندی ہے۔ آپ سرکار خود بھی شریعت کی سختی سے پابندی کرتے ہیں اور مریدین کو بھی اس کا پابند کرتے ہیں۔ پھر آپ کا حسن سلوک اور حسن کردار بھی اپنا اثر چھوڑے بغیر نہیں رہتا۔ آپ اپنے مریدین کی نہ صرف ظاہری علوم سے تربیت فرماتے ہیں بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے روحانی منازل بھی طے کراتے ہیں آپ بلاشبہ ظاہری و باطنی علوم کے استاد

☆ گورنمنٹ کمرشل کالج دیپالپور

کامل ہیں اور صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ سلاسل اربعہ میں مریدین کی تربیت فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے وجود مسعود کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر رکھے تاکہ ہم جیسے خالی لوگ آپ سرکار سے فیض یاب ہوتے رہیں۔

استاذ العلماء حضرت علامہ صاجزادہ محمد نور المصطفیٰ رضوی چشتی ☆1

حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب نقشبندی مجددی مدظلہ العالی دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں میں تشریف لائے، شرف ملاقات حاصل ہوا۔ الحمد اللہ آپ کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ آپ جید عالم دین اور روحانی پیشوا ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کا نعتیہ کلام محفل میں پڑھا گیا تو حضرت موصوف پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی۔ دعا کے بعد آپ نے فرمایا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ طریقت و تصوف کے تاجدار تھے۔ مجھے اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب سے اس لیے انس ہے کہ آپ مسلک اہل سنت و جماعت کی بھر پور ترجمانی فرماتے ہیں اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے فتاوی مبارکہ سے اتفاق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اکابرین اہلسنّت کی مساعی جمیلہ قبول فرمائے اور ان کے فیوض و برکاتہ سے ہمیں مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت علامہ مولانا نذیر احمد فاضل ☆2

ہوتا ہے کوہ و دشت میں پیدا کبھی کبھی
وہ مرد جس کا فقر خذف کو کرے نگیں

اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے صوفیائے عظام کی مساعی جمیلہ تاریخ کا ایک روشن باب ہے لق و دق صحراؤں، وسیع و عریض بیابانوں فلک بوس پہاڑوں زخار و مواج دریاؤں کو عبور کر کے کفر و شرک کے گہواروں میں کلمہ حق کا بلند کرنا انھی نفوس قدسیہ کا سرمایہ حیات ہے ایسے مردان باصفا جہاں جہاں پہنچے قلب و ضمیر کی کایا پلٹتے رہے اور دنیا کا نقشہ بدلتے رہے۔ ہر دل کو بیت اللہ او رنگاہ کو شناسا بنائے گئے انھی نفوس قدسیہ میں اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی وخراسانی مبارک ساکن باڑا شریف ہیں جنھوں نے اپنی باکمال نظر

☆1 مرکزی ناظم تعلیم و تربیت جماعت اہلسنّت پاکستان و سابق مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام پاکستان

☆2 دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا

کے ساتھ لاکھوں انسانوں کو صراط مستقیم پر گامزن کیا ہے۔ آپ ایک کامل و مکمل ولی اور عاشق رسول ہیں آپ کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ آپ کے تمام مرید سفید لباس میں ملبوس اور سنت رسول کے پابند ہیں۔

حضرت علامہ محمد اجمل فریدی ☆1

سلسلہ ''سیفیہ'' کے اصحاب کے ساتھ اتنا گہرا تعلق نہیں ہے کہ ان کی مجالس، نظریات، تعلیمات وغیرہ سے کوئی گہری وابستگی ہو۔ البتہ اس سلسلہ سے متعلق علماء، مشائخ اور عام افراد سے قریبی حد تک تعلقات ہیں۔ اس سلسلہ سے وابستگی کے بعد ان کی صورت، سیرت، انداز و اطوار، بود و باش، فرائض و امور ماموره کی ادائیگی کی وابستگی، حرام اور دیگر منہیات سے اجتناب کا جذبہ، کثرت سے اللہ کی یاد وغیرہ یہ سب معاملات اس سلسلہ کی قوتِ انجذابہ و تاثیر کا بہترین مظہر ہیں۔ اس سلسلے سے وابستہ افراد خواہ زندگی کے کسی بھی شعبہ سے متعلق ہیں، ان اللّٰہ یحب التوابین و یحب المتطہرین کا بہترین مظہر دکھائی دیتے ہیں۔ صاف ستھرے، کھلے کھلے، خوشبو سے مہکتے، عمامہ سے سجے اور سنتوں کا مظہر بنے۔ بڑے پیارے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سلسلہ عام آدمی کی اصلاح اور انقلاب کے لیے حیران کن حد تک تیز رفتاری سے مؤثر ثابت ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات میں برکات عطا فرمائے اور افراط و تفریط سے بچتے ہوئے حسن اعتدال میں مزید برکت عطا فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ سعید احمد فاروقی ایم اے ☆2

الحمدللہ! میرے قلم کی نوک ایسی شخصیت کے لیے الفاظ جن کے قرطاس پر بکھیر رہی ہے جو بلاشبہ امت مسلمہ کے لیے سائبان رحمت ہے۔ آپ کا فیضان انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں عام ہے اور بے شمار خوش بخت افراد نے آپ کی صوفیانہ تعلیمات کی روشنی میں اپنی زندگیاں ازسرنو مرتب کیں۔

☆1 جامعہ فریدیہ ساہیوال

☆2 ناظم اعلیٰ: جماعت اہلسنت ضلع ملتان ممبر: ڈسٹرکٹ امن کمیٹی

آپ طبع بلند، فکر ناب اور ذہن رسا کا ایسا روشن مینار ہیں جنھوں نے ظلمت و گمراہی کے دھندلکوں میں الجھی نسل نو کے لیے صراط مستقیم کی منزلوں کو روشن و منور کیا جو بھی حضرت کی زلف محبت کا اسیر ہوا وہ جہاں بھی دکھائی دیتا ہے اپنے چہرے، اپنی منفرد دستار اور اپنے پاکیزہ کردار اپنے لباس سے مرشد کریم کا عکس نظر آتا ہے۔ ایسی شخصیت کو اہل دل پیر طریقت، تاجدارِ تصوف اخوندزادہ سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کے نام سے اپنے لبوں کو سجاتے ہیں۔

2 اپریل 2000ء مدینۃ الاولیاء کی سرزمین پر منعقدہ انٹرنیشنل سنی کانفرنس ملتان سٹیڈیم میں پہلی مرتبہ زیارت ہوئی تو پھر ہر آنکھ دوسری طرف نہ پلٹی۔ کانفرنس (زیر صدارت حضرت قبلہ سید مظہر سعید کاظمی صاحب) میں جماعت اہلسنّت کے مرکزی ناظم اعلیٰ اور کانفرنس کے روحِ رواں حضرت سیّد ریاض حسین شاہ نے لاکھوں فرزندان توحید اور عشاقانِ رسالت میں جب حضرت کا تعارف کرایا تو ان کا ایک ایک لفظ حضرت کے لیے مبنی برحقیقت تھا پھر اسی روز بوقت عشاء حضرت اپنے بے شمار خلفاء عظام اور ہزاروں مریدین اور عقیدت مندوں کے جھرمٹ میں شاہی جامع مسجد طوطلاں والی میں تشریف لائے۔ آپ کا اسٹیج کو زینت بخشا، پھر محفل کا رنگ ذوق وشوق وجدانی کیفیت آج تک دلوں میں اذہان میں نقش ہے۔ میزبانی راقم کے حصہ میں آئی۔ مسجد کا ماحول دیکھ کر ہر آدمی کہتا کہ لگتا ہے یہ فرشتوں کی جماعت ہے اور جنت کو چھو کر آئی ہے۔

بحمدہٖ تعالیٰ۔ آپ کا فیضان یوں تو پورے برصغیر میں ہے مگر بلامبالغہ پنجاب میں حضرت قبلہ محمد میاں حنفی سیفی ماتریدی اور حضرت قبلہ پیر ڈاکٹر محمد سرفراز مدظلہ سلسلہ سیفیہ کو جس انداز میں چلا رہے ہیں وہ قابل رشک ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ اخوندزادہ سیف الرحمٰن ارچی مدظلہٗ کو عمر خضری عطا فرمائے اور آپ کے وابستگان کو بروز محشر سرخرو فرمائے۔

میں آخر میں مشکور ہوں حضرت سردار انور ڈوگر سیفی صاحب اور محترم ڈاکٹر محمد عمران سیفی صاحب کا جنھوں نے مجھے حکم دیا کہ میں حضرت کے لیے کچھ لکھ کر اپنی عاقبت کا سامان کروں۔

حافظ نیاز احمد☆1

رب کائنات نے فرمایا "لِکُلِّ قومٍ هادٍ" ہر قوم کے لیے کوئی نہ کوئی ہدایت دینے والا ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین بن کر تشریف لائے لوگوں کی روحانی، اخلاقی تربیت اور دعوت الی اللہ کا منصب اب اُمت محمدیہ کے اُن افراد کے پاس ہے جنھیں رب کائنات نے علم و عمل کے میدان میں رفعتیں عطا فرمائی ہیں اور فرمایا "یرفع اللّٰہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجت" اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں کے درجات بلند فرماتا ہے اور وہ جو علم والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں نے اپنی ذمہ داری ہر زمانے میں باحسن نبھائی اور اللہ کی مخلوق کو راہ حق دکھاتے رہے انھیں ہستیوں میں جناب اخوندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب دامت برکاته العالیه کا شمار ہوتا ہے اُن کا علمی و روحانی فیض اطراف عالم میں نظر آ رہا ہے اللہ تعالیٰ اس چشمہ فیض سے تشنہ لبوں کو سیراب فرمائے اور یہ روحانی سلسلہ ہمیشہ جاری رہے۔ آج کے زمانہ میں یہ ہستیاں مشعل راہ ہیں یہی آستانے بھٹکے ہوؤں کو اُن کے خالق سے روشناس کروانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

مفتی ابو محمد حسین احمد☆2

آج کے اس پرفتن دور میں حضرت الشیخ مخدوم العلماء والصلحاء سند المحققین قبلہ پیر سیف الرحمٰن نقشبندی دامت برکاتهم القدسیه کا وجود مسعود اہل اسلام کے لیے سایہ رحمت الٰہی ہے جن کے غلاموں میں شریعت و طریقت کا نور نظر آتا ہے عوام کے لیے عموماً خواص کے لیے خصوصاً استدعا ہے کہ وہ ان سے برکات حاصل کریں اور ہر معاملہ میں تعاون کریں۔

پروفیسر سید رخسار حسین قادری رضوی☆3

شیخ المشائخ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سراج الکاملین پیر طریقت صوفی باصفا

☆1 دارالعلوم تاجدار مدینہ شہابپورہ سیالکوٹ

☆2 شیخ الحدیث و مہتمم دارالافتاء جامعہ عربیہ سلطان المدارس

☆3 خادم آستانہ عالیہ کریم داد شریف

حضرت پیر اخوند زادہ سیف الرحمٰن صاحب مبارک کی خدمت سراپا الفت میں حاضری کا شرف ملا۔ آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ حضور ﷺ کی سنت مطہرہ کی عملی تصویر ہے۔ جو خوش نصیب آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو کر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں شرف بیعت حاصل کر لیتا ہے یہ دیکھا گیا ہے اس کا دل ذاکر بن جاتا ہے اور بدن پر سنت مصطفویٰ ﷺ کا ظہور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ عزوجل آپ کے ذریعے سے مذہب مہذب اہلسنّت و جماعت کی ترویج کا عظیم کام لے رہا ہے۔

نہ صرف یہ کہ آپ خانقاہ کے صوفی ہیں بلکہ آپ مجاہد فی سبیل اللہ اور مرد میدان بھی ہیں آپ نے باڑہ خیبر ایجنسی میں بدمذہبی کا جس جوانمردی اور جرأت سے مقابلہ کیا اس سے اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے دعا ہے کہ اللہ عزوجل اہلسنّت کے وقار و اشاعت دین کے لیے ان کی کوششوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور آپ کا سایہ امت پر تادیر قائم و دائم فرمائے آپ کی حاسدین معاندین اور شرورِ زمانہ سے حفاظت فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ.

حضرت علامہ محمد اسد اللہ وٹو ☆

سرکار مبارک مجدد ملت قیوم زماں سرتاج اولیاء عصر، جامع معقول و منقول استاد العلماء شیخ القرآن والحدیث اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب نے حضرت مجدد الف ثانی کے مشن کو جاری و ساری رکھا الحمد اللہ وہ اس مقصد میں کامران و کامیاب ہوئے اور دنیا سے ایک سچے صوفی کی طرح تصوف کے آٹھ خصائل (1) سخائے ابراہیم علیہ السلام (2) رضائے اسماعیل علیہ السلام (3) صبر ایوب علیہ السلام (4) اشارت زکریا علیہ السلام (5) غربت (غریب الوطنی) یحییٰ علیہ السلام (6) لبس الصوف موسیٰ (7) سیاحت عیسیٰ علیہ السلام (8) فقر محمد علیہ السلام کے امین بن کر دنیا میں رہے اور عملی زندگی میں ان سب پر کاربند رہ کر ثابت کیا اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی میں برکتیں فرمائے آمین۔

☆ مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ قاری غلام محی الدین چشتی گولڑوی ☆1

پیکرِ صدق و صفا، ہادیٔ شریعت، رہنمائے طریقت حضرت سرکار اخندزادہ مبارک پیر ارچی زید مجدہٗ کا وجودِ مسعود بلاریب ملتِ اسلامیہ کے لیے بالعموم اور بالخصوص سالکین طرق حقہ کے لیے باعث صد سعادت وتقلید ہے۔

نصف صدی سے متزاد آپ کی حیاتِ مبارکہ ظاہری و باطنی علوم کی تبلیغ و ترویج کے لیے میدانِ عمل میں شرعی و روحانی تعلیمات عام کرنے کے لیے مصروفِ عمل ہے۔

حضرت کی ذات ستودہ صفات کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ آپ کی حیاتِ مبارکہ کی بتائی جانیوالی ساعاتِ سعیدہ میں جمیع سلاسل کے اہل طریقت مشائخ اور علوم ظاہرو عصریہ سے آراستہ علماء و عظماء ملت کی جانب سے اقعار قلوب سے تلقی حاصل رہی ہے۔

آپ کے حلقہ ارادت میں جہاں ظلماتِ قلب کو وا کر کے انوارِ الٰہیہ کی آماجگاہ بنایا جاتا ہے، وہاں علوم قرآن و حدیث اور فقہ کی گتھیاں سلجھا کر دنیوی و اخروی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔اس بحرِ فیوض وتجلیات کی ضوفشانی کا عالم یہ ہے آپ کی غلامی کا پٹہ باعث افتخار سمجھتے ہوئے اطراف واکناف میں کم وبیش ساتویں لڑی میں سلسلہ بیعت جاری ہے۔

ناچیز کی مثل بے حدو حساب افراد جو دیگر سلاسل سے جامِ محبت نوش فرمانے والے ہیں یقیناً ان کے دل حضرت اخندزادہ بکاتهم العاليه کے بیعت ہیں۔

اللہ جل و علا حضرت کو درازیٔ عمر کیسا ساتھ "شفاء لايغادر سقما"عطا فرمائے۔

صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی ☆2

محبوب المشائخ اخوندزادہ حضرت پیر سیف الرحمٰن دامت برکاتهم سیفی کا شمار سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے ان مشائخ میں ہوتا ہے جنہوں نے اس سلسلہ کی آبیاری کی ہے اور آپ کی ذات اس سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی قابل قدر اور ممتاز ہستی ہے۔

☆1 ناظم اعلیٰ دارالعلوم محی الدین جیلانی نیو P.A.F آفیسر کالونی کینٹ لاہور

☆2 صدر پاکستان علماء و مشائخ کونسل

مولانا محمد امام بخش ندیم ☆

قدوۃ المحققین زبدۃ العارفین امام الاولیاء سلطان المجذوبین جامع علوم ظاہرہ و باطنہ شیخ الکل اخندزادہ مبارک خواجہ پیر سیف الرحمٰن صاحب پیرارچی شہنشاہ خراسانی مدظلہ مسلک حقہ اہلسنت و جماعت اور شریعت مطہرہ کے محافظ سنت حامی اور بدعت کے ماحی ہیں۔ آپ کی ذات مطہرہ دین اسلام کی حقانیت اور صداقت کی ایک برھان قاطع ہیں۔ آپ کی سحر انگیز شخصیت کا کمال ہے کہ جس کے دیدار سے کتنے ہی کافر، قاتل مشرف باسلام ہو گئے۔ آج بھی راہزن ہی راہبر ہو جاتے ہیں اور بد معاش و بد قماش لوگوں کی زندگی سیرت حسنہ کے سانچے میں ڈھل کر بدل جاتی ہے۔ انہی جیسی ذات کی طرف شیخ فرید الدین عطا اشارہ فرماتے ہیں۔

ہم نشینی جز بہ در و پیشاں مکن
ناتوانی عیبت ایشاں مکن
حب درویشاں کلیدِ جنت است
دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است

حضرت صاحب مبارک کی کرامت ہے اپنی نگاہ پاک سے دل مردہ کو ایسی حیات جاودانی عطا کرتے ہیں کہ دل کی دھڑکن دھڑکن سے اللہ اللہ کے نعرے گونجتے ہیں۔ انہیں دلوں کی طرف ہی خواجہ غلام فرید اشارہ کناں ہیں۔

نہ کافی سمجھ کفایہ نہ یادی سمجھ ہدایہ
کر پرزے جلد وقایہ پکو دل قرآن کتابے

آپ کی نگاہ فیض بار سے سیراب ہونے والے نخل بار دار ملت کے لیے شجر سایہ دار شیخ العلماء محبوب السالکین دلیل العارفین حضرت میاں محمد حنفی سیفی دامت فیوضھم کی ذات ستودہ صفات ہی آپ کی زندہ کرامت ہیں۔ جہاں سالکین کے مجمع میں جہاں پیاسوں کا ہجوم ہے تو انہیں الفاظ کے ساتھ ملتجی نگاہ کرم ہوں۔

☆ استاذ الحدیث جامعہ فریدیہ ساہیوال

بیدم میری قسمت میں سجدے ہیں اسی در کے
چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا سنگ در جانا مہ

خورشید احمد فیضی

آج کے اس پر فتن دور میں حضرت قبلہ پیر طریقت رہبر شریعت الشیخ سیف الرحمٰن نقشبندی مدظلہ العالیٰ کا وجود مسعود اہل اسلام بالخصوص اہل سنت کے لیے سایہ رحمت الٰہی ہے جن کے غلام پیارے آقا تاجدار مدینہ ﷺ کی شریعت وطریقت کا نور نظر آتا ہے تمام عوام اہلسنت سے استدعا ہے کہ ان بزرگوں سے فیوض و برکات حاصل کریں اور ہر معاملہ میں ان کی معاونت فرمائیں۔

سید زاہد صدیق بخاری☆

صحیفہ رشد و ہدایت میں خالق ارض و سما نے ارشاد فرمایا اور اُس شخص سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے۔

علماء اہلسنت اور صوفیاء کرام اپنے کریم آقا ﷺ کے حقیقی جانشین اور وارث ہونے کی حیثیت سے ہمیشہ لوگوں کو اللہ کریم کے دین حنیف کی طرف بلاتے رہے اور خود بھی سنت نبوی ﷺ کے سانچے میں اپنی زندگیاں گزارتے رہے۔ پوری دنیا کی طرف برصغیر پاک و ہند میں بھی سلاسل اربعہ کے اولیاء کاملین نے یہ فریضہ پوری دیانتداری کیساتھ سرانجام دیتے رہے۔ اور انشاء اللہ شریعت وطریقت کا حسین سلسلہ تا ابد جاری رہے گا۔ وطن عزیز میں انہی عظیم المرتبت ہستیوں میں ایک قابل قدر نام محترم و مکرم حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن قدس سرہ العزیز کا ہے جنہوں نے صوبہ سرحد میں بالخصوص اور دیگر صوبوں میں بالعموم احیاء سنت کا بیڑہ اٹھایا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ اور اہلسنت کے وقار کے لئے انکی کوششوں اور شبانہ روز کاوشوں کی شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کا سایہ عوام اہلسنت کے سروں پر سلامت رکھے! آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین

☆ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ ضیاء القرآن کیمپس گجرات

علامہ خلیل الرحمن چشتی ☆

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت و راہنمائی کے لئے ہر دور اور زمانے میں اپنے نبیوں اور رسولوں کو مبعوث فرمایا کہ ہر نبی اور رسول اپنے دور میں لوگوں کو خدائے وحد لاشریک کی عبادت کا درس دیتا رہا اور بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہ ہدایت پر گامزن کرتا رہا۔ یہاں تک ہمارے آقا و مولی حضور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر سلسلہ نبوت اختتام پذیر ہوا اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا لیکن ہدایت و راہنمائی کا سلسلہ تو قیامت تک جاری رہے گا اور حضور ﷺ کا فرمان العلماء ورثہ الانبیاء کے مطابق یہ بھاری ذمہ داری آپ کی امت کے علماء ربانیین زعماء اولیاء کے کاندھے پر آن پڑا اب قیامت تک اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اس مقدس مشن کو جاری رکھیں اور انسانیت کا ٹوٹا ہوا رشتہ اپنے خالق و مالک سے جوڑتے رہیں گے۔ مدارس قائم ہوتے رہیں گے۔ خانقاہیں بنتی رہیں۔ محافل ذکر و نعت سجتی رہیں گی۔ اور لوگوں کو سکون قلب کے ذرائع میسر آتے رہیں گے۔ اور لوگ راہ ہدایت پر گامزن ہوتے رہیں گے۔

اللہ کی یہ حسین وجمیل کائنات کسی دور میں بھی عقیم نہیں رہی انبیاء کرام کے بعد بھی ہر دور میں وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے پیدا ہوتے رہے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے ان محبوب بندوں میں ہر دور میں باطل کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اسلام کے پرچم کو سر بلند کیا فی زمانہ شریعت و طریقت کی تعلیم عام کرنے کے لیے کئی مراکز موجود ہیں جہاں آنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ سے عشق و محبت کا درس دیا جاتا ہے۔

دور حاضر میں شریعت وطریقت کی تعلیم عام کرنے والوں میں ایک بہت بڑا نام عظیم صوفی بزرگ۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم علمی و روحانی پیشوا پیر طریقت اخوندزادہ پیر سیف الرحمن صاحب ماتریدی حنفی دامت برکاتھم القدسیہ کا بھی ہے۔

آپ نے افغانستان سے پاکستان منتقل ہو کر باڑہ کے مقام پر عظیم روحانی مرکز قائم کیا اور وہاں سے کئی شمعیں روشن ہوئیں اور پاکستان کے طول و عرض میں اس وقت

☆ ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت پاکستان کراچی

سینکڑوں مقامات پر آپ کے خلفاء وحلقہ ذکر کے ذریعے محبت الٰہی کے چراغ روشن کر رہے ہیں۔ مجھے براہ راست تو حضرت سے ملاقات کا شرف حاصل نہیں ہوسکا بہرحال آپ کے صاحبزادگان شیخ الحدیث صاحبزادہ حمید اللہ خان سیفی صاحب اور صاحبزادہ احمد سعید عرف یار جان سیفی صاحب جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے پروگرامات میں اور جماعت نقشبندیہ سیفیہ کے پروگرام میں ملاقات رہی ان صاحبزادگان کو دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا ہے ان کی تربیت کرنے والی شخصیت کوئی معمولی نہیں اسی طرح حضرت کے خلفاء خصوصاً پیر طریقت حضرت مولانا سید احمد علی شاہ سیفی صاحب سے تو ایک دیرینہ تعلق ہے اور جماعت اہلسنت کے وہ اپنے علاقے کے ذمہ دار بھی ہیں۔ انہیں دیکھ کر یا دیگر خلفاء کو بلا کر مرشد کے کامل ہونے کا اندازہ ہوجاتا ہے جس پیر کے مرید خود اس قدر شریعت مطہرہ کے پابند ہوں تو وہ پیر یقیناً مقرب بارگاہ الٰہی کی منزل پر فائز ہوں گے اللہ تعالیٰ مسلک حق اہلسنت و جماعت کا بول بالا فرماتے ہیں اور اہلسنت کے تمام مراکز علوم دینیہ و روحانیہ سے فیض کے سرچشمے جاری فرماتے ہیں۔ اور ان مراکز کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتے ہیں۔

محمد غلام رسول☆

جناب مخدوم ومحترم پیر امجد ظہیر سیفی صاحب کی فرمائش ہے کہ مخدوم المشائخ پیر سیف الرحمٰن صاحب قبلہ کے بارے میں کچھ تاثرات لکھوں۔ حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن صاحب سے اس فقیر کی ایک ملاقات ہے اور وہ بھی ایک محفل میں۔ تو ظاہر ہے کہ اس ملاقات سے یہ تو اندازہ ہوا کہ حضرت پڑھے لکھے جید، متبحر عالم دین ہیں ان کے صاحبزادہ مولانا حمید جان صاحب کا خطاب بھی سننے کا اتفاق ہوا جس سے صاحبزادہ صاحب کے تبحر علمی کا بخوبی اندازہ ہوا۔ باقی حضرت میاں صاحب قبلہ سے تو متعدد ملاقاتیں ہیں ان کے خلفاء سے حضرت مولانا قادری نور الحق صاحب مدنی اور جناب قبلہ وکیل صاحب کے واسطہ سے یہ کہا جاسکتا کہ ان حضرات نے ایسے لوگوں کو سیدھا کردیا ہے جن کے ٹیڑھ سدھرنے کے قابل ہی نہ تھی ظاہر یہ فیض قبلہ پیر سیف الرحمٰن صاحب کا ہی ہے جو مولانا مخدوم جاننا

☆ پاکستان مسلم لیگ (ن) علماء ومشائخ ونگ فیصل آباد

چاہتا ہے وہ حضرت میاں محمد سیفی کو دیکھے مولانا قاری نورالحق کو دیکھے یا پھر سراپا ایثار و اخلاق محترم امجد ظہیر صاحب المعروف قبلہ وکیل صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جائے اس پر اس خاندان نقشبندیہ کا جاہ وجلال ظاہر ہو جائے گا۔

حضرت علامہ مفتی عبدالحلیم ہزاروی ☆1

میں عدیم الفرصت ہوں جسکی وجہ سے پیر صاحب کے حالات سے زیادہ واقف نہیں ہاں 1983ء میں پیر صاحب پہلی بار کراچی تشریف لائے تھے اس وقت میرے استاد محترم حضرت علامہ افتخار احمد قادری شہید یوم میلاد اور حضرت علامہ افتخار احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ وفات مدینہ منورہ مدفن جنت البقیع اللہ رب العزت ان دونوں کی مغفرت فرمائے انہوں نے پیر صاحب کا تعارف کروایا تو انکی تحریر پر ہم دو چار ساتھی ماڈل کالونی ملیر میں حاضر ہوئے ایک مکان پر پیر صاحب کا دیدار ہوا پھر حلقۂ ذکر میں بھی شرکت کی۔

پھر مریدین وخلفاء سے ملاقاتیں رہیں مگر پیر صاحب سے کوئی ملاقات نہیں ہوسکی یہ سنتے رہے تھے کہ پیر صاحب اور شیطان اسود منیر سے آپ کا معرکہ رہا پھر پیر صاحب نے پشاور باڑہ سے نقل مکانی کر کے لاہور میں سکونت اختیار فرمائی مولا تعالیٰ انکے روحانی کام میں اضافہ فرمائے اور سلسلہ نقشبندیہ صحیحہ مجددیہ کو فروغ عطا فرمائے۔

آج کل سلسلہ دیوبندیہ نقشبندیہ پر پرزے نکال رہا ہے جو محض دھوکا ہے اور وہ یکسر مکتوبات امام ربانی قیوم زمانی و ملفوظات شریف کے مخالف ہیں۔ اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے، آمین بجاہ سید المرسلین .

قاری علی اکبر نعیمی ☆2

قائد اہل سنت امام شاہ احمد نورانی صدیقی نور اللہ مرقدہٗ کیساتھ میں ملک اور بیرون ملک ہمسفر رہا فیصل آباد سے شیخوپورہ کے دور میں پیر میاں محمد حنفی سیفی سے ملاقات

☆1 مرکزی امیر: فدائیانِ ختم نبوت پاکستان 0301-2449288

☆2 بانی ومہتمم النعیمیہ انٹرنیشنل قرأت اکیڈمی اسلام آباد/ راولپنڈی 0300-5548848

ہوئی ان میں حضرت پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب کا نقشہ نظر آیا۔ ہر تحریک میں اور مرکزی محفل میں اور خصوصاً حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے عرس مبارک کی محفل قرأت میں تلاوت کے لیے حاضر ہوتا رہا۔ پیر سیف الرحمٰن صاحب کے مریدین قرآن سننے میں نمایاں نظر آئے کئی ایک محافل میں پیر صاحب کے خلفاء نے ملک کے مختلف حصوں میں قرآن پاک سنانے کے لیے مجھے مدعو کیا تو میں نے تلاوت قرآن سننے کی تڑپ دیکھی۔

مولانا شاہ احمد نورانی ﷫ بھی پیر میاں محمد حنفی سیفی سے شفقت ومحبت رکھتے تھے اور نورانی تحریک میں سیفی حضرات بھر پور شریک ہوئے۔ امام الاولیاء حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادری جیلانی رضی اللہ عنہ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ﷫ اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا خان محدث بریلوی ﷫، حضرت مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ﷫ جیسے بزرگان دین کے طریقہ کو اخندزادہ سیف الرحمٰن آگے بڑھا رہے ہیں اسی نورانی قرآنی مشن پر ہر سنی کو شریک ہونا چاہئے۔ یہ بڑی بات ہے کہ پگڑی اور داڑھی جیسی عظیم سنت اس تحریک سیفیہ کے ذریعے ایک بار پھر زندہ ہو رہی ہے میں قرآن کریم کی محبت کی وجہ سے اس قافلہ سے محبت رکھتا ہوں بلکہ النعیمیہ انٹرنیشنل قرأت اکیڈمی کے فضلاء جو دنیا کے مختلف 15 ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں قرآن کی اسی محبت کے سبب میں اس قافلے کا موئید اور معاون ہوئے اور میرے جملہ ہزاروں وابستگان، شاگرد، تلامذہ اور رفقاء اس معاملے میں ہر موڑ پر ان کے دینی امور میں معاون ثابت ہونگے۔ ان شاء اللہ سنی تنظیم القرآء پاکستان کے بانی چیئر مین کی حیثیت سے وطن عزیز کے جملہ قراء کو اس امر کی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ سیفی برادران سے تعاون جاری رکھیں۔

سید احمد کوثر ایڈووکیٹ کوثر ٹاؤن اوکاڑہ

جناب اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب کے بارے میں میرے تاثرات یہ ہیں کہ پیر صاحب راسخ العقیدہ سنی ہیں۔ اور شریعت کی پابندی نہ صرف خود مکمل کرتے ہیں بلکہ اپنے مریدوں کو بھی سختی سے پابندی کرواتے ہیں مزید انکے مرید و خلیفہ کاشف سلیمی صاحب ایڈووکیٹ ہیں جن سے اکثر ملاقات ہوتی ہے وہ مقام توحید کے شیدائی ہیں۔

سید علی ریاض کرمانی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

قبلہ اخندازہ سیف الرحمٰن حنفی نقشبندی مجددی کے بارے میں معروضی ہوں کہ صاحب موصوف صحیح العقیدہ سنی اوران کے مریدین بھی مکمل شریعت کے پابند ہیں قبلہ پیر صاحب دلوں پر حکومت کرتے ہیں۔

قاضی محمد عبداللہ☆1

چمنستان ولایت کے خوبصورت پھول حضرت خواجہ سیف الرحمٰن مجددی دامت برکاتہم القدسیہ کی شخصیت ہمہ پہلو ہے آپ عالمانہ جلال اورصوفیانہ جمال کے حامل ہیں۔آپ کا دل ہر وقت ذکر الٰہی متفرق اورشب و روز تسبیح و تحلیل میں مصروف ہے۔ ہزاروں عند لیبان چمن آپ کے آغوش لطف وکرم میں پروردہ ہیں۔ ہم سب مسلمان ہیں۔ ہماری منزل و مقصد ایک ہے۔ تو لا محالہ ہم سب بھی ایک ہی ہیں۔ اورتمام سلاسل کے بزرگان دین ہمارے لیے علم وحکمت کے روشن مینارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے فیوض و برکات سے بھرپور مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

قاری کرم حسین طاہر نظامی☆2

جس طرح اللہ رب العزت نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اکرام کو انسانوں کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دنیا میں بھیجا تاکہ بھولے بھٹکے لوگوں کو سیدھی راہ دکھائیں پھر اولیاء کرام اس کو سرانجام دیتے رہے۔کبھی شیخ عبد القادر جیلانی تشریف لائے تو کبھی خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے لوگوں کو توحید کا پیغام دیا۔ اس دور میں حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ اس دور کے کامل اولیاء میں سے ہیں۔ ان کے تمام مریدین عاشق رسول ﷺ ہیں اور اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک مرتبہ وکیل صاحب کی محفل میں جانے کا موقع ملا وہاں پر عجیب کیف و مکستی کا عالم تھا۔ حضرت اخنداده پیر سیف الرحمٰن کی نگاہ کا فیض عام تھا۔ انبیاء اکرام نے جو دین حق کا کام کیا وہ پیر سیف الرحمٰن سرانجام دے ہے ہیں۔آپ کا تمام خانوادہ عالم باعمل ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

☆1 پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ آزاد کشمیر ☆2 خطیب مرکزی مسجد نوری بریلوی فیصل آباد

فاذکرو انی اذکرکم

پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کرتا ہوں۔

قاری اقبال چشتی اوکاڑوی☆

پیر طریقت رہبر شریعت مخدوم اہلسنّت عاشق رسول قطب وقت حضرت قبلہ پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی دامت برکاتہم مردحق مرد کامل و اکمل فنافی الشیخ اور فنا فی الرسول ہیں۔ اہل سنت کے عظیم پیشوا و شیخ کامل ہیں۔ آپ ہمہ صفت موصوف ہیں اللہ رب العزت نے بسطة فی العلم والجسم یہ صفات عطا کی ہیں۔ ولی اسے کہتے ہیں جس کا چہرہ دیکھنے سے خدا یاد آئے اور ولی ایمان اور تقویٰ کا جامع ہوتا ہے۔ الآیة الذین امنوا وکانو یتقون سلسلۂ عالیہ سیفیہ مجددیہ کے سرخیل ہیں پیر صاحب مجدد صاحب شیخ احمد سرہندی فاروقی ﷫ کے صحیح معنوں میں پیروکار ہیں اہل سنت کے سردار ہیں۔ اللہ پاک بتوسل نبی کریم آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے آمین ثم آمین۔

رانا محمد اسلم ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

میں ذاتی طور پر پیر صاحب کو نہ جانتا ہوں لیکن حضرت صاحب کے بہت سے مریدین کو جانتا ہوں جو بھی حضرت صاحب سے مرید ہوا سنت اور شریعت کا مکمل پابند ہوا میرا دوست کاشف آل احمد سیفی مرید ہونے سے پہلے کبھی درست طور پر نماز نہ پڑھتا تھا لیکن مابعد ایسا راغب ہوا ہے کہ اس کو دیکھ کر ہر شخص کا دل کرتا ہے کہ وہ اس ہستی کو ملے اور فیض حاصل کرے۔

Kamran Saeed

I do hereby deckare that pir Saif-ur-Rehman is the wali kamil and really leads to the real path of Allah and Prophit.

پیر طریقت ڈاکٹر محمد شعیب محمدی سیفی حال مقیم رومانیہ

سرکار اخندزادہ مبارک کی ذات اقدس اہل سنت و جماعت کی عظیم الشان محسن

☆ خطیب مرکزی جامع غوثیہ اوکاڑہ

ہے جب بھی اہل سنت و جماعت کو سرکار مبارک کی مدد کی ضرورت پیش آئی اور اکابر اہل سنت نے انھیں پکارا آپ نے کبھی بھی انھیں مایوس نہیں فرمایا جب سنی کانفرنس اٹک پیر طریقت مفسر قرآن علامہ محمد ریاض الدین شاہ صاحب نے زیر صدارت قائد اہل سنت قبلہ شاہ احمد نورانی منعقد فرمائی تو میجر قاسم کے ہمراہ چند علماء اہل سنت سرکار اخندزادہ مبارک کو دعوت دینے کے لیے حاضر ہوئے آپ ناسازی طبیعت کی وجہ سے خود تو تشریف نہ لا سکے مگر اپنے تمام مخدوم زادگان خصوصاً علامہ جسٹس محمد سعید حیدری، شیخ القرآن والحدیث محمد حمید جان سیفی مبارک، استاذ العلماء قاری محمد حبیب صاحب اور احمد سعید المعروف یار جان کے علاوہ اپنے بڑے بڑے خلفاء کو کانفرنس میں شمولیت کا حکم فرمایا قائد اہل سنت کے ساتھ سرکار اخندزادہ مبارک کو اس طرح محبت تھی کہ اگر کوئی کسی کانفرنس اور جلسے کی دعوت دیتا تو ضرور پوچھتے کہ اس میں قائد اہل سنت شامل ہو رہے ہیں یا نہیں اگر یہ جواب ملتا کہ آپ شامل ہو رہے ہیں آپ مسرور ہوتے اسی طرح سنی کنونشن موچی دروازہ میں آپ نے تمام صاحبزادگان اور پاکستان اور افغانستان کے بڑے بڑے خلفاء کو شامل ہونے کے حکم کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ کسی عزیز کے مرنے کا عذر بھی قابل قبول نہ ہوگا یا بہرکیف اس اجتماع کو دیکھنے والے اور حاضر ہونے والے احباب ہی تجزیہ کر سکتے ہیں کہ سیفی حاضرات کی شمولیت کس قدر تھی اس کنونشن میں بہ نفس نفیس قائد اہل سنت مولانا الشاہ احمد نورانی اور مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار نیازی کے علاوہ مرکزی شخصیات شامل تھا اگرچہ اس کا اہتمام اہل سنت کے قائدین جگر گوشہ غزالی زماں علامہ سیّد مظہر سعید کاظمی اور مفکر اسلام علامہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے فرمایا تھا اسی کنونشن میں ہزاروں افراد کے لیے لنگر کا انتظام مجاہد اہل سنت حضرت میاں محمد حنفی سیفی نے کیا۔

سنی کانفرنس ملتان کے لیے جب مفکر اسلام سید ریاض حسین شاہ کے جگر گوشہ غزالی زماں صاحبزادہ سید مظہر سعید کاظمی کی طرف سے دعوت نامہ پیش کیا تو حضرت اخندزادہ مبارک سے عرض کیا کہ حسب سابقہ صاحبزادگان اور خلفاء اور مریدین کو سنی کانفرنس میں شمولیت کا حکم فرمائیں تو آپ مبارک علالت طبعی کے باوجود سنی کانفرنس میں خود شمولیت کا اظہار فرمایا کہ اس بار اپنے لاکھوں مریدین اور خلفاء کے ساتھ خود حاضر ہوگا

اس تحریر میں اس شخصیت کو نہیں بھول سکتا جنھوں نے تمام سکیورٹی انتظامات فرمائے اور ایسا ڈسپلن قائم کیا جس پر مرشد کریم نے سرکار اخوندزادہ مبارک سے خصوصی داد حاصل کی۔ اس سنی کانفرنس کی کامیابی کے لیے خصوصی کوشش اور محنت کرنے والے احباب کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ پیر طریقت مفتی پیر محمد عابد حسین پیر طریقت ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی، گلزار ملت پیر گلزار احمد سیفی ہیں۔

قاری محمد حسین نورانی نظامی ☆

یہ بندہ ناچیز کسی ولی کامل بزرگ کے بارے میں کیا تحریر کرسکتا ہے حضرت پیر طریقت سیف الرحمٰن دامت برکاتھم عالیہ اس دور کے بڑے فقیہ باکمال انسان ہیں آپکی صحبت سے ہزاروں لاکھوں انسانوں کی دل کی دنیا آباد ہوگئی ہے حضرت پیر صاحب کے مریدین دور سے نظر آتے ہیں اور پہچانے جاتے ہیں اور پکے اہلسنت و جماعت ہیں ان کی محفل میں بیٹھنے والے بدکردار لوگ بھی عشق رسول میں رنگے جاتے ہیں اورتائب ہو کر شریعت کے پابند ہو جاتے ہیں اس دور میں یہ کام بڑا مشکل ہے پیر صاحب نہایت متقی پرہیز گار اور کامل ولی ہیں ہم تو سب بزرگان دین کے غلام ہیں بزرگان دین کی صحبت جہاں سے ملتی ہے وہاں پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں پیر سیف الرحمٰن سے ملاقات تو نہیں ہوئی لیکن اُن کے صاحبزادے مولانا حمید جان سیفی کو دیکھنے کا موقع ملا وہ بھی عالم باعمل ہیں۔ دعا گو ہوں کہ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے ایسے بزرگ اہل سنت و جماعت کا سرمایہ ہیں۔ اللہ ان کا سایہ اہلسنت و جماعت پر تادیر قائم دائم رکھے آمین ثم آمین۔

مولانا محمد اشرف سعیدی ☆2

پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک دامت برکاتھم العالیہ کی ذات محتاج تعارف نہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر ممالک اسلامیہ میں آپ قطب یزدانی امام ربانی حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان عام کر رہا ہیں آج کے پرفتن دور میں نہ صرف آپ بلکہ آپ کے خلفاء

☆1 خطیب جامع مسجد یارسول اللہ فیصل آباد

☆2 صدر جماعت اہلسنت ضلع لاہور

اور قابل فخر صاحبزادگان احیائے سنت اور دین کی ترویج و اشاعت کے لیے سرگرم عمل ہیں آپ کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے والے احباب میں نماز کی پابندی کے ساتھ ذکر وفکر اور سنتوں کی پابندی امتیازی مقام رکھتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ سے مشائخ کے ہاتھ مضبوط کیے جائیں تاکہ وطن عزیز پاکستان میں اسلام اور اسلامی قدروں کو فروغ ملے۔

قاری غلام نبی سہروردی قادری ☆1

پیر طریقت رہبر شریعت واقف رموز سلطان الاولیاء حضرت پیر سیف الرحمٰن دور حاضر کے مرد کامل مرشد کامل ومکمل واکمل اور لوگوں کے لیے رہبر کامل سنتوں کو زندہ کرنے والے متقی پرہیزگار مجدد الف ثانی کی تصویر کامل ہیں جن کی نگاہ فیض سے لاتعداد لوگ ہدایت یاب ہو کر دوسرے لوگوں کے لیے نمونہ بن گئے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کا فیض ہمیشہ سلامت رکھے آمین۔

قاری سعید احمد ☆2

آپ کی نورانی صورت دیکھ کر دل کی کیفیت بدل گئی اور آپ کے معمولات کو دیکھ کر آپ کو سابقہ مشائخ جن کے بارے میں کتابوں میں پڑھا تھا آپ ان مشائخ کامل کی کاپی نظر آئے۔

ثنا خوانِ رسول پروفیسر محمد خان چشتی ☆3

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے آڈیٹوریم میں ''الاخوہ'' تنظیم نے محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کی حیات اور دینی خدمات کے حوالے سے عظیم الشان سیمینار کا انعقاد کیا۔ اس سیمینار میں سب سے اہم اور خوبصورت انداز میں شرکت سلسلۂ طریقت سیفیہ کے خلفاء معتقدین، مریدین کی صورت میں نظر آئی۔

☆1 خطیب جامع مسجد طور شریف نزد کاہنہ

☆2 دینی درس گاہ مدینہ مسجد گوالا کالونی رکھ چندرا کا ضلع، لاہور

☆3 (چک جھمرہ) فیصل آباد 0300-7652892

حضرت اخوند زادہ سیف الرحمٰن مدظلہٗ العالی کی اپنے خلفاء اور متوسلین کی روحانی تربیت کا نتیجہ ہے کہ سیفی حضرات جس اجتماع میں شرکت کرتے ہیں وہاں یہ نہایت ہی منظم انداز میں سفید پگڑیوں اور متشرع چہروں کے ساتھ حاضرین کو اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔

سیمینار میں حضرت صاحبزادہ حمید جان صاحب اور میاں محمد حنفی سیفی صاحب نے اپنے جملہ عقیدت منداں کے ہمراہ شرکت فرمائی اور سیمینار کے اختتام تک ایک محبت آفرین انداز میں تشریف فرما رہے۔ یہ حضرت سیف الرحمٰن مدظلہ العالی کی نگاہِ فیض کا اثر ہے کہ ان کے خلفاء کی انگلی کے اشارے اور چشم فیض کی جنبش سے مریدین کے دل تڑپنے اور جسم پھڑکنے لگتے ہیں اور قبلہ کے منظم روحانی سلسلہ میں دن رات مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور لوگ روحانی سکون حاصل کرنے کے لیے سلسلہ سیفیہ میں جوق در جوق شامل ہو رہے ہیں۔

شہزادہ قاری محمد شوکت چشتی ☆1

حضرت پیر اخوند زادہ سیف الرحمٰن صاحب کے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور و معروف بزرگوں میں شمار کیا جاتا ہے اور آپ کے ہزاروں خلفاء اور لاکھوں مریدین پابند شریعت اور خلفاء راشدین کی جدوجہد پر نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔

مولوی عبدالحق نوری ☆2

بندہ کو پیر صاحب کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ایمان، عمل، عشق رسول ﷺ میں نمایاں ترقی ہوئی۔ الحمدللہ!

طاہر علی خان قادری ☆3

سنی تحریک کو ولی کامل مرد قلندر حضرت پیر سیف الرحمٰن دامت برکاتہم پیر ارچی مبارک کی خدمات پر فخر ہے۔ اب لاہور کے پسماندہ علاقہ میں علم و نور اور عشق مصطفےٰ ﷺ کی کرنیں بکھیرنے کے لیے لاہور فقیر آباد (لکھوڈیر) میں جلوہ افروز ہوئے ہیں۔

☆1 خطیب مرکزی جامع مسجد ابوبکر نقشبندیہ مین بازار فقہی ...... لاہور

☆2 خطیب جامع محمدیہ بوستان کالونی قینچی امرسدھو لاہور

☆3 کنوینئر سنی تحریک جنوبی لاہور

محمد شفیق خان قمر☆1

جناب اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن نقشبندی بندگان خدا کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ بلاشبہ جہالت، گمراہی اور بدعقیدگی میں مبتلا لوگوں کی اصلاح ایک مشکل کام ہے مگر جسے خداوند کریم چن لیں اسے ہمت اور طاقت بھی عطا فرما دیتے ہیں۔ پیر سیف الرحمٰن نے اپنی سحر انگیز شخصیت اور عمل اور کردار سے لاکھوں لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالیا ہے۔

پیر محمد انیس الرحمٰن خان قادری☆2

قبلہ پیر ارچی مبارک نے بڑے احسن طریقہ سے سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے بزرگوں اور عظیم شخصیات کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

علامہ غلام شبیر فاروقی☆3

حضرت پیر اخوندزادہ جناب پیر سیف الرحمٰن صاحب مبارک سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں آپ اسلاف کی مکمل تصویر ہیں اور ان کا نمونہ ہیں عالم باعمل ہیں۔ آپ کا دل حضور سرور کائنات ﷺ کی محبت اور عشق ہمہ وقت معمور مسرور ہے۔

الحاج محمد یوسف خان☆4

سیفی سلسلہ کے مایہ ناز بزرگ حضرت پیر سیف الرحمٰن سیفی کی خدمات لائق تحسین ہیں موجودہ وقت کے ولی کامل ہیں اور ایک نگاہ ڈال کر دل کا سیاہ پن ختم کر دیتے ہیں۔

سید محمد عاکف قادری☆5

حضرت کے جملہ مریدین اپنی ظاہری وضع قطع میں حضرت کی تصویر ہیں اس سے قبلہ کا ظاہری تعارف ہو جاتا ہے کہ آپ سراپا سنتوں کے عامل ہیں۔

☆1 ممبر بین المذاہب امن کمیٹی پنجاب

☆2 ٹاؤن شپ، لاہور

☆3 پرنسپل جامعہ اسلامیہ حنفیہ ٹاؤن شپ

☆4 صدر تاجران ابوبکر روڈ ٹاؤن شپ لاہور

☆5 خلیفہ وتلمیذ: ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

باغ سنت میشود از آمد تو پُر بہار

آپ کے خلفاء کو دیکھ کر آپ کی جو تصویر ذہن میں ابھرتی ہے وہ اس قول تصدیق کرتے نظر آتے ہیں۔

من تفقه ولم يتصوف فقد تفسق و من تصوف ولم يتفقه فقد تذندق ومن جمع بينهما فقد تحقق. (مرقاة شرح مشكوة)

حضرت اخوندزادہ سے بغیر ملاقات کیے میں وثوق سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ آپ ایسے لوگ صوبوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیں ان کی قدر کرنی چاہیے اور جس قدر ممکن ہوں آپ کی صحت وسلامتی کی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ۔

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

سید محمد محفوظ مشہدی ☆2

شیخ المشائخ حضرت پیر اخوندزادہ سیف الرحمٰن ارچی صاحب مبارک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور ومعروف بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کے لاکھوں مریدین پابند شریعت اور خلفاء اقامت دین کی جدوجہد میں بہت نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں حضرت پیر صاحب کے عزیز وعلماء اور حلقہ ارادت کے لوگ بڑی جانفشانی سے باڑہ کے علاقوں میں اہلسنّت کے تشخص پر قائم رہے ہیں اور بڑے ناگفتہ بہ حالات میں معتقدات ملت پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ عاشقان رسول کریم ﷺ کو ان معاملات پر سیفی سلسلہ کے علماء کے کام کو سراہنا چاہیے اور ان کے ساتھ تعاون میں پیش پیش ہونا چاہیے اور میری دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت پیر صاحب کے درجات کو مزید بلند فرمائے اور ان کے فیضان کو عام فرمائے اور اہلسنّت پر ان کا سایہ قائم رہے۔ آمین

مولانا عاشق حسین باروی

آستانہ عالیہ فقیر آباد شریف بظاہر اینٹوں کا مکان دکھائی دیتا ہے لیکن درحقیقت یہ

روحانی دنیا کا ایک عظیم مرکز ہے، اس مقدس زمین کا ذرہ ذرہ نور بداماں رشک آسمان اور عشاق کی آنکھوں کا سرمہ ہے۔ یہ آستانہ عالیہ ایک ایسا دھوبی گھاٹ ہے جس میں میلی روحیں دھوئی جاتی ہیں، گناہوں کے داغ دھبے ذکر الٰہی کے صابن سے دور کیے جاتے ہیں۔

☆2 مرکزی راہنما مرکزی جمعیت علماء پاکستان

یہ سارا فیضان ہے امام خراساں حضرت اخند زادہ سیف الرحمٰن مبارک دامت فیوضهم القدسیه کی نظر کا جن کی توجہ کامل کے فیوض و برکات کے طفیل زنگ آلود دل دھل کر ذات باری تعالیٰ کا مسکن اور ڈیرہ بن جاتے ہیں۔ جن کی توجہ کامل کے فیوض برکات سے سانسوں کے کشکول ذکر الٰہی سے لبریز ہو جاتے ہیں۔

شاہ رحمٰن سعیدی سیفی صاحب ☆1

وہ ہے پابندئ شریعت اور اتباع سلف الطریقت اور احیاء سنت مطہرہ ہے اور اس خوبی پر ہزاروں خوبیاں قربان جائیں۔ یہ خوبی کہ شریعت مصطفویٰ ﷺ کے معاملہ میں نڈر و دلیر ہو کر کسی بھی "لومة لائم" کو خاطر میں نہ لانا عظیم صفت ہے۔

مولانا محمد حیدر علوی ☆2

قبلہ مبارک صاحب کے ارادت مندوں کو دیکھ کر شریعت کی تابعداری اور اسلام سے لگاؤ نظر آتا ہے جو کہ ہماری قدیم خانقاہوں کی پہچان اور صوفیاء کا انداز تربیت تھا۔

یقیناً آج ہمارا خانقاہی نظام جس زوال کا شکار ہے اس ماحول میں حضرت پیر صاحب کا وجود اور اندازِ تربیت آقا کی امت کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔

علامہ احمد سعید قادری ☆3

قدوۃ السالکین حجۃ الواصلین سراج الکاملین حضرت خواجہ سیف الرحمٰن مجددی دامت برکاتھم دور حاضر کی عظیم روحانی و علمی شخصیت ہیں۔ آپ کی زندگی شریعت مطہرہ کا نمونہ ہے جو خوش نصیب سلسلہ عالیہ سیفیہ میں شامل ہوتا ہے وہ اسوۂ رسول کریم ﷺ کا پابند نظر آتا ہے۔ اس دور میں جبکہ رسمی پیری مریدی رہ گئی ہے۔

☆1 چکری روڈ راولپنڈی ☆2 سابق صدر سنی تحریک ضلع راولپنڈی ☆3 سرگودھا

ان مشائخ سیفیہ کا بہت بڑا کارنامہ ہے اپنے متوسلین کو شریعت کا پابند اور ذکر کی تلقین کرنا۔ اللہ تعالیٰ ان پاک نفوس کا فیض جاری و ساری رکھے۔

علامہ مشتاق احمد اعظمی خطیب جامع مسجد سکردو

حضرت پیر سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ پیرانہ سالی میں مکمل اسلاف کی تصویر ہیں آپ کے منسلکین حضرات اتباع شریعت کی اعلیٰ مثال ہیں اس دور میں آپ کا وجود مسعود نعمت خداوندی ہے۔

مولانا قاری غلام حسین خضدار، بلوچستان

میرا مکمل خاندان سلسلہ سیفیہ مجددیہ سے بیعت ہے۔ خضدار میں باقاعدہ محفل میلاد، ذکر خفی اور دیگر لوازمات اب قائم ہیں اور لوگوں کی کثیر تعداد عقیدہ حق کی طرف مائل ہے۔ سب حضرت پیر ارچی خراسانی حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم کی نظر کے طفیل ہے۔

حضرت مولانا حافظ غازی محمد خان☆1

دین کی اشاعت و تبلیغ آج کے اس پرفتن دور میں حضرت پیر سیف الرحمان سیفی صاحب دامت برکاتہم جیسی ہستیاں اس فریضہ کو بحسن و خوبی سرانجام دے رہی ہیں۔ جس کے نتیجے میں لاتعداد گم کردہ راہ نوجوان، راہِ ہدایت پا چکے ہیں۔

مولانا قاری عمر حیات چشتی☆2

حضرت قبلہ پیر صاحب دور حاضر کے ولی کامل اور متقی انسان ہیں۔ میری ملاقات قبلہ پیر صاحب سے تو نہیں ہوئی لیکن آپ کے مریدوں اور خلفاء سے واسطہ پڑھا ہے، جن میں پیر عبدالمنان صاحب آف جہلم جو کہ شریعت مطہرہ کے پرتو نظر آئے۔

علامہ پیر سید محمد ذاکر حسین شاہ سیالوی

مختلف احباب کی زبانی عارف باللہ حضرت اخوند زادہ پیر سیف الرحمان مبارک کے بارے میں ان کے تقدس اتباع سنت اور عشق رسول ﷺ کے حسین عقائد سنے۔ ان

☆1 پرنسپل جامعہ قمر الاسلام و خطیب اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد

☆2 خطیب جامع مسجد عباسیہ مہتمم مدرسہ جامعہ غوثیہ فیض القرآن راولپنڈی

شہادتوں کے پیشِ نظر فقیر یہ سمجھتا ہے کہ وہ دورِ حاضر میں ایک حسین نمونہ ہیں۔ فقیر مسلمانوں کو تاکید کرتا ہے کہ ان کے بارے میں یقین کامل رکھ کر ان کی محفل میں حاضری دیں۔ ان کی کتابیں پڑھیں۔ ان کے انفاس قدسیہ سے فیض حاصل کریں۔

ڈاکٹر خالد مہتاب کیلیفورنیا یو ایس اے

امن کے پیرو مرشد حضرت اخوند زادہ سیف الرحمٰن کا کمال ہے ان کے مریدین دنیا میں اتباع سنت کے مظہر ہیں۔ حضرت صاحب کا وجود تمام اہلسنّت کے لیے باعث برکت ہے اور میری تمنا ہے کہ میں جلد از جلد پاکستان آ کر ان سے شرف ملاقات حاصل کروں ان کی فیض صحبت سے مستفید ہوں۔

قاضی منظور احمد چشتی

اخند زادہ سیف الرحمٰن مدظلہ سے قبل اہل سنت کی حالت بہت خستہ تھی یہ واحد شخصیت ہیں جن کی وجہ سے اہل سنت والجماعت کو پھر سے عروج ملا، یہ آپ کی نظر کا فیضان ہی ہے کہ آپ ہر مرید سر سے پاؤں تک سیرت مصطفٰے ﷺ کا پیکر و آئینہ نظر آتا ہے۔

ملک ابرار احمد☆1

دور حاضر میں حضرت پیر طریقت علامہ مولانا صوفی باصفا حضرت اخوند زادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک نے دین متین دین حقہ کی خدمات بطریق احسن انجام دی ہیں۔ جس سے لاکھوں مسلمانوں نے استفادہ کیا۔

مولانا حافظ محمد صالحین☆2

حضرت اخند زادہ پیر سیف الرحمٰن مدظلہ العالی سنت نبوی ﷺ کے کامل مظہر ہیں۔ جو شخص بھی ایک مرتبہ آپ سے شرف ملاقات کرتا ہے وہ آپ کا ہی ہو جاتا ہے۔ ایسے ولی کامل کی ہر دور میں ضرورت رہی ہے اور اس دور میں حضور اخندزادہ جماعت اہلسنّت کے لیے خدا کی نعمت سے کم نہیں ہیں۔

☆1 MNA حلقہ NA 54 راولپنڈی کینٹ

☆2 خطیب جامع مسجد قاضیاں گلی نمبر 4 میلاد نگر، راولپنڈی

صاحبزادہ اللہ بخش چشتی ☆1

عزت مآب اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب عظیم عالم دین، ممتاز دانشور، روحانی شخصیت، ہمہ جہت، ہمہ صفت، ہمہ گیر شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ اپنے افکار و خیالات، اپنی نا قابل فراموش، بے لوث خدمت دین خلق خدا سے والہانہ محبت وخلوص اور اسلام کی راہ میں بے پناہ قربانیوں کی بنا پر پہچانے جاتے ہیں۔ آپ عشق رسول ﷺ کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ عشق محمدی کی دولت کو عام کرے اور لوگوں کے قلوب و اذہان کو عشق محمدی کی دولت سے فیض یاب فرما رہے ہیں۔ بلاشبہ آپ کا ظاہر شریعت محمدی سے آراستہ اور آپ کا باطن طریقت محمدی سے منور ہے۔ آپ ان مقربان الٰہی میں سے ہیں جو دلوں میں تمنا کی طرح محفوظ رہتے ہیں۔

حضرت علامہ مولانا رضاء المصطفیٰ نورانی ☆2

قبلہ عالم پیر طریقت داعی سنت عالی مرتبت حضور اخوند زادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک صاحب مدظلہ العالی جنھیں اللہ کریم نے علم اور روحانیت میں اعلیٰ مقام سے سرفراز فرمایا ہے آپ کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہر شخص آقا کریم ﷺ کی سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر نظر آتا ہے۔ ایک پاکستان ہی کیا دنیا کے بے شمار ممالک میں آپ سے محبت کرنے والے موجود ہیں۔ مجھے آپ کی ذات گرامی اور آپ کے صاحبزادہ صاحب مدظلہٗ العالی اور آپ کے خلفاء سے بہت دفعہ ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ایک روحانی کیف اور سرور سے دل سرشار ہو جاتا ہے۔

مولانا علی اشرف نقشبندی مجددی ☆3

چہرہ تاباں کو دیکھنے سے دل مضطر نے "اِذَا رُؤُوْ ذُكِرَ اللّٰه" کا مظہر پایا آپ مسلک فقہ سنی حنفی بریلوی کے درخشندہ ستارے ہیں۔ امام اعظم وغوث اعظم سے آپ کو والہانہ محبت ہے۔ غافل دلوں کو ایک نگاہ سے ذاکر بنا دیتے ہیں۔ دیوبند، وہابیہ، شیعہ کے

☆1 خطیب جامع مسجد مدنی راولپنڈی

☆2 مہتمم جامع انوار مصطفیٰ ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی

☆3 سرپرست اعلیٰ انجمن رضائے مصطفیٰ ومیلاد کمیٹی چندرائے لاہور

مقابلے میں کوہ پیکر ثابت ہوئے ہیں آپ کی زیارت گناہوں کا کفارہ ہے۔ گاہے بگاہے آپ کے خلفاء سے ملاقات اور زیارت کا شرف ہوتا رہتا ہے خاص کر چند رائے میں سالانہ محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ میں پیر گلزار احمد سیفی آستانہ عالیہ گلزار سیفیہ، پیر میاں محمود حنفی سیفی آستانہ عالیہ راوی ریان و دیگر خلفاء بھرپور شرکت کرتے ہیں اور تشنگانِ شریعت، معرفت و حقیقت کو اپنے فیضانِ سیفیہ سے نوازتے ہیں۔

مولانا محمد یوسف نقشبندی قادری ☆1

آپ خود بہت بڑے عالم دین مفتی شیخ الحدیث بھی ہیں آپ کے تمام صاحبزادے بھی عالم دین ہیں۔ آپ کے سلسلہ میں جو بھی داخل ہے سب کے سب سرکار کی سنت کے پابند ہیں۔ مجھے اکثر ان کی مجالس میں موقع ملتا رہتا ہے۔ جب مجلس میں داخل ہوتا ہوں دل کو سکون ملتا ہے۔ ماحول خوبصورت ہوتا ہے۔ ہر طرف سنت کی بہار ہوتی ہے۔ سنت رسول ﷺ کی خوشبو آتی ہے۔ ایسی شخصیت کی صحبت میں جانا ذریعہ نجات ہے۔

مولانا حافظ امین نقشبندی ☆2

قبلہ پیر صاحب نے حسام الحرمین اور فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کر کے فرمایا کہ مجھے امام احمد رضا کے فتاویٰ جات سے اتفاق ہے کیونکہ امام احمد رضا عاشق رسول اور فناء فی الرسول اور اللہ کے کامل ولیوں میں ہیں اور اس کے علاوہ غوث ثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ فقیر خراسانی بھی اسی سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت غوث ثقلین کا تابع ہے صفحہ نمبر 282 اصول فقہ میں امام ابو منصور ماتریدی کا تابع ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ کا مقلد ہے۔ تصوف و طریقت میں حضرت بہاؤ الدین شاہ نقشبند امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہما اور حضرت غوثِ اعظم حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کا تابع ہوں اور بالواسطہ انھیں حضرت کا مرید ہوں لہٰذا ایسے عقائد رکھنے والی شخصیات کے بارے میں قیاس آرائی کرنی یا کسی قسم کا بہتان لگانا یہ انصاف کے خلاف ہے بلکہ میں تو یوں کہوں گا وہ بزرگ پیر مبارک صاحب ہمارے سر کے تاج ہیں اور اہلسنّت والجماعت کی ایک عظیم بزرگ شخصیت ہیں ہماری دعا ہے اللہ ان کو عمر

☆1 چونگی امرسدھو لاہور ☆2 خطیب جامع مسجد قصور

خضری عطا فرمائے اور ایسے بزرگانِ دین کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قاری محمد اسلم نقشبندی الوری ☆1

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون.

علماء اہلسنّت ولی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص ولی ہوتا ہے جو اہلسنّت کے عقائد پر ہو اور اس کے عقائد پختہ، مضبوط اور مستحکم ہوں یعنی پختہ سنیت عقائد کا حامل شخص ولی ہوتا ہے۔ سبحان اللہ! حضرت قبلہ خواجہ خواجگان پیر سیف الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ پر ولی کی تعریف مکمل صادق آتی ہے۔

نہ صرف آپ خود پختہ عقائد کے حامل ہیں بلکہ آپ نے اپنی کوشش اور شب و روز کی محنت سے اہلسنّت کے پختہ عقائد والی ایک بڑی جماعت تیار کی۔

آپ نہایت ہی متقی، پرہیز گار اور صاحب علم انسان ہیں۔ آج آپ کا فیض دنیا کے کونے کونے میں پھیلا ہوا ہے۔ آپ اپنے نام کی عملی تفسیر ہیں اس رحمٰن کی تلوار نے دنیا سے کفر و بدعقیدگی کو کاٹ کر رکھ دیا اور اس نفسا نفسی کے دور میں سنت نبوی کا احیاء فرما کر بندگانِ خدا کے قلوب کو عشق مصطفےٰ ﷺ سے منور فرمایا۔

ڈاکٹر سجاد صدیق سیفی ☆2

نگاہ بلند سخن دلنواز جان پرسوز
یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لیے

مولوی محمد شاہد منصور چشتی ☆3

حضور عالی جناب قبلہ عالم پیر طریقت اخوند زادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک صاحب مدظلہ العالی کی ہستی ہے۔ میری نظر میں اہلسنّت پر اللہ کریم ایک ایسا عظیم احسان فرمایا کہ انھیں ہر دور میں عظیم سے عظیم ہستیاں ملتی رہیں۔ اس نازک ترین دور میں اہلسنّت

☆1 جامعہ زبیر بن محمود کوٹ رادھا کشن

☆2 لیکچرار نور میموریل ہومیو پیتھک میڈیکل ڈگری کالج لاہور

☆3 مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ راولپنڈی

والجماعت فقہ حنفی بریلوی جن مشکلات سے گزر رہا تھا رب کریم نے مہربانی فرمائی حضرت قبلہ جیسی ہستی سے لوگوں کو وابستی ہوئی اور ایک ادنیٰ انسان کو بھی صحیح معنوں میں سنت محمدی پر لباس زیب وتن سے وابستہ کر دیا۔ دنیا کے ہر کونے میں آپ کے ہزاروں غلام مریدین دین اسلام سے لگاؤ کی شمع روشن کیے ہوئے ہیں۔

حضرت علامہ مفتی احمد دین توگیروی رحمۃ اللہ علیہ☆1

آپ کی تبلیغ سے سینکڑوں غیر مسلم مسلمان ہو چکے ہیں۔ ہزاروں بدمذہب مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کے پیروکار اور لاکھوں مسلمان متبع سنت بن چکے جن کا مشاہدہ ان کے خلفاء اور مریدین سے بخوبی ہوسکتا ہے۔

اس وقت آپ علماء ربانیین اور اولیاء کاملین سابقین کی جیتی جاگتی عملی تصویر ہیں بلا مبالغہ آپ کی محافل میں بیٹھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یاد تازہ ہو جاتی ہے باقی رہا آپ کے خلاف غلط اور جھوٹے پراپیگنڈے اور الزام تراشیاں تو یہ ہر دور میں اولیاء کاملین بلکہ انبیاء علیہم السلام بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکے۔

تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

آپ اپنی بے مثل عظمتوں کے باوجود انکساری و عاجزی کا مجسمہ ہیں اور آپ کو خلق محمدی ﷺ کا مظہر کامل کہا جا سکتا ہے۔

شیخ الحدیث علامہ مفتی ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی رضوی ☆2

حضرت مولانا اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب نقشبندی مجددی کا فرق باطلہ کے خلاف کفر کا فتویٰ کتاب وسنت کی تعلیمات کے عین مطابق وحق ہے۔ اس فتویٰ کی بناء پر آپ کے خلاف فتویٰ کفر خود کفر ہے اور کتاب وسنت کی تعلیمات کے خلاف اور باطل ہے۔ اہل اسلام کی نظر میں ان فرق باطلہ کے ایسے فتویٰ کا کوئی وزن نہیں ہے۔

☆1 باغبان پورہ لاہور

☆2 ناظم اعلیٰ جامعہ چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں

مفتی محمد شریف ہزاروی ☆1

شیخ المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت اخوند زادہ حضرت پیر سیف الرحمٰن المعروف پیر ارچی دینی خدمات وخلقی صفات کی بناء پر اولیاء کاملین کی صف میں شامل ہیں اور زہد و تقویٰ وخدمت دین کی بناء پر ولایت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو مزید خدمت دین وشریعت وطریقت کی توفیق عطا فرمائے۔

خطیبِ اسلام علامہ محمد رضا ثاقب مصطفائی ☆2

اہل اللہ کا وجود ہر دور میں غنیمت رہا ہے اس عہد زبوں میں جبکہ چاروں طرف اندھیرے ہی اندھیرے چھائے ہوئے ہیں۔ روشنی کا ہر چراغ بے پناہ اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی دامت فیوضھم سے میری بالمشافہ ملاقات تو نہیں البتہ ''درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے'' کے مصداق ارض وطن کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے ان کے ہزاروں مریدین سنت وسیرت کے متبع نظر آتے ہیں۔ جس سے ایک خاموش انقلاب کی صورت گری اہلسنّت کے لیے انتہائی خوش آئند ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا خواب شرمندۂ تعبیر فرمائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین.

حافظ محمد شعبان قادری ☆3

شیخ المشائخ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن حنفی ماتریدی دامت برکاتہ العالیہ وہ عظیم شخصیت ہیں جن سے ہزاروں افراد نے طریقت کا ناطہ جوڑا اور برائی کی دلدل سے نکل کرنے کی کے راہی ہوئے۔ شیخ مکرم نے گلستان اہلسنّت و جماعت کو عظیم رونق بخشی اور بیک وقت علم وعمل کو تقسیم فرمایا۔ اخندزادہ صاحب کی ذات شریعت وطریقت کا حسین مرکب ہے۔ حضرت شیخ کے متعلق ہونے والا ہر شخص سنت نبوی کا پیروکار نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ شیخ کے سلسلہ کو مزید برکت نصیب فرمائے اور اہلسنّت پر آپ کا سایہ تادیر قائم فرمائے۔

☆1　جامعہ فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن گوجرانوالہ

☆2　جامعۃ المصطفیٰ گوجرانوالہ

☆3　پرنسپل المدینہ اسلامک یونیورسٹی

محمد یاسین نعیمی ☆1

آج کے الحادی و مادی دور میں جن افراد پر برصغیر پاک و ہند کے افراد کو ناز ہے اور لوگ جوق در جوق ان سے فیض یاب ہو رہے ہیں ان میں ایک نمایاں ہستی حضرت قبلہ پیر طریقت ماہتاب شریعت منبع فیض رحمۃ اللہ علیہ جناب پیر اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کی ذاتِ بابرکات ہے جن کے خلفاء تو ایک طرف عام مریدین کو دیکھ کر غلامان رسول ﷺ کے دل باغ باغ ہو جاتے ہیں اور بہت سے جرائم پیشہ اور دنیا کے دلدادہ عشق رسول ﷺ میں رنگے ہوئے نظر آتے ہیں۔ علماء و مشائخ میں ان کا بہت ادب و احترام پایا جاتا ہے نیز کثیر تعداد میں علماء و مفتیاں وقت بیعت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ جگہ جگہ ذکر کے حلقے اور علمی مجلسیں نیز دینی ادارے بن رہے ہیں روز بروز سلسلہ قبول عام و خاص میں حسب نہج پر ترقی کر رہا ہے امید ہے چہار سو علم و عمل و اخلاصِ بزرگان سلف کے بے انتہاء چراغ روشن ہوں گے۔

سردار محمد نشان قادری ☆2

سلام مسنون کے بعد عرض یہ ہے کہ بندہ نے پیر سیف الرحمٰن اخوندزادہ کے عقائد کے متعلق جو تحریر پیر سید محفوظ شاہ صاحب آف بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤ الدین نے لکھی ہے۔ اس سے میرا من وعن اتفاق ہے۔

قاری محمد برخوردار احمد سدیدی ☆3

اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں علماء و اولیاء کرام میں سے دور حاضر کے ایک عظیم بزرگ جناب پیر طریقت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی حفظہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔ آپ نبی پاک ﷺ کی قوم اور امت کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر اہلسنّت پر قائم و دائم فرمائے۔

☆1 فاضل: جامعہ نعیمیہ لاہور

☆2 ادارہ حصن الاسلام کاموں کی ضلع گوجرانوالہ

☆3 جامعہ کریمیہ سدیدیہ بلال گنج لاہور

مخدوم علی احمد صابر چشتی قادری ☆1

پیر طریقت منبع فیوض برکات ایمانی و ایقانی پائے درجات کے ولی کامل اخندزادہ سیف الرحمان نقشبندی مجددی مقام روحانیت کے بے پایاں سمندر ہیں جن کی ظاہری و باطنی زندگی عقلمندوں کے لیے مشعل راہ اور نور ربانی اور فیوض رحمت سے سرشار اور طریقت کے علمبردار کی حیثیت رکھتی ہے۔

علامہ محمد ارشد القادری ☆2

جناب حضرت مولانا علامہ سیف الرحمٰن کے دامت برکاتھم العالیہ بھی یقیناً خدا رسیدہ بزرگوں میں سے ہیں اور انھوں نے عمر بھر دین اسلام کی صدقِ دل سے خدمت کی ہے اور وہ امام العلوم والفنون کے مرتبہ پر فائز ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کی قبول فرمائے اور انھیں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

طارق حسین ولد محمد حسین ☆3

سرکار مبارک کو دیکھنا تھا کہ آنکھوں میں سمندر اُمڈ آیا اور آپ کی نگاہِ کرم کا ایسا اثر ہوا کہ میرے تمام لطائف اجاگر ہو گئے۔ واپسی پر میرے سیدی و مرشدی نے مجھ نالائق پر نگاہ جو ڈالی تو مجھے اگلے ہی روز پہلے چار اسباق نصیب ہوئے۔ پھر کیا تھا کہ میں اپنے لطائف کی جنبش لوگوں سے چھپاتا پھرتا۔ لوگ پوچھتے یہ تمھیں کیا بیماری لگ گئی کہ تیرا سینہ تھرتھراتا رہتا ہے۔ میں انھیں کیا بتاتا کہ اس بیماری میں کس قدر شفا ہے، لذت ہے اور سکون ہے۔ میں آج تک سرکار مبارک کے چہرۂ پُرنور کو نظر بھر کر نہیں دیکھ سکا۔ آپ کی نگاہ مبارک کی گہرائی دنیا کے سمندروں سے کہیں زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

☆1 سجادہ نشین دربار خواجہ بہاؤ الدین زکریا؛

☆2 جامعہ اسلامیہ رضویہ لاہور

☆3 (بھیلووال) جہلم

سلسلہ عالیہ میں آنے کے بعد زندگی بدل سی گئی ہے۔ نماز میں سستی اور کاہلی کا تصور جاتا رہا۔ سادگی جزوِ زندگی بن گئی ہے اور بہت سے خرافات سے چھٹکارہ ملا ہے۔ میں نے سول انجینئر میں ڈگری حاصل کر رکھی ہے اور ملکی دفاع سے منسلک ہوں۔ سرکار مبارک کی نگاہِ التفات کی بدولت دین و دنیا میں بہت کچھ ملا ہے۔ کاش میں اس قابل ہو جاؤں کہ ان عنایات کی قدردانی کرسکوں۔

پیر طریقت صوفی فیاض احمد محمدی سیفی☆

حضرت شیخ المشائخ، زبدۃ العارفین، سیدنا و مرشدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک کو پاکستان میں تشریف لائے عرصہ دراز گزر گیا ہے۔ آپ اس طرح کی پُروقار شخصیت ہیں جس کا اندازہ آپ کے کردار و عمل سے لگایا جا سکتا ہے۔ وہ علاقہ جہاں آپ تشریف رکھتے ہیں، امن و سکون کا گہوارہ بنا ہوا ہے۔ حال ہی میں آپ کی علالت پر میں نے دیکھا کہ پاکستان میں اہل سنت کے اکابرین آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہو رہے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے بڑے بڑے مشائخ کو آپ کی قدم بوسی کرتے دیکھا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے آپ کی شخصیت پر اکثر علماء و مشائخ کا اجماع ہے، اور وہ کمال عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ ان دنوں میں جو شخصیات آپ کی عیادت کے لیے تشریف لائے وہ کثیر تعداد میں ہیں۔ چند ایک کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

1- جانشین حضور ضیاء الامت صاحبزادہ محمد امین الحسنات سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ
2- حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ ناظم اعلیٰ، جماعت اہلسنّت پاکستان
3- حضرت علامہ محمد مقصود احمد قادری سابقہ خطیب دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
4- ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی پرنسپل جامعہ نعیمیہ
5- استاد العلماء محقق العصر مفتی محمد خان قادری پرنسپل جامعہ اسلامیہ لاہور
6- جانشین فقیہہ اعظم، مناظر اسلام علامہ سعید احمد اسد فیصل آباد

☆ انچارج مکتبہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف

حضرت الحاج پیر محمد کبیر علی شاہ گیلانی مجددی☆

علماء کے چیف جسٹس حضرت مولانا رومیؒ نے فرمایا۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد

یہ رشتہ خانقاہ و درسگاہ کا جاری و ساری رہا اسکے بعد بھی یہ تبلیغ دین میں مصروف سالارِ قافلہ نقشبند حضرت امام ربانی، مجدد الف ثانی سرہندی کی ذاتِ اقدس نے دینِ اکبری کے خاتمے اور ہدایت کے لیے جہانگیر کی راہنمائی ایک مثالی حیثیت کی حاصل ہے۔ آج مسجد کے میناروں سے اللہ اکبر کی صدائیں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے حسین کردار اور ترویج اسلام کے عملی عشق کی منہ بولتی تصویر ہے۔ ہندوستان میں اسلام پھیلانے میں حضرت معین الدین اجمیریؒ کا احسانِ عظیم ہے اور اسلام بچانے میں مجدد الف ثانی سرکارؒ کے عملی کردار کی صدائے دلنشین ہے۔

حضرت مجدد سرکار کے بعد بھی آپ کے غلاموں نے شریعت و طریقت کو ایک اہم فریضہ سمجھ کر کام کیا۔ اور یہ صدا بلند رکھی کہ شریعت چراغ ہے طریقت اسکی روشنی ہے۔ شریعت دُعا ہے اور طریقت دوا ہے۔ شریعت پھول ہے طریقت اسکی خوشبو۔ شریعت اقوال محمدی کا نام ہے اور طریقت احوال محمدی کا نام ہے۔ اسی طرح شیخ کریم کی اداؤں کو زندہ رکھے ہوئے لوگوں میں اور دستر خوان روحانیت کی خوشہ چینی کرنے والے ارواح قدسیہ سے ایک حضرت پیر اخوندزادہ صاحب ہیں جنہوں نے اس تہذیب یورپ کے یلغار میں نوجوان نسل کو سنت رسول ﷺ کے سانچوں میں ڈھال کر غلامِ رسول ﷺ کے پکے سچے شیدائی بنا دیا ہے۔ آپ کے اس پیغام کو عام رکھنے کے لیے آپکے جانثار مرد درویش، صوفی، باصفاء حضرت پیر میاں محمد حنفی سیفی صاحب نے اسی فیضانِ پیرار جی کو نوجوان نسل میں جاری و ساری رکھا ہوا ہے۔ سکول، کالج، دفاتر، ہسپتال، یونیورسٹی، بازار و گھر بار حتیٰ کہ شعبہ ہائے حیات میں سفید عمامے اور چہرے سنت رسول سے سجے نظر آتے ہیں۔ یہ پہچان حضرت حنفی سیفی سرکار کے دستر خوان روحانیت کا فیض باکمال ہے۔ میاں محمد حنفی صاحب کا یہ فیض

☆ سجادہ نشین: آستانہ عالیہ چورہ شریف، اٹک۔ 0300-8475092

صاحبزادہ اخوندزادہ صاحب کی نظر باکمال کا نتیجہ ہے کیونکہ اصول ہے فنکار کی پہچان فن سے ہے۔ مصور کی پہچان تصویر کو دیکھ کر معلوم ہوتی ہے۔ معمار کی کاریگری دیکھنا ہو تو دیوار کی خوبصورتی کو دیکھیں۔ پیر کی پہچان کرنا ہو تو مرید کی فرمانبرداری دیکھیں۔ باپ کو دیکھنا ہو تو بیٹے کو دیکھیں۔ تصویر صاحب ذوق حضرات نظرِ بصیرت اور نظر ذوق سے دیکھیں۔ آج پیر ارج سرکار کی خدمات کا ہر صوفی، ہر اسلام دوست مداح ہے۔ اور آپ کی دینی خدمات قابل تحسین ہیں۔ مشائخ عظام، علماء اکرام کو وقت کی نزاکت دیکھ کر آپس میں باہم ربط، ایثار و پیار محبت، یکجہتی فراخدلی کا مظاہرہ کر کے جو حضرات بھی دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کو احترام کی نظر سے دیکھنا چاہیے۔

مشائخ عظام کو اپنی پرانی روایات کو برقرار رکھنا چاہیے۔ مشہور روایت ہے کہ ایک گودڑی میں کئی مقبولانِ بارگاہِ خدا پاک سما جاتے ہیں۔ تنگ نظری فقیر کا شیوہ نہیں ہوتا۔

پیر طریقت سلطان الفقراء خواجہ غریب نواز میرے دادا جان پیر حیدر شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا قول پاک ہے۔ "بخیل فقیر نہیں ہوتا اور فقیر بخیل نہیں ہوتا"

تاریخ گواہ ہے مشائخ عظام اپنے ہم عصر بزرگوں کا بے پایاں احترام فرماتے کم عمر خانوادہ فقیر کے عزیزوں سے کمال شفقت سے پیش آتے اور یہی ادائیں قدرت نے میرے بھائی قبلہ پیر پیر ارج جی اور بالخصوص محترم و مکرم حضرت سیفی حنفی جی میں موجود ہیں۔ آپ حضرات مجددی ہیں۔ مجددیوں کے عقیدہ کے لیے قیامت تک مکتوبات مجددیہ سند بھی ہے اور نصابِ طریقت بھی ہے دعا ہے رب ذوالجلال بہ تصدق نبی پیکر حسن و جمال اہل دل کے آستانے سلامت رہیں اور آنے والے روحانی دولت سے مالا مال ہو کر جائیں۔ آمین ثم آمین۔ ہاں! یہ بات خاص توجہ طلب ہے۔ "عاماں دل گل خاصاں اگے نہیں مناسب کرنی"

صوفیاء عظام اپنی خصوصی روحانی کیفیات عام عقیدتمندوں کے سامنے کرنے سے احتیاط فرمائیں تو غلط فہمی اور جاہل لوگوں کی باتوں سے محفوظ رہے گے۔

ایک سالک کے دل کی صدا

تلاشِ حق میں کامیابی

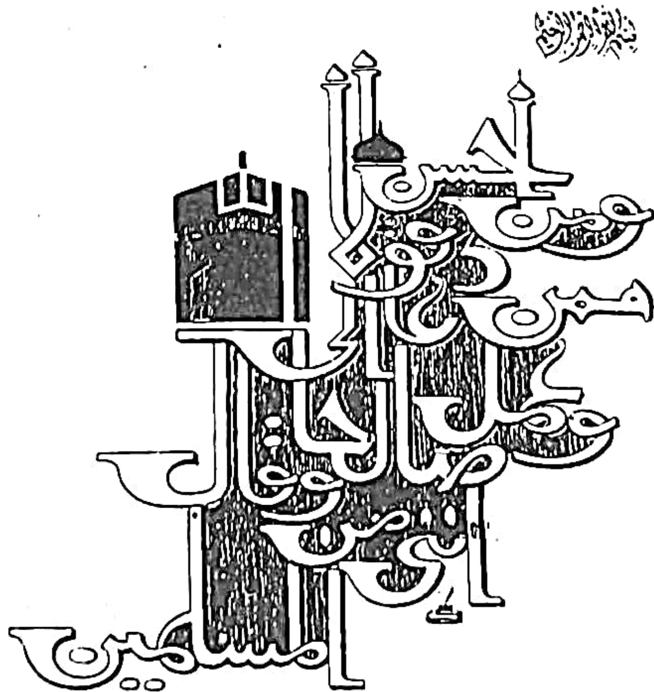
صوفی محمد ظفر اقبال اعوان محمدی سیفی ☆

میرا تعلق اعتقادی حوالے سے رائیونڈی تبلیغی جماعت سے تھا اور عرصہ گیارہ سال 1979 سے 1990 تک میں ان سے وابستہ رہا۔ مگر مجھے شروع سے ہی علم باطن جس کا ذکر رائیونڈ کے پرانے علما کی کتابوں میں موجود ہے کی تلاش تھی۔ اور میں ہمیشہ اسی نعمت باطنی کی تلاش میں سرگرداں رہا۔ لیکن مجھے رائیونڈی طبقہ کے معیت میں بے پناہ مشقت اور تگ و دو کے باوجود سکون قلبی اور ذکر باری تعالیٰ کی حلاوت نصیب نہ ہوئی۔ مگر میرے باطن میں ہمیشہ اطاعت مصطفےٰ کریم ﷺ میں ذکر خدا اور محبت الٰہی کی طلب رہی اور میں شب و روز اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اس نعمت کے حصول کے لیے دعا گو رہا۔ اسی اثناء میں، میں نے تقریباً 1983ء میں ایک خواب دیکھا کہ ایک مسجد میں ایک سرخ ریش مبارک والے ایک بزرگ تشریف فرما ہیں اور ان کے سامنے قرآن کریم رکھا ہوا ہے وہ درسِ قرآن دے رہے ہیں جب میں ان کے پاس گیا تو مجھے فرمانے لگے کہ تم میرے قریب بیٹھو اور قرآن پڑھو۔ جب میں ان کے پاس بیٹھا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور قلبی طور پر عجیب طرح کی راحت اور سکون محسوس ہوا۔ میں اسی خواب کو تائید ایزدی سمجھ کر سرخ ریش والے ان بزرگ کی تلاش میں رہا اسی اثناء میں 1990ء میں جمعتہ المبارک کے دن سیدنا و سندنا قیوم زمان حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک دامت برکاتہم کے خلیفۂ مطلق سیدی و مرشدی حضرت میاں محمد سیفی حنفی زید مجدہٗ سے راوی ریان ملز کی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے وقت ملاقات ہوئی اور میں نے اپنا مدعا آپ کے گوش گزار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ چار محافل میں شریک ہوں اگر کوئی تبدیلی محسوس ہو تو بتانا وگرنہ اپنا فیض کہیں

☆ (i) موضع ونہار تلہ گنگ ضلع چکوال (ii) حال مقیم: آستانہ عالیہ مجددیہ سیفیہ بلاک بی، گلی نمبر 11 نشاط کالونی لاہور کینٹ

اور تلاش کرتا۔ الحمد للہ مجھے آپ کی صحبت کی برکت سے جس چیز کی طلب تھی اس کی خوشبو محسوس ہوئی۔ پھر جب حضرت میاں محمد سیفی حنفی مدظلہٗ کی معیت میں سند ارشاد کے حصول کے لیے باڑہ میں حضرت قیوم زمان پیر ارچی مبارک دامت فیوضات کی خانقاہ پر حاضری ہوئی (یہ تقریباً 1992ء کی بات ہے) تو مجھے حضرت کی زیارت کے بعد اپنا وہ خواب یاد آیا کہ وہ آپ ہی کی ذات والا صفات تھی کہ جنکی بدولت نہ صرف میرے عقیدہ کی اصلاح ہوئی بلکہ مجھے ذکر خدا اور اطاعت و محبت مصطفےٰ ﷺ کی ایسی لازوال دولت میسر آئی کہ جو بیان سے باہر ہے۔ اسی فیض کی بدولت میرے خاندان کے تقریباً پچاس افراد اسی سلسلہ عالیہ سے منسلک ہیں اور اپنے شب و روز حضرت رسول اکرم ﷺ کی اتباع میں گزار رہے ہیں۔ الحمد للہ حضرت پیر ارچی مبارک کے فیض و برکت کی بدولت مجھے مطلق اجازت ملی۔ الحمد للہ راقم سے منسلک لوگ بھی پابند صوم وصلوٰۃ اور مرقع زہد وتقوی ہیں اور یہ فقط آپ کے فیضان باطنی کی بدولت ہے۔ اللہ رب العزۃ حضرت پیر ارچی مبارک دام ظلہ کا سایہ تا دیر قائم و دائم رکھے اور زیادہ سے زیادہ مخلوق کو ان سے فیض یاب ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

فقیر صوفی محمد ظفر اقبال اعوان محمدی سیفی
مہتمم و بانی: جامعہ محمدیہ سیفیہ لاہور



نذرِ عقیدت

حضرت اخندزادہ صاحب قبلہ...... اللہ کی رحمت کا بادل

تحریر: حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

ترجمہ: ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی

نحمده ونصلى ونسلم على رسوله الكريم و علٰى آله و اصحابه اجمعين.

اللہ تعالیٰ کی حمد اور بارگاہ رسالت مآب میں ہدیہ درود وسلام کے بعد شیخ المشائخ، زبدۃ الکاملین، مقتدیٰ السالکین، داعی اسلام و مرشد طریقت حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن افغانستان کے اکابر اولیاء اور مشائخ میں سے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ایسا بادل ہیں جو افغانستان سے چلا اور پاکستان کے اطراف و اکناف میں برسا، اس بادل نے دلوں کی دنیا کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعے نئی زندگی بخشی، آپ کے خلفاء کی تعداد ہزاروں سے تجاوز کر گئی ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے علم، عمر اور فیض میں برکتیں عطا فرمائے اور ہم پر آپ کے فیوض و برکات سایہ فگن رکھے، اور ہمیں آپ کی شفقت سے محروم نہ فرمائے۔

آپ کے فیوض و برکات میں سے ایک تصنیف لطیف ''ہدایۃ السالکین'' بھی ہے جو قسم قسم کے ہدایات اور برکتوں پر مشتمل ہے اور طریقت و شریعت کے طلبگار لوگوں کے لیے بالعموم اور علماء و مشائخ کے لیے بالخصوص ایک رہنما کتاب ہے، اور اس میں عامۃ المسلمین کے لیے زبردست افادیت ہے۔ حضرت پیر صاحب نے کتاب و سنت اور علماء و اولیاء کے اقوال کی روشنی میں ولایت اور اولیاء کے مقام کی وضاحت فرمائی، اور اس سے مقصد یہ تھا کہ اللہ کے بندے اس کے ولیوں کی پیروی کریں اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مستحق بنیں۔

یاایها النفس المطمئنة ارجعى الى ربک راضية مرضية فادخل فى عبارى وادخلى جنتى.

اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے بارے میں فرمایا ہے۔ متقی اور پرہیزگار ہی اللہ کے

ولی ہیں، اور یہ ارشاد ربانی بھی ہے:

الا إن أولياء الله لا خوف عليهم ولاهم يحزنون الذين آمنوا وكانوا يتقون، لهم البشرى في الحياة الدنيا والآخرة.

نبی کریم ﷺ نے رب کریم کا کلام نقل کرتے ہوئے فرمایا: **من عادى لي وليا فقد آذنته بالحرب.** جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی میرا اس کے خلاف اعلان جنگ ہے جو شخص اس مسئلے کی تفصیل چاہتا ہے وہ امام علامہ عبدالغنی نابلسی کی تصنیف الحدیقة الندیة اور عصر حاضر کے معروف مرشد اخندزادہ سیف الرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ کے افادات پر مشتمل تصنیف ہدایۃ السالکین کا مطالعہ کرے۔

افسوس کی بات ہے کہ بعض معاندین آپ کے حوالے سے گالی گلوچ سے کام لیتے ہیں حالانکہ وہ خود ایسے رویے کے مستحق ہیں، کیونکہ حضرت پیر صاحب اجل علماء و مشائخ میں سے ہیں اور حدیث شریف میں مذکور ہے۔

لا يرمى رجل رجلا بالكفر والفسوق الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك، او كما قال الرسول صلى الله عليه وسلم.

کوئی شخص کسی کو کفر یا فسق کے ساتھ یاد نہ کرے ورنہ اگر وہ کفر اور فسق سے بری ہوا تو کفر اور فسق اسی کی طرف لوٹ جائے گا۔ (یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك ولك الحمد حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا لا منتهى له دون مشيئتك ولك الحمد حمدا عند كل طرفة عين وتنفس كل نفس



روایتی شیخ طریقت نہیں بلکہ ایک فاضل حنفی عالم

محقق العصر مفتی محمد خان قادری☆

شیخ المشائخ پیر سیف الرحمٰن اخندزادہ ارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات عالم اسلام کے لیے نہایت ہی قابل قدر اور قابلِ تحسین ہیں انھوں نے اپنی زندگی کو قیمتی محسوس کیا اور اسے دین، ملت اور قوم کے لیے وقف کیا۔ اور تربیت فرما کر لوگوں کے دلوں کو اللہ رب العزت کی طرف متوجہ کرنے کی خوب جدوجہد کی اور اس پر اللہ تعالیٰ نے کثیر اور وافر ثمرات معاشرے میں پیدا فرمائے۔ وہ علم و کتاب اور اہل علم کی نہایت قدر و منزلت کرنے والے تھے ان کا مطالعہ خصوصاً مسلک حنفی پر اپنے دور میں بے مثال تھا۔ اسی طرح ان کی طرف سے شریعت اور اسلام کی تعلیمات کی پیروی بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہے مثلاً وہ آخر وقت تک باجماعت نماز کا اہتمام کرتے رہے۔ ایسی چیزوں کا آج فقدان ہے پھر ان کے سبھی فرزندان علماء ہیں۔ ان کا علماء ہونا بھی یہ شہادت دیتا ہے کہ ان کا تعلق اسلام کی تعلیمات کے ساتھ شعوری تھا نہ کہ رسمی۔ انھوں نے علمی مراکز بھی قائم کیے جو رہتی دنیا تک اسلام کی خدمت کا ذریعہ رہیں گے ان کے خاندان متعلقین، مریدین، خلفاء سے تعزیت کرتے ہوئے یہی عرض کرتا ہوں کہ ان کے مشن پر گامزن رہتے ہوئے ملک و ملت کی خدمت کریں اور خصوصاً اہل سنت کو مجتمع کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیض میں اضافہ، درجات میں بلندی اور حبیب خدا ﷺ کا مزید قرب نصیب فرمائے۔ آمین

(برموقع۔ محفل قل خوانی)

(حضرت اخندزادہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ میں موصول ہونے والے تاثرات)

☆ شیخ الجامعہ: جامعہ اسلامیہ لاہور۔ ایچی سن سوسائٹی (گلشنِ رحمان) میلاد سٹریٹ نزد ٹھوکر نیاز

بیگ لاہور۔ 0321-9494173

میری نظر میں حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی زیدہ مجدہٗ کو معاصر مشائخ میں منفرد مقام دلانے والی جو چند خصوصیات ہیں اور ان کی انفرادی حیثیت کو متعین کرتی ہیں وہ یہ ہیں کہ

(۱) موصوف فقط روایتی شیخ طریقت ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ فی نفسہٖ ایک فاضل حنفی عالم ہیں۔

(۲) انھوں نے اپنی ساری اولاد کو اہتمام کے ساتھ علم دین پڑھایا۔ میری اگرچہ حضرت اخندزادہ صاحب مدظلہٗ سے تو تفصیلی نشستیں نہیں ہوسکیں البتہ ان کی زیارت کی ہے اور میں نے ان کے فرزند مولانا محمد حمید جان نقشبندی سیفی سے متعدد نشستوں میں ان کے علمی مقام اور متحضر مطالعہ کا اندازہ لگایا ہے۔ جس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ چونکہ اولاد کی تربیت میں والدین کا اہم حصہ ہے۔ اولاد کی عمدہ تربیت والدین کا فریضہ ہے یوں حضرت اخندزادہ صاحب نے یہ اہم فریضہ بھی بطریق احسن نبھانے کی عمدہ سعی کی ہے اور بالخصوص درسیات کا پڑھانا ان کے علمی شغف اور دینی پختگی کا ثبوت ہے۔

(۳) حضرت اخندزادہ صاحب اور ان کے متعلقین کی مجالس ذکر الٰہی سے معمور رہتی ہیں۔ ہمہ وقت ذکر واذکار کی طرف متوجہ رہنا اور دوسروں کو اسی نقطے پر متوجہ رکھنا بجائے خود ایسا اہم ترین کام ہے اور جو ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں روحانی انقلاب اور مثبت تبدیلی پیدا کرسکتا ہے گویا اس کا کریڈٹ بھی حضرت اخندزادہ صاحب ہی کو جاتا ہے۔

(۴) حتی المقدور کوشش کر کے شریعت وسنت کے اتباع کی کوشش جاری رکھنا بھی ان کی خوبی ہے اور اہم وصف، یہی وہ خصوصیت ہے جو اکابر و مشاہیر کا طرۂ امتیاز تھی اور آج الا ماشاء اللہ اس کا وجود عنقا ہوتا جا رہا ہے اور درحقیقت اسی اہم نقطے سے انحراف ہی نے ہماری اجتماعی اور انفرادی زندگی کو اجیرن بنا کے رکھ دیا ہے۔

(۵) حضرت اخندزادہ صاحب نے اپنی خانقاہ کو عملاً تربیت گاہ بنا دیا ہے ان کے تربیت یافتگان دنیا کے کسی بھی کونے میں موجود ہوں اپنا وجود اور شناخت برقرار رکھتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت اخندزادہ صاحب کو صحت وسلامتی کے ساتھ عمر خضر عطا کرے اور ان کے وجود سے امت مسلمہ کو نفع و خیر عطا کرے آمین

آخر میں اپنے عزیز ملک محبوب الرسول قادری کو ''انوار رضا'' کا خاص نمبر شائع کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے مرنے کے بعد معاشرے کی رونے دھونے کی روایت کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے جیتے جی ایک بزرگ کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں اس کی بہتر جزا عطا فرمائے آمین

نظریاتی حنفی اور متصلب ماتریدی عالم و شیخ طریقت

مبلغ یورپ حضرت علامہ مفتی محمد شفیع ہاشمی (یوکے)

اخندزادہ حضرت پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ وہ نظریاتی حنفی اور متصلب ماتریدی ہیں۔ ان کی مضبوط علمی حیثیت ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ شریعت اسلامیہ کو سمجھ کر اس پر سختی سے عملدرآمد کرنا اس دور میں ان کی خصوصیت بھی اور کرامت بھی ہے۔ ساری دنیا کے اطراف و اکناف میں پھیلا ہوا ان کا وسیع حلقۂ ارادت ان کی مقبولیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ میں قادری ہوں اور سلطانی ہوں مگر اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے شیخ نے ہماری تربیت جس انداز میں فرمائی ہے اس میں بخل نام کی کسی شے کا کچھ ذرہ بھی موجود نہیں ہے اللہ پاک ان کی زندگی اور درجات میں برکتیں عطا فرمائے بلاشبہ وہ دنیائے اہل سنت اور پوری قوم کا اثاثہ اور بہترین سرمایہ ہیں۔



حضرت اخندزادہ ایک شیخ کامل

استاذ العلماء مولانا محمد عبدالحق بندیالوی مدظلہٗ☆

اللہ تعالیٰ نے اتحاد میں بے پناہ برکات پنہاں رکھی ہیں اور مسلمانوں کو اخوت و وحدت کا حکم بھی دیا ہے اس وقت اہل سنت کو جس قدر باہمی اتحاد اور بھائی چارے کی ضرورت ہے اس کا ادراک ہر باشعور سنی کو بخوبی ہے اور ہونا چاہیے اور اسی مقصد کے لیے ہر کام سے بڑھ کر کام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ قوموں کی ترقی کا راز فکری یکسوئی اور عملی وحدت ہی میں پوشیدہ ہوتا ہے اور ہمارے موجودہ انحطاط کا سبب باہمی عدم رابطہ اور فکری انتشار ہے اگر عدم رابطہ کی خامی کو باہمی رابطہ کی خوبی سے بدل لیا جائے تو آج بھی ہمارے سارے مسائل فی الفور حل ہو سکتے ہیں عزیزم ملک محبوب الرسول قادری نے ایک طویل عرصے سے اہل سنت کے اتحاد کے لیے جس قدر اہم خدمات سرانجام دی ہیں اور دے رہے ہیں وہ لائق تحسین اور قابل تقلید ہیں اگر ہر سنی اسی ڈگر کو اختیار کر لے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہر موڑ پر کامیابیاں اہل سنت کی منتظر ہوں۔

حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی مدظلہٗ کے حوالے سے ان کے رسالے ''انوار رضا'' کا حالیہ خاص نمبر بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے میں نے بہت سارے سیفیوں کو دیکھا ہے ان کی بڑی خوبی مسلک اہل سنت پر سختی سے کاربند ہونا اور اپنے مسلکی تشخص کا برملا اظہار کرنا ہے۔ اس سلسلہ کا کوئی بھی فرد جہاں کہیں بھی موجود ہو وہ اپنے روحانی مرکز سے وابستہ ہوتا ہے شریعت کی پابندی کو اہتمام کے ساتھ قبول کرتا ہے اپنے

☆ جانشینِ فقیہ العصر، شیخ الجامعہ: جامعہ مظہریہ امدادیہ، بندیال شریف، ضلع خوشاب

سلسلہ اور شیخ طریقت سے وفاداری کو اختیار کرتا ہے اور عملاً اپناتا ہے اور پھر دین کے لیے قربانی دینے کا جذبہ رکھتا ہے میں سمجھتا ہوں دارین میں کامیابی کے لیے اتنا کچھ کافی ہے۔

میں تمام اہل سنت کو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، حضور ﷺ کی محبت کی بنیاد پر جمع ہونے اور ایک دوسرے کے وجود کو کھلے دل سے قبول کرنے کی نصیحت کرتا ہوں جو اسے قبول کرے گا اپنے لیے دارین میں فتح وکامرانی پائے گا۔ میں نے پیر میاں محمد حنفی سیفی سے یہاں بندیال شریف میں کئی ملاقاتیں کی ہیں ان کے درد دل اور شوق و ذوق سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ سب کچھ ان کے شیخ کامل حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن کی توجہ اور تربیت کا اثر ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو لمبی عمر اور ان کے کاموں میں اپنی خاص برکتیں شامل فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ شاہ اویس نورانی، کراچی☆

طریقت کے سلاسل سے وابستگی کا مقصد روحانی بالیدگی، عملی ارتقاء، علمی پختگی کا حصول اور باہمی ربط و تعلق کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور حضور رحمت عالم نور مجسم ﷺ کا قرب حاصل کرنا ہوتا ہے اس حوالے سے سلسلہ نقشبندیہ سیفیہ خوش قسمت ہے کہ اس کے وابستگان اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے ہیں اور ان کے پیر و مرشد حضرت پیر سیف الرحمٰن ارچی اخندزادہ صاحب انھیں اپنی کامل توجہ اور اشد مخلصانہ طویل جدوجہد کے ذریعے سے فلاح و خیر کی شاہراہ پر گامزن ہیں میں نے اپنے والد گرامی حضرت قائد اہل سنت مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقی نور اللہ مرقدہٗ کی وہ تحریر دیکھی ہے جو انھوں نے راوی ریان کے دورے کے موقع پر وزٹ بک پر اپنے تاثرات کی صورت میں یادگار چھوڑی ہے میری دعا ہے کہ خداوند قدوس حضرت موصوف کو اس کار خیر کی عمدہ جزادے ان کا فیض عام کرے ان کی عمر میں زندگی میں اور برکتیں دے۔ میں برادرم ملک محبوب الرسول قادری کے لیے اور ان کے رسائل انوار رضا اور سوئے حجاز کی کامیابیوں اور مقبولیت کے لیے بھی دعا گو ہوں۔

☆ وائس چیئرمین: ورلڈ اسلامک مشن۔ 0333-3015151

پیر سید ڈاکٹر سیّد محمد مظاہر اشرف اشرفی الجیلانی ☆1

اکابر اسلام اور مشاہیر کے انٹرویوز شائع کرنا مکرمی و محبی فی اللہ جناب ملک محبوب الرسول قادری صاحب کا محبوب مشغلہ ہے اس مرتبہ وہ اپنے رسالہ کا ایک 'خاص نمبر' عصر حاضر کے ایک نامور عالم، صوفی اور شیخ طریقت جناب اخندزادہ حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب پیر ارچی کے حوالے سے شائع کر رہے ہیں۔ میں حضرت پیر صاحب موصوف کو براہ راست نہیں مل سکا البتہ جناب محبوب الرسول صاحب نے ان کے حوالے سے کچھ معلومات اور کچھ لٹریچر بھجوایا۔ اسے دیکھنے کے بعد حضرت کی خدمات جلیلہ کا بخوبی اندازہ ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ لاکھوں افراد کو تصوف کے ساتھ وابستہ کرنے والے ہیں۔ سلاسل اربعہ سے ان کی محبت اور مستقل وابستگی ایک مسلمہ حقیقت ہے اور وہ مسلک محبت رسول ﷺ پر سختی سے کاربند ہیں بدعقیدہ طبقات سے انھیں سخت نفرت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے الحق المبین اور حسام الحرمین کی مکمل تائید کی ہے اور اس موقف پر سختی سے کاربند ہیں۔ حضور داتا گنج بخش رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے ان کی عقیدت و محبت وہاں آمد و رفت بلکہ عرس مبارک میں حاضری و کئی نشستوں میں صدارت کی سعادت، اہل سنت کی قدیم دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سے مضبوط تعلق وغیرہ جیسے امور ان کی مسلکی پختگی اور وابستگی پر مضبوط دلائل ہیں۔ ان کے مریدین و ارادت مندوں کا ان کے ساتھ فدائی انداز میں محبت کا تعلق بھی ایک عمدہ مثال ہے۔

یوں ملک محبوب الرسول قادری صاحب نے جس انداز میں اس خاص نمبر کی تدوین و ترتیب اور اشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے وہ لائق تحسین اور قابل مبارکباد ہے میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان کے اس اقدام کا خیر مقدم کرتا ہوں اور انھیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

حضرت علامہ پیر محمد عتیق الرحمٰن نقشبندی قادری ☆2

اللہ تعالیٰ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو دیگر مبارک روحانی سلاسل کی طرح خصوصیات اور خوبیوں سے نوازا ہے۔ حضرت قندیل نورانی مجدد الف الثانی شیخ احمد فاروقی

☆1 تبحر عالم اور مستند شیخ طریقت امیر، حلقہ اشرفیہ پاکستان سجادہ نشین کچھوچھہ شریف (انڈیا)

☆2 سجادہ نشین ڈھانگری شریف، منسٹر محکمہ اوقاف و امور مذہبی حکومت آزاد جموں و کشمیر۔ 0300-5249949

سرہندی رضی اللہ عنہ کی خاص توجہات کا نتیجہ ہے کہ حق گوئی اور شریعت مطہرہ پر سختی سے عملدر آمد کی نعمت اس سلسلہ شریف کو نصیب ہوئی ہے اور اس سلسلہ کے موسس اعلیٰ یادگار اسلاف حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمان ارچی خراسانی افغانی مدظلہ العالی کو آپ کی ذات گرامی سے خاص نسبتیں حاصل ہیں حضور سیدنا مجدد پاک رضی اللہ عنہ اور آپ کا ایک ہی خطے اور ایک ہی سلسلۂ شریف سے تعلق ہونا، ایک ہی مشن پر کاربند ہونا، شریعت طیبہ پر سختی سے کاربند ہونا، دولت عشق رسول ﷺ کا قاسم ہونا، اسلام کی سربلندی کے لیے ہمہ وقت مصروف جہد ہونا یہ بہت اہم خصوصیات ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت اخند پیر سیف الرحمٰن ارچی صاحب کو حضرت مجدد پاک رضی اللہ عنہ کے فیضان سے خاص حصہ ملا ہے اور وہ اسے مخلوق خدا میں کھلے دل سے تقسیم فرما رہے ہیں۔ میرے پاس میرے دیرینہ دوست اور وطن عزیز کے نامور صحافی ملک محبوب الرسول قادری کے ہمراہ کرنل ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی اور مولانا غلام مرتضےٰ سیفی تشریف لائے اور انھوں نے حضرت اخندزادہ صاحب کے حوالے سے ''انوار رضا'' کی خصوصی اشاعت کے لیے تاثر لکھنے کی فرمائش کی۔ مجھے ان کے جملہ وابستگان میں نقشبندی رنگ غلبے کے ساتھ جھلکتا نظر آتا ہے اور میں ان کے حلقے کو اسلام اور اہل سنت کی اہم قوت خیال کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انھیں اپنی خاص برکتوں سے نوازے اور یہ سلسلہ پاکستان اور ساری دنیا میں اسلام کی سربلندی، اہل سنت کی بالادستی اور مشرب صوفیا کی ترقی واستحکام کا ذریعہ بنے آمین۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

یٰاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ





مسلسل اشاعت کے 70 سال
DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE
روزنامہ نوائے وقت لاہور
لاہور، کراچی، راولپنڈی/اسلام آباد اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے
MONDAY, 2 AUGUST 2010
جلد 70 | قیمت 10 روپے | صفحات 16 | 101 | شمارہ 133
UAN 111-222-007

تحفظ ناموس رسالت ایکٹ میں کوئی ترمیم برداشت نہیں کی جائیگی: علماء مشائخ

اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن کی یاد میں تقریب سے عبدالحمید جانی سیفی اور دیگر کا خطاب

لاہور (خصوصی نامہ نگار) علماء مشائخ نے مطالبہ کیا ہے کہ تحفظ ناموس رسالتؐ ایکٹ میں کسی قسم کی کوئی ترمیم کرنے کی کوشش نہ کی جائے اور ملک کو فرقہ واریت کی لعنت سے بچانے کے لیے تحفظ ناموس اولیاء کے لیے بھی قانون سازی کی جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار گزشتہ روز علمی و روحانی شخصیت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن پیرارچی خراسان کی یاد میں الحمرا ہال میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا گیا۔ تقریب کی صدارت صاحبزادہ عبدالحمید جانی سیفی نے کی جبکہ مہمان خصوصی جماعت اہلسنت پنجاب کے پیر اجمل شاہ گیلانی تھے۔ تقریب سے پیر میاں محمد حنفی سیفی آستانہ عالیہ راوی ریان شریف، جسٹس نذیر اختر غازی، صاحبزادہ سیف اللہ سیفی، تحریک تحفظ حقوق اہلسنت کے سرپرست حاجی عبدالمجید سیفی، پیر منور حسن سیفی، پیر گلفام حسین سمیت ملک بھر سے دیگر علماءؒ و مشائخ نے خطاب کیا۔ اپنے خطاب کے دوران مقررین نے کہا کہ پیر سی الرحم پرائی اپنی ساری زندگی شریعت محمدی اور اسلام کے مطابق گزاری، انہوں نے ہمیشہ بھائی چارے کا سبق دیا اور ان کی شخصیت سے متاثر ہو کر سینکڑوں لوگ مسلمان ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ آج بھی اسلام اور ملک کو پیر سیف الرحمٰن جیسی علمی اور روحانی شخصیت کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ وہ ملک میں مسلمانوں کے خلاف خودکش حملوں کے سخت خلاف تھے اور ملک میں جاری دہشت گردی کے حوالے سے بڑے فکر مند رہتے تھے۔ مقررین نے مطالبہ کیا کہ ملک میں تحفظ ناموس رسالتؐ ایکٹ 295/C میں کسی قسم کی ترمیم سے گریز کیا جائے اور تحفظ ناموس اولیاء کے لیے بھی قانون سازی کی جائے تاکہ ملک میں فرقہ واریت کے آگے ہمیشہ کے لیے بند باندھ دیا جائے۔

خونزادہ پیر سیف الرحمٰن کا چہلم 7 اگست کو ہوگا



لاہور (پ ر) انجمن بہار اسلام پاکستان کا اجلاس زیر صدارت علامہ محمد عباس مجددی سیفی منعقد ہوا۔ اس موقع پر صوفی محمد اختر سیفی القادری نے بتایا کہ حضرت اخونزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک'' کا ختم چہلم 7 اگست بروز 2 بجے دوپہر بمقام آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد (لکھوڈیر) لاہور میں زیر صدارت اخونزادہ پیر سعید احمد حیدری سیفی منعقد ہوگا۔

پریس کوریج

روزنامہ جنگ لاہور (15) یکم اگست 2010ء

رسم چہلم

لاہور (پ ر) حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک'' کا ختم چہلم ہفتہ 7 اگست دو بجے دوپہر بمقام آستانہ عالیہ فقیر آباد (لکھوڈیر) لاہور میں زیر صدارت صاحبزادہ پیر سعید احمد حیدری سیفی ہوگا۔

آخری بات

پیر طریقت شیخ المشائخ شبیہ مجدد الف ثانی

اخندزادہ حضرت سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال

اک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی

نظام ہستی میں انسانوں کی آمد و رفت کا سلسلہ بڑا قدیم ہے آنے والے آتے ہیں اور کائنات میں اپنے حصے کا کردار ادا کر کے اپنی اگلی منزل کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں دنیا میں بڑے بڑے لوگوں نے بڑے بڑے کام کیے اور خوب نام کمائے مگر اللہ والوں کی مثال الگ ہے خدا کے مقبول اور محبوب بندے جب سفر آخرت پر روانہ ہوتے ہیں تو ان کے بعد دنیا میں ان کا چرچا ان کی زندگی سے بھی کہیں زیادہ بڑھ جاتا ہے اس کی ایک مثال چند روز قبل اپنے رب کے حکم پر اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جانے والے عظیم صوفی ، محدث ، روحانی معالج ، خطیب ، شیخ طریقت اور روحانی پیشوا حضرت قیوم زماں اخند زادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے آپ افغانستان کے علاقہ جلال آباد کے قریب کوٹ باباکلی کے مقام پر اس زمانے کے ایک مرد باخدا حضرت صوفی سرفراز خان کے گھر پیدا ہوئے آپ کا خاندانی تعلق مہمند قبیلہ کی شاخ موسیٰ خیل سے ہے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی اور امی جان سے حاصل کی اور پھر اپنے زمانے کے مقتدر علماء سے اکتساب علم کیا۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا محمد آدم خان امازوگڑھی ، شیخ الاسلام محمد اسلام بابا ، علامہ ولید خان المعروف وزیر ملا، مولانا محمد اسلم حیدر خیل اور شیخ الحدیث مولانا سید عبد اللہ شاہ جیسی مقتدر شخصیات شامل تھیں ۔ آپ نے افغانستان کے نامور شیخ طریقت اور روحانی پیشوا حضرت شیخ المشائخ مولانا شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور اُن کی رحلت کے بعد حضرت عالمِ ربانی مولانا محمد ہاشم

سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعتِ ثانی کر کے تمام سلاسلِ طریقت میں اکتساب فیض کیا اور پھر ان کے ارشاد کی تعمیل میں اس فیض کو ساری دنیا میں عام فرمایا آپ کو علوم ظاہریہ وعلوم عقلیہ ونقلیہ مُیں خوب دسترس حاصل تھی ترجمۂ قرآن کریم ،علم تفسیر ،علم صرف ونحو، علم فقہ ،علم اُصول ،علم معانی ،علم بیان ،علم ریاضی ،علم تاریخ ،علم حکمت وفلسفہ، علم منطق ،علم حدیث واصول حدیث میں کمال درجہ کی مہارت کے سبب کسی بھی مسئلہ پر فوری اور تسلی بخش ارشاد فرمانا ان کا معمول تھاوہ ہشت پہلو شخصیت کے مالک تھے۔آپ نہایت سادہ اور مستغنی مزاج رکھتے تھے آپ کا دسترخوان بڑا وسیع تھا۔فکر آخرت سے ہمہ وقت سرشار رہتے تھے ۔اپنی اولاد، مریدین، متعلقین اور متوسلین کو آخرت کی تیاری کی تعلیم دیتے تھے مردہ دلوں کو زندہ کرنا ان کا مشن تھاوہ دلوں کی زندگی کو اصل زندگی قرار دیتے تھے آپ کی شبانہ روز ان تھک محنت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمال درجہ تاثیر کی قوت عطا فرمائی جس کے سبب ساری دنیا کے تمام ممالک میں آپ کے مریدین اور وابستگان لاکھوں کی تعداد میں پھیلے ہوئے ہیں ۔حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی ایک صاحب کرامت ہستی تھے وہ متبع بزرگ شریعت بزرگ تھے اور اتباع شریعت انہیں ہر حال میں عزیز تھی انہیں دلوں پر تصرف حاصل تھا ان کی باتیں دلوں کی دنیا کو تبدیل کرتی تھیں اور ان کی دعائیں تقدیر کو بدل دیتیں تھیں آپ نے ساری دنیا میں سلاسل اربعہ کے فیض کو عام فرمایا۔آپ کے اجلہ خلفاء میں آپ کے صاحبزادگان کے علاوہ حضرت پیر طریقت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی، ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی ،حضرت مفتی پیر محمد عابد سیفی، حضرت سید احمد شاہ سیفی ، علامہ عبد الحی زعفرانی ،مفتی احمد دین توکیروی مرحوم ،صوفی گلزار احمد سیفی ،پیر محمد مطلوب احمد ،صوفی غلام مرتضی محمدی سیفی ، علامہ علی محمد بلخی ، کاکاجی علامہ عبدالحکیم خان سیفی افغانی جوہرآبادی ، میجر محمد یعقوب محمدی سیفی، پروفیسر محمد نواز ڈوگر سیفی ، سید افضال حسین شاہ محمدی سیفی، علامہ محمد شہزاد مجددی کے سمیت تقریبا پچاس ہزار رجال دین شامل ہیں جب کہ مریدین کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے آپ نے افغانستان میں ایک طویل عرصہ شیخ الحدیث کی حیثیت سے خدمت دین کا فریضہ ادا فرمایا آپ کو غزالی زماں ، رازی دوراں ، شیخ ہندی ، جنید وقت ،امام خراسانی اور شیخ المشائخ جیسے القاب سے یاد کیا جاتا ہے ۔حضرت اخند زادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ عظیم مجاہد تھے انہوں نے رخصت کی بجائے عزیمت کا

راستہ اختیار کیا اور مسلسل جدو جہد کو اپنا معمول بنایا قدرت نے آپ کو قوی حافظہ عطا فرمایا تھا جس کے سبب آپ کا وسیع مطالعہ آپ کو ہمہ وقت متحضر رہتا تھا مہمان نوازی حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن کی طبعیت ثانیہ تھی۔مشائخ عصر میں آپ کی یہ خصوصیت آپ کو بہت زیادہ نمایاں کرتی ہے کہ آپ نے اپنی ساری اولاد کو باقاعدہ طور پر مستند عالم دین بنایا اور انہیں اتباع شریعت کی تعلیم دی۔آپ کی اولاد میں نامور قانون دان شیخ الحدیث والقرآن حضرت صاحبزادہ محمد سعید حیدری، حضرت شیخ الحدیث صاحبزادہ محمد حمید جان سیفی، صاحبزادہ محمد عبد الباقی جان، صاحبزادہ قاری حمید جان، صاحبزادہ احمد سعید المعروف یار جان، صاحبزادہ احمد حسین جان، صاحبزادہ صفی اللہ، صاحبزادہ سیف اللہ جان، صاحبزادہ نجیب اللہ جان، صاحبزادہ حبیب اللہ جان، صاحبزاہ محسن بادشاہ سیفی سمیت کل تیرہ صاحبزادگان، شامل ہیں۔

حضرت اخندزادہ سرکار قدس سرہٗ کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نہایت قابل، ذی علم، صاحب اخلاق حسنہ جانشین عطا فرمایا ہے امید ہے کہ حضرت علامہ صاحبزادہ محمد سعید حیدری السیفی زہد وتقویٰ خدمت و ابلاغ میں اپنے والدگرامی کے حقیقی جانشین ثابت ہوں گے اور وہ اپنے دیگر برادران کے ساتھ شفقت ومحبت کا سلوک روا رکھتے ہوئے خانقاہِ مبارکہ کے نظام کو آگے بڑھائیں گے تاکہ ذکر الٰہی کی تجلیاں سارے معاشرے کو پُرنور بنا دیں۔ اللہ تعالیٰ تمام صاحبزادگان کو علم وعمل اور باہم اتحاد اور وحدت و اخوت کی نعمت و دولت سے مالا مال رکھے اس خانقاہ پر ہمیشہ شریعت وسنت کا پہرہ رہے اور فیض ہمہ وقت جاری و ساری رہے۔آمین

قرآن اور صاحب قرآن کے ساتھ حضرت اخندزادہ مبارک کی محبت عصر حاضر میں ایک عمدہ مثال ہے آپ نے اپنی زندگی کی آخری تحریر میں بھی قرآن کریم کو پڑھنے اور سمجھنے کی طرف تعلیم فرمائی راقم کے نام سہ ماہی ''انوار رضا'' جوہر آباد کی اشاعت خاص ''انوار کنز الایمان'' نمبر کے لیے اپنا پیغام جاری فرمایا۔جو آپ نے رحلت سے صرف چار روز پہلے بھیجا اس میں آپ فرماتے ہیں'' کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' اردو زبان میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی ﷫ کا وہ عظیم علمی وروحانی شاہکار ہے کہ جس کی اہمیت وافادیت کسی باشعور صاحب علم وذی شعور سے مخفی نہیں اور نہ ہی کوئی دیانت دار شخص اس کی عظیم علمی حیثیت کا انکار کر

سکتا ہے۔قرآن کریم کے ترجمہ کے لیے ضروری ہے کہ مترجم روح قرآن سے آشنا ہو اور اس اُصول پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی ﷫ پورے اُترتے ہیں اسی لیے کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن میں شان اُلوہیت کا مکمل پاس رکھا گیا ہے اور منصب نبوت و رسالت کے آداب کو بھی پیش نظر رکھ کر ترجمہ کیا گیا۔اس میں شک نہیں کہ یہ بہت عمدہ اور باادب ترجمہ ہے۔کنز الایمان کی زبان کوثر و سلسبیل سے دھلی ہوئی اور عشق رسالت مآب ﷺ کی خوشبوؤں سے معطر و معنبر ہے۔امام احمد رضا ﷫ کا قلم عرفان ذات کی روشنیاں بکھیرتا ہے اور ظلمت و بدعقیدگی کو کافور کرتا چلا جاتا ہے۔نقاہت وعلالت کے سبب میں زیادہ کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں ورنہ دیگر مترجمین کی لغزشوں اور غلطیوں کی نشاندہی کے ساتھ کنز الایمان کی افادیت پر سیر حاصل کتاب لکھ دیتا۔سہ ماہی ''انور رضا'' جوہر آباد کی طرف سے اشاعت خاص ''انوار کنز الایمان'' اہل حق کے لیے ارمغانِ علم و عرفان ہے میں اس کی اشاعت پر مسرور ہوں نیز اس کی کامیابی، قبولیت اور مقبولیت کے لیے دُعا گو ہوں۔''

حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن نے ہمیشہ حضور ﷺ کی محبت وغلامی کا درس دیا وہ اکثر فرمایا کرتے تھے حضور اقدس ﷺ کی محبت ہی دین کی اساس ہے اس کے بغیر کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوسکتا۔ وہ فرماتے تھے کہ لوگو! ہر چیز اور ہر محبت پر حضور اقدس a کی محبت وغلامی کو ترجیح دو۔آپ شیخ زید ہسپتال لاہور میں ۲۷ جون ۲۰۱۰ء اتوار کو فجر پونے دو بجے اپنے رب کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اس کے حریم میں پہنچ گئے''انا للّٰہ ونا الیہ راجعون'' آپ کی نماز جنازہ اسی روز ساڑھے چار بجے سہ پہر آپ کے فرزند حضرت شیخ الحدیث صاحبزادہ حمید خان سیفی کی اقتداء میں ادا کی گئی جبکہ آپ کے فرزند اکبر جسٹس صاحبزادہ محمد سعید حیدری کو نیابت کی دستار بندھائی گئی آپ کو آستانہ عالیہ فقیر آباد (رنگ روڈ)لاہور میں سپرد خاک کر دیا گیا آپ کے ایصال ثواب کے لیے قل خوانی کا اجتماع ۲۹ جون ۲۰۱۰ء منگل کو آستانہ عالیہ فقیر آباد میں منعقد ہوا جس میں دنیا بھر سے عقیدت مندوں، مریدین اور وابستگان نے شرکت کی۔مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے سربراہ امیر اہل سنت پیر میاں عبد الخالق قادری سجادہ نشین بھر چونڈی شریف (سندھ) ، جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر الوری ، جنرل سیکرٹری قاری محمد زوار بہادر ، محقق

العصر مفتی محمد خان قادری ، ایم این اے صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی ، علامہ مسکین فیض الرحمٰن (منہاج القرآن) علامہ محمد حسین آزاد، ڈاکٹر صاحبزادہ محمد راغب نعیمی ، مولانا فضل الرحمٰن اوکاڑوی سمیت مقتدر علماء مشائخ نے آپ کی رحلت کو ملک وملت کے لیے بڑا نقصان قرار دیا ان کے لیے بلندئ درجات کی دعا کرتے ہوئے پسماندگان سے تعزیت وہمدردی کا اظہار کیا۔ برصغیر کے نامور ماہر علم الاعداد وتاریخ گوئی قادر الکلام شاعر حضرت علامہ محمد عبد القیوم طارق سلطانپوری نے آپ کی رحلت پر برجستہ اور فی البدیع قطعۂ تاریخ وصال کہا جو نذر قارئین ہے۔

اس نے بانٹی دولت عشق خداؐ مصطفےٰ — بزم دنیا سے گیا وہ خادم دینِ رسول
ہر قدم پر امتحاں، تھیں مشکلیں ہر گام پر — جادۂ حق سے ہٹا ہرگز نامرد باأصول
عمر بھر تبلیغ دین مصطفےٰ کرتا رہا — اس خدماتِ جلیلہ ہیں بہ پیشِ حق قبول
خدمتِ دین میں گزارا اس نے لمحہ ایک ایک — کب بسر کی زندگی اس بندۂ حق نے فضول
اس کے مرقد پر گل افشانی کرے دائم فلک — اس کی تربت پر سدا ہو ابرِ رحمت کا نزول
دل فگار وسوختہ جاں اس کی فرقت سے محبؔ — اس کی رحلت سے ہوئے خدامِ دینِ حق ملول
مرشدِ دوراں سے اظہار محبت کے لیے — اس کی خدمت میں کیے ہیں پیش طارق نے یہ پھول
فکر تھی تاریخ کی آئی یہ آواز سروش — سیف رحماں مردحق ''قندیلِ فیضانِ رسول''

۱۴۳۱ھ

حضرت طارق سلطانپوری نے ''زیب خورشیدِ آسمان طریقت'' ۔۔۔۔۔۔(۲۰۱۰ء) سے آپ کا وصال استخراج کیا ہے۔ حضرت اخندزادہ صاحب قبلہ کے بارے میں ان کی مقبولیت تامہ کو دیکھتے ہوئے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے ۔

وہ ادائے دلبری ہو کہ نوائے عاشقانہ — جو دلوں کو فتح کرلے وہی فاتح زمانہ

الحمدللہ ہم نے...... ''۲۰۰۸ء کا تیسرا شمارہ'' ......خصوصی طور پر ''حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن نمبر'' کے طور پر شائع کیا۔ جس کا اداریہ ''جو دلوں کو فتح کرلے وہی فاتح زمانہ'' کے عنوان سے لکھا۔ اس اداریہ کا ایک اہم حصہ اپنے قارئین کی خدمت میں ''قندِ مکرر'' کے طور پر اس لیے پیش خدمت ہے کہ ہم اس وقت اسی ''خصوصی اشاعت'' کا نقشِ

ثانی پیش کرنے جا رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

''عہد حاضر میں یادگار اسلاف حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی مدظلہ الاقدس کی ذات گرامی علمی روحانی حوالے سے بین الاقوامی افق پر ایک روشن آفتاب کی طرح جگمگا رہی ہے دنیا بھر میں ان کے بے پناہ مداحوں کی طرح مخالفین کی بھی کمی نہیں مگر وہ ہر طرح کے صلہ وستائش یا مخالفانہ جذبات سے بے نیاز ہو کر ذکر الٰہی کے فروغ کے مشن پر پوری جرأت و استقامت کے ساتھ ڈٹے ہوئے ہیں۔ ذکر الٰہی کی برکات کا ظہور جاگتی آنکھوں سے دیکھنا ہو تو حضرت اخندزادہ صاحب قبلہ کی مجلس کا ایک نظارہ کر لینا چاہیے۔ جگر مراد آبادی کا یہ شعر بالکل صادق ثابت ہوتا ہے۔

وہ ادائے دلبری ہو کہ نوائے عاشقانہ
جو دلوں کو فتح کر لے وہی فاتح زمانہ

علالت طبع، کبر سنی اور ضعف و نقاہت کے باوجود جس انداز میں ان کے ہاں شریعت مطہرہ کا اتباع نظر آتا ہے وہ بجائے خود ایک کرامت ہے۔ سہ ماہی ''انوارِ رضا'' جوہر آباد کا زیر نظر ''خصوصی نمبر'' اس عظیم بزرگ کے گراں قدر علمی و روحانی، دینی و سماجی خدمات کے اعتراف میں شائع کیا جا رہا ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ اگر اس نمبر کی اشاعت کے حوالے سے ہمدم دیرینہ محترم مولانا صوفی غلام مرتضےٰ سیفی کا تعاون حاصل نہ ہوتا تو شاید اس قدر وقیع اور جاندار نمبر اس وقت آپ کے ہاتھوں میں موجود نہ ہوتا۔''

یہ پہلے خصوصی نمبر کے اداریہ کا اقتباس آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ پیش نظر خصوصی نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کا اکثر حصہ اپنے نقش اوّل کا تبرک ہے کیونکہ یہ ایک تاریخی دستاویز ہے جسے محفوظ اور عام کرنا نہایت اہمیت کا حامل ہے جبکہ چند اہم تاریخی دستاویزات، تعزیتی مکاتیب، تاثرات اور جائزوں کا اضافہ ''نقشِ ثانی'' کا خاصا ہے۔

میں اپنے ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنھوں نے میری خواہش اور اصرار پر اپنی تمام مصروفیات ترک کر کے اس اشاعت کے لیے تعاون فرمایا۔ خصوصاً شعراء کرام حضرت طارق سلطان پوری، سید عارف محمود مہجور رضوی، حضرت پیر محمد فیض الدین فاروقی، پروفیسر فیض رسول فیضان، محترم طاہر حسین طاہر سلطانی، علامہ صلاح الدین سعیدی اور علامہ شہزاد مجددی شکریہ کے

مستحق ہیں۔ نیز محترم پیر طریقت ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی، پیر طریقت پیر سید محمد افضال شاہ محمدی سیفی، برادرم الحاج صوفی غلام مرتضٰی سیفی، عزیز گرامی صوفی محمد فیاض محمدی سیفی (انچارج مکتبہ سیفیہ)، نے اپنے ریکارڈ سے اہم تصاویر اور تاریخی مواد مرحمت کیا۔ میرے ہمدم دیرینہ علامہ ظہیر عباس قادری خصوصی طور پر شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے نہایت قلیل وقت میں میرا بھرپور ساتھ دیا اور ہم نے مل کر پیش نظر خصوصی نمبر کے پروف پڑھے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو بہتر جزا عطا فرمائے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس خدمت اور اپنے کامل ولی کی بارگاہ میں نذر عقیدت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ہمارے لیے دارین میں نفع اور خیر کا باعث ہے حضرت مغفور قدس سرہٗ کے درجات رفیعہ میں مزید بلندی و وسعت عطا فرما کر انھیں فردوسِ بریں کی بہاروں میں مسرور فرمائے اور یوم حشر وہ ہمارے لیے شفاعت و نجات کے مقدس وسیلوں میں سے وسیلہ ہوں۔ آمین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم.

قل اعوذ برب الفلقo من شر ماخلقo ومن شر غاسقٍ اذا وقبo ومن شر النفثت فی العقدo ومن شر حاسد اذا حسدo

اللھم نوِر قلوبنا بالقرآن زین اخلاقنا بالقرآن و نجنا من النار وادخلنا فی الجنة بالقرآنo وصلی اللّٰہ تعالٰی علی خیر خلقہٖ و نور عرشہٖ و زینة فرشہٖ سیّدنا محمدٍوآلہٖ واصحبہٖ اجمعین. آمین یارب العالمین.

غبار راہِ حجاز
محمد محبوب الرسول قادری
چیف ایڈیٹر
سہ ماہی ''انوارِ رضا'' جوہر آباد

۲ اگست ۲۰۱۰ء
سوموار
سات بج کر سات منٹ صبح
نزیل: جامعہ اسلامیہ لاہور